قد طبع فی مطبع مفید عام الکائن
فی بلدة اکبراباد سنة ١٣٠٧
الهجریة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اولی من حمد واکرم من تفضل وارحم من قصد وعد المتقین الفوز فی الاٰخرۃ فیا بشریٰ للموعود بما وعد والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وخاتم انبیائہ محمد خیر مولودٍ علی وجہ الارض وُلد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسائر اتباعہ الذین کلما ذکرت مناقبہم قال السامع اعد

امّا بعد باعث تحریر اس مقالۂ عجالہ کا یہ ہے کہ جب بحمدہ تعالیٰ کتاب طی الفراسخ جو کہ ترجمہ مستقل کتاب شرح الصدور وابیات تثبیت اور انکی شروح کا مع شئی زائد ہے تمام ہوئی تو خاطر فاتر مین یہ خطرہ گزرا کہ جناب سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب شرح الصدور مین احادیث وآثار طبقات اربعہ کتب حدیث شریف کے ذکر فرمائے ہین اور مضامین تذکرۂ قرطبی رحمہ اللہ کی تنقیح وتخریج کی ہے اور اکثر جگہ صحت وحسن غرابت وغیرہ کا پتا دیا ہے اور اکثر فوائد اور کتب سے ذکر کیے ہین جیسے کتاب الروح حافظ ابن قیم وغیرہ اسلئے یون مناسب معلوم ہوا کہ جن علماء دین کی کتب سے اونہون نے احادیث وآثار نقل کیے ہین اونکے تراجم لکھے جائین کیونکہ تراجم گویا نسب مولفات ہوتے ہین ونیز بحکم عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ

وقت ذکر صالحین کے رحمات وبرکات کا نزول ہوتا ہے اور مصنفات حدیث شریف کے طبقات بھی بتا دئے جائین اور کچھہ اسمار رواۃ کا بہی ضبط ہوجائے بعض شراح حدیث شریف کا ذکر بھی آجائے تاکہ وقت مطالعۂ کتاب کے بصیرت تامہ ہو ہر کتاب ومصنف کی قدر معلوم ہوجائے اونکے شرف ومزیت پر اطلاع ہو ہر ایک کی ولادت ووفات پر آگاہی ہوجائے راویون کے نام پڑہنے مین دقت نہو خلط ملط سے امن ملے اسلئے یہ چند فصلین اور ایک خاتمہ واسطے بیان امور مذکورہ کے لکہا گیا اگرچہ پوری تمنای دلی بسبب عدم تیسر مواد کے قوت سے فعل مین نہین آئی لیکن پہر بہی ایک جماعہ مالحہ عجالۃً مجتمع ہوگیا اور جو کچھہ باقی رہگیا اوسکو تیسر اسباب پر محوال کیا گیا اللہ سبحانہ کے نزدیک ہر عسیر یسیر اور ہر مشکل آسان ہے بالفعل یہ جو کچھہ ہوگیا اسکی بھی امید نہ تہی مگر اوسنے اپنے فضل وکرم سے اس کام کو انجام کیا چونکہ اس رسالے مین اکثر علمار شروح الصدور کا ذکر و ترجمہ ہے اسلئے اسکا نام **الروض الممطور فی تراجم علماء شرح الصدور** رکہا اور اسکے مضامین کو چند فصول اور ایک خاتمے پر مرتب کیا فصل اول مین اون علمار کا ترجمہ ہے جنکا ذکر دیباچہ بطی الفراسخ مین آیا ہے باقی فصول مین تراجم علما شرح الصدور وغیرہم ہین خاتمے مین ذکر طبقات کتب حدیث وغیرہ اور ضبط بعض اسمار رواۃ کا بجالۂ نافعہ سے کیا گیا ہے **تنبیہ** زمانہ سلف مین طریقہ اخذ علم کا یون تہا کہ بالمشافہہ سنتے تھے لکہنے کا دستور نہ تہا کتب علوم صدور علمار تھے دور دور سے منازل طی کرکے علمار کی خدمت مین حاضر ہوتے اونسے علم اخذ کرکے اپنے اوطان کو مراجعت کرتے ایک مدت تک اسی پر دار مدار رہا پہر جب حافظون مین فتور آچلا قلت علمار کی ہونے لگی تو تدوین وکتابت علم شروع ہوئی کہتے ہین کہ پہلے پہل ابن جریج نے اسلام مین تصنیف کی اسکا ذکر اونکے ترجمہ مین آئیگا پہر جب سے بتواتر کتب تالیف ہوئین لاکہون تک نوبت پہونچی علمار نے شروح حدیث لکہین رواۃ کی تحقیق کی اونکا ضبط کیا غرضکہ اول علم سینہ تہا پہر سفینہ ہوگیا اب اگر کچھہ شک وشبہہ واقع ہو تو کتب فن کی طرف رجوع کرکے رفع شک ہوسکتا ہے مگر تیسر اسباب و مواد شرط ہے دوسرے فہم صحیح وادراک نافذ و توفیق رب و نیت صالح و اخلاص عمل درکار ہے کتابو نمین وہی کتاب زیادہ تر قابل اعتبار و ثلج صدر کے ہوتی ہے جسکو ناقدین فن نے دیکہا

بھالا ہے تصحیح و مقابلہ بکرات و مرات کیا ہے ضبط مشکل و تبیین مبہم و اصلاح غلط سے اوسکی آرائش و
پیرائش کی ہے اس قسم کی وہ کتب میسر ہو سکتی ہین جو کہ درس مین داخل ہین جیسے کتب صحاح ستہ خصوصًا
صحیحین و موطا کہ ان کی شروح میسر ہین ہر چند انکی علی طرف الثمام ہو رہی ہے انکے سوا اور کتب حدیث
کا میسر آنا پہر وہ بہی صحیح بظاہر نہایت دشوار ہے لیکن اگر وہ میسر ہون تو البتہ مجمع البحار وغیرہ سے اونکے معانی
کی تحقیق ہو سکتی ہے مگر اس دیار مین پورا اسباب اسماء رجال کا میسر نہین ہے اکثر تصحیف اسماء روات
و اسماء بلاد و قُری مین واقع ہوتی ہے اور کاتب ناواقف سے الفاظ غریب حدیث مین تحریف و تغلیط
ہو جاتی ہے پہر اگر یہ سب بہی درست ہو جائے تو پہر ادراک و فہم مین تفاوت ہوتا ہے استیلاء النقص
علی الکمال کا ہر وقت مشاہدہ ہوتا ہے غرضکہ سارے امور کا علی وجہ الکمال درست ہونا بظاہر نہایت
مشکل ہے اگر ان سب باتون کا علی سبیل الاجتماع لحاظ کیا جائے تو افادہ و استفادہ کا باب بالکل مسدود
ہو جائے ہان حتی الامکان اصلاح و درستی مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے پہر بہی اگر ہو جائے تو
الاجر علی قدر النصب سے محروم نہو گا دار مدار ہر کام کا نیت پر ہے اور نیت پر سوای اللہ عز و جل کاشف السر
و الخفیات کے اور کو اطلاع نہین ہے بالفعل اس کہانی کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ جب شرح الصدور
کا اور نسخون سے مقابلہ کیا تو عجب تماشا نظر آیا محض بتائید آلہی چار نسخے اطراف و آفاق سے مجتمع ہو گئے
یہ صرف اوسی کا فضل ہے تو وقت مقابلے کے معلوم ہوا کہ بعض نسخون مین ایک ایک دو دو حدیثین منقود
ہین الفاظ و اسماء کا کیا ذکر ہے بعض نام ایک نسخے مین اور طرح پر دوسرے مین اور طرز پر تیسرے مین برنگ دیگر چوتھے
مین کچھ اور ہی شکل غرضکہ اس قسم کے صدہا امور پیش آئے کہ اونکی شرح مین طول ہے جس امر کی صحت
مین کچھ شبہ نہ تہا اوسکو صحیح کر دیا جسمین شبہہ ہوا اوسکو بطور نسخہ حاشیہ پر لکہدیا بہزار خرابی بصد محنت و جانکاہی
ایک نسخہ درست ہوا اب جو نسخہ خاکسار کے پاس ہے وہ میرے زعم مین متعدد نسخون سے بہتر معلوم
ہوتا ہے نظر بامور مذکورہ ناظرین با انصاف سے امیدواری ہے کہ اگر سہو و خطا پر مطلع ہون تو اوسکی اصلاح
فرمائین مجہسے جو ممکن تہا اوسکی اصلاح کی اور اب جس سے ہو سکے وہ بلا تکلف اصلاح کرے کیونکہ
یہ تو ایک کار خیر ہے جو کوئی جسقدر سعی کریگا علی حسب العمل اجر پائیگا مین اپنے قصور و فتور و خطا و عمد کا

معترف ہون اللہ سبحانہ سے اسکی معافی چاہتا ہون کہ وہ میرے سارے معاصی و ذنوب صغیرہ و کبیرہ سے درگذر فرمائے اور اپنے ذیل عفو مین ڈہانکے اور مجھے اور میرے آباء و اخلاف و احباب و سائر مومنین کو اس نفع دے اور حسن خاتمہ روزی کرے جوار صالحین مین جگہہ دے اور ناظرین با تمکین سے یہ عرض ہے کہ جب اس کتاب کا ملاحظہ فرمائین تو اس خاکسار کے واسطے دعای حسن خاتمہ و مغفرت و عفو و صفح با خلاص نیت کرین امید ہے کہ اونکی دعای برکت اثر سے اس تودۂ معاصی کو بخشدے اور معاصی ظاہرہ و باطنہ سے تجاوز فرما کے خلد برین مین بسائے اور تجلی خاص کا جلوہ دکہائے ای میرے سید تجہپر سب آسان ہے تو مالک الملک غفور و رحیم و رحمن و ستار ہے اللهم اغفر لنا ولوالدينا ولاشياخنا وازواجنا وذرياتنا واحبابنا ولمن احسن الينا ولسائر المؤمنين والمؤمنات ممن اطلع على هذا الكتاب واحسن عواقبنا في الامور كلها واجرنا من خزى الدنيا وعذاب البرزخ وعذاب الآخرة وعذاب النار وارحمنا وتب علينا وصل وسلم على سيدنا ومولانا محمد النبي الامي وعلى آله وصحبه وبارك عليهم عدد ما علمت وزنة ما علمت وملء ما علمت انك على ما تشاء قدير وبالاجابة جدير امين ثم امين يا رب العالمين ويا مجيب السائلين ويا ارحم الراحمين

فصل بیان مین تراجم اون علماء کی جنکا ذکر دیباجۂ طی الفراسخ مین آیا ہی

ترجمۂ امام سیوطی رضی اللہ عنہ مؤلف ابیات تثبیت و شرح الصدور وغیرہ مصنفات کثیرۂ نافعہ

جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین خود اونکی کتاب حسن المحاضرہ سے نقل فرمایا ہے کہ نام اونکا ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن کمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن فخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابی الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین ہمام خضیری اسیوطی ہے کہا کہ میرے جد اعلی ہمام الدین اہل حقیقت و مشائخ طریق سے تھے اور اونکے بعد کے لوگ اہل وجاہت و ریاست مین سے تھے بعض شہر کے حاکم بعض محتسب بعض تاجر بعض متمول مین نہین جانتا ہون کہ اونمین سے کسی نے علم کی خدمت کی ہو مگر میرے والد اور یہ بات معلوم نہین کہ میرے نسب مین جو

خضیری آتا ہے اسکی نسبت کس طرف ہے ہان خضیریہ ایک محلہ ہے بغداد مین ثقہ کی زبان سے سُنا ہے کہ میرے
والد ذکر کرتے تھے کہ جداعلی اونکے عجمی تھے یا اہل مشرق سے ظاہر یہ ہے کہ یہ نسبت محلی کی طرف ہے پیدائش
میری شب یکشنبہ رجب کی چاندرات ۸۴۹ھ ہجری کو ہوئی میرا نشو و نما یتیمی مین ہوا مین آٹھ سال کا
تہا کہ قرآن شریف حفظ کرلیا بعد اسکے کتاب عمدہ اور منہاج فقہ واصول اور الفیہ ابن مالک یاد کرلیا اور
شغل علم شروع کیا فقہ و نحو ایک جماعت شیوخ سے اور فرائض کو علامۂ فرضی زمان شیخ شہاب الدین
شارمساحی سے کہ سو برس کی عمر سے بڑہ گئے تھے حاصل کیا ۸۶۶ھ مین تدریس علوم عربیہ کی مجھکو اجازت
ملی اسی برس مین تالیف کرنا شروع کیا پہلی کتاب جو مینے لکھی وہ شرح استعاذہ وبسملہ ہے
شیخ الاسلام بلقینی جب اوسپر واقف ہوئے تو اوسکی تقریظ لکھی اور اونکے انتقال تک اونکی خدمت
مین رہکر فقہ سیکھی اونکے بعد اونکے صاحبزادے سے اول تدریب اور حاوی صغیر اور اول منہاج
وغیرہ پڑہا ۸۷۶ھ مین تدریس وافتا کی اجازت ملی اونکے انتقال کے بعد شرف الدین مناوی کی ملازمت
اختیار کی اور حدیث وعربیت مین علامۂ تقی الدین شبلی حنفی سے استفادہ کیا اونہون نے جمع الجوامع
وغیرہ میری کتابون پر تقریظ لکھی اور بارہا اپنی زبان وبیان سے میرے تقدم کی گواہی دی اور ایک
حدیث مین تنہا میرے قول کی طرف رجوع کیا اسلئے کہ **حکایت** اونہون نے شفا پر حاشیہ لکھا اوسمین
حدیث ابوالحمراء کو باب اسراء مین لائے اور اوسکو ابن ماجہ کی طرف منسوب کیا مینے ابن ماجہ مین
جہان اوسکا مظنہ تہا دیکہا نہ پایا تو ناچار تمام کتاب پر عبور کیا تو بہی اوسکو نہ پایا اور معجم صحابۂ ابن قانع
سے مینے اوس حدیث کو نکالا اور شیخ کے پاس آکے خبر کی بمجرد مجھسے سُننے کے کتاب اوٹھاکر لفظ ابن ماجہ
کو غلط کیا بجای اوسکے ابن قانع لکہدیا یہ بات میری نظر مین بہت بڑی معلوم ہوئی اور شیخ کی
عظمت منزلت جو اپنے دل مین رکہتا تہا اوس سے ہیبت ناک ہوا اور مینے عرض کیا آپ کیون نہین
صبر فرماتے شاید آپ مراجعت فرمائین کہا نہین مینے جو رواہ ابن ماجہ کہا اسمین برہان حلبی کی تقلید کی
تہی بعد اسکے مین اونسے تا انتقال اونکے جدا نہین ہوا اور شیخ علامۂ اوستاذ الوجود محی الدین کافیجی
کی چودہ سال تک ملازمت کی اونسے تفسیر و اصول وعربیت ومعانی وغیرہ کا استفادہ کیا اور اونہون نے

میرے واسطے اجازتِ عظیمہ لکہی کشاف و توضیح و تلخیص مفتاح و عضد کے چند درس مین سیف الدین حنفی
کی خدمت مین حاضر ہوا اور بحمد اللہ تعالی بلاد شام و حجاز و یمن و ہند و مغرب و تکرور کی مسافرت کی اور جب
حج کو گیا تو واسطے چند کامون کے آبِ زمزم پیا منجملہ اونکے ایک یہ بات تہی کہ فقہ مین شیخ سراج الدین
بلقینی کے رتبے کو پہونچون اور حدیث مین رتبۂ حافظ ابن حجر کو ۱۷۱ھ کے مستہل سے فتوی دینا شروع کیا
اور ۱۷۲ھ کے شروع سے املای حدیث کی مجلس عقد کی سات علم مین حق تعالی نے مجھے تبحر روزی کیا
تفسیر و حدیث و فقہ و نحو و معانی و بیان و بدیع بر طریقۂ عرب و بلغا نہ بر طریقۂ عجم و اہل فلسفہ اور جس بات
کا مین اعتقاد رکہتا ہون وہ یہ ہے کہ ان چہ علمون سے سوای فقہ کے اور اون نقول کے جنپر مین
واقف ہوا ہون وہانتک پہونچا ہون اور واقف ہوا ہون کہ میرے شیوخ سے کوئی وہانتک نہین پہونچا
اون سے جو کم درجے کے ہین اونکا کیا ذکر ہے فقہ مین یہ بات نہین کہہ سکتا کیونکہ میرے شیخ اوسمین
اوسع النظر و طویل الباع ہین اور اصول فقہ و جدل و تصریف مین میری معرفت ان سات علمون سے
کم ہے اور ان سے کم انشا و ترسل و فرائض اور انسے کم قراءت انکو مینے کسی شیخ سے حاصل نہین کیا ہے
اور انسے کم طب رہا حساب سو وہ سب چیزون سے زیادہ مشکل اور میرے ذہن سے دور تر ہے اور
جسوقت مین کسی مسئلہ متعلق بحساب مین نظر کرتا ہون تو گویا کسی پہاڑ کے اوٹہانے کا قصد کرتا ہون
بحمدہ تعالی اسوقت میرے پاس آلات اجتہاد کے کامل ہوچکے ہین اور یہ بات بطریق تحدث
بنعمت خدای تعالی کہتا ہون نہ بطور فخر کے دنیا مین کون چیز ہے کہ اوسکا حاصل کرنا فخر مین طلب
کیا جائے حالانکہ زمانہ کوچ کا قریب پہونچا بڑہاپا ظاہر ہوگیا عمر اطیب و خوشتر جا چکی اگر مین چاہون
کہ ہر مسئلے مین ایک تصنیف مع اوسکے اقوال و ادلہ نقلیہ و قیاسیہ و مدارک و نقوض اور اوسکے جواب
اور موازنہ درمیان اختلاف مذاہب کے جو اوسمین ہے لکھون تو اسپر بفضل خدا قادر ہون نہ بحول و قوت
اپنے کے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ مینے شروع طلب مین علم
منطق بہی کچہ پڑہا تہا پہر اللہ تعالی نے اوسکی کراہت میرے قلب مین ڈالدی اور مینے یہ بات
سُنی کہ ابن الصلاح نے اوسکی تحریم کا فتوی دیا ہے تو مینے اس علم کو چہوڑ دیا اللہ تعالی نے اوسکے

عوض مجھکو علم حدیث عنایت فرمایا جوکہ اشرف علوم ہے میرے مشائخ روایت مین سماعًا واجازةً بہت سے ہین اونکو مینے ایک معجم مین جمع کیا ہے اونکی گنتی قریب ڈیڑہ سو کے ہے سماع روایت مین مین نے کثرت نہین کی اسلئے کہ اوس سے جو زیادہ تر اہم تہا اوسمین شغل کیا یعنی قرارت درایت میری مؤلفات اس دم تک یعنی تا زمانۂ تالیف حسن المحاضرہ تین سو کتاب کو پہونچ گئی ہین اور میری مصنفات کے نام یہ ہین انتہے بعد اسکے اپنی کتابون کا ذکر کیا ہے ہر علم مین یعنی تفسیر وحدیث وفقہ واجزای مفردہ وفن عربیت وفن اصول وبیان تصوف وفن تاریخ وادب یہ سب کتب نام بنام حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ مین مذکور ہین جس کسی کو اونپر مطلع ہونیکا شوق ہو وہ اوسکی طرف رجوع فرمائے کاشغری نے اپنے طبقات مین سیوطی رحمہ اللہ کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ سیوطی فرماتے تہے کہ مینے تین سو شیخ سے علم لیا ہے اور اونکی ایسی عادت تہی کہ امرا و ملوک کے پاس تشریف نہین لیجاتے تہے زہد کا طریقہ رکہتے تہے تالیف پر متوجہ تہے اونکی مصنفات چہوٹی بڑی چارسو ساٹہہ کو پہونچی ہین اور اقطار واطراف زمین مین شرق سے غرب تک منتشر ومشتہر ہوئی اور مسلمانون نے اوسسے نفع پایا کتابت وقرارت منطق کو حرام ومکروہ جانتے تہے علماء عصر نے اونسے پچاس سوال کئے ہر سوال کے جواب مین ایک رسالہ لکہا لوگ بسبب دعوی کرنے اجتہاد کے اونکے دشمن ہوگئے اونکی ایذادہی اور نکالنے مین کوشش کی علماء عصر کے ہاتہہ سے اونپر ہول وخوف بہت کچہہ ہوا کیونکہ اونکے نزدیک مدعی اجتہاد کا بعد ائمۂ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مستحق تادیب کا ہے گویا محال کا دعوی کرتا ہے ولیکن انبیاء واولیاء کو اس سے بہی زیادہ تر محنت وتکلیف پہونچی ہے اونہون نے علماء سے مناظرہ کیا بیان کیا کہ مجتہد دو طرحکا ہے ایک تو مجتہد مطلق اور یہ اجتہاد ائمۂ اربعہ پر ختم ہوگیا دوسرا مجتہد منتسب یعنی اپنے فتوون مین منتسب الیہ کی رای کا متبع ہے اور یہ نوع روز قیامت تک منقطع نہین ہے وہ مدعی اسی قسم اجتہاد کے تہے اونہون نے یہ نہین کہا کہ مین مجتہد مطلق ہون اور اسی لئے مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ فتوی دیتے تہے اور ساتہہ مذہب اصحاب امام شافعی کے اور کہتے تہے کہ سائل مذہب سے پوچہتا ہے نہ میرے اجتہاد سے اور جس مسئلے کا کہ مین

جواب دیتا ہون اپنا کہڑا رہنا روز حساب کو اور اوس جواب کا پیش کرنا اپنے اوپر یاد کرتا ہون اپنے زمانے
کے علما پر سات سوال وارد کئے تہے کوئی بہی جواب نہ لکہہ سکا کاشغری اِن سب سوالون کو لاکر کہتے ہین
کہ حقیقت اِن تمام سوالون کی ایک سوال ہے کہ واضع باتا ثا الخ کا کون ہے وفات امام سیوطی رضی اللہ عنہ
کی ۹۱۱ھ ہجری مین ہوئی اٹھارہ دن دو مہینے اکسٹھہ سال کی عمر پائی یہ تو اتحاف النبلا سے لکہا گیا
اب وہ سنو جو امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے بدر طالع مین اونکا حال لکہا ہے جناب
توفیق دام مجدہ تاج مکلل مین بدر طالع سے نقل فرماتے ہین کہ سیوطی رضی اللہ عنہ امام کبیر صاحب تصانیف
ہین اونکے عصر کے اکابر علما نے سائر امصار سے اونکو اجازت دی جمیع فنون مین بارز و ظاہر ہوئے
اور اقران و امصار پر فائق ہوئے اونکا ذکر مشہور ہوا شہرہ اونکا دور تک پہونچا تصانیف اون کی
مقبول دن کی طرح اقطار و اطراف مین سائر دائر ہوئین لیکن وہ اِس سے صحیح و سالم نہ رہے کہ کوئی حاسد
اونکے فضل پر حسد نہ کرے اور کوئی منکر اونکے مناقب کا منکر نہ ہوئے کیونکہ سخاوی نے جو کہ اونکے
اقران سے ہین ضوء لامع مین اونکا ترجمہ مظلم و تاریک لکہا ہے غالب و اکثر اوس ترجمہ کا ثلب فظیع
و سب شنیع و انتقاص اور غمط اونکے مناقب کا صراحۃً و اشارۃً ہے یعنی اونکو عیب لگایا ہے تبرا
کیا ہے برا کہا ہے کم کیا ہے اونکے فضائل و خوبیون کو حقیر بتایا ہے لاجرم سارے فضلای ہمعصر
مین سخاوی کا یہی داب و عادت ہے سخاوی کے اور سیوطی کے باہم ایسا تنافس و تحاسد ہوا کہ
سیوطی نے ایک رسالہ لکہا اوسکا نام الکاوی لدماغ السخاوی رکہا پس جو شخص ترجمۂ امام
سیوطی پر ضوء لامع مین مطلع ہوا اوسکو چاہیئے کہ یہ بات خوب پہچان لے کہ وہ ترجمہ اونکے خصم سے
صادر ہوا ہے جسکا قول اونپر مقبول نہین ہے انتہی پہر اوس عبارت کو نقل کیا ہے جو سخاوی نے
سیوطی کے ذم مین لکہی ہے اور کہا یعنی امام شوکانی نے کہ مین کہتا ہون کہ اس عبارت منقول مین جو تحامل
ہے اس امام پر وہ منصف پر مخفی نہین ہے کیونکہ سیوطی نے جواپنے اوپر علم حساب کے مشکل ہونیکا
اقرار کیا ہے یہ اوسپر نہین دلالت کرتا ہے جو سخاوی نے ذکر کیا ہے کہ وہ ذکی نہ تہے اسلیئے کہ اس
فن مین ذکی پر فتوح نہین ہوتا ہے مگر نادر جیسا کہ اب ہم اپنے ہمعصر والونمین مشاہدہ کر رہے ہین

اسی طرح جسوقت کسی قائل نے اونسے کہا تہا کہ ہم تمہارے واسطے ہر فن والے کو فنون اجتہاد سے
جمع کرین تو اونہون نے سکوت کیا کیونکہ صاحب فنون کثیرہ اونمین سے ہر ایک فن کی تحقیق مین اوس
درجے کو نہین پہونچتا ہے جسکو وہ شخص پہونچتا ہے جو تنہا اوسی فن مین مشغول رہتا ہے اس بات کو ہر
شخص جانتا ہے ایسا ہی سخاوی کا یہ قول ہے کہ سیوطی نے یہ مسخ کیا یہ اخذ کیا سو یہ بہی کچہ عیب نہین ہے
کیونکہ یہ ہمیشہ سے مصنفون کا داب چلا آیا ہے کہ پچہلا آتا ہے تو اپنے اگلے کی کتابون سے لیتا ہے
مختصر کرتا ہے یا واضح کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے یا اسکے مثل اور غرضین ہین جو تصنیف پر باعث
ہوتی ہین وہ کون شخص ہے کہ کسی فن کی طرف قصد کرے جسمین اوسکے اگلے نے تصنیف کی ہے
وہ پہر اوسکے کلام سے اخذ نہ کرے اور یہ قول سخاوی کا کہ اونہون نے بعض تصانیف سیوطی کو ایک
ورقے مین دیکہا ہے یہ بہی اوسکو مخالف نہین ہے جو سیوطی نے اپنی مصنفات کی گنتی ذکر کی ہے
کیونکہ سیوطی نے یہ نہین کہا ہے کہ اونکی مصنفات تین سو مجلد پر زیادہ ہوگئی ہین بلکہ اونہون نے
تو یکہا ہے کہ وہ تین سو کتاب پر زیادہ ہوگئی ہین اور یہ اسم کتاب کا ایک ورق پر اور ورق سے زیادہ پر
صادق آتا ہے اور یہ قول سخاوی کا کہ سیوطی کثیر التصحیف والتحریف ہین سو یہ مجرد دعوی ہے برہان
و دلیل سے خالی ہے یہ اونکی مؤلفات ہین پشت زمین پر اچہی طرحسے محرر و مہذب ہین خوب طور پر
متقن و محکم ہین بر ہر حال سخاوی کا قول سیوطی پر غیر مقبول ہے کیونکہ تم خوب جان چکے ہو کہ جرح
و تعدیل کی امامون نے کہا ہے کہ قول اقران کا آپس مین مقبول نہین ہے با وجود ظہور ادنی منافسہ
کے پہر اوس جیسی منافست کا کیا ذکر ہے جو ان دونون آدمیون کی آپس مین ہے جسکی یہانتک
نوبت پہونچی کہ بعض نے بعض کے حق مین تالیف کی یعنی باہم رسالہ بازی ہوئی ایک نے دوسرے
کی رد مین رسالہ لکہا کیونکہ اس سے کمتر منافست موجب عدم قبول ہوتی ہے سخاوی رحمہ اللہ اگرچہ
امام غیر مدفوع ہین یعنی اونکی امامت مانی ہوئی ہے کوئی اوسکو دفع نہین کر سکتا ہے لیکن وہ اپنے
اکابر اقران پر بہت کچہ تحامل کیا کرتے ہین یعنے زبردستی بتکلف رد و قدح بہت کرتے ہین چنانچہ
اس بات کو وہ شخص خوب جانتا ہے جسنے اونکی کتاب ضوء لامع کو مطالعہ کیا ہے کیونکہ وہ اپنے معاصرین

کے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی اونکو محض بے قدر جانتے ہین بلکہ غالب اونکے ہمعصر اونکی حط وقدح سے سلامت نہین رہتے ہین اور صرف اپنے مشائخ وتلامذہ کی تعظیم کرتے ہین اور اونکی جنکو وہ پہچانتے نہین ہین اون لوگون مین سے جو اول قرن نہم مین اونکے پیدا ہونیسے پہلے مرچکے ہین یا اونکی جو شہر مین نہین ہین یا اوسکی جسکی خیر کی امید رکھتے ہین یا اوسکے شر سے خوف کرتے ہین رہے اقوال اون علماء کے جو سوذن حط وقدح ہین سیوطی پر جنکو سخاوی نے نقل کیا ہے سو سبب اوسکا دعوی کرنا سیوطی کا ہے اجتہاد کو جیسے کہ خود اونہون نے اوسکی تصریح کی ہے اور یہ ہمیشہ سے لوگون کا داب رہا ہے اوس شخص کے ساتھہ جو اوس رتبے تک پہونچگیا ہے ولیکن ہمنے ترجمۂ شیخ الاسلام ابن تیمیہ مین تمکو یہ بتادیا ہے کہ اللہ سبحانہ کی عادت جاری ہوئی ہے جیسا کہ اسپر استقراء دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کے ساتھہ بسبب اوسکے علم وتصریح بالحق کی عداوت کی جاتی ہے تو اللہ تعالی اوسکی شان کو بلند کرتا ہے اور اوسکے محاسن وخوبیان بعد موت کے منتشر ہوتی ہین اور اوسکا ذکر بلند ہوتا ہے اور لوگ اوسکے علم سے نفع لیتے ہین اور یہی حال صاحب ترجمہ کا ہوا کیونکہ اونکی مؤلفات اقطار واطراف مین پہیل گئی اور قافلے بلند وپست زمین مین اونکو لیگئے اور اللہ تعالی نے اونکے ذکر حسن وثناء جمیل کو ایسا بلند کیا جو اونکے معاصرین مین سے کسی کے واسطے نہوا والعاقبۃ للمتقین تجاوز اللہ عنہا جمیعا وعنا بفضلہ وکرمہ ولادت امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ۸۴۹ھ سنہ ہجری مین ہوئی اور ۹۱۱ھ سنہ مین وفات پائی انتہی رحمہ اللہ تعالے رحمۃ واسعۃ ورضی عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ وماواہ آمین +

ترجمۂ سید محمد بن اسمعیل امیر مؤلف جمع الشتیت شرح ابیات التثبیت رحمہ اللہ تعالیٰ

جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین فرمایا ہے محمد بن اسمعیل بن صلاح امیر یمانی صنعانی امام کبیر بدر منیر محدث فقیہ اصولی متکلم ناظم ادیب مجتہد معقول ومنقول مین بارع وفائق صاحب تصانیف مشہورہ ناصر سنن ماثورہ ناشر اخبار صحیحہ مشہورہ اعلم علمای یمن میمون سے صاحب ریاست وامارت تھے فروع احکام مین کسی کی تقلید نہین کرتے تھے آپنے اجتہاد پر عمل کرتے تھے علوم حدیث وغیرہ شیخ عبد القادر بن علی بدری اور شیخ محمد طاہر بن شیخ ابراہیم کردی اور شیخ سالم بن عبد اللہ بن سالم البصری مکی اور شیخ عبد الرحمن بن

ابی الغیث شافعی مدنی خطیب مدینۂ منورہ وغیرہم سے اخذ کئے اور ایک خلق کثیر نے اونسے اخذ کیا اونہین سے یہ لوگ ہین سید امام عبد القادر بن احمد بن ناصر اور اونکے بیٹے سید عبد اللہ بن محمد امیر اور لطف الباری بن احمد ورد اور شیخ علامۂ ناصر بن حسین المحبش اور شیخ عبد الخالق مزجاجی زبیدی وغیرہم رحمہم اللہ تعالی فقہ وحدیث مین انکی تصانیف بدیعہ محققانہ ہین بعض تصانیف مین ابحاث لطیفہ وایرادات نفیسہ کئے ہین اپنے علماء عصر کے بہت سے سوالون کے جواب مستقل جزؤن مین لکھے اصل انکی فرقۂ زیدیہ صنعاء سے ہے یہ جبکہ مرتبہ کمال وتکمیل علوم وفنون کو پہونچے اوراس فرقے کے مذہب کا بطلان دریافت کیا تو مذہب اہل سنت وجماعت کی طرف انتقال کیا اونکے ایمۂ مجتہدین سے ہوئے خلائق کا مرجع ٹہیرے ایک عالم کثیر نے اونسے نفع پایا شیخ ابو الحسن سندی مدنی بہی اونکے شیوخ مین سے ہین انکی تو الیف بہت ہین مجتہدانہ کلام کرتے ہین غایت انصاف وصواب کی رعایت فرماتے ہین منجملہ انکی تصانیف کے یہ کتابین ہین شرح جامع صغیر سیوطی دو جلد سبل السلام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلان اسبال المطر شرح قصب السکر نظم نخبۃ الفکر فی علم الاثر ثمرات النظر فی علم الاثر توضیح الافکار شرح تنقیح الانظار علوم حدیث مین یواقیت فی المواقیت النہر المورود فی الکلام علی آیۃ ہود یعنی یا ارض ابلعی ماءك الخ اسمین اکیس نوع علم بدیع کے ذکر کئے ہین افادۃ الامہ باحکام اہل الذمہ ارشاد النقاد الی تیسیر الاجتہاد ہدایۃ المرتاب الی صحۃ نیۃ العبادات لنیل الثواب ودفع العقاب رفع الاستار لابطال ادلۃ القائلین بفناء النار اسمین ابن عربی پر رد کیا ہے القول المبین فی قبول عطیۃ السلاطین اسکے سوا اور کتب ہین محرر سطور نے اکثر ان کتب کو اونکی دستخط خاص کی لکہی ہوئین سفر حج مین دیکہین اور اونسے فائدہ حاصل کیا اونمین سے بعض میرے پاس موجود ہین یہ تین واسطے سے سلسلۂ سند حدیث مین میرے شیوخ سے ہین پہر اونکے بعض اشعار کو ذکر کیا ہے سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین انکی وفات ہوئی پہر تاج مکلل مین بدر طالع سے یون نقل فرمایا ہے کہ سید محمد بن اسمعیل بن صلاح امیر الکحلانی ثم الصنعانی امام کبیر مجتہد مطلق سنہ ۱۰۹۹ ہجری کو کحلان مین پیدا ہوئے پہر اپنے والد کے ہمراہ مدینۂ صنعاء کی طرف نقل کر آئے اور علماء صنعاء سے اخذ کیا یعنی علم اور مکے کی طرف رحلت کی وہان کے اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء پر حدیث

شریف پڑہی جمیع علوم مین فائق ہوئے اقران و امثال پر بڑہ گئے صنعاء مین متفرد بریاست علم ہوئے
اجتہاد کا اظہار کیا عامل بالدلیل ہوئے تقلید سے نفرت کی جن آراء فقہیہ پر کوئی دلیل نہ تہی اونکو زیف اور کہوٹا
کیا ہمراہ اپنے اہل عصر کے خطوب و حوادث و محن واقع ہوئے اللہ تعالی اسنے اونکے کید و مکر سے اونکو محفوظ
رکہا اور اونکے شر سے اونکی کفایت کی امام منصور نے جامع صنعاء مین خطابت کا اونکو متولی کیا ہمیشہ
علم کو تدریس و افتاء و تصنیف سے پہیلاتے رہے عامہ نے اونکو نصب یعنی خروج کے ساتہہ متہم کیا آپ
نے اون استدلال کیا کہ وہ امہات یعنی کتب صحاح ستہ اور باقی کتب حدیث پر جمے ہوئے ہین جو کچہہ اونمین ہے
اوسپر عمل کرتے ہین اور جو شخص یہ کام کرتا ہے اوسکو عامہ متہم بخروج کرتے ہین خاصکر جبکہ وہ سنن نماز
سے کوئی شی کرے جیسے رفع یدین و ضم یدین اور مثل اسکے کیونکہ وہ اوس سے نفرت کرتے ہین اور اوسکے
دشمن ہو جاتے ہین اور اوسکے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی محض بے قدر سمجہتے ہین اور جو
شخص ایسا ہو اوسکی دشمنی مین عامہ کا کوئی گناہ نہین جنکو معارف علمیہ سے کچہہ تعلق نہین ہے کیونکہ
وہ تو ہر چیخنے والیکے پیچہے ہو جاتے ہین جسوقت کوئی شخص جسکی ہیئت اہل علم کی ہوتی ہے اونسے کہتا ہے
کہ یہ امر حق ہے تو وہ کہتے ہین حق ہے اور اگر کہدیتا ہے کہ باطل ہے تو وہ کہتے ہین باطل ہے
گناہ تو اوس جماعت کا ہے جنہون نے کتب فقہ سے کچہہ پڑہا ہے اور اوسمین امعان و غور نہین
کیا ہے اور اوسکے سوا اور کچہہ نہین جانا پہچانا ہے اونہون نے بسبب اپنے قصور کے یہ گمان
کیا ہے کہ اوسمین سے کسی شی کی مخالفت شریعت کی مخالفت ہے بلکہ قطعیات شریعت سے کسی
قطعی کی مخالفت ہے باوجود اسکے کہ وہ اونہین کتابون مین پڑہتے ہین کہ اکابر و اصاغر ائمہ نے اوس
بات کی مخالفت کی ہے جو کہ اون کتب کے مصنفون کی مختار رہے ولیکن وہ حقیقت کو نہین سمجہتے
اور نہ راہ کی طرف راہ پاتے ہین بلکہ جسوقت اونکے معاصرین مین سے کوئی بہی رتبہ اجتہاد کو پہونچتا
ہے اور اپنے اجتہاد سے کسی شی کی مخالفت کرتا ہے تو اوسکو دین سے خارج ٹہیراتے ہین اور غالب
اونپر یہی ہے کہ یہ بات کچہہ مقاصد دینی کے سبب سے نہین ہے بلکہ دنیوی منافع کے واسطے ہوتی
ہے جو شخص اونمین تامل و غور کرتا ہے اوسکو یہ امر ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ دنیوی مقصد یہ ہین

کہ لوگون مین یہ بات شایع ہو جائے کہ جو شخص اکابر علمار پر انکار کرتا ہے اونکے اجتہادات کا جو مخالف مذہب ہین تو وہ خالص شیعہ سے ہوتا ہے اور یہ شہرت غالبًا منافع و فوائد دنیا سے کسی شئی کا فائدہ دیتی ہے اسلئے وہ اکابر علمار کے خاطی قرار دینے مین ہمیشہ قائم و ثائر رہا کرتے ہین اور نصب و خروج و مخالفت اہل بیت کی اونکو تہمت لگایا کرتے ہین پہر عام لوگ اسکو سنکر حق گمان کرتے ہین اور اوس سنکر کی تعظیم و توقیر فرماتے ہین کیونکہ اونکی عقلون پر اوسکے قول کی سچائی چل گئی اور اوسکو خیال کرتے ہین کہ وہ اون لوگون مین سے ہے جو کہ مذاہب ائمہ سے دفع کیا کرتے ہین اور اگر حقیقت حال کا کشف کرین تو اوس منکر کو پائین کہ مذہب ائمہ اہلبیت کا مخالف وہی ہے بلکہ وہ اونکے اجماع سے خارج ہے کیونکہ اون سب نے تقلید کو حرام کیا ہے اوس شخص پر جو مرتبہ اجتہاد کو پہونچ گیا ہے اور اوس پر واجب کیا ہے کہ وہ خود اپنی رائے کا اجتہاد کرے اور اسکو مسئلہ دون مسئلہ کے ساتھہ خاص نہین کیا ہے ولیکن متعصب نابینا ہوتا ہے اور مقصد صواب کی طرف راہ نہین پاتا اور نہ اپنے اعتقاد سے خارج ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ وہ اہل عقل سے ہو باوجود اسکے کہ مسئلہ تحریم تقلید کا مجتہد پر اون کتابون مین لکہا ہوا ہے جنکو چہوٹے طلبہ پڑہتے ہین بڑے طلبہ کا کیا ذکر ہے صاحب ترجمہ کی خاصہ و عامہ سے بہت اتباع ہوئی اونکے اجتہاد پر عمل کیا اور اسکو ظاہر کیا اور اونپر کتب حدیث کو پڑہا اور وہ ہمیشہ خاصہ و عامہ مین انکو پہیلاتے رہے مخالفون نے جو اونکو دہمکایا ڈرایا اوسکی کچہہ پروانہ کی اس اثنا مین بڑے فتن واقع ہوئے اللہ تعالی نے اونکے شر سے اونکو بچایا انکی مصنفات حافلہ جلیلہ ہین منجملہ اونکے سبل السلام ہے اسکو مغربی کے بدر تمام سے مختصر کیا ہے اور منحۃ الغفار اسکو جلال کے ضوء النہار پر حاشیہ پہیرا ہے اونمین سے ایک عُدّہ ہے اسکو ابن دقیق العید کی شرح عمدہ پر حاشیہ کیا ہے اور اونمین سے شرح تنقیح ہے علوم حدیث مین اسکے سوا اور اونکی مصنفات ہین اور بہت سے مسائل کو علحدہ تصنیف کیا کہ اگر وہ جمع کیئے جائین تو کئی مجلد مین آئین انکے شعر فصیح منسجم ہوتے اور اونکے اکثر اشعار مباحث علمیہ مین اور ابناء عصر سے اظہار درد و حزن اور اونکی رد مین ہوتے تہے حاصل یہ ہے کہ وہ اون ائمہ سے تہے جو معالم و آثار دین کی تجدید کرتے ہین **حکایت** امام ربانی محمد بن علی

شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ مینے اونکو ۱۲۰۶ھ ہجری مین خواب مین دیکھا کہ وہ پیدل چل رہے ہین
اور مین سوار ہون ایک جماعت مین جو میرے ہمراہ ہے جب مینے اونکو دیکھا تو مین سواری سے اوتر پڑا
اونکو سلام کیا پہر میرے اور اونکے درمیان مین بات چیت ہوئی اوس سے مینے یہ یاد رکھا مجھسے فرمایا
دقق الاسناد وتانق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسوقت میرے
دل مین یہ خطرہ گزرا کہ وہ اوس بات کی طرف اشارہ کرتے ہین جسکو مین قرارت بخاری مین کیا کرتا ہون
جو کہ جامع مسجد مین ہوتی ہے اور اوس قرارت مین ایک جماعت علماء کی حاضر ہوتی ہے اور عوام سے
ایک عالم بیشمار جمع ہوتا ہے سو مین بعض اوقات الفاظ حدیثیہ کی اس طور پر تفسیر کرتا ہون جسکو عوام
حاضرین سمجھین مینے ارادہ کیا کہ کہون کہ ایک جماعت حاضر ہوتی ہے وہ بعض الفاظ عربیہ کو نہین سمجھتے
تو اونہون نے مجھسے مبادرت کی اور میرے کلام کرنیسے پہلے فرمایا کہ مینے مقرر جان لیا کہ تجہپر ایک جماعت
پڑہتی ہے اور اونمین عامہ ہین ولکن دقق الاسناد وتانق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پہر مینے اسوقت اونسے اہل حدیث کا پوچہا کہ اونکا کیا حال ہے آخرت مین فرمایا
کہ وہ اپنی حدیث کے سبب جنت کو پہونچ گئے یا اپنی حدیث کے سبب سے رحمن کے روبرو پہونچ گئے شک
میری طرفسے ہے پہر بہ بکاء عالی روئے اور مجھے چمٹا لیا اور مجھسے مفارقت کی پہر مینے بعض معبرین
سے اسکو بیان کیا اور بکاء وضم کی تعبیر پوچھی کہا ضرور تیرے لئے کچھ امتحان جاری وواقع ہوگا
اوس امتحان سے جو اونکے لئے ہوا تھا پہر بعد اس خواب کے عجائب وغرائب واقع ہوئے اللہ تعالیٰ
نے اونکے شر سے کفایت فرمائی تیسری شعبان ۱۲۵۰ھ مین اونکی وفات ہوئی بعض لوگون نے
نظم کی تو یہ مصرعہ نکالا ع محمد فی جنان الخلد قد نزلا * شعراء عصر نے اونکے مرثیے لکھے اور اونپر
تاسف کیا انکے تلامذہ نبلاء علماء مجتہد ہوئے منجملہ اونکے ایک سید علامہ عبد القادر کوکبانی دوسرے
قاضی احمد قاطن تیسرے علامہ احمد بن ابی الرجال ہین انکے سوا اور ہین جنکو حصر احاطہ نہین کرسکتا ہے
انکے والد منجملہ اون فضلاء کے تھے جو دنیا مین زاہد عمل مین راغب ہوتے ہین اور عارف بہی تھے
شعر عمدہ کہتے تھے ۱۲۱۲ھ مین اونکا انتقال ہوا اور اونکے فرزند صاحب ترجمہ اوسوقت شمارہ مین تھے

انتہے حاصلہ تمام ہوا بیان تاج مکلل کا ۔

ترجمۂ مولانا رفیع الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالی مؤلف قصر الآمال بذکر الحال و المآل

حاجی رفیع الدین خان مراد آبادی بن فرید الدین خان رحمہما اللہ تعالی فضلای معتبرین ہند سے تھے علم حدیث مولوی خیر الدین سورتی تلمیذ شیخ محمد حیات سندی رحمہ اللہ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور بیعت طریقت شیخ محمد غوث لاہوری رحمہ اللہ سے کی اور سعادت حج وعمرے سے مشرف ہوئے اس باب مین ایک کتاب لکھی اوسکا نام حالات الحرمین رکھا انکو حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رضی اللہ عنہ سے علوم کا مذاکرہ اور منطوق ومفہوم کا استفاضہ رہا ہے مشکل مسائل تفسیر وحدیث کے اونسے پوچھتے تھے اور اونمین بال کی کہال نکالا کرتے تھے انکی تصانیف بہت ہین ازانجملہ یہ کتب ہین قصر الآمال بذکر الحال و المآل سلوا الکئیب بذکر الحبیب ترجمہ عین العلم شرح اربعین نووی کنز الحساب تذکرۃ المشائخ کتاب الاذکار تذکرۃ الملوک شرح غنیۃ الطالبین تاریخ افاغنہ انکے سوا اور کتابین ہین انتقال انکا بلدہ مراد آباد مین پانزدہم ذیحجہ بمرض استسقا ۱۲۲۳ھ ہجری مین ہوا رحمہ اللہ تعالی کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمۂ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ مؤلف تذکرۃ الموتی و القبور

قاضی صاحب مرحوم اولاد سے شیخ جلال الدین کبیر اولیای چشتی کے ہین انکا نسب عالی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے علوم عقلیہ ونقلیہ مین تبحر تمام رکہتے تہے فقہ واصول مین مرتبۂ اجتہاد کو پہونچے تہے ایک کتاب مبسوط فقہ مین لکہی ہے اوسمین مجتہدین اربعہ رضی اللہ عنہم کے ماخذ ودلائل ومختار کو ہر مسئلے مین بیان فرمایا ہے اور جو کچہ اونکے نزدیک اقوی ثابت ہوا اوسکو ایک رسالۂ جداگانہ ماخذ الاقوی نام مین لکہا ہے اصول مین بہی اپنے مختارات کو تحریر کیا ہے ایک تفسیر طولانی لکہی اوسمین اقوال قدمای مفسرین کو اور تاویلات جدیدہ کو جنکے ریزش مبدء فیاض سے اونکے لطیفۂ روحانی پر ہوئی جمع کیا ہے تصوف وتحقیق معارف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مین کئی رسالے تحریر فرمائے اونکے ذہن کی صفائی طبیعت کی جودت فکر کی قوت

عقل کی سلامتی زائد الوصف تھی طریقہ شیخ محمد عابد سے اخذ کیا فرط سرعت وشوق وصول سے تمام سلوک کو پچاس توجہ مین انجام کو پہونچایا اٹھارہ برس کی عمر تھی کہ علم ظاہر کی تحصیل سے فراغت پائی خدمت مین حضرت میرزا جانِ جان رضی اللہ عنہ کی پہونچی ملقب بہ علم الہدیٰ ہوئے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ قاضی صاحب کو بیہقی وقت فرمایا کرتے تھے ایام تحصیل مین تین سو پچاس کتابون کا سوای کتب تحصیل کے مطالعہ کیا منامات مین شیخ جلال اپنے دادا سے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے تربیت وبشارتین پائین حضرت مرزا مظہر فرماتے تھے در دل فقیر مہابت ایشان می آید از روی صلاح وتقوی ودیانت مروج شریعت منور طریقت ملکی صفت اند ملائکہ تعظیم ایشان میکنند میفرمودند اگر خدای تعالی روز قیامت از بندہ پرسد کہ بدرگاہ ما چہ تحفہ آوردی عرض کنم ثناء اللہ پانی پتی را اوقات کو طاعت وعبادت سے معمور رکھتے تھے ایک سو رکعت نماز وظیفہ مقرر فرمایا تھا ایک منزل قرآن شریف کی تہجد مین پڑہتے تھے قضا کا منصب اختیار کیا اور اوسکا حق جیسا کہ چاہیے بجالائے قاضیون کے رسوم متعارفہ اون سے ظاہر نہین ہوتے تھے اونکے اصحاب سے پیر محمد اور سید محمد اور گھیسا اونکی صحبت مین پہونچکر طریقے کی نسبتون سے فائز ہوئے مدۃ العمر افاضۂ کمالات ظاہر وباطن واشاعت علوم وفصل خصومات وافتای سوالات وحل معضلات مین مصروف رہے علم تفسیر وفقہ وکلام وتصوف مین ید طولی رکھتے تھے اونکی کتب مولفہ بہت ہین اور سب کی سب نافع ومفید ومقبول ومشہور مالابد منہ بزبان فارسی فقہ مین تذکرۃ الموتی والقبور تذکرۃ المعاد تفسیر مظہری سات جلد رسالہ حرمت متعہ وحرمت سرود حقوق الاسلام شہاب ثاقب ارشاد الطالبین وصیت نامہ انکے سوا اور کتابین تیس عدد سے متجاوز ہین حدیث شریف مین سماع وروایت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے رکھتے تھے اون کے کمالات وفضائل اس سے زیادہ ہین کہ اس مختصر مین سمائین علمائے حنفیہ مین کم کوئی شخص مثل اونکے تحقیق وانصاف وعدم تعصب مذہب واتباع دلیل مین بسرزمین ہند اوٹھا ہوا اونکی وفات غرۂ رجب سنہ ۱۲۲۵ ہجری مین ہوئی اونکی تاریخ وفات قرآن شریف سے یہ آیت کریمہ ملی فہم مکرمون فی جنت النعیم لفظ جنات اس تاریخ مین بدون الف موافق رسم خط قرآنی کے ماخوذ ہے کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب الروح

جناب توفیق دام مجدہ اتحاف النبلاء مین فرماتے ہین کہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز بن قیم زرعی دمشقی حنبلی امام عالم کامل فقیہ اصولی نحوی مفسر محدث حافظ حجہ مُتقن مُفنن متکلم تھے انکی ولادت سنہ ۶۹۱ ہجری مین ہوئی تقی الدین سلیمان اور ابو بکر بن عبدالدائم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ اور شہاب نابلسی عابر اور فاطمہ بنت جوہر اور عیسی مطعم اور ابن شیرازی اور اسمعیل بن مکتوم اور ایک جماعت کبار علماء پر سماعت کی ابن رجب نے اپنے طبقات مین کہا ہے کہ مذہب مین تفقہ کیا فتوی دیا اور فائق ہوئے علوم اسلام مین تفنن کیا تفسیر و اصول دین کے عارف تھے لایجاری وفیھما الیہ المنتہی حدیث و معانی و فقہ و دقائق استنباط کے عالم تھے لا یلحق فی ذلک فقہ و اصول و عربیت و ادب خوب جانتے تھے ولہ فیھما الید الطولی علم کلام و علم سلوک و کلام اہل تصوف اور اونکے اشارات و دقائق کو جانتے پہچانتے تھے اونکو ہر فن مین ان فنون سے دستگاہ تام تھی صاحب عبادت و تہجد و طول صلاۃ تا غایت قصوی تھے تالّہ و لہج بذکر و شغف بمحبت و انابت و افتقار الی اللہ و انکسار لہ مین رہتے اور اوسکے آستانہ عبودیت پر پڑے رہتے مینے ان امور مین اونکی مثل نہین دیکھا اور نہ زیادہ تر وسیع اونسے علم مین اور نہ معانی قرآن شریف و سنت مطہرہ و حقائق ایمان کا زیادہ تر اونسے جاننے والا دیکھا وہ کچھ معصوم نہ تھے لیکن اونکے کام مین اونکا مثل دیکھا نہین گیا بارہا حج کیا اور مکہ معظمہ مین مجاور رہے مکے والے اونکی شدت عبادت و کثرت طواف سے تعجب کرتے تھے مین ایک برس سے زیادہ اونکی وفات سے پہلے اونکی مجالست کا ملازم رہا قصیدہ نونیہ طویلہ جو کہ سنت مین ہے اوسکو اونپر سنا اور اونکی دوسری تصانیف سے بھی بہرہ مند ہوا خلق بیشمار نے اونسے علم اخذ کیا حالت حیات مین اونکے شیوخ کے یہانتک کہ انتقال کیا فضلای زمان اونکی تعظیم کرتے تھے اور اونکی شاگردی سے ناز کرتے تھے ابن الہادی وغیرہ اونکے شاگردون سے ہین قاضی برہان الدین زرعی نے کہا ما تحت ادیم السماء اوسع علما منہ یعنی آسمان کے نیچے اونسے زیادہ تر وسیع علم مین کوئی نہین ہے مدرسۂ

صدریہ مین درس کہا اور جوزیہ مین ایک مدت امامت کی اور اپنے ہاتہہ سے اس قدر لکہا کہ کثرت کی وجہ سے اوسکا بیان نہین ہوسکتا ہے علم و کتابت و مطالعۂ کتب و تصنیف و جمع کتب کی بہت محبت رکہتے تہے کتب سے جو کچہہ اونہون نے انتخاب کیا وہ ہرگز اونکے غیر کو حاصل نہین ہوا بارہا اونکو محنت پہونچی اور ایذا دئے گئے مرتبۂ آخر مین اونکو شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے ساتہہ قلعے مین اونسے جدا قید کیا اس مدت مین قرآن شریف کی تلاوت کا بتدبر و تفکر شغل رکہتے تہے قرآن شریف سے خیر کثیر اونپر مفتوح ہوئی اور ایک حصۂ عظیم اذواق و مواجید صحیحہ سے اونکو حاصل ہوا اور اوسکی وجہ سے اہل معارف کے علوم مین کلام کرنے پر اور اونکے غوامض و باریکیون مین داخل ہونے پر اونکو تسلط حاصل ہوا چنانچہ انکی تصانیف ان باتون سے مالامال ہے بعد وفات ابن تیمیہ کے انکی رہائی قید سے ہوئی تمام ہوا کلام ابن رجب رحمہ اللہ کا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے درر کامنہ مین بذیل انکے ترجمہ کے لکہا ہے کہ اونہون نے عربیت کو ابن فتح اور مجد تونسی سے اور فقہ کو مجد حرانی اور ابن تیمیہ سے پڑہا انکے والد کو فرائض مین دستگاہ تہی یہ علم اونسے اخذ کیا اور اصول کو صفی ہندی اور ابن تیمیہ سے حاصل کیا جری الجنان و القلب واسع العلم تہے خلاف و مذاہب سلف کو خوب جانتے تہے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی محبت اونپر یہانتک غالب ہوئی تہی کہ کسی چیز مین اونکے اقوال سے باہر نہین جاتے تہے بلکہ سارے اقوال مین اونکا انتصار کرتے تہے اونکی کتابونکی تہذیب کرنیوالے اور اونکے علم کے نشر کرنیوالے بہی تہے انکو نزدیک امرای مصر کے حظ وافر تہا انکی اہانت ہوئی شہر مین اونٹ پر تشہیر کئے گئے دُرّہی سے مارے گئے بعد اسکے ابن تیمیہ کے ساتہہ قلعے مین قید ہوئے ابن تیمیہ کا جب انتقال ہوگیا تو انکو رہا کردیا وکان ینال من علماء عصرہ وینالون منہ یعنی یہ علماء عصر کو برا کہتے وہ انکو برا کہتے تہے ذہبی نے مختصر مین کہا ہے کہ خلیل علیہ السلام کی قبر کے واسطے سفر کرنیکا انکار کیا اس سبب سے ایک مدت قید رہے اشتغال و نشر علم کے واسطے متصدر ہوئے ولیکن امور پر جری اور اپنی رای کے ساتہہ معجب تہے انکی مدت ملازمت ساتہہ ابن تیمیہ کے اونکے زمانۂ عود سے مصر سے تا وفات اونکی تہی ابن کثیر نے کہا ملازم اشتغال رات دن کثیر الصلوۃ والتلاوت

حسن الخلق کثیر التودد بی حسد وحقد وکینہ تھے بعد اسکے کہا کہ مین اپنے زمانے مین نہین پہچانتا ہون کسی کو
اہل علم سے کہ وہ عبادت مین اونسے اکثر ہو نماز کو بہت لنبی پڑہتے اور رکوع وسجود دراز کرتے تھے لوگ
مسئلۂ طلاق کے فتوی دینے کے سبب سے اونکا قصد کرتے تھے یہانتک کہ درمیان اونکے اور ابن
سبکی کے اس باب مین لڑائی ہوگئی جب نماز صبح کی پڑہ چکتے تو اپنی جگہہ مین بیٹہہ کے سورج بلند
ہونے تک ذکر اللہ کیا کرتے تھے اور کہتے کہ یہ میری غذا ہے اگر مین یہ نہ کرون تو میرے قوی ساقط
ہوجائین اور کہتے کہ بالصبر والفقر تنال الامامۃ فی الدین یعنی امامت دین مین صبر وفقر سے ملتی ہے
اور یہ بہی فرماتے لابد للسالک من ھمۃ تسیرہ وترقیہ وعلم یبصرہ ویھدیہ یعنی سالک
کو ذراسی ہمت ضرور ہے کہ وہ اوسکو ترقی دے اور علم کہ وہ اوسکو بصیرت دے بینا کر دے اور راہ
بتائے کتابین جمع کرنے کا اتنا شوق تہا کہ اسقدر جمع کی تہین کہ اونکا حصر نہین ہوسکتا ہے یہانتک
کہ بعد اونکے اونکی اولاد نے زمانہ دراز تک اونکو فروخت کر کے صرف کیا سوای چند کتب کے کہ اونکو منتخب
کر کے اپنے پاس رکہا بعد اسکے صاحب اتحاف دام مجدہ نے طبقات حافظ ابن رجب سے
اونکی تصانیف کا ذکر کیا ہے اکتالیس کتابین نام بنام بتائی ہین وفات انکی وقت عشاء آخر کے
لیلۃ الخمیس تیئیسوین ۲۳ رجب ۷۵۱ہجری کو ہوئی دوسرے دن جامع جراح مین بعد ظہر کے نماز جنازہ
پڑہکر مقبرۂ باب صغیر مین دفن کیا خلق کثیر نے اونکی ہشائیت کی منامات کثیرۂ حسنہ اونکے واسطے
دیکہے گئے اپنے مرنیسے پہلے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کو خواب مین دیکہا تہا اور اپنی منزل ومرتبہ سے
پوچہا تہا اونہون نے اِنکے علو رتبے کا فوق بعض اکابر کے اشارہ کیا اور فرمایا کہ تو قریب تہا کہ ہمارے
ساتہہ ملے ولیکن تو اب طبقۂ ابن خزیمہ مین ہے انتہی حافظ ابن حجر نے انکی تصانیف مین اغاثۃ
اللہفان فی مصائد الشیطان اور قضاء وقدر اور کتاب الروح کو بہی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کانت
جنازتہ حافلۃ جدا ورءیت لہ منامات حسنۃ ومن نظمہ قصیدۃ نونیۃ تبلغ
سبعۃ آلاف بیت انتہی صاحب قاموس حدیث مین انسے سماع رکہتے ہین یہان سے انکا رتبہ
دریافت کرنا چاہیئے کہ کس قدر ہے رضی اللہ عنہ یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی اور تاج مکلل مین بہی

انکا ترجمہ بہت بسط سے لکھا ہے اور روضۂ غنا رتاریخ دمشق سے نقل کیا ہے کہ مدرسۂ صابونیہ کے مقابل دفن کئے گئے اور اونکے قبر پر قبہ بنا ہوا ہے کشف الظنون مین کتاب الروح دو لکھی ہین ایک تو شیخ محی الدین محمد بن علی بن عربی الطائی متوفی ۶۳۸ھ کی دوسری حافظ ابن قیم جوزیہ کی اسکا اختصار برہان الدین ابراہیم بن عمر بقاعی نے کیا ہے اور اوسکا نام سر الروح رکھا ہے انکی وفات ۸۸۵ھ مین ہوئی اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ المتصف بصفات الکمال الخ اور یہ مشتمل ہے اکیس ا مسئلون اور اونکے جواب پر

ترجمۂ علامۂ قرطبی رضی اللہ عنہ صاحب کتاب التذکرہ فی امور الآخرہ

مقری نے کتاب نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب مین کہا ہے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح قرطبی حافظ مقریزی نے کہا فرح بسکون راء حافظ عبد الکریم نے اونکے حق مین کہا ہے کہ وہ عباد اللہ صالحین اور علماء عارفین ورعین سے تھے جو کہ دنیا مین زہد کرتے اور اوس چیز کا شغل رکھتے ہین جو کہ اونکو نفع دے یعنی امور آخرت اور درمیان توجہ و عبادت و تصنیف کے مشغول رہتے ہین اونہون نے تفسیر قرآن شریف مین ایک کتاب پندرہ جلد کی جمع کی ہے اور دو مجلد مین اسماء حسنی کی شرح کی ہے اور دو مجلد مین انکی کتاب التذکرہ فی امور الآخرہ ہے اور تقصی کی شرح لکھی ہے اِنکے سوا اور تالیف مفیدہ ہین یہ بے تکلف تھے ایک کپڑے مین چلتے پھرتے اور سر پر ایک طاقیہ ہوتی انہون نے شیخ ابو العباس احمد بن عمر قرطبی صاحب مفہم فی شرح مسلم سے بعض اس شرح کا سنا ہے اور ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن حفص یحصبی اور حافظ ابو علی حسن بن محمد بن محمد بکری وغیرہما سے حدیث کی ہے شب دوشنبہ نوین تاریخ شوال ۶۷۱ھ ہجری کو منیۂ ابن خصیب مین وفات پائی اور وہین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی تاریخ کتبی مین انکے حق مین یون لکھا ہے کہ شیخ فاضل تھے اور انکی تصانیف مفیدہ ہین جو کہ انکی کثرت اطلاع اور وفور علم پر دلالت کرتی ہین منہا تفسیر القرآن ملیح الی الغایۃ اثنا عشر مجلدا انتہی انکے بعض تلامذہ نے حاشیہ پر یہ لکھدیا کہ مصنف نے اونکے ترجمہ مین نہایت اجحاف کیا و کان متفننا متبحرا فی العلم انتہی بعض نے اس کلام کے بعد یون لکھا کہ قال الذہبی رحل وکتب وسمع

وکان یقظاً فہماً حسن الحفظ ملیح النظم حسن المذاکرۃ ثقۃً حافظاً انتھیٰ دوسرے نے
اسی کلام کے بعد یہ لکھا مشاحۃ شیخنا المصنف فی ھذہ العبارۃ مالھا فائدۃ فان الذہبی
قال فی تاریخ الاسلام العلامۃ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الامام القرطبی
امام متفنن متبحر فی العلم لہ تصانیف مفیدۃ تدل علی کثرۃ اطلاعہ ووفور عقلہ
وفضلہ ثم ذکر موتہ وقال بعدہ وقد سارت بتفسیرہ العظیم الشان الرکبان ولہ الاسنیٰ
فی شرح الاسماء الحسنیٰ والتذکرۃ واشیاء تدل علی امامتہ وذکائہ وکثرۃ اطلاعہ انتھیٰ
اور کسی نے اس کلام کے بعد یہ لکھا غفر اللہ لک اذا کان الذھبی ترجمہ بما ذکرت وھو
واللہ فوق ذلک فکیف تقول ان مشاحۃ شیخک لا فائدۃ فیھا وتسیئ الادب معہ
وتقول ان کلامہ لا فائدۃ فیہ فاللہ یستر علیک انتھیٰ تمام ہوا کلام نفح الطیب کا جمع التشتیت
مین کہا ہے قرطبی بضم قاف منسوب ہے طرف قرطبہ کے وہ ایک بلدہ ہے مغرب مین کذا فی القاموس
وھو العلامۃ الکبیر الحافظ المحدث ابو عبداللہ محمد بن حسن بن ابی بکر بن فرح الانصاری
الاندلسی من ائمۃ الحدیث لہ التذکرۃ فی علوم الآخرۃ انتھیٰ نفح الطیب مین اس شہر
کا بیان خوب بسط سے کیا ہے وہان کے انہار وبساتین ومکانات وآب وہوا اور علماء وفضلاء کا
تفصیلوار حال لکھا ہے اتحاف النبلاء مین کہا ہے تذکرۃ القرطبی شیخ محقق شمس الدین محمد بن احمد
بن فرح انصاری اندلسی متوفی سنہ احدی وسبعین وستمائۃ یہ ایک کتاب مشہور ہے ایک مجلد ضخیم
مین اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ العلی الاعلیٰ اسمین ذکر موت وموتی وحشر ونشر وجنت ونار وفتن و
شرور اور جو اوس سے تعلق رکھتا ہے کتب آثار سے جمع کرکے ابواب پر مبوب کیا ہے ہر باب کے
بعد ایک فصل بیان غریب وایضاح مشکل مین منعقد کی ہے اور نام اوسکا التذکرہ باحوال الموتیٰ
والآخرہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اوسکو مختصر کیا ہے انتھیٰ +

ترجمہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ مؤلف مختصر تذکرۂ قرطبی رحمہ اللہ

تاج مکلل مین فرمایا ہے شیخ عبدالوہاب احمد بن علی شعرانی اور شعراوی بھی کہتے ہین عالم محدث صوفی صاحب

کرامات کثیرہ وتالیفات نفیسہ سنت کے متبع بدعت سے مجتنب جامع شریعت وطریقت تھے انکی وفات سنہ ۹۷۳
ہجری مین ہوئی جناب توفیق دام ظلہ نے انکی طبقات کا ترجمہ بزبان اُردو نہایت سلیس وفصیح وبلیغ
فرمایا ہے اور اوسکا نام خیرۃ الخیرہ رکہا ہے مطبوع ہوکر فیض بخش طالبۂ علم ہوچکا ہے اسی طرح انکی منن
کبرٰی کا ترجمہ فتح الخلاق نام کیا ہے وہ بہی طبع ہوکر دست بردشائقین اہل دین ہوا ہے یہ پوری
کتاب گویا جناب شعرانی رحمہ اللہ کا ترجمہ ہے اونکی کرامات واحوال اور بدایت ونہایت کی کیفیت
تمام اوسمین موجود ہے جو شخص اوس کتاب کو لنبور مطالعہ فرمائیگا اوسکو بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ اونکا
وجود آیۃ من آیات اللہ تہا ٭

ترجمہ سید یحیی بن حسین رحمہ اللہ صاحب کتاب واجیر فیما جری من عذاب المقابر

کتاب تاج مکلل مین کہا ہے کہ سید یحیی بن حسین بن امام قاسم انکی ولادت تقریبا سنہ ۱۰۳۵ ہجری مین ہوئی
بدر طالع مین کہا ہے کہ انکے اہل عصر نے انکا ذکر نہین کیا شاید واللہ اعلم اسکا یہ سبب ہو کہ یہ مائل تہے
طرف عمل کے ساتہ اوس چیز کے جو امہات حدیث مین ہے اور جو شخص نصوص صحیحہ کا خلاف کرتا اوسپر
رد کرتے تہے مینے اونکی ایک تالیف دیکہی اوسکا نام صوارم الیقین لقطع شکوک القاضی احمد بن
سعد الدین رکہا قاضی پر رد کیا ہے اسلئے کہ اونکے شکوک ایمۂ اہل حدیث کی رد کو متضمن تہے یہ
کتاب ایک مؤلف ممتع ہے اوسکے مصنف کی طول باع پر دلالت کرتا ہے اسی طرح اونکی ایک اور
تصنیف دیکہی ہے جسکا نام ایضاح لما خفی من الاتفاق علی تعظیم صحابۃ المصطفٰے
انکے اور انکے اہل عصر کے درمیان قلاقل واقع ہوئی بسبب اظہار اوس امر کے جسکا ذکر متقدم ہوا بالجملہ
یہ اہل قرن حادی عشر سے ہین طبقات سید ابراہیم مین ہے کہ انسے کئی جماعتون نے اخذ کیا اور انکی
کتب حدیث مین روایات ہین یہ امام محقق تہے انکی تصانیف جلیلہ ہین منجملہ اونکے کتاب تاریخ
ہے دو جلد مین چالیس سے زیادہ اونکی تصانیف کو بیان کیا ہے بعض مورخین نے کچہہ اوپر ایک ہزار
اثنی مین انکی وفات لکہی ہے رحمہ اللہ تعالٰی

فصل بیان مین تراجم اون حضرات ابا برکات کے جنکی کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے

شرح الصدور وغیرہ مین نقل کیا ہی ترجمۂ امام مالک رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک ہین ابی عامر بن عمرو بن حارث بن غیمان بن خثیل بن عمرو بن ذی اصبح
غیمان بغین معجمہ و یای تحتیہ اور عثمان بعین حملہ وثای مثلثہ بہی کہتے ہین اور جثیل بجیم وثای مثلثہ
ویای ساکنہ قالہ ابن خلکان اور ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ وہ خثیل بخای معجمہ ہے اور اسی طرح
حافظ ابن حجر نے اصابہ مین ضبط کیا ہے اور ذی اصبح کا نام حارث اصبحی مدنی ہے ذہبی نے تجرید
الصحابہ مین ابو عامر جد اعلای امام مالک کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے مینے اوس شخص کو نہین دیکہا جسنے
ابو عامر کو منجملہ صحابہ کے ذکر کیا ہے اور وہ زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تہے اور اونکے بیٹے
مالک کو حضرت عثمان وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور ایسا ہی اصابہ مین ہے محمد بن
ابراہیم بن خلیل نے شرح مختصر خلیل مین جو کہ فقہ مالکی مین ہے یون کہا ہے کہ ابو عامر مالک کے والد صحابی
ہین سوای بدر کے اور سارے مغازی مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے
واللہ اعلم بالجملہ امام مالک دار الہجرۃ اور فرد کامل ایمۂ اعلام سے ہین انکی ولادت سنہ ۹۳ ہجری مین ہوئی
یحیی بن بکیر نے اسی طرح کہا ہے انکے حمل کی مدت دراز ہوئی تہی کسی نے دو سال کسی نے تین
سال بتائی ہے حلیہ شریف اونکا یہ ہے کہ دراز قد فربہ اندام سفید رنگ مائل بزردی کشادہ چشم خوش
صورت بلند بینی تہے سر کے بال پیشانی ہین کم تہے ایسے شخص کو لغت عرب مین اصلع کہتے ہین جناب
امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بہی اصلع تہے داڑہی اونکی دراز
وانبوہ تہی سینے تک پہونچتی تہی مونچہون کے بال کنارۂ لب سے لیتے تہے اور اوسکے حلق کو مکروہ جانتے
اور کہتے کہ یہ باب مُثلہ سے ہے بروت انکی وافر تہی اس بات مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے فعل کے ساتہہ تمسک کرتے تہے کیونکہ اونسے مروی ہے کہ جسوقت اونکو کام مہم پیش آتا تو وہ اپنے
بروت کو تاؤ دیتے واقدی نے کہا کہ امام مالک نے نوّے ۹۰ برس کی عمر پائی اور سفید بالون کو خضاب نہین
کرتے تہے اور کبہی حمام کے اندر نہین گئے نہایت خوش لباس تہے اور جامہای عدن کہ ایک شہر ہے
یمن مین اور وہان کے کپڑے بنہایت نفیس وبیش قیمت ہوتے ہین پہنتے تہے اور مصر وخراسان کے

کپڑون سے اعلی قسم کا استعمال فرماتے تہے غالب اوقات اونکا لباس سفید ہوتا تہا اکثر اوقات عمدہ عطر ملتے
تہے اور فرماتے کہ مین دوست نہین رکہتا ہون کہ حق تعالی کسی کو نعمت وثروت دے اور اوسکا اثر اوسپر
ظاہر نہو کیونکہ کتمان نعمت کا ایک نوع ہے کفران کی بستان المحدثین مین اسجگہ فرمایا ہے کہ نفاست ثیاب
اور اوسکی ضد مین سلف صالح کی نیت صالح تہی جو شخص نفاست کو دوست رکہتا تہا وہ اظہار نعمت الٰہی
کے واسطے کوشش کرتا تہا اور جو شخص لباس دون اختیار کرتا بہ نیت تواضع وعدم شہرت کے کرتا تہا
پس اونمین سے ہر ایک مصیب ہے اور ہر کسیکو ثواب مطابق اوسکی نیت کے نصیب انتہی اشہب شاگرد امام
مالک نے کہا ہے کہ امام جسوقت عمامہ سر پر باندہتے تو ایک پلہ اوسکا ٹہوڑی کے نیچے سے
نکال کر اوسکو پیچ دیتے اور ایک جانب اوسکے درمیان دونون شانون کے چہوڑ دیتے اس دیار کے
عرف مین اوسکو شملہ کہتے ہین اور عرب عذبہ بولتے ہین اور جسوقت بضرورت آنکہ مین سرمہ لگاتے
تو گہر مین بیٹہے رہتے باہر نہین آتے تہے اور بغیر علت ومرض کے سرمہ لگانے کو مکروہ رکہتے تہے
انگشتری اونکی چاندی کی تہی نگینہ اوسکا سیاہ تہا اور یہ آیت کریمہ اوسپر منقوش تہی حسبنا اللہ ونعم
الوکیل سطر اونکے شاگردنے وجہ اختیار کرنے اس نقش کی پوچہی تو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے
کلام مین مومنین کے حق مین فرمایا ہے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مینے چاہا کہ مضمون اس
کلمے کا میرے نصب العین اور میرے دل کا نقش ہو اپنے دروازے پر یہ کلمہ لکہا تہا ماشاء اللہ جب
پوچہا تو فرمایا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے ولولا اذ دخلت جنتك قلت ما شاء اللہ اور میری جنت
میرا گہر ہے مینے چاہا کہ ہر بار گہر مین آؤن تو یہ کلمہ مجہے یاد آجائے اور میری زبان پر جاری ہو اونکا گہر
مدینے مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گہر تہا جو کہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہین اور
جای نشست مسجد شریف نبوی مین حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس تہی فرماتے
تہے کہ مینے تمام عمر کسی سفیہ وسبک عقل کے ساتہہ ہمنشینی نہین کی امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک
امر عظیم ہے کہ ہرگز سوای امام مالک کے غیر کو میسر نہین ہوا زمرۂ علماء مین اس سے بہتر کوئی فضیلت نہین ہے
کیونکہ صحبت سفہاء کی نور علم کو تیرہ وتاریک کر دیتی ہے کم سے کم ہمنشین انکا ذروۂ تحقیق سے حضیض

تقلید کی طرف تنزل کرتا ہے یہ بات نفاست علم مین قدح کرتی ہے امام مالک کو کسی نے کہانے پینے
مین نہین دیکہا یہ کام تنہائی مین کرتے اور باوجود اس تمام تمکین و وقار کے حسن خلق مین ساتہہ اہل
و اولاد و خدم و حشم کے مرتبۂ عظیم مین تھے اس باب مین اتباع سنت و طریقۂ صحابۂ کرام کی رعایت فرماتے تھے
طلب علم کی حرص اونپر غالب تھی شروع طلب مین کہ سرمایۂ ظاہری اتنا نہ تہا گہر کی چہت اوکہاڑ کر اوسکی
لکڑیون کو فروخت کر کے کتاب کے کام مین صرف کرتے بعد اسکے دنیا اونپر ہجوم کر آئی اور فتوح عظیم
ہوئی ابن خلکان نے کہا کہ اونہون نے قرارت بطور عرض کے نافع بن ابی نعیم سے اخذ کی اور
زہری و نافع مولای حضرت ابن عمر و محمد بن منکدر اور جماعت دیگر تابعین و تبع تابعین سے سماعت حدیث
کی کی اور اونسے اوزاعی و یحیی بن سعد نے اخذ کیا اور ہمراہ ربیعۂ رای کے نزدیک سلطان کے فتوی
دیا کرتے تھے کہ کم کوئی شخص ہے کہ اوس سے مینے علم سیکہا مگر وہ میرے پاس آیا اور مجہسے فتوی
پوچہا ابن وہب نے کہا کہ مینے مدینۂ منورہ مین منادی سنی کہ کوئی شخص فتوی نہ دے لوگون کو مگر
مالک بن انس اور ابن ابی ذئب حفظ بدرجۂ اتم رکہتے تھے فرماتے ایسا نہین ہوا کہ کسی چیز کو مینے اپنے
حافظے مین جگہہ دی ہو اور پہر اوسکو فراموش کیا ہو **حکایت** ابتدای جلوس کی مجلس افتا و تعلیم مین
سترہ برس کی عمر مین تہی کہتے ہین کہ اون دنون مین ایک عورت نے مدینے کی عمدہ عورتون مین سے
قضا کی تہی غسالہ نے جسوقت نہلانے مین اوسکی شرمگاہ پر ہاتہہ رکہا تو کہا کہ یہ فرج کیا زناکار تہی
ہاتہہ فرج سے چپک گیا ہر چند تردد و تلاش کیا ہاتہہ اوس جگہہ سے جدا نہوتا تہا فقہاء و علماء کی طرف
رجوع کر کے چارۂ کار چاہا سب کے سب علاج سے عاجز ہوئے حضرت امام حقیقت کو سمجہہ گئے فرمایا اس
غسالہ کو قذف کی حد لگاؤ اسّی درّے لگائے کہ ہاتہہ فرج سے جدا ہو گیا اوس دن سے انکی امامت
و ریاست لوگون کے ذہن مین مستقر و راسخ ہو گئی فرماتے تہے کہ مینے اپنے ہاتہہ سے ہزار حدیثین لکہی ہین
ابن حبیب کہ اونکے اصحاب برگزیدہ سے ہین کہتے ہین کہ امام تمام مجلس افادہ و اسماع حدیث مین ایک
طور پر جلوس فرماتے تہے زانو نہین بدلتے تہے واسطے تادب کے ساتہہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اونکو اس باب مین نہایت احتیاط تہا جب کوئی شخص واسطے طلب علم کے اون کے

دروازے پر آتا تو اپنی لونڈی سے کہتے جا اور پوچھہ کہ فتوی چاہتا ہے یا حدیث اگر کہتا کہ فتوی چاہتا ہون تو باہر آکے اوسکے فتوی کا جواب دیدیتے اور اگر کہتا حدیث چاہتا ہون تو اوسکو بٹھاتے اور تازہ غسل کرتے لباس پاکیزہ پہنتے اور خود کو مطیب و منظف کرتے وسادہ رکھتے و مسند ی پر باہیبت و وقار جلوس کرتے اوسوقت اجازت دیتے تو وہ شخص آتا اور اوسکو حدیث سنواتے جب اس باب مین گفتگو کی تو فرمایا مین دوست رکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کرون اور اوسکو بیان نکرون مگر طہارت پر متمکن ہوکر راہ مین او رکھڑے اور جلدی حدیث نہین کرتے تھے اور فرماتے مین دوست رکھتا ہون کہ جو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کرتا ہون اوسکو سمجھون باوجود ضعف و کبر سن کے مدینہ منورہ مین سوار نہین ہوتے تھے اور فرماتے مین سوار نہین ہوتا ہون اوس شہر مین جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جثۂ مبارک مدفون ہے **حکایت** ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن نزدیک امام کے حاضر ہوا اور امام روایت حدیث فرمارہے تھے بچھو نے ڈنک مارا اور دس بار یا زیادہ مارا امام کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا اور زرد پڑگیا لیکن روایت حدیث کی قطع نہین کی اور کوئی لغزش کلام مین ظاہر نہ ہوئی بعد تمامی مجلس اور متفرق ہوجانے لوگون کے مینے کہا یہ کیا تھا فرمایا یہ صبر مینے واسطے اظہار تجلد و دلیری و شکیبائی کے نہین کیا بلکہ محض واسطے تعظیم حدیث شریف کے یہ تحمل کیا **حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اونکی مجلس مین حاضر ہوئے اور عظمت و جلال و شوکت و ابہت اوس مجلس کو اور کثرت انوار و برکات کو دیکھا تو یہ قطعہ پڑھا **قطعہ**

یدع الجواب فلا یراجع ہیبةً	والسائلون نواکس الاذقان
ادب الوقار وعز سلطان التقی	فہو المہاب ولیس ذا سلطان

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ منجملۂ زینت دنیا کے یہ نعمت ہے کہ کوئی کہے حدثنا مالك یعنی اونکی شوکت و ابہت کا رتبہ وہانتک پہونچا ہے کہ اونکا تلمذ مفاخر دنیاوی مین معدود ہے باوجود اسکے کہ حقیقت مین وسائل آخرت و امور دین سے ہے امام مالک رحمہ اللہ تعالی اس بیت کو بہت پڑھا کرتے تھے ؎

بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ یہ شعر باب حکمت سے ہے کہ مضمون حدیث نبوی کو نظم فرمایا ہے منجملہ اونکے کلام کے ایک یہ ہے کہ لیس العلم بکثرۃ الروایۃ انما ھو نور یضعہ اللہ فی القلب یہ کلمہ انکا ایک تحقیق رکھتا ہے بس عمیق کما لا یخفی ایک دن اونسے پوچھا کہ آپ طلب علم مین کیا فرماتے ہین فرمایا حسن جمیل لکن انظر ما یلزمك من حین تصبح الی ان تمسی فالزمہ اونکے اس کلام مین بہی غور کرنا چاہیے اور فرمایا لا ینبغی للعالم ان یتکلم بالعلم عند من لا یطیقہ فانہ ذل واھانۃ للعلم انتھی تمام عمر حد حرم مدینہ منورہ مین قضای حاجت نہین کی حرم شریف سے باہر جاتے تھے مگر مرض وضرورت مین اونکی مجلس مین شور وغوغا اور آواز بلند نہین ہوتی تہی اور خود کسی پر نہین پڑہتے تھے تلامذہ پڑہتے اور خود سنتے تھے یہ تقید اس واسطے تہا کہ اونکے زمانے مین ایک جماعت اہل عراق کی قرارت علی الشیخ کو وجوہ تحمل حدیث سے شمار نہین کرتے تھے اور لفظ شیخ سے سماع چاہتے تہے اوس جماعت کے وہم دور کرنے کو اکثر علماء مدینہ منورہ وحجاز نے یہ روش اختیار کی تہی ورنہ قدیم مین نزدیک محدثین کے قرارت الشیخ علی التلمیذ مروج ومعمول تہی باوجود اسکے یحیی بن بکیر نے چودہ بار کتاب مؤطا کو امام مالک سے بقرارت اونکی سنا **حکایت** ابو عروہ نے کہا ہے کہ مین ایک دن امام مالک کے پاس تہا کہ ایک شخص آیا اور عیوب ونقائص صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذکر کرنے لگا امام نے اوس سے فرمایا سُن اور یہ آیت کریمہ پڑہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اور یہانتک پہونچے لیغیظ بھم الکفار اور فرمایا کہ جو شخص اصحاب پیغمبر کے ساتہہ باطن مین بُرا ہو اور اونسے ناخوش زندگی کرے تو وہ اس لفظ مین داخل ہے اسکو سمجہ لے **حکایت** حافظ ابو نعیم اصفہانی رضی اللہ عنہ نے حلیۃ الاولیاء مین بسند صحیح امام مالک کے ذکر مین کہا ہے کہ ایک شخص نے اصحاب ابن مبارک سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا یا رسول خدا آپ کا زمان برکت نشان منقضی ہو چکا اب اگر امور دین مین ہمکو کوئی شک وشبہہ دل مین آئے تو کس آدمی سے تحقیق کرین فرمایا کہ جو مشکل تمکو

ھ منتھی از اولاد حضرت زبیر رضی بعد سنہ اند ۱۷۹ھ

پیش آئے مالک بن انس سے پوچھہ **حکایت** اسی کتاب مین ہے کہ ابوعبداللہ مولای لیشیین کہ آدمی
متقی و عابد تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا دیکہا کہ آپ مسجد مین تشریف رکہتے ہین
اور لوگ آپکے گرد حلقہ مارے ہوئے ہین اور امام مالک آپکے روبرو کہڑے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے آگے مشک کہا ہوا ہے آپ اوس مشک سے مٹہی مٹہی امام کو عنایت فرماتے ہین امام بطریق نثار اوسکو
لوگون پر چہڑکتے ہین تعبیر اسکی دل مین ایسی آئی کہ علم نبوی اول امام مالک مین ظاہر ہوا بعد اسکے اونکے
واسطہ سے دوسرے لوگون کو پہونچا **حکایت** محمد بن رمح مصری اوستاد مسلم صاحب صحیح نے کہا کہ
ایکدن مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکہا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مالک و لیث کے حق
مین مختلف ہین کہ ان دونون مین سے کون زیادہ تر عالم ہے فرمایا مالک میرے تخت کا وارث ہے اوسوقت مین
ایسا سمجہا کہ گویا مراد تخت سے علم ہے **حکایت** واقدی نے کہا کہ امام مالک اول مسجد مین آتے جمعہ و
جنائز کی نمازون مین حاضر ہوتے بیمارونکی عیادت کرتے اور بعض حقوق اونکے ادا فرماتے مسجد مین
جلوس کرتے لوگ اونکے پاس جمع ہوتے تہے بعد اسکے بیٹہنا ترک کیا نماز پڑہکر گہر چلے جاتے اور جنائز
مین نہ آتے بلکہ اونکے گہر والون کی تعزیت کرتے بعد اسکے یہ سب چہوڑ دیا جب اسمین گفتگو کی تو فرمایا
لیس کل الناس یقدر ان یتکلم بعذرہ یعنی سب لوگ اپنا عذر بیان نہین کرسکتے ہین **حکایت**
ہارون رشید نے امام مالک کو تین ہزار دینار دئے اور کہا میرے ہمراہ مدینہ سے باہر چلو تا کہ تمسے علم دین کا فائدہ
حاصل کرون امام نے فرمایا مین ساری دنیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مدینے پر اختیار
نہین کرتا ہون یہ تیرے دینار ہین تو چاہے تو لیلے چاہے اونکو چہوڑ دے **حکایت** ہارون
رشید نے امام مالک سے کہا کہ آپ ہمارے پاس آیا کرین تا کہ ہمارے بچے آپ سے سنین یعنی موطا کو
فرمایا ای امیر المؤمنین یہ علم تمسے باہر آیا ہے تم چاہو اوسکا اعزاز کرو تو وہ معزز ہوگا تم چاہو ذلیل
کرو تو وہ ذلیل ہوگا العلم یوتی ولا یاتی یعنی علم کے پاس آتے ہین علم خود نہین آتا ہارون نے
کہا سچ کہتے ہو اور اطفال کو فرمایا کہ مسجد مین جا کر ہمراہ دوسرون کے سُنین امام مالک تبع تابعین سے
ہین بعض نے اونکو تابعین سے شمار کیا ہے کیونکہ اونہون نے عائشہ دختر سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے اور وہ صحابیات مین تہین یہ کبھی مدینہ منورہ سے باہر نہین گئی مگر ایک بار حج کے
واسطے مدت العمر مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روضہ شریف مین درس کہتی تہی **حکایت** حافظ
ابوعبداللہ حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین قعنبی سے روایت کیا ہے کہ مین امام کے پاس آیا اونکے مرض
موت مین اور سلام کرکے بیٹھ گیا مینے دیکھا کہ وہ روتے ہین مینے کہا آپ کیون روتے ہو فرمایا مین
کیون نہ روؤن مجھسے زیادہ تر حقدار رونیکا کون ہے قسم ہے خدا کی مین دوست رکھتا ہون کہ عوض
ہر فتوی و مسئلے کہ مینے اپنی رای سے کہا ہے مجھکو کوڑے مارے جاتے مجھے گنجائش تہی اوس امر مین
جسکی طرف مینے سبقت کی کاش مین فتوی نہ دیتا **حکایت** امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ میری پھوپھی نے مجھسے کہا کہ مینے آجکی رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے گویا کوئی کہتا ہے کہ آجکی
رات وہ شخص جو کہ ساری زمین والون سے علم وفقہ ودین مین زیادہ تہا مرگیا جب مینے اوس رات کا
حساب کیا تو وہ رات امام مالک کی وفات کی تہی اونکی وفات سنہ یکصد وہفتاد ونہ ہجری مین ہوئی
کسی بزرگ نے اونکے تولد وعمر ووفات کی تاریخ اس رباعی مین نکالی ہے **رباعی**

فخر الائمۃ مالک +	نعم الامام السالک
مولدہ نجم الہدی	وفاتہ فاز مالک

ابن الفرات نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ دہم ربیع الاول کو وفات ہوئی اور ولادت سنہ ۹۰ نوے یا
پچانوے مین اور سمعانی نے کہا ترانوے یا چورانوے مین بقیع مدینہ منورہ مین مدفون ہوئے جناب
توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ جب سنہ ۱۲۰۶ ہجری مین بحضور مدینہ منورہ شرف اندوز ہوا تو اونکے مزار
مبارک پر کہ اندر گنبد رفیع کے ہے پہونچکر دعای ماثور وفاتحہ پڑہی ولله الحمد یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء
کی امام عالی مقام کے مناقب بسیار وبیشمار ہین ایمۂ دین نے اس باب مین مستقل کتابین لکھی
ہین حطہ وتاج مکلل وبستان المحدثین مین بہی خوب بسط سے انکا ترجمہ لکھا ہے رحمہ اللہ تعالی +

ترجمۂ امام احمد رضی اللہ عنہ صاحب مسند

ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن

عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن
قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان شیبانی مروزی
انکے نسب مین صحیح یہی ہے انکی والدہ شریفہ حالت حمل مین بلدۂ مرو سے نکلین اور بغداد مین آئین۔
ربیع الاول کی بارہوین یا دسوین تاریخ ۱۶۴ھ ہجری کو یہ پیدا ہوئے بعض نے کہا کہ مرو ہی مین متولد ہوئے
اور بحالت شیرخوارگی بغداد کو لیگئے یہ امام محدثین روی زمین ہین انہون نے اپنی مسند مین وہ حدیثین
جمع کی ہین کہ انکے غیر کو اتفاق نہین ہوا اور انکو الف الف حدیثین یاد تہین یہ امام شافعی رضی اللہ
عنہ کے اصحاب سے ہین ہمیشہ اونکے مصاحب رہے یہانتک کہ امام شافعی نے مصر کی طرف سفر کیا انکے
حق مین فرماتے تہے کہ مین بغداد سے نکلا اور مینے وہان ان سے زیادہ تر متقی و فقیہ نہین چہوڑا حضرت
شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین لکہا ہے کہ امام احمد حدیث
و فقہ و زہد و ورع و عبادت مین پیشوا و مقتدا تہے انہین کے سبب سے صحیح سقیم سے اور مجروح معدل
سے پہچانا گیا انکا نشو و نما بغداد مین ہوا دس دیا مین طلب علم و تحصیل حدیث کی اور جب اوس طرف
کے مشائخ کی سماع حدیث سے فارغ ہوئے تو واسطے تحصیل سند عالی اور سماع حدیث کے اپنے
وطن سے طرف کوفہ و بصرہ و مکہ و مدینہ و یمن و شام و جزیرہ کے رحلت کی ان شہرون کے علماء
و مشائخ سے کتابت و سماع حدیث فرمائی یزید بن یحییٰ بن سعید بن قطان اور سفیان بن عیینہ اور بہت
خلائق سے روایت رکہتے ہین اور ان سے مشائخ عظام و علماء اعلام روایت رکہتے ہین جیسے محمد بن
اسمعیل بخاری و مسلم بن حجاج قشیری و ابوزرعہ و ابوداود سجستانی اور غیر انکے اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ
نے انکے حق مین کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہین درمیان خدا اور بندگان خدا کے روی زمین پر
احمد سعید دارمی نے کہا مینے کسی جوان کو نہین دیکہا کہ وہ زیادہ تر حافظ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی حدیث کا احمد بن حنبل سے انکا مسند درمیان لوگون کے مشہور و معروف ہے اور انکی
کتاب انہین کے زمانے مین اعلی و ارفع و اجمع کتب تہی ابوداود سجستانی سے منقول ہے کہ کہا مجالست
ساتہہ احمد بن حنبل کی مجالست آخرت کی ہے اور کسی چیز کی امور دنیا سے اونکی مجلس مین یاد نہوتی تہی

حکایت کہتے ہین کہ اونہون نے فقر اختیار کیا تہا ستر برس اوسپر صبر کیا کسی آدمی سے کوئی چیز
قبول نہین کی محمد بن موسی کہتے ہین کہ حسن بن عبدالعزیز کے لئے اونکی میراث ایک لاکہہ دینار زر سرخ
مصر سے لدواکر بغداد بہیجے اونہون نے اونمین سے تیس توڑے سونے کے کہ ہر ایک ہزار اشرفی کا تہا
واسطے امام احمد کے بہیجے اور کہا ای ابوعبداللہ یہ وجہ مجہکو میراث حلال سے پہونچے ہین تم انکو لے لو
اور اپنے عیال پر خرچ کرو امام احمد نے کہا مجہکو کچہہ حاجت نہین ہے اور اوسمین سے کچہہ قبول نہین کیا

گرچہ گرد آلود فقرم شرم باد از ہمتم	۵	گر بآبِ چشمہٴ خورشید دامن تر کنم

باب صبر و توکل و استغنا و ورع و احتیاط مین حکایات عجیب و غریب اونسے نقل کی ہین وہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ وہ درجہٴ علیا و مرتبہٴ قصوی کو پہونچے ہوئے تہے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کاملۃً
اقوای حجج و اسنای براہین و علو مقام و رفعت مکان و قوت مذہب و اجتہاد اس امام اجل و اکرم
سے یہ بات ہے کہ شیخ شیوخ و قدوہٴ اولیا و قطب اقطاب و فرد احباب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ عنہ و ارضاہ اونکے مذہب کے حامل و تابع اونکے اقوال کے ہین بہجۃ الاسرار مین اونکے
مناقب مین لکہا ہے وکان یفتی علی مذہب الشافعی واحمد بن حنبل یہان سے ظاہر
ہوتا ہے کہ آنحضرت[لہ] کا اجتہاد تہا کہ ان دونون مذہب مشہور سے ایک کے ساتہ موافقت رکہتا تہا
مقرر وہی بات ہے کہ وہ حنبلی مذہب ہین اور ذکر اونکا حنابلہ مین واقع و ثابت ہے غرضکہ مناقب انکے
بیحد ہین ایک جماعت نے انکے ترجمہ مین کتابین مستقل تالیف کی ہین یہ بطور نمونہ کے اتحاف النبلاء
سے نقل کیا گیا ہے حطہ و تاج مکلل وغیرہ مین نہایت بسط کے ساتہ انکا ترجمہ منقول ہے وفات
انکی روز جمعہ بارہوین ربیع الاول یا تیرہوین یا ربیع الآخر ۲۴۱ھ دو سو اکتالیس ہجری کو بغداد مین
ہوئی مقبرہٴ باب حرب مین مدفون ہوئے باب حرب منسوب ہے طرف حرب بن عبداللہ کے یہ ایک شخص
تہے اصحاب ابوجعفر منصور سے اور محلہٴ حربیہ بہی اسی دروازے کی طرف منسوب ہے قبر امام احمد کی
وہان مشہور ہے یزار و یتبرک بہ جب ہمراہیان جنازہٴ امام کا شمار کیا تو آٹہہ لاکہہ مرد اور ساٹہہ ہزار عورتین
تہین کہتے ہین کہ اونکے وصال کے دن بیس ہزار نصرانی و یہودی مسلمان ہوگئے قالہ ابن خلکان

[لہ] یعنی حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ۱۲

حکایت ابوالفرج بن جوزی نے کتاب اخبار بشر بن حارث حافی کے باب چہیالیس مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم حربی سے حدیث کی کہا کہ مینے بشر حافی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا گویا وہ باب مسجد رصافہ سے خارج ہوئے اور اونکی آستین مین کوئی شئ حرکت کرتی تہی مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور میرا اکرام کیا مینے کہا کہ آپ کی آستین مین یہ کیا ہے کہا ہم پر رات کو احمد بن حنبل کی روح آئی سو اوسپر دُر و یاقوت نثار ہوئے پس یہ اونہین سے ہین جو مینے اوٹہا لئے تہے مینے کہا کہ یحیی بن معین و احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین نے اونکو چہوڑا ہے کہ اونہون نے رب العالمین کی زیارت کی اور اونکے لئے دستر خوان رکہے گئے ہین مینے کہا کہ تمنے کیون اونکے ساتہہ نہ کہایا کہا اوسنے جان لیا کہ کہانا میرے نزدیک بی قدر ہے اسلئے اوسنے اپنی وجہ کریم کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کردیا ہے انتہے یہ خواب اور اسکے سوا اور خواب آخر کتاب مین مذکور ہین امام احمد رضی اللہ عنہ کے دو فرزند تہے عالم کامل ایک صالح دوسرے عبد اللہ اول صالح کا انتقال ہوا رمضان ۲۶۶ھ دو سو چہیاسٹھ کو اصفہان مین اور وہ وہانکے قاضی تہے ولادت اونکی ۲۰۳ھ دو سو تین مین ہوئی تہی اور عبد اللہ ۲۹۰ھ دو سو نوے تک باقی و زندہ تہے اونکی وفات روز یکشنبہ ہشتم جمادی الاولی یا اُخری بعمر ۷۷ھ سال ہوئی انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے امام احمد انہین کے ساتہہ کنیت کئے جاتے تہے انہین نے اپنے والد کی مسند کو ترتیب دیا اور اوسپر زیادہ کیا رحمہم اللہ تعالی

ترجمۂ امام بخاری صاحب جامع صحیح رضی اللہ تعالی عنہ

محمد بن ابی الحسن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف جعفی بالولاء بخاری حافظ حجۃ علم حدیث مین صاحب جامع صحیح و تاریخ طلب حدیث مین طرف اکثر محدثین اعصار کے رحلت کی خراسان و جبال و مدن و عراق و حجاز و شام و مصر مین لکہا بغداد مین آئے وہان کے لوگ اونکے پاس جمع ہوئے او نکے فضل کا اعتراف کیا او رعلم روایت و درایت مین اونکے تفرد کی شہادت دی حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین ذکر کیا ہے کہ جب بخاری بغداد مین پہونچے تو اہل بغداد نے کہ اصحاب حدیث تہے اونکی خبر سُنی واسطے امتحان کے متن و اسناد ایک سو حدیث کے مقلوب کئے اور ایک حدیث کا متن دوسری حدیث کی اسناد کو دیا اور وہ سو حدیثین بحساب فی کس دس دس حدیث کی دس آدمیون کے سپرد کین اور کہا کہ تم ان حدیثون

کو مجلس معین مین بخاری سے پوچھو جب مجلس حدیث منعقد ہوئی اور اصحاب حدیث کہ اونمین بعض غربا ے
خراسان وغیرہ بہی تہے حاضر ہوئے ایک آدمی نے اون دس آدمیون سے نکل کر ایک حدیث
اون حدیثو نمین سے پوچہی بخاری نے کہا لا اعرفہ یعنی مین اس حدیث کو نہین پہچانتا ہون دوسری
حدیث کا پوچہا یہی جواب پایا یہانتک کہ ساری حدیثون کا سوال کر کے فارغ ہوا فقہای مجلس سے
بعض نے بخاری کی فطانت کا حکم لگایا بعض نے عجز و تقصیر کا حکم کیا اسکے بعد دوسرا آدمی اوٹہا
اور ایک حدیث کا پوچہا بخاری نے کہا لا اعرفہ پس ہر حدیث کو سائل نے یکی بعد دیگری پیش کیا
یہانتک کہ اپنی دس حدیثون سے فارغ ہوا اور بخاری اس طرح لا اعرفہ کہتے تہے بعد اسکے تیسرا چوتہا
آدمی اوٹہا اور پوچہا یہانتک کہ دس کے دس آدمی فارغ ہو گئے اور کوئی باقی نرہا بخاری نے سائل
اول کی طرف توجہ کی اور کہا کہ تیری پہلی حدیث ایسی اور دوسری ایسی ہے یہانتک کہ دسون کو بیان
کیا ہر متن کو اوسکی اسناد کی طرف اور ہر اسناد کو اوسکے متن کی طرف قلب کیا اسی طرح دوسرون کے
ساتہہ کیا لوگ اونکے فضل و حفظ کے مقر و مذعن ہوئے ابن صاعد جب بخاری کا ذکر کرتے تو کہتے
الکبش النطاح یعنی مینڈہا سینگ مارنے والا ابو یعلی خلیلی نے کہا یعنی کتاب الارشاد مین کہ ولادت
بخاری کی بارہوین رات شوال روز جمعہ بعد نماز عشا ۱۹۴ھ ایک سو چورانوے مین ہوئی ایک مرد لاغر جسم
تہے نہ دراز نہ کوتاہ اول شخص جو انکے لوگون مین سے مسلمان ہوا وہ مغیرہ ہین اول مجوسی تہے یمان
جعفی والی بخارا کے ہاتہہ پر اسلام لائے اِس واسطے بخاری کی نسبت طرف جعفی کی کہتے ہین بخاری پیشوا
و مقتدا فن حدیث و اہل حدیث کے تہے اشعۃ اللمعات مین لکہا ہے کہ اونکے لقب درمیان محدثین کے
امیر المؤمنین فی الحدیث اور ناصر الاحادیث المصطفویہ و ناشر المواریث المحمدیہ ہین علمای زمان نے
اونکی بیحد و اندازہ مدح و تعظیم کی ہے مسلم صاحب صحیح جب اونکے پاس آتے تو کہتے کہ تم مجہے چہوڑ دیتا کہ
مین تمہارے پاؤن کا بوسہ لون ای طبیب الاحادیث اور ای استاذ الاوستاذین اور ای سید المحدثین
ترمذی نے کہا مینے اونکی مثل نہین دیکہا اللہ تعالی نے اونکو اس امت کی زینت کیا ہے ابن المدینی
فرماتے تہے کہ اونہون نے اپنا مثل نہین دیکہا ابن خزیمہ نے فرمایا کہ نہین ہے نیچے کبودی آسمان کے

زیادہ تر حدیث کا جاننے والا اور زیادہ تر یاد رکھنے والا ان سے بعض علماء نے کہا ہے کہ وہ ایک
آیت تھی آیات الٰہی سے کہ روی زمین پر چلتی ہے انکے والد ابرار اخیار و اہل روایت سے تھے ابن مبارک
کے ساتھہ صحبت رکھتے اور اونکو روایت حدیث کی اصحاب امام مالک اور اونکے طبقے سے تھی اور مستجاب الدعوۃ
تھے یہانتک کہ بارہا کہتے خداوندا میری دعاؤن کو مستجاب مت کر اور کچھہ واسطے آخرت کے رکھہ چھوڑ انکی
والدہ شریفہ بھی مستجاب الدعوت تھین کہتے ہین کہ دس برس کی عمر مین ملہم بحفظ حدیث ہوئے
گیارھوین برس مین اپنے شیخ کی غلطی بیان کی سولہ برس کی عمر مین کتاب ابن مبارک و وکیع حفظ کر ڈالے
اور کتب اصحاب رای پر اطلاع پائی اوسوقت انکے والد مع والدہ و برادر انکو واسطے حج کے لے گئے
اٹھارہ برس کے سن مین کتاب قضایای صحابہ و تابعین تصنیف کی بعد اسکے مدینہ منورہ مین حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی قبر معطر و منور و مطہر کے نزدیک تاریخ کبیر تالیف فرمائی چاندنی راتون مین لکھتے واسطے
سماع و قرارت حدیث شریف کے متعدد سفر بلاد اسلام کے کئے اونسے منقول ہے کہ کہا مینے دوبار واسطے
استفادہ حدیث شریف کے مصر و شام کا سفر کیا اور چار بار بصرے مین آیا اور چھہ برس حجاز مین اقامت
کی اور مین شمار نہین کر سکتا ہون کہ کتنی بار ہمراہ محدثون کے کوفہ و بغداد مین آیا اور فرمایا کہ مین ایک
ہزار اسی آدمیون سے روایت رکھتا ہون اور حفظ کتاب حدیث کا اونسے کیا ہے اور اس عدد مین
غیر صاحب حدیث کا نہ تہا مشائخ انکے پانچ طبقے پر ہین تبع تابعین و اتباع تبع و اقران اور اصحاب
اونکے اور بعض اونکے شاگرد ہین کہ اونسے بھی روایت کی ہے اونسے منقول ہے کہ فرمایا محدث کامل
نہین ہوتا ہے یہانتک کہ لکھے اپنے مَن فوق اور اپنے مثل اور اپنے مَن دون سے اور بہت سے
خلائق اونسے روایت حدیث رکھتے ہین جیسے مسلم اپنے غیر صحیح مین اور ترمذی و ابن خزیمہ و فربری
اور انکے سوا اور ہین اور قریب ایک لاکھہ آدمیون کے بخاری سے حدیث کی روایت رکھتے ہین
ذکر کیا ہے کہ امام بخاری بغایت متمول تھے بسبب اوس مال کے جو اونکو اپنے والد کی میراث سے پہونچا
تہا اور جوانمرد و سخی و صاحب مروت و متورع و محتاط تھے سارے امور مین اور فقراء پر تصدق کرتے
طالبان علم حدیث شریف کی بہت رعایت فرماتے تھے اور بغایت کم کھاتے تھے مروی ہے کہ ایکبار

نمازین تہے زنبور نے سترہ بار ڈنک مارا نماز نہین توڑی امام بخاری رضی اللہ عنہ کے سوای جامع صحیح کے اور کتابین بھی ہین جیسے کتاب ادب مفرد وغیرہ ان دنون مین جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب ادب مفرد کا ترجمہ زبان اردو مین لکھا ہے اور اوسکا نام توفیق الباری لترجمۃ الادب المفرد للبخاری رکھا ہے یہ ترجمہ نہایت سلیس عام فہم خوش عبارت خوش اسلوب ہے حیز طبع مین ہے اللہ سبحانہ اوسکو قبول فرمائے اور توفیق حسن عمل کی روزی کرے اور اونکے فیض کو تا دیرگاہ قائم دائم رکہے اور عافیت دارین اور حسن خاتمہ ارزانی فرمائے آمین ثم آمین **حکایت** جسوقت بخاری بخارا سے باہر گئے اور یہ خبر سمرقند مین پہونچی تو سمرقند والون نے ایک خط لکھا اور درخواست کی کہ سمرقند مین تشریف لائین امام بخاری سمرقند کی طرف متوجہ ہوئے جب قریۂ خرتنگ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہان کے لوگ اِنکے رہنے مین اختلاف رکہتے ہین اوس جگہہ توقف کیا کہ دیکہین کہ امر کس بات پر قرار پاتا ہی ایک رات ملاحظۂ اختلاف واختلاط اِخلائق اور اونکے فتنے مین واقع ہونیکے خوف سے ملول دل تنگ تہے بعد نماز تہجد کے دعا کے واسطے ہاتہہ اوٹہائے اور کہا اللھم ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک اوسی ماہ مین وہان زخمی ہوئے اور بعد نماز عشا غرۂ شوال ۲۵۶ دوسو چھپن شب شنبہ کو وفات پائی اور روز عید الفطر بعد نماز ظہر مدفون ہوئے خرتنگ بفتح خای معجمہ وسکون را ایک گانون ہے سمرقند کے گانون سے اور بخارا ایک شہر ہے مدن ماوراء النہر سے درمیان اوسکے اور سمرقند کے آٹھہ دن کی مسافت ہے کسی شخص نے تاریخ ولادت ووفات وسالہای عمر کے اس رباعی مین نظم کی ہے

رباعی

کان البخاری حافظا ومحدثا	جمع الصحیح مکمل التحریر
میلاده صدق ومدة عمره	فیها حمید وانقضی فی نور

حکایت ابوبکر خطیب بغدادی نے بسند خود عبد الواحد طراد سے نقل کیا ہے کہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ ساتہہ ایک جماعت کے اصحاب سے کہڑے ہوئے انتظار فرماتے ہین مینے سلام عرض کیا آپنے میرے سلام کا جواب دیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ اس جگہہ مین آپکے

کھڑے رہنے کا کیا سبب ہے فرمایا انتظار محمد بن اسمعیل یعنی مین محمد بن سمعیل کا انتظار کر رہا ہون بعد چند دن کے امام بخاری کی وفات کی خبر پہونچی مینے جب اونکی وفات کا وقت تفحص کیا تو وہی گھڑی تھی جو کہ خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا تھا ماشاء اللہ تعالی ؎

بچہ ناز رفتہ باشد زجہان نیازمندی	کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

جب اونکو دفن کر چکے تو اونکی قبر شریف سے مشک اذفر کی خوشبو اوڑی اور اس خوشبو کو ایک مدت اونکی قبر کی مٹی سے سونگھتے تھے لوگ زیارت کے واسطے آتے اور وہانکی خاک تبرکاً لیجاتے تھے یہانتک کہ اونکی قبر شریف مین ایک گڑہا پڑگیا لوگون نے اوسپر لکڑی کا پنجرہ بنادیا پھر لوگ اوس پنجرے کے گرد کی مٹی لیجاتے اور وہی خوشبو سونگھتے مدت مدید تک وہ خوشبو باقی رہی ؎

ہر جا کہ تو بگذری و بردار ی پی	گل روید و لالہ روید اند رپی وے
جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ذکر ذلک فی اشعۃ اللمعات امام بخاری رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوۃ تھے اونہون نے واسطے قاری صحیح کے بھی دعا کی ہے وہ ضرور مستجاب ہوئی ہوگی الحمد للہ کہ یہ عاصی اونکے صحیح کے پڑہنے بلکہ پڑہانے کے ساتھہ موفق ہوا اونکے نفس مبارک سے کہ حق مین قاری کے جاری ہوا کون امید ہے کہ دامنگیر دل کی نہین ہوتی ہے اور نیز یہ بندہ بخاری الاصل ہے اگرچہ یہ نرا اشتراک نسبت ہے ولیکن برکت اس اضافت کی خواہی نخواہی مامول و مرجو ہے کما قیل ؎

فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا	بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست

رزقنا اللہ تعالی علومہم واعمالہم وحشرنا یوم القیامۃ فی زمرتہم واولانا احوالہم انہ قریب مجیب یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی انکا ترجمہ حطہ و تاج مکلل مین بہت طویل لکھا ہے طالب راغب ان کتب کی طرف رجوع کر سکتا ہے +

ترجمہ امام مسلم بن حجاج صاحب جامع صحیح

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن ورد بن کرشاد النیسابوری صاحب جامع صحیح ایک امام تھے

ایمۂ حفاظ و اعلام محدثین سے طلب علم مین حجاز و شام و عراق و مصر کی طرف سفر کیا اور یحییٰ بن یحییٰ نیسابوری اور امام احمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ و عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہم سے سماعت کی اور بارہا بغداد مین تشریف لائے بغدادی اونسے روایت رکہتے ہین آخر آنا اونکا بغداد مین سنہ ۲۵۹ ہجری مین تہا ترمذی انسے راوی ہین یہ ثقات حفاظ سے تہے سوای صحیح کے انکی اور تصنیفات بہی ہین انکی ولادت ۲۰۴ھ دوسوچہہ مین ہوئی اور وفات بالاتفاق شام یکشنبہ بست و پنجم رجب سنہ ۲۶۱ دوسو اکسٹھہ مین ہوئی عمر انکی ۵۵ سال کی تہی روز دوشنبہ کو دفن ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ مجلس مذاکرہ حدیث مین ایک حدیث اونسے پوچہی اوسکو اونہون نے نہ پہچانا گہر آ کے اپنی کتابون مین اوسکے ڈہونڈہنے کے واسطے مشغول ہوئے کہجورون کا ٹوکرا اونکے روبرو رکہا تہا ایک ایک بطور نقل کے اوٹہا کر کہاتے تہے یہانتک کہ کہجورین تمام ہوگئین اور حدیث کی فکر مین کچہہ شعور نرہا اور حدیث ملگئی یہ کثرت اکل اونکی موت کا سبب ہوگئی **حکایت** ابو حاتم رازی نے کہ اجلۂ محدثین سے ہین جناب مسلم کو خواب مین دیکہا اور اونکا حال پوچہا کہا حق تعالیٰ نے مجہپر جنت کو مباح کردیا ہے جس جگہہ چاہتا ہون رہتا ہون **حکایت** ابو علی زاغونی رحمہ اللہ کو بعد وفات کے کسی نے خواب مین دیکہا اور پوچہا تمنے کس چیز کے سبب سے نجات پائی کہا بسبب اس جزو کے جو کہ میرے ہاتہہ مین ہے وہ جزو صحیح مسلم کا تہا کذا فی بستان المحدثین جناب توفیق دام ظلہ فرماتے ہین کہ اگر بسبب ایک جزو صحیح مسلم کے عاصیون کو بخشتے ہین تو تعجب نہین ہے کہ وہ لوگ جو تمام جزو اوسکے بلکہ صحاح ستہ بلکہ سوای اوسکے اور بعض کتب حدیث کے اپنے نزدیک رکہتے ہین اور تمام ہمت اونکی اونکے تحصیل و تدریس و مذاکرہ مین بسر ہوتی ہے اور اعتقاد بموجب اونکے مضامین کے حاصل کیا ہے یہ خبر نیک سبب اونکی شادی مرگ کا ہوجائے وما ذلک علی اللہ بعزیز ٥

الٰہی تا غفورا سمت شنیدم	گنہ راست شادی مرگ دیدم

اللّٰھم اجعلنا من غفرتھم بسبب حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والحقنا بہم فی ھذہ الدار و دار السلام برحمتک یا ارحم الراحمین کذا فی اتحاف النبلاء المتقین *

ترجمۂ محمد بن عیسیٰ ترمذی صاحب جامع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد بن عیسی بن سَوْرہ بن موسی بن ضحاک السلمی الضریر البوغی الترمذی حافظ مشہور ایک امام ہین اون ائمہ
مین سے جو کہ علم حدیث مین مقتدا و پیشوا ہوئے ہین کتاب الجامع والعلل انکی تالیف ہے اتقان واحکام
مین انکی مثل بیان کرتے ہین یہ شاگرد ہین امام بخاری کے اور بعض شیوخ مین اونکے مشارک ہین
جیسے قتیبہ بن سعید و علی بن حجر و ابن بشار وغیرہ انکو خلیفہ بخاری کہتے ہین انکا تورع و زہد و خوف
اتنا تہا کہ اوس سے فوق متصور نہین ہے خوف آلہی سے کئی سال گریہ وزاری کی اور نابینا ہو گئے
حکایت انکے حفظ کی صحیح حکایات سے ایک یہ قصہ ہے کہ مکے کی راہ مین ایک شیخ سے ملے سابق
اس شیخ سے دو جزو حدیث کے لکہہ لئے تہے اور فرصت عرض و قرارت کی نہین پائی رہی تہی اسوقت
شیخ سے درخواست سماع کی کی شیخ نے قبول کیا اور کہا اجزای مرقومہ لاؤ اور اپنے ہاتہہ مین رکہہ تاکہ
مین پڑہون اور اونکا مقابلہ کر اتفاقاً وہ دو جزو گم ہو گئے تہے بسبب کمال شوق کے شاگردونکی طرح
بیٹہے اور شیخ نے پڑہنا شروع کیا ناگاہ شیخ نے نظر کی دیکہا کہ اونکے ہاتہہ مین سفید جزو ہین بہت غضبناک
ہو کر فرمایا کہ تو مجہسے ٹہٹہا کرتا ہے کہا کہ مینے اپنے اجزای مرقومہ گم کر دئے ہین لیکن حدیثون کو محفوظ
رکہتا ہون بہتر لکہے ہوئے سے شیخ نے کہا پڑہ سب کو یاد سے پڑہ دیا تعجب شیخ کا زائد ہوا اور کہا
مجہے یقین نہین آتا ہے کہ بمجرد ایک بار سننے کے یاد کر لیتا ہو سابق سے تو یاد رکہتا ہے ترمذی نے
کہا امتحان کرنا چاہیے شیخ نے دوسری چہل حدیث اپنے غرائب سے کہ دوسرے کے نزدیک نہین
تہی پڑہی اونہون نے وہ تمام مع اونکی اسانید کے فی الفور اعادہ کی اور کسی جگہہ خطا نہین پڑہا
اس قسم کا امتحان بارہا در بارۂ حفظ واقع ہوا کذا فی البستان وفات امام ترمذی کی روز دوشنبہ
شب سیزدہم رجب ۲۷۹ھ ہجری کو ترمذ مین اتفاق ہوا اور سمعانی نے کہا انکی وفات قریہ بوغ مین
۲۷۵ھ مین ہوئی ابن خلکان نے کہا بوغ بضم بای موحدہ و سکون واو ایک قریہ ہے قرای ترمذ
سے چہہ فرسنخ پر انتہے بستان المحدثین مین زیادہ کیا ہے کہ ترمذ ایک شہر قدیم ہے کنارۂ آب مویہ پر کہ
اوسکو جیحون و نہر بلخ بہی کہتے ہین اور لفظ ماوراء النہر مین یہی نہر مراد ہوتی ہے ترمذی شاگرد بخاری کے

ہین اور اونکی روش سیکھی ہے بصرہ و کوفہ و واسط و ری و خراسان و حجاز مین سالہا طلب علم حدیث مین لبسر کیئے بہت سی تصانیف اس فن شریف مین او نسے یادگار رہین رحمہ اللہ تعالی کذا فی اتحاف النبلاء +

ترجمہ ابن ماجہ صاحب سنن رضی اللہ تعالی عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ ربعی بولا قزوینی حافظ مشہور مصنف کتاب سنن در حدیث یہ حدیث مین امام اور علوم حدیث کے عارف اور جو کچھہ اوس سے تعلق رکھتا ہے اوس سب کو جانتے تھے عراق و بصرہ و کوفہ و بغداد و مکہ و شام و مصر و ری کی طرف واسطے حدیث لکھنے کے رحلت کی انکی تفسیر قرآن کریم اور تاریخ ملیح ہے اور انکی کتاب ایک کتاب ہے صحاح ستہ سے سنہ ۲۰۹ ہجری مین پیدا ہوئے جبارۃ بن مغلس و ابراہیم بن منذر و ابن نمیر و ہشام بن عمار اور اس طبقے کے دوسرے اجلّہ سے علم حدیث کا اخذ کیا اور ابو بکر بن شیبہ سے استفادہ فرمایا ابو الحسن قطان کہ اونکے سنن کے صاحب روایت ہین اونکے اعیان تلامذہ سے ہین صحیح یہ ہے کہ ماجہ بتخفیف جیم انکی مان تہین پس بن کے اوپر الف لکہنا چاہئے کہ ابن ماجہ صفت محمد کی ہے نہ عبد اللہ کی جیسے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ ازدی صحابی مشہور اور جیسے اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ معاصر امام شافعی رحمہ اللہ اور انکی وفات پیر کے دن بائیسوین تاریخ رمضان سنہ ۲۷۳ ہجری کو ہوئی انکے بہائی ابو بکر نے انپر نماز پڑہی اور انکے بیٹے عبد اللہ متولی دفن کے ہوئے اور ربعی بفتح راء و سکون بای موحدہ نسبت ہے طرف ربیعہ کے کہ نام چند قبائل کا ہے معلوم نہین کہ انمین سے کونسے کی طرف نسبت ہے قزوینی بفتح قاف و سکون زای نسبت طرف قزوین کے ہے کہ مشہور ترین مدن عراق عجم سے ہے ایک جماعت علمار کی وہا نسے اوٹھی ہے اشعۃ اللمعات مین لکہا ہے کہ وہ پیشوایان و حافظان حدیث سے ہے اور ثقہ و مجمع بہ ہین اصحاب امام مالک و لیث سے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی طلب مین بلاد کا سفر کیا اور اونکی کتاب کتب اسلامیہ سے ایک کتاب ہے کہ درمیان علمار کے ساتھہ اصول و کتب ستہ و صحاح ستہ کی مشہور ہوئی ہین جب محدث کہین کہ رواہ الجماعۃ تو مراد یہ ہے کہ ان چہہ آدمیون نے ان چہہ کتابون مین روایت

کی ہے اور جب رواۃ الاربعۃ بولین تو مراد یہ چار آدمی ہین سوای بخاری و مسلم کے انکی چند حدیثین مثلاً
ہین فضل قزوین مین ایک حدیث لائے ہین کہ منکر بلکہ موضوع ہے اسی جہت سے طعن کی ہے فضل قزوین
مین بہت سی حدیثین آئی ہین کہ وہ سب محدثون کے نزدیک موضوع ہین میسرہ نام ایک شخص نے اونکو
وضع کیا ہے واللہ اعلم

ترجمہ امام نسائی صاحب سنن رضی اللہ عنہ

ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر نسائی بہمزہ مکسورہ بی مد نسبت ہے طرف نسا
کے کہ ایک شہر ہے خراسان کا اور عرب کبھی اس نسبت مین نسوی کہتے ہین ہمزہ کو واو سے بدل کرتے
ہین قیاس کے موافق یہی ہے لیکن اول اشہر ہے ولادت انکی سنہ دو سو چودہ یا پندرہ مین یا کسی
مین ہوئی علی اختلاف الاقوال یہ ایک شخص ہین حفاظ حدیث و ایمہ فقہ سے اور مقدم و مشار الیہ و عمدہ
و قدوہ و امام اپنے زمانے کے ہین بلا خلاف انہون نے شیوخ کبار کو پایا ہے خراسان و حجاز و عراق
و جزیرہ و شام و مصر وغیرہ کی طرف گئے ہین اول رحلت انکی پندرہ برس کی عمر مین تھے طرف قتیبہ
بن سعید بلخی کے اونکے پاس ایک سال و دو ماہ ٹھیرے اور علم حدیث کا کسب کیا بعد اوسکے اسحق بن
راہویہ و علی بن خشرم و محمود بن غیلان و ابو داؤد سجستانی کی خدمت سے اخذ کیا اور روایت کی اور عبد اللہ
بن امام احمد بن حنبل سے ملاقات فرمائی طحاوی و ابو بکر بن السنی و ابو القاسم طبرانی انکے شاگرد ہین مذہب
شافعی رکھتے تھے جیسا کہ اس پر اونکا منسک دال ہے ابو علی نیسابوری نے کہا کہ مینے اپنے وطن و سفر
مین چار آدمیون کو ایمہ حدیث سے دیکھا اور اول نسائی کا نام لیا حاکم نے کہا کہ نسائی اپنے زمانے مین افقہ
و اعرف مشائخ تھے ساتھ صحیح و سقیم آثار و رجال کے ذہبی نے کہا کہ وہ مسلم سے احفظ ہین دارقطنی
نے کہا کہ جن لوگون کا علم حدیث و جرح و تعدیل رواۃ حدیث کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے نسائی اون پر
مقدم ہین انکی کتابین معتبر ہین حدیث و علل مین کتاب سنن اون سب سے زیادہ تر مشہور ہے حاکم نے
کہا کہ انکا کلام فقہ حدیث پر اوس سے زیادہ تر ہے کہ ذکر کیا جائے جو شخص انکی کتاب سنن مین نظر کرتا ہے
وہ اونکے حسن کلام مین حیران ہوتا ہے اور بغایت ورع و پرہیزگار تھے اسی جگہہ سے یہ بات ہے کہ اپنے

سنن مین حارث بن مسکین سے روایت کرتے ہین جوکہ عالم صالح اور قاضی مصر تھے باین طریق کہ قری
علیہ وانا اسمع اوریون نہین کہتے کہ حدثنا واخبرنا جسطرح وقت روایت کے اپنے دوسرے مشائخ سے
کہتے ہین اسلئے کہ درمیان اونکے اور حارث کے کچہہ خشونت ہوگئی تھی اونکی مجلس مین ظاہر نہین ہوسکتے
تھے پس اونکی روایت کے وقت گہر کے کونے مین چھپکر اس طور پر حدیث سنتے تھے کہ حارث کی آواز کو تو
سنین اور اپنا شخص اونپر ظاہر نہ کرین عراقی نے فرمایا ہے کہ انکے طریقے مین اتساع ہے تخریج احادیث مین
اون لوگون سے جوکہ مختلف فیہ ہین اور انہون نے کہا ہے کہ میرے نزدیک آدمی متروک نہین ہوتا ہے
مگر اوسوقت کہ سب اوسکے ترک پر اتفاق کرین اور اگر ایک توثیق کرتا ہے اور دوسرا تضعیف تو مین اوسکو
بسبب تشدید بعض کے ترک نہین کرتا ہون کہتے ہین کہ ابوداؤد بہی اسی راہ پر چلتے ہین بعض مواضع
مین کہ ابوداؤد و ترمذی نے اخراج حدیث کا کیا ہے نسائی اوس سے اجتناب کرتے ہین بلکہ اخراج حدیث
سے بعض رجال شیخین کے بہی اجتناب فرماتے ہین بالجملہ یہ ایک بزرگ ہین بزرگان حدیث سے صوم داؤدی
پر مواظبت و مداومت رکہتے تھے اور باین ہمہ کثیر الجماع تھے انکی چار بی بیان تہین نزدیک ہر ایک کے
ایک رات بسر کرتے تھے اور لونڈیان بہی بہت تہین قالہ ابن عساکر مصر سے انکا نکلنا ماہ ذیقعدہ
۳۰۲ سنہ تین سو دو مین ہوا **حکایت** تاریخ ابن خلکان و تاریخ امام یافعی رضی اللہ عنہ واشعۃ اللمعات و
بستان المحدثین وغیرہا مین انکی موت کا سبب یہ لکہا ہے کہ جب تصنیف مناقب مرتضوی یعنی خصائص
کبری سے فارغ ہوئے تو چاہا کہ اوس کتاب کو جامع دمشق مین برملا بیان کرین تاکہ جو لوگ اوس جگہہ
کے بسبب طول سلطنت بنی امیہ کے اوس دیار مین مائل طرف مذہب نواصب کے ہوئے ہین ہدایت
پا جائین کسی قدر اوس کتاب سے ذکر کیا تہا کہ ایک سائل نے کہا کہ مناقب امیر المومنین معاویہ مین بہی کچہہ
تمنے لکہا ہے انہون نے کہا امایرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس حتی یفضل یعنی معاویہ کو
یہی بس ہے کہ سر بسر نجات پائین اونکے مناقب کہان ہین ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ یہ کلمہ کہا ما
اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنک عوام لوگون نے اونکو تشیع کی تہمت لگا کر لکد کوب
کیا بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ چند ضرب اونکے خصیتین مین پہونچی کہ بسبب اونکے نیم جان ہوگئے

انتہے لفظ ابن خلکان کا یہ ہر وکان یتشیع فما زالوایدفعون فی حضنہ حتی اخرجوہ من المسجد وفی روایۃ اخری یدفعون فی خصیتیہ وداسوہ ثم حمل الی الرملۃ فمات انتھی اور جب اونکے خادم اونکو اوٹھا کر گھر لائے تو فرمایا کہ مجھے اسی دم مکہ معظمہ کو روانہ کرو تاکہ مکے مین یا مکہ کی راہ مین مرون کہتے ہین کہ مکے مین وفات پائی اور درمیان صفا و مروہ کے مدفون ہوئے انکی وفات روز دوشنبہ تیرہوین صفر کسی نے کہا شعبان ۳۰۳ھ ہجری مین ہوئی قالہ الدارقطنی ابونعیم اصفہانی نے کہا کہ جب اونکو دمشق مین روندا تو روندنے کے سبب سے وفات پائی انہون نے کتاب خصائص فضل حضرت علی و اہلبیت علیہم السلام مین تصنیف فرمائی اور اکثر روایتین انکی اوس کتاب مین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ہین اور نیز دارقطنی نے کہا ہے کہ انکو دمشق مین محنت پہونچی پس شہادت پائی اور مکے مین انتقال کیا کسی نے کہا رملہ مین ارض فلسطین سے بعض نے کہا کہ اونکی نعش کو رملہ سے مکے مین پہونچایا واللہ اعلم رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابوداؤد صاحب سنن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر ازدی سجستانی رحمہ اللہ ایک حافظ ہین حفاظ حدیث شریف و علم علل حدیث سے درجۂ عالیہ مین تھے نسک و صلاح سے گشت بلاد کا کیا او رعراقیون خراسانیون سے شامیون مصریون جزیریون سے لکھا انکے سنن کتاب قدیم ہے جسکو بغداد مین تالیف کیا اور اوس ناحیہ کے لوگون نے اوسکی روایت اونسے کی اور امام احمد پر اوسکو عرض کیا اور اونہون نے اوسکو جید و مستحسن کہا اون سے منقول ہے کہ مین پانصد ہزار حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قید کتابت مین لایا اور اپنے سنن کو اونسے نکالا اور اوس کتاب مین چار ہزار چہ سو حدیث کو وارد کیا جو کہ صحیح ہین یا مقارب صحیح انکے مذہب مین اختلاف ہے ابو اسحق شیرازی نے اونکو طبقات الفقہا مین منجملۂ اصحاب امام احمد شمار کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ شافعی تھے ابراہیم حربی نے کہا کہ جب ابوداؤد نے کتاب سنن تصنیف کی تو حدیث واسطے اونکے مثل لوہے کے واسطے داؤد علیہ السلام کے نرم و آسان ہوگئی حافظ ابوطاہر سلفی نے اس مضمون کو نظم کیا اور کہا **نظم** ؀

ان الحدیث وعلمہ بکمالہ مثل الذی لان الحدید وسبکہ	لامام اھلیہ ابی داؤد لنبی اھل زمانہ داؤد

حکایت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ انکے پاس آئے اور کہا مین تمسے ایک کام رکہتا ہون
کہا کیا ہے کہا اگر اتم کرو باامکان کہا اگر ممکن ہے تو مین ضرور کرونگا کہا تم اپنی زبان نکالو کہ جسکے ساتہہ
تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ مین اوسکو بوسہ دون ابوداؤد نے زبان
نکالی تستری نے اوسکو چوما **ولادت** انکی ۲۰۲ھ ہجری مین ہوئی بارہا بغداد مین آئے بعد اسکے بصرے
کی سکونت اختیار کی اور اکثر بلاد اسلام مین خصوصاً مصر وشام وحجاز وعراق وخراسان وجزیرے مین گشت
کرکے علم حدیث کا اخذ کیا حفظ حدیث واتقان روایت وتقوی واحتیاط مین درجہ عالی رکہتے تہے ایک
آستین انکی کشادہ اور دوسری تنگ تہی اسبات کا اونسے پوچہا تو کہا کہ کشادہ واسطے رکہنے اجزاء
کتاب کے ہے اور دوسرے کو کشادہ رکہنا اسراف ہے یہ شاگرد ہین امام احمد وقعبنی وابوالولید طیالسی و مسلم
بن ابراہیم ویحیی وغیرہم کے اور ترمذی ونسائی واحمد بن خلال وغیرہم انسے روایت رکہتے ہین انکی تلامیذ
سے چار آدمی سرآمد محدثین ہوئے ایک تو انکے فرزند ابوبکر دوسرے ابن اعرابی تیسرے لولوی چوتہے
ابن واسہ امام احمد رحمہ اللہ باوجودیکہ انکے استاذ ہین غیرت کی حدیث کو انسے روایت کیا موسی بن ہارون
نے کہ ایک بزرگ ہین بزرگان اوس عہد کے انکے حق مین کہا ہے کہ ابوداؤد دنیا مین واسطے حدیث
کے اور عقبی مین واسطے جنت کے پیدا کیے گئے ہین وفات انکی سولہوین شوال ۲۷۵ھ دوسو پچہتر ہجری
مین بعمر تہتر سال ہوئی بصرے مین مدفون ہین انکے فرزند **ابوبکر عبداللہ بن ابی داؤد** رحمہ اللہ
اکابر حفاظ بغداد سے تہے عالم متفق علیہ امام بن امام انکی کتاب مصابیح ہے اپنے والد کے شیوخ مین مصر و
شام مین شریک رہے اور بغداد وخراسان واصفہان وسجستان وشیراز مین سماعت کی ۳۱۶ھ تین سو
سولہ ہجری کو انکی وفات ہوئی مصنفان صحیح سے ابوعلی حافظ نیسابوری وابن حمزہ اصفہانی نے
انکے ساتہہ احتجاج کیا ہے ابن خلکان نے کہا کہ سجستانی بکسر سین مہملہ وجیم وسکون سین ثانیہ وفتح
تای مثناۃ فوقیہ اور بعد الف نون نسبت ہے طرف سجستان اقلیم مشہور کے اور کہا گیا ہے بلکہ انکی نسبت

طرف سجستان یا سجستانہ کے ہے جوکہ ایک قریہ ہے قرای بصری سے انتہی بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ ابن خلکان باوجود کمال تاریخ دانی وتصحیح انساب کے اس نسبت مین اونکو غلط ہوا شیخ تاج الدین سبکی نے بعد نقل اونکی عبارت کے کہا ہے کہ یہ وہم ہی اور صواب یہ ہے کہ یہ نسبت ہے طرف اقلیم معروف کے جسکی سرحد بلاد ہند سے ملی ہوئی ہے انتہی یعنی یہ نسبت طرف سیستان کے ہے جوکہ ایک ملک مشہور ہے مابین سند وہرات متصل قندہار کے اور چشت کہ مکان بزرگان چشتیہ کا ہے وہ بھی اس ملک مین واقع ہے اور بست قدیم الزمان مین پایہ تخت اوس ملک کا تھا اور عرب اس ملک کی نسبت مین سجزی کبھی کہتے ہین انتہی کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمہ ابوداود الطیالسی رضی اللہ عنہ

سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی اصل مین شہر فارس کے تھے آخر کو بصرے کی سکونت اختیار کی وہان کے محدثون سے جیسے شعبہ وہشام وستوائی وابن عون وغیرہم بہت سی روایات رکھتے ہین احادیث طویلہ کو بہت خوب یاد رکھتے تھے اس صفت مین اپنے اہل زمان مین معروف وممتاز تھے علم حدیث ہزار شیخ سے اخذ کیا اور اونسے بہت سی خلق نے روایت کی اور منتفع ہوئے کہتے ہین کہ جو کچھہ اونسے لکھا ہے شمار مین چالیس ہزار حدیث کو پہونچا ہے یعنی مع طرق وآثار موقوفہ کے یحیی بن معین وابن مدینی وفلاس ووکیع اور دوسرے علماء اسمای رجال نے اونکی تعدیل وتوثیق مفرط کی ہے حق یہ ہے کہ وہ اسی قسم کے آدمی تھے ساٹھہ برس زندہ رہے سنہ ۲۰۴ دوسو چار مین انتقال کیا یہ ابوداؤد صاحب سنن کے غیر ہین کیونکہ یہ اونپر بہت زمانہ مقدم ہین جیسا کہ انکی تاریخ وفات سے ظاہر ہے اصحاب صحاح ستہ غالبًا اِنسے بیک واسطہ روایت کرتے ہین کذا فی بستان المحدثین

ترجمہ ابونعیم صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء رضی اللہ عنہ

ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحق بن موسی بن مہران اصبہانی حافظ مشہور صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء اعلام محدثین واکابر حفاظ دین وثقات صوفیہ متقین سے ہین سنہ ۳۳۶ ہجری مین پیدا ہوئے چھہ برس کی عمر مین مشائخ عمدۂ حدیث نے بطریق تبرک اونکو اجازت دی اور جب جوان ہوئے تو اجلۂ مشائخ سے

سماع کیا اور حدیث حاصل کی طبرانی و ابوالشیخ وجعابی و ابوعلی صواف و ابوبکر آجری و ابن خلاد نصیبی بن
عبد الکبیر خطابی سے استفادۂ تامہ کیا جب بڑہاپے کو پہونچے اور متوجہ افادہ کے ہوئے تو حفاظ
فن حدیث شریف نے اونکی طرف رجوع کیا اور اونکے دروازے پر ہجوم کیا اور بہت فائدہ حاصل کیا
خطیب بغدادی انکے اخص تلامذہ سے ہین اور ابوسعید مالینی اور بہت سے محدث انکے شاگرد ہین
اشتغال علم حدیث مین یہانتک نوبت پہونچی تہی کہ سوای سماع حدیث اور اوسکی تصنیف کے اونکی
غذا نہ تہی اول آدمی جو انکے اجداد سے مشرف باسلام ہوا مہران ہین اور مہران مولی ہین عبداللہ
بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے انکی بہت تصنیف ہے منجملہ اوسکے کتاب معرفۃ الصحابہ
اور کتاب دلائل النبوت دو جلد اور مستخرج بخاری و مسلم پر اور تاریخ اصفہان اور کتاب صفۃ الجنۃ
اور کتاب الطب اور کتاب فضائل الصحابہ اور کتاب المعتقد اور رسائل دیگر بہی ہین سنہ ۴۳۰ ہجری
ہشتم محرم کو دار آخرت کی طرف رحلت فرمائی ۹۴ برس کی عمر تہی کذا فی اتحاف النبلاء رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ ابویعلی موصلی رضی اللہ عنہ

ابویعلی احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال تمیمی موصلی انکی ولادت سنہ ۲۱۰ مین ہوئی پندرہ
برس کے تہے کہ طلب علم حدیث کے شوق مین سفر کیا اور عمر طویل پائی علی بن جعد اور یحیی بن معین
و دیگر محدثین عمدہ کے شاگرد ہین ابن حبان و ابوحاتم واسمعیل انکے شاگرد ہین لوگون کو انکے صدق
و دیانت و امانت و علم و تقوی و دیگر صفات محمودہ مین اعتقاد عظیم تہا تصنیف و ترویج علم مین سنت
صالحہ رکہتے تہے محض حسبۃً للہ تعلیم علم حدیث شریف مین مشغول رہتے تہے انکی ثلاثیات بہی
ہین کہ درمیان انکے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین واسطے سے زیادہ نہین ہین ابن حبان
نے انکا ذکر ثقات مین کیا ہے وفات انکی سنہ ۳۰۷ مین ہوئی جسدن انہون نے انتقال فرمایا
اوسدن موصل کے بازار بند ہوگئے لوگ گریان و سوزان انکے جنازے پر جمع ہوئے

گریان جگر زمین کشادند	وان کان ہنر دران نہادند

رحمہ اللہ تعالی اسمٰعیل بن محمد فضل تمیمی نے کہا ہے کہ ساری مسانید مثل نہرون کے ہین اور مسند ابویعلی

کا مثل دریا کے ہے تو یہ مجمع انہار ہوگا*

ترجمہ ابن ابی شیبہ صاحب مصنف رضی اللہ عنہ

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی صاحب مصنف فی الحدیث موالی بنی عبس
بباے موحدہ ساکنہ بعد عین مہملہ سے تہے اسلیئے اونکو عبسی کہتے تہے بستان المحدثین مین لکہا ہے کہ یہان
تین صورتین مشتبہ کتب حدیث مین وارد ہوتی ہین پس علامت فارقہ درمیان ہر تین کے یہ ہے کہ اگر
وہ شخص جسکی نسبت مین یہ صورت ہو اہل کوفہ سے ہے تو وہ عبسی بباے موحدہ وسین مہملہ سے ہے
اور اگر اہل بصرے سے ہے تو عیشی ہے بیاے تحتیہ وشین معجمہ اور اگر اہل شام سے ہے تو عنسی ہے
بنون وسین مہملہ اور یہ ابو بکر اہل کوفہ سے ہین اور آپکے سواے اس مصنف کی ایک اور مسند اور بعض تصانیف
بہی ہین استفادہ علم حدیث کا شریک بن عبد اللہ قاضی کوفہ اور ابو الاحوص اور ابن المبارک اور ابن عیینہ
وجریر بن عبد الحمید اور اونکے اقران سے کیا اور اونسے ابو زرعہ وبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ
اور خلائق بسیار نے یہ علم حاصل کیا ہے یہ ایمہ فن حدیث شریف سے ہین ابو زرعہ نے کہا کہ ہمارے
زمانے مین علم حدیث کا چار آدمیون کی طرف منتہی ہوا ہے ابو بکر بن ابی شیبہ کہ سرد حدیث مین یکتا
ہین اور احمد بن حنبل فقہ وفہم حدیث مین مستثنی ہین اور ابن معین جمع وتکثیر حدیث مین ممتاز ہین اور
علی بن مدینی علل حدیث اور اوسکے مخرج مین یگانہ وبے ہمتا ہین لیکن وقت مذاکرہ مین ابو بکر سارے
اہل عصر سے احفظ تر ہین تہذیب وترتیب مین بہی اپنے اقران پر امتیاز رکہتے ہین ماہ محرم سنہ ۲۳۵ ہجری
مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی*

ترجمہ خطیب صاحب تاریخ بغداد رضی اللہ عنہ

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی معروف بخطیب حفاظ متقنین وعلماء
متبحرین سے تہے کہا ہے کہ اگر سواے تاریخ کے اونکی اور کوئی کتاب نہوتی تو یہی کتاب کفایت کرتی کیونکہ
یہ اونکی اطلاع عظیم پر دلالت کرتی ہے لیکن اونکی مصنفات ساٹھہ کتابون سے زیادہ قریب سو کے
ہین اونکا فضل اونکے وصف سے اشہر ہے منجملہ اونکی کتب کے موتلف ومختلف اور کتاب الرواۃ عن

مالک اور روایۃ الابناء عن الآباء وغیرہ کتب مفیدہ ہین ولادت انکی روز پنجشنبہ بست وچہارم ذی قعدہ ۳۹۲ھ یا چہٹی تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کو ہوئی انکے والد ماجد بہی علم حدیث کے ساتہہ مناسبت رکہتے تہے وہ انکو اس فن شریف کی تحصیل پر حرص دلاتے تہے گیارہ برس کے تہے کہ طلب علم مین شروع کیا اور سفر اختیار کئے بصرہ وکوفہ ونیشاپور واصفہان ودینور وہمدان وری وحجاز مین ابونعیم صاحب حلیہ اور ابوسعید مالینی وابوالحسن بن بشران ودیگر علماء سے استفادہ کیا اور فقہ ابوالحسن محاملی وقاضی ابوالطیب طبری وغیرہ سے حاصل کی باوجود اسکے کہ فقیہ تہے حدیث شریف وتاریخ اونپر غالب آگئی تہی ابن ماکولا کہ محدث مشہور ہین منجملہ اونکے شاگردون کے ہین صحیح بخاری مکہ معظمہ مین ستی کریمہ پر کہ مشاہیر رُوات بخاری سے ہین پانچ دن مین ختم کی اور ابوعبدالرحمن اسمعیل بن احمد حیری نیسابوری معروف بضریر پر بخاری شریف تین مجلس مین پڑہی اور کشمیہنی سے بہی بخاری شریف کا سماع کیا وقت مغرب کے اوسکا پڑہنا شروع کرتے اور متصل نماز فجر کو بس کرتے اسی طرح کہی راتین گزارین اور تیسرے دن چاشت سے مغرب تک اور مغرب سے صبح تک پڑہتے گئے اور تمام کیا ذہبی نے کہا کہ یہ قوت دماغ کی اور مہارت پڑہنے مین نوادر سے ہے بعد فراغ کے ان کتب سے بغداد مین اقامت اختیار کی اور تصنیف وروایت حدیث مین اوقات اپنے معمور کئے یہانتک کہ دارالرضوان کی طرف دوڑ گئے ہر روز قرآن شریف کا ختم کرتے اور تجوید وترتیل سے پڑہتے تہے سفر حج مین لوگ اونسے لفظ بلفظ سنتے اور باوجود سفر کی تکان کے اس ورد کو ناغہ نہین کرتے تہے اللہ تعالی نے ثروت ظاہرہ بہت کچہہ اونکو بخشی تہی طالبان اس فن شریف پر صدقات وخیرات بہت جاری رکہتے تہے حج مین جب متصل آب زمزم پہونچے تو تین بار اوس آب مبارک سے سیر ہوکر پیا اور تین چیز کی اللہ تعالی سے دعا کی کیونکہ دعا اوس حالت مین مستجاب ہوتی ہے اول یہ کہ تاریخ بغداد کی روایت کرین اور وہ منتشر ہوجائے دوسرے یہ کہ جامع منصور مین جوکہ بہترین بقاع بغداد ہے املاء وتعلیم حدیث شریف مین مشغول ہون تیسرے یہ کہ مدفن اونکا متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے ہو یہ تینون حاجتین اونکی روا ہوگئین اور بغداد مین اونکا مرتبہ یہانتک پہونچا کہ خلیفہ وقت نے حکم کیا کہ کوئی آدمی واعظان وخطیبان اور دیگر اصناف علماء سے

کسی حدیث کو ذکر نہ کرین جب تک کہ اوس حدیث کو خطیب پر پیش نہ کرین اور وہ اجازت نہ دین **حکایت**
اِنکے عہد مین بعض یہودیون نے جو کہ خیبر مین سکونت رکہتے تہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت
مین وہان سے اوٹہکر اطراف و جوانب شام مین منتشر ہو گئے تہے ز ونکاری خلیفہ مین حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا نامۂ مبارک پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط تہا اور مہر نبوی اور شہادت ایک جماعت
کثیر صحابہ کی اوسپر ثبت تہی مضمون خط کا یہ تہا کہ مینے فلان فلان قبیلۂ یہود سے جزیہ ساقط کیا اور
معاف کر دیا خلیفہ نے اوسکو خطیب کے پاس بہیجا خطیب نے بعد تامل کے فرمایا کہ یہ تمام زور وجعل ہے
اسواسطے کہ اوسمین گواہی معاویہ وسعد بن معاذ کی ثبت ہے اور معاویہ فتح خیبر کے وقت مسلمان نہ تہے
اور شرف صحبت حاصل نہ کیا تہا اور سعد نے غزوۂ خندق مین تیر کا زخم کہایا اور متصل غزوۂ بنی قریظہ کے
وفات پائی فتح خیبر کے وقت وہ زندہ نہ تہے یہ حکایت بستان المحدثین مین لکہی ہے سید علامہ محمد
بن اسمعیل امیر سالۂ افادۃ الامہ بذکر احکام اہل الذمہ مین بتفصیل اوسکو لائے ہین جناب خطیب باوجود اس
علم وفضل کے شعر کے ساتہہ بہی الفت رکہتے تہے ایک قطعہ لغایت فصیح و بلیغ اونکی نظم شریف کا
اتحاف مین ذکر فرمایا ہے جب بیمار ہوئے تو خلیفہ سے کہلا بہیجا کہ مین کوئی وارث نہین رکہتا ہون میرا
مال بیت المال کو پہونچتا ہے اگر اذن ہو تو مین اوسکو بطور خود للہ صرف کر دون خلیفہ نے کہا مبارک
ہے تمام کتابون کو وقف کر دیا اور تمام اجناس مال کو راہ خدای تعالیٰ مین صرف کیا ساتوین ذی حجہ
سنہ ۴۶۳ ہجری کو بغداد مین وفات پائی سمعانی نے کہا کہ شوال مین انتقال کیا شیخ ابو اسحق شیرازی نے
کہ مشاہیر مشائخ شافعیہ سے اور جامع علوم ظاہر وباطن تہے اونکے جنازے کو اپنے کاندہے پر لیا
کہتے ہین کہ اونہون نے اونسے بہت نفع حاصل کیا تہا اور اونکی تصانیف مین مراجعت کرتے تہے خطیب
اپنے وقت مین حافظ مشرق تہے اور ابن عبد البر حافظ مغرب لطف یہ ہے کہ دونون نے ایک ہی سال
مین انتقال کیا رحمہما اللہ تعالیٰ **حکایت** محب الدین بن نجار نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ ابو البرکات
اسمعیل بن ابی سعد صوفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ شیخ ابو بکر بن زہرا صوفی نے ایک گور جانب قبر
شریف حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے اپنے واسطے بنائی تہی ہر ہفتہ کو وہان جا کے اوسمین سوتے

اور قرآن شریف پڑھتے جب خطیب نے انتقال کیا اور وصیت کی کہ جانب قبر حضرت بشر حافی مین دفن کرنا تو اصحاب حدیث نے ابن زہرا کے پاس آکے اوس قبر مین دفن خطیب کے درخواست کی وہ سخت ممتنع ہوئے اور کہا کہ جو جگہہ مینے برسون سے اپنے واسطے بنائی ہے وہ کیونکر مجھسے لیجاتی ہے جب یہ حال دیکھا تو میرے والد ابو سعد سے آکر ماجرا کہا میرے والد نے اونکو اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہم یہ نہین کہتے ہین کہ تم قبر کی یہ جگہہ اونکو دو ولیکن ہم تو یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت بشر حافی زندہ ہوتے اور تم اونکے پہلو مین ہوتے اور ابوبکر خطیب آتے اور تمسے زیادہ تر لیست جگہہ مین بیٹھتے تو آیا تمکو اچھا لگتا کہ تم اونسے بالا تر بیٹھو کہا نہین بلکہ مین اوٹھتا اور اپنی جگہہ مین اونکو بٹھاتا کہا تو پھر اسی طرح اس وقت مین بھی چاہیے شیخ کا دل اس بات سے خوش ہوگیا اور اذن دفن کا دیا پس اونکو جانب بشر باب حرب مین دفن کردیا **حکایت** بعض صلحای بغداد نے بعد وفات کے انکو خواب مین دیکھا اور اونکے حال سے پوچھا تو کہا انا فی رَوْحٍ وریحانٍ وجنة نعیم

ترجمۂ طبرانی صاحب معاجم ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہ

ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی طبرانی بلاد شام کے شہر عکہ مین سنہ ۲۶۰ ہجری ماہ صفر کو پیدا ہوئے اور سنہ ۲۷۳ مین طلب علم شروع کی اکثر بلاد شام و حرمین شریفین و یمن و مصر و بغداد و کوفہ و بصرہ و اصفہان و جزیرہ و دیگر معمورہای اسلام مین گشت کیا اور ہزار شیخ بلکہ زیادہ سے سماعت و استفادہ کیا نسائی و علی بن عبد العزیز بغوی و بشیر بن موسی و ادریس عطار و ابو زرعۂ ثقفی اور اونکے اقران طبرانی کے شیوخ مین معدود ہین انکے باپ طلب علم حدیث پر تحریص و تاکید کرتے تھے اور اونکو اپنے ہمراہ لیکر شہر بشہر گشت کرتے تھے اور اساتذہ کے حضور مین پہونچاتے تھے انکی بہت تصانیف ہین اور انکے معاجم ثلاثہ اشہر ترین کتب ہین حافظ ابو نعیم اور ایک خلق کثیر انسے راوی ہے اور کتاب الدعا انکی مؤلفہ جس سے صاحب حصن حصین ناقل ہین ایک بڑا مجلد ہے اور کتاب المسالک و کتاب عشرۃ النسا و کتاب النوادر و کتاب دلائل النبوۃ اور انکی ایک تفسیر ہے بہت بڑی اور انکے سوا اور توالیف ہین کہ بالفعل وہ میسر نہین ہوتی ہین حافظ ابن مندہ نے اون سب کو ذکر کیا ہے اونکو طلب علم حدیث مین بہت

محنت و مشقت ہوئی تیس برس تک بوریئے پر سوئے اور راحت و آرام اپنے اوپر حرام کر لیا توسع علم حدیث و کثرت روایت حدیث مین ممتاز و مستثنیٰ تھے ابو العباس احمد بن منصور شیرازی نے کہا کہ مینے طبرانی سے تین لاکھ حدیثین لکھی ہین آخر عمر مین بوجہ رد مذاہب قرامطہ اسماعیلیہ کہ اوسوقت مین اعدای اہل سنت تھے انپر سحر کیا دونون آنکھین بصارت ظاہری سے عاری ہوگئین آٹھوین ذیقعدہ ۳۶۰ھ ہجری مین وفات ہوئی حافظ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء نے انپر جنازے کی نماز پڑہی انکی عمر یکصد سال و دو ماہ کی ہوئی ابن خلکان نے کہا انکی پیدائش ۲۶۰ھ کو طبریہ شام مین ہوئی سکونت اصفہان مین رکھتے تھے تا وفات کہتے ہین کہ روز شنبہ ماہ ذی قعدہ یا شوال مین مرے اور جانب حممہ دوسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین مدفون ہوئے طبرانی بفتح طای مہملہ و بای موحدہ نسبت ہے طرف طبریہ کے اور لخمی بفتح لام و سکون خای معجمہ نسبت ہے طرف لخم کے اور نام انکا مالک بن عدی ہے اور وہ جذام کے بہائی ہین اور مطیر تصغیر ہے مطر کی رحمہ اللہ تعالیٰ ❖

ترجمۂ حاکم صاحب مستدرک رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حکم ضبی طہمانی حاکم نیساپوری حافظ معروف بابن بیّع اپنے زمانے مین امام اہل حدیث تھے اور اسباب مین کتابین تالیف کین کہ مثل اونکے مسبوق نہین ہوئین حاکم عالم عارف واسع العلم ہین ابو سہل محمد بن سلیمان صلعوکی پر تفقہ کر کے اور ابو علی بن ابی ہریرہ فقیہ پر قرات کی اور طلب حدیث شریف کی فرمائی حدیث شریف انپر غالب ہو گئی اور اوس کے ساتھہ شہرت پائی حدیث شریف کو ایک جماعت لا تحصی سے سُنی انکے شیوخ کی معجم دو ہزار آدمیون کو پہونچتی ہے انکی تصانیف علوم مین ایک ہزار پانسو جز کو پہونچتی ہے منجملہ اونکے مدخل الی علم الصحیح او مستدرک علی الصحیحین ہین دار قطنی کے ساتھہ مباحثہ کیا اور دار قطنی نے اوسکو پسند فرمایا ۳۵۹ھ مین قاضی نیساپور کے ہو گئے تھے ایام دولت سامانیہ مین بعد اسکے قاضی جرجان کے ہو کر ممتنع ہو گئے بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ انکو حاکم اسلئے کہتے ہین کہ یہ قاضی ہو گئے تھے اور طہمانی نسبت ہے طرف ایک جد کے انکے اجداد سے جسکا نام طہمان تہا اور ابن البیع بفتح موحدہ و تشدید تحتیہ اوس سبب سے کہتے ہین کہ ایک

شخص انکے اجداد سے بیع تہا بیع کو لغت ہندی مین بیوپاری کہتے ہین انکی ولادت ۳۲۱ھ کو نیسابور
مین ہوئی انکے والد نے مسلم کو دیکہا تہا اور یہ اپنے باپ سے روایت رکہتے ہین اور ابو العباس اصم و
ابو عبد اللہ اخرم و ابو العباس بن محبوب و ابو عمرو بن السماک و ابو علی نیسابوری و دیگر اجلۂ علمای
اس فن سے اور ابوذر صاحب روایت بخاری و ابو یعلی خلیل و ابو القاسم قشیری و بیہقی و دیگر اساتذہ
اس صنعت کی انسے روایت کرتے ہین **حکایت** انکی وفات عجیب طور پر واقع ہوئی ایک دن حمام
مین آئے اور غسل کیا جب وہان سے نکلے تو ایک آہ کہینچی اور جان دیدی ہنوز لنگ بندہا ہوا تہا
اور کپڑے نہین پہنے تہے یہ واقعہ ماہ صفر ۴۰۵ھ مین ہوا بعد وفات کے انکو خواب مین دیکہا کہ کہتے
تہے مینے نجات پائی پوچہا کس چیز مین کہا حدیث کے لکہنے مین انتہی صحیح ہے حدیث شریف ایسی
ہی چیز ہے کہ اسکا لکہنا نجات بخشتا ہے تو پہر اسکے پڑہنے اور روایت کرنے اور اسکے پہونچانے کا
طرف لوگون کے اور خود اوسپر عمل کرنے کا کیا پوچہنا ہے اللّٰھم اجعلنا منہم واحشرنا فی
زمرتہم بجاہ صاحب الحدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارزقنا شفاعتہ یوم
القیامۃ آمین حمدویہ بفتح حای مہملہ و سکون میم و ضم دال مہملہ و سکون واو و فتح یای تحتیہ قالہ ابن خلکان

ترجمۂ ابن عبد البر صاحب کتاب تمہید واستیعاب رضی اللہ عنہ

یوسف بن عبد البر بن محمد بن عبد البر بن عاصم نمری قرطبی کبار علمای مغرب سے ہین حدیث شریف
واثر و ما یتعلق بہما مین امام عصر تہے جمعے کے دن کہ امام خطبے مین تہا ۳۶۸ھ ماہ ربیع الاول مین پیدا
ہوئے یہ اگرچہ خطیب بغدادی کے معاصر ہین لیکن انکا طلب کرنا علم حدیث کو قبل تولد خطیب سے ہے
انہون نے قرطبہ مین ایک جماعت علماء سے علم اخذ کیا اور روایت کی اور علماء دور دست نے انکے
واسطے اجازتین لکہین حفظ و اتقان مین سرآمد اہل زمان تہے مؤطا مین کتب مفیدہ تالیف کین منجملہ
اونکے کتاب التمہید ہے مرتب اسماء شیوخ مالک پر یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ پہلے اسکے مثل نہین ہوئی
اور یہ ستر جزو ہے یہ کتاب نادرۂ روزگار و سرمایۂ مجتہدان اولی الایدی والابصار سے ہے اور جمع اسماء
صحابہ مین ایک کتاب مفید جلیل لکہی مسمی باستیعاب اول امر مین ظاہری تہے بعد اوسکے مالکی ہوگئے

معہذا فقہ امام شافعی کی طرف بہی میل رکہتے ہین کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر اور کتاب العقل والعقلاء وماجار فی اوصافہم اور کتاب بہجۃ المجالس وغیرہ انکی تصنیف ہین روز جمعہ آخر ربیع الآخر سنہ ۴۶۳ کو مدینۂ شاطبہ شرقی اندلس مین انتقال کیا انتقال خطیب بغدادی کا بہی اسی سال مین ہوا یہ حافظ مغرب تہے اور وہ حافظ مشرق اور اس فن مین دونون امام وقت تہے نمری نسبت ہے طرف نمر بن قاسط کے کہ ایک قبیلہ کبیر ومشہور ہے رحمہ اللہ تعالی تمہید کا پورا نام یہ ہے التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید انکی ایک کتاب استذکار لمذاہب ایمۃ الامصار فیما تضمنہ الموطا من المعانی والآثار ہے یہ کتاب بڑی ہے بخط جلی قریب تیس جلد کے اور بخط خفی پندرہ جلد کے ہے +

ترجمہ مروزی رحمۃ اللہ تعالی

ابو اسحق مروزی ابراہیم بن احمد ایک امام ہین ایمۂ دین واصحاب وجوہ سے ابن سریج پر تفقہ کیا امام جلیل زاہد ورع بحر خضم غواص معانی دقیقہ تہے ریاست علم کی بغداد مین انکی طرف منتہی ہوئی اور فقہ نے انکے اصحاب سے بلاد مین انتشار پایا انہون نے شرح مختصر مزنی اور کتب دیگر اصول مین تصنیف کین آخر عمر مین مصر آگئے سال تو واسطہ مین اور یہ امام شافعی کی مجلس مین بیٹہے اور لوگ انپر جمع ہوئے اور انکی مجلس سے اکثر امام اصحاب حدیث کے آفاق واطراف کو گئے اور آفاق سے سواریان کس کر لوگ طرف انکے آئے وفات انکی مصر مین سنہ ۳۴۰ھ مین ہوئی نزدیک امام شافعی رضی اللہ عنہ کے دفن ہوئے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے حسن المحاضرہ مین انکا ذکر کیا ہے ابن خلکان فرماتے ہین کہ یہ اپنے زمانے کے امام تہے فتوی وتدریس مین فقہ ابو العباس بن سریج سے اخذ کی اور اوسمین بارع وفائق ہوئے درب مروزی بغداد مین انہین کی طرف منسوب ہے مروزی بفتح میم وسکون را وفتح واو بعد اوسکے زای معجمہ نسبت ہے طرف مرو شاہجان کے جو کہ ایک کرسی ہے کراسی خراسان سے یعنی پای تخت اور خراسان کے کراسی چار ہین نیسابور ہرات بلخ مرو اوسکو مرو شاہجان واسطے تمیز کے مرو الروذ سے کہتے ہین بانی اوسکا اسکندر ذو القرنین تہا اور پای ملک خراسان کا ہے اوسکی نسبت مین زا زیادہ کردیا جیسا کہ نسبت ری مین رازی بولتے ہین اور اصطخر مین اصطخرزی ولیکن یہ زیادت مختص

ہر بنی آدم ہے نزدیک اکثر اہل علم یہ نسب کے پس فلان مروزی کہین گے نہ توب مروزی بلکہ اوسکی نسبت
مین مروی بولین گے لبسکون را مہملہ اور بعض نے یہ فرق نہین کیا ہے +

ترجمہ محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ تعالی

ابو عبد اللہ امام فقہا ر بغداد مین پیدا ہوئے اور نیشاپور مین نشو و نما پایا ایک مدت مصر مین اقامت
کی بعدہ سمرقند مین وطن اختیار کیا اختلاف صحابہ و تابعین و من بعدہم سب سے زیادہ تر جانتے تھے انکی تصانیف
جلیلہ ہین حدیث و فقہ و عبادت مین سردار تھے انکے شیخ محمد بن عبد الحکم ہین محرم ۲۹۴ھ مین انتقال کیا اور
نوے کی دہائی مین تھے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے مروی ہے کہ دیار مصریہ مین محمد بن نصر اور محمد
بن جریر و محمد بن منذر جمع ہوئے اور گہر مین واسطے کتابت حدیث کے بیٹھے اونکے پاس قوت نہ تہا قرعہ
ڈالا تاکہ جسکے نام کا قرعہ نکلے وہی دوسرون کے کہانے کے واسطے سعی کرے قرعہ اونمین سے ایک کے
نام پر نکلا وقت قیلولہ کا تہا اونہون نے اوٹھکر نماز شروع کی اور اللہ تعالی سے دعا کی نائب مصر کہ اوس وقت
سوتا تہا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ فرماتے ہین تو سوتا ہے اور محمدین
کے پاس کوئی چیز نہین ہے کہ اوس سے قوت کرین امیر بیدار ہوا حال دریافت کیا لوگون نے ان
تین آدمیون کا ذکر کیا فی الفور ہزار دینار اونکی خدمت مین پہونچائے رحمہم اللہ تعالی +

ترجمہ بزّار رضی اللہ عنہ

ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزّار بتقدیم زای معجمہ بر را مہملہ جو کہ تخم فروشی کرتا ہے ہندی مین اوسکو
پنساری کہتے ہین یہ اہل بصرہ سے ہین علم حدیث شریف کا ہدبۃ بن خالد شیخ بخاری و مسلم اور عبد الاعلی
بن حماد و حسن بن علی بن راشد و عبد اللہ بن معاویہ جمحی سے حاصل کیا اور اِنسے ابو الشیخ و طبرانی و عبد الباقی
بن قانع اور دیگر محدثین روایت رکہتے ہین اپنی آخر عمر مین واسطے تعلیم علم اور نشر کرنے اون حدیثون کے
جو اونکے نزدیک تہین سفر کیا برعکس اوسکے جو متعارف ہے کہ ایام جوانی مین واسطے تحصیل و استفادہ
و تعلم کے سفر کرتے ہین اور ایک مدت اصفہان و شام مین باین نیت صالحہ اقامت کی کہ کہا ہے
تحصیل العلم من المہد الی اللحد اور ایک خلق کثیر کو علم حدیث شریف کا فیض دیا دارقطنی نے

اِنکا ذکر کیا ہے اور اِنپر ثنا کی ہے بعد اوسکے کہا کہ روایات مین خطا بھی رکہتے ہین بیشتر اپنے حفظ و یاد پر اعتماد
کرتے تھے اور نسخہ صحیحہ کو نہین دیکھتے تھے باین وجہ انکی روایت مین خطا واقع ہوتی تھی سنہ ۲۹۲ ہجری مین
رملہ مین بلاد شام سے وفات پائی رحمہ اللہ انکی مسند کو مسند کبیر بھی کہتے ہین اول اوسکا مسند ابی بکر رضی

ترجمہ ابن سعد صاحب الطبقات رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ محمد بن سعد زہری کاتب واقدی ایک فاضل نبیل ہین واقدی کے مصاحب رہے سفیان بن
عیینہ اور اونکے انظار و امثال سے سماع کیا اور اِنسے ابو بکر بن ابی الدنیا و ابو محمد حارث بن ابی اسامہ
تمیمی نے روایت کی اور ایک بڑی کتاب طبقات صحابہ و تابعین او اپنے وقت تک کے خلفا رمین
تصنیف کی اوسمین اجادہ و احسان کیا وہ پندرہ مجلد مین داخل ہوتی ہے صدوق ثقہ تھے اور کثیر العلم
غزیر الحدیث والروایہ کثیر الکتب یعنی کتب حدیث و فقہ وغیرہا تھے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ محمد
بن سعد ہمارے نزدیک اہل عدالت سے تھے اور اِنکی حدیث اِنکے صدق پر دال ہے کیونکہ اپنی بہت
سی روایت مین تحرّی کرتے تھے بنی العباس کے موالی مین سے تھے بسنہ ۲۳۰ ہجری بغداد مین وفات
پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی التاج المکلل +

ترجمہ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان قشیری مولیٰ بنی امیہ کے معروف بابن ابی الدنیا تھے انکی ولادت
سنہ ۲۰۸ مین ہوئی مکتفی باللہ کے مؤدب آتالیق تھے اونکے لڑکا پن مین یہ ایک شخص ہین ثقات مصنفین
اخبار و سیر سے انکی بہت سی کتابین ہین زیادہ ایک سو تالیف سے مشائخ حدیث سے جیسے علی بن
جعد و خلف بن ہشام و سعید بن سلیمان اور عدہ محدثون سے سماعت کی اور اِنسے ایک جماعت نے روایت
کی منجملہ اونکے ابو بکر شافعی صاحب غیلانیات اور حارث بن اسامہ صاحب مسند اور ابو بکر نجار و احمد بن
خزیمہ وغیرہم اس فن کے علماء ہین ابن ابی حاتم نے کہا کہ مینے اپنے والد کے ہمراہ اِنسے لکھا اور یہ
صدوق تھے اور جسوقت کسی کی مجالست کرتے تو اگر چاہتے اوسکو ہنسا دیتے اگر چاہتے تو رُلا دیتے
سنہ ۲۸۲ مین وفات پائی ذکرہ فی فوات الوفیات کذا فی الاتحاف +

۳۰

ترجمۂ ابوبکر شافعی صاحب غیلانیات رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم عبدربہ یہ بہی محدثین عراق سے ہین بغداد مین سکونت رکہتے تھے ولادت انکی جہبل مین کہ ایک شہر ہے متصل واسط کے سنہ ۲۶۰ ہجری مین ہوئی سنہ ۲۷۶ مین آغاز طلب علم کا کیا یہ بزاز تہے کپڑے فروخت کیا کرتے تہے موسی بن دشاکہ آخرین اصحاب اسمعیل بن عُلیّہ کے تہے اِنسے استفادہ اِس صنعت کا کیا اور محمد بن شداد کہ خاتمۂ یاران یحییٰ قطان کے تہے اُنسے بہی تکمیل کی اور ابوبکر بن ابی الدنیا و ابو قلابہ رقاشی اور دیگر محدثین اجلہ کا تلمذ کیا طرف جزیرہ و مصر اور دور شہرون کے واسطے طلب اس علم شریف کے سفر کئے دارقطنی و عمر بن شاہین و ابن المحاملی و ابو طالب بن غیلان و ابن بشران و ابوعلی بن شاذان و دیگر علماء اس فن کے اِنکے شاگرد ہین دارقطنی و خطیب نے اِنکی تعریف و توصیف کی ہے اِنکی وفات سنہ ۳۵۴ ہجری مین ہوئی فوائد انکی کتاب ہے جسکو غیلانیات بہی کہتے ہین اسلئے کہ شیخ ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان سروی نے اِس کتاب کی روایت کی او نکی طرف نسبت مشہور ہوگئی یہ کتاب کل گیارہ جزو ہے دارقطنی نے اِنکی رباعیات کو رسالۂ مستقل مین جدا لکہا ہے کہ اکثر متداول ہے اور وقت تحصیل اجازت و سماع کے اوسکو پڑہتے ہین

کذا فی بستان المحدثین

۳۱

ترجمۂ ابن عساکر صاحب تاریخ دمشق رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ ابوالقاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین معروف با بن عساکر دمشقی ملقب بہ ثقۃ الدین اپنے وقت مین محدث شام کے اور اعیان فقہای شافعیہ سے تہے حدیث شریف او نپر غالب ہوئی اور اوسکے ساتہہ مشہور ہوگئے اور حدیث کی طلب مین مبالغہ کر کے ایسی چیز جمع کی کہ اِنکے غیر کو اتفاق نہوا رحلت و طواف و گشت و سفر بلاد کا کیا اور مشائخ سے ملاقات کی رحلت مین حافظ ابوسعد عبدالکریم بن سمعانی کے رفیق تہے درمیان متون و اسانید کے جمع کر کے حافظ دنیا ہوئے سماعت اِنکی بغداد مین سنہ ۵۲۰ مین اصحاب برمکی و تنوخی و جوہری سے ہے دمشق کی طرف رجوع کیا خراسان گئے نیشاپور و ہرات و اصبہان و جبال مین داخل ہوئے تصانیف مفیدہ تالیف کئے

تخریج تخاریج کے جمع و تالیف مین احادیث محفوظہ پر خوب کلام کرتے تھے دمشق کی تاریخ کبیر اسی جلد
مین انکی تالیف سے ہے تاریخ بغداد کے طور پر ہے اوسمین عجائب لائے ہین سوای اسکے اونکی اور تولیف
بہی ہین اور شعر لاباس بہ کہتے تھے انکی ولادت اول محرم سنہ ۴۹۹ھ مین ہوئی اور سنہ ۵۷۱ کو دمشق مین
وفات پائی نزدیک اپنے والد واہل کے مقابر باب الصغیر مین مدفون ہوئے سلطان صلاح الدین
و شیخ قطب الدین نیشاپوری نماز جنازے مین حاضر ہوئے دو شخص اور با بن عساکر معروف ہین ایک
تو ابو منصور عبد الرحمن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی ملقب بہ فخر الدین معروف
با بن عساکر فقیہ شافعی علم و دین مین اپنے وقت کے امام تھے یہ ابن عساکر صاحب تاریخ کے برادر زادے
ہین ولادت انکی سنہ ۵۵۰ مین ہوئی اور دسوین رجب روز چہارشنبہ سنہ ۶۲۰ کو انتقال کیا قبر انکی دمشق
کے باہر مقابر صوفیہ مین ہے دوسرے عبد الصمد بن عبد الوہاب بن زین الامناء ابی البرکات حسن بن محمد
بن عساکر امام محدث زاہد امین الدین ابو الیمن دمشقی شافعی نزیل حرم یہ اپنے دادا اور شیوخ عصر سے سماعت
رکہتے ہین انکی ولادت سنہ ۶۱۴ مین ہوئی اپنے وقت مین حجاز کے شیخ تھے حدیث شریف مین انکی
تالیف ہے امام نووی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہین سنہ ۶۸۶ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف ٭

ترجمہ اسماعیلی صاحب صحیح رحمہ اللہ تعالی

ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل بن عباس اسماعیلی یہ شہر جرجان مین امام وقت تھے فقہ و حدیث
مین لوگ انکو مقتدا شمار کرتے تھے سنہ ۲۷۷ مین اکیس برس بعد وفات امام بخاری سے پیدا ہوئے
بعض محدثین عمدہ نے لکہا ہے کہ اونکو لائق تہا کہ کوئی کتاب مستقل سنن مین تصنیف کرتے کیونکہ وہ درجہ
اجتہاد کو پہونچ گئے تھے بہت سی کتابین اونکو یاد تہین اور علم افزو ذہن سلیم اونکو نصیب ہوا تہا
نہ یہ کہ تابع بخاری کے ہون اور فقط اونکی مرویات کی اسانید کو بیان کرین حضرت شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی قدس سرہ بستان المحدثین مین فرماتے ہین کہ سوای اس مستخرج کے اونکی اور تصانیف بہی ہین
ایک معجم اور مسند کبیر بہت بڑا قریب سو جلد کے ہے لیکن وہ مسند مشہور نہوا وفات اونکی غرۂ صفر سنہ ۳۷۱
کو ہوئی یہ صحیح مستخرج ہے صحیح بخاری پر شیخ الاسلام ابو الفضل ابن حجر رحمہ اللہ نے اوس سے انتخاب کیا

تعلیقات بخاری کو کہ اسماعیل نے اونکا وصل کیا ہے جدا لکھا ہے اوسکو منتقی ابن حجر کہتے ہین اِنکا
حال بہ تفصیل بستان مین لکھا ہے

ترجمۂ یحیی بن معین رضی اللہ عنہ صاحب تاریخ

فی اسماء الرجال ابوزکریا یحیی بن معین مُرّی یہ موالی بنی مرہ سے تھے اِنکا وطن بغداد ہے سنہ ۱۵۸
ہجری مین پیدا ہوئے اِنکے والد عمدۂ نولیسندگان دفتر سے تھے اور انشا مین بہی خوب دستگاہ رکھتے
تھے کہتے ہین کہ یحیی بن معین کو اپنے والد کی میراث سے لاکہہ درہم نقد ہاتہہ آئے تھے بایں سبب
وہ کمال ثروت رکھتے تھے ہشیم و ابن مبارک و معمر بن سلیمان بن طرخان اور اِنکے اقران سے سماع
رکھتے ہین امام احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد نے اِنسے استفادہ کیا ہے اس فن کے اماموں سے
ایک امام ہین نقد احادیث و معرفت احوال رجال و کثرت معلومات و محفوظات مین اپنا نظیر نہین
رکھتے تھے اِنسے منقول ہے کہ مین نے اپنے ہاتہہ سے لاکہہ حدیثین لکھی ہین **حکایت** اِنکو بعد
وفات کے خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا کہ مجھکو بخشش و بہت عطایا
دیے منجملہ اونکے تین سو حورتون حورعین سے میرا نکاح کیا **حکایت** سنہ ۲۳۳ ہجری مین بغداد سے
حج کو روانہ ہوئے اول مدینہ منورہ مین پہونچکر زیارت سے فارغ ہوئے پہر خانۂ کعبہ کا قصد کیا اول
منزل مین سو رہے تھے کہ ایک ہاتف نے اونکو آواز دیا کہ ای ابوزکریا تو ہماری ہمسائگی سے کہان
جاتا ہے معلوم کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح مبارک ہے کہ اونکو ساتھہ اوس تشریف کے
مشرف فرمایا جلد پہر گئے اور مدینے مین اقامت کی اور بعد تین روز کے وفات پائی اِنکی سعادت سے ایک
یہ بات ہے کہ انکو اوسی تختے پر غسل دیا کہ جسپر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو غسل دیا تہا انکو نظم کی طرف
بہی میل تہا یہ چند بیت اوس سے ہین ؎

المال یُنفد حلّه وحرامه	یومًا ویبقی فی غدٍ آثامه
لیس التقی بمتقٍ فی دینه	حتی یطیب شرابه وطعامه
ویطیب ما یحوی وتکسب کفه	ویکون فی حسن الحدیث کلامه

نطق النبی لنا بہ عن ربہ	فعل النبی صلی اللہ وسلامہ

کذا فی البستان تاج المکلل مین انکا ترجمۂ حافلہ لکہا ہے اور انکا نسب یون ذکر کیا ہے کہ ابوزکریا یحییٰ بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ مشہور امام عالم حافظ متقن تہے کہتے ہین کہ یہ قریۂ نقیا ی نام کے تہے جو کہ انبار کی طرف ہے اور انکے والد عبد اللہ بن مالک کے کاتب تہے کسی نے کہا خراج رے پر تہے اونکا انتقال ہوا تو اپنے فرزند یحیی کے واسطے الف الف درہم اور پچاس ہزار درہم چہوڑے انہون نے سارا مال حدیث شریف پر خرچ کر دیا کسی نے انسے پوچہا کہ تمنے کتنی حدیثین لکہین کہا مینے اپنے اس ہاتہہ سے چہ لاکہہ حدیثین لکہین راوی اس خبر کے احمد بن عقبہ نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ محدثین نے انکے واسطے اپنے ہاتہون سے بارہ ۱۲ لاکہہ حدیثین لکہین خطیب نے انکی وفات ساتوین ذی قعدہ ۲۳۳ھ ہجری مین لکہی ہے پہر صاحب تاج نے اسکو غلط کہا ہے اسلئے کہ وہ حج کے واسطے مکے گئے پہر مدینۂ منورہ کی طرف آئے اور وہین انتقال کیا جس شخص نے حج کیا وہ کیونکر اوس سال کے ذی قعدہ مین مرسکتا ہے پہر ابن خلکان سے نقل کیا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ قبل حج کرنیسے مرے +

ترجمۂ ابن حبان رحمہ اللہ صاحب صحیح

ابوحاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد انکا نسب زید مناۃ بن تمیم کی طرف پہونچتا ہے پس یہ تمیمی ہین اور انکو بستی بہی کہتے ہین اسلئے کہ بست مین ساکن تہے جو کہ سیستان مین ہے یہ شاگرد ہین نسائی کے اور ابو یعلی موصلی و حسن بن سفیان و ابوبکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بہی تلمذ کیا ہے خراسان سے مصر تک سیر کیا اور ہر عالم سے فیض لیا سوای علم حدیث کے اور علوم بہی رکہتے تہے فقہ لغت طب نجوم کو خوب جانتے تہے حاکم نے انسے اخذ کیا اور انکی شاگردی کی اور خود ابن حبان نے کتاب الانواع مین کہا ہے کہ لعلنا کتبنا عن الفی شیخ انکی وفات ۳۵۴ھ دوسری شوال روز جمعہ مین ہوئی انکی صحیح کو تقاسیم و انواع بہی کہتے ہین اسکے سوا اور تصانیف کثیر مشہور ہین بستان المحدثین مین بعض کتب کا ذکر فرمایا ہے کشف الظنون مین کہا ہے ابوعبد اللہ محمد بن محمد بن جعفر

البستی المعروف بابی الشیخ الحافظ المتوفی سنۃ اربع وخمسین وثلثماتہ +

ترجمۂ ابن مبارک رضی اللہ عنہما صاحب کتاب الزہد والرقاق

ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مبارک بن واضح حنظلی مروزی انکے والد ماجد غلام ترک ایک تاجر کی تجار ہمدان سے مملوک تہے وہ تاجر بے حنظلہ سے تہا جوکہ ایک قبیلہ ہے بنی تمیم سے اسلئے اونکو حنظلی کہتے ہین لسبب نسبت ولاکے **حکایت** تاریخ عامری مین کہا ہے کہ انکے والد جناب مبارک نہایت متورع ومتقی تہے اونکو اونکے مالک نے اپنے باغ کا داروغہ کیا تہا مالک نے کہا کہ ایک ترش انار باغ سے لاؤ وہ گئے لے آئے انار شیرین نکلا کہا کہ مینے تو ترش انار منگایا تہا مبارک نے کہا مین کیا جانون کو درخت مین شیرین لگتے ہین اور کس درخت مین ترش ہوتے ہین جسنے اونکو چکہا ہو وہ یہ فرق جانتا ہے مالک نے کہا تو نے ابتک نہین چکہا کہا آپنے چکہنے کا اذن نہین دیا ہے مین تو نگہبانی بجالاتا ہون جوکہ میری خدمت کالازمہ ہے مالک اونکی اس دیانت وامانت سے بہت خوش ہوا اور کہا تو تو اسکے قابل ہے کہ میری مجلس مین رہے اور باغبانی دوسرے کے سپرد کردی ابن خلکان نے اس حکایت کو بحوالہ بعض نسخ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے اور اسی طرح طرطوشی نے اول سراج الملوک مین اوسکو ذکر کیا ہے لیکن بستان المحدثین مین موافق اس کتاب کے ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے۔ **حکایت** اونکے مالک نے ایکدن اپنی لڑکی کی شادی کے باب مین جوکہ حد جوانی کو پہونچ گئی تہی اونسے مشورہ پوچہا مبارک نے کہا کہ جاہلیت کے عرب تو اپنی بیٹی حسب ونسب کے واسطے دیتے تہے اور یہود واسطے مال کے اور نصاری واسطے جمال کے اور اسلام مین اعتبار دین کا ہے ان چار مین سے جو پسند خاطر شریف ہو وہ اختیار فرمائین انکے مالک کو انکی عقل بہت پسند آئی گہر مین جاکر لڑکی کی ماں سے یہ مشورہ بیان کیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ لڑکی مبارک کو دون کہ وہ ورع وتقوی ودینداری مین سرآمد زمانہ ہے گو غلام ہے اونکی ماں بہی راضی ہوگئی لڑکی اونکو دیدی اوس سے عبداللہ بن مبارک پیدا ہوئے انکا تولد ۱۱۳ھ یا ۱۱۹ھ مین ہوا انہون نے اوس تاجر کا بہت سا مال وراثت مین پایا ایام جوانی مین مبتلای شرب نبیذ تہے اور جو کچہ اس شغل کے لوازم سے ہے یعنی ملاہے وسرود سننا اور صحبت

یاران کنڈائی کی اوسکو بہی ہاتہہ سے نہ دیتے تہے ایک بار موسم تختگی سیب مین باغ کے اندر آئے اور یارون رفیقون کو بہی بلایا اور طعام و شراب بتکلف حاضر کرکے لہو و طرب مین مشغول ہوئے یہانتک کہ مستی غالب ہوئی اور بیہوش پڑے آخر سحر کو بیدار ہوئے چاہا کہ چنگ لیکر بجائین دیکہا کہ چنگ آواز نہین دیتا ہے چونکہ اس کام مین مہارت تمام رکہتے تہے اوسکے تارون کو مضبوط و محکم کیا پہر بہی اوسنے آواز نہ دی اور اللہ کی قدرت سے بولا اور یہ آیت شریف پڑہی الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ و ما نزل من الحق انہون نے متنبہ ہوکر چنگ کو توڑ پہوڑ ڈالا نبیذ کو پہینک دیا جامہای منقش و رنگا رنگ کو پہاڑ کر علم و عبادت کی طلب کے واسطے نکلے اس حکایت کو ابو عبد اللہ بن حماد بہمین اسلوب تاریخ مختصر المدارک مین لائے ہین اور طبقات کفوی مین اور طرح مذکور ہے بعد ذکر قصہ باغ و شرب و سکر کے کہا ہے کہ جب وہ سوئے تو دیکہا کہ ایک جانور خوش الحان اونکے سر پر کسی درخت کے اوپر یہی آیت پڑہ رہا ہے بستان المحدثین مین فرمایا ہے احتمال ہے کہ اول خواب مین جانور کی آواز سے خبر کی ہو پہر بیداری مین بآواز چنگ اوسکی تاکید فرمائی ہو بہرحال اس شغل مین مراد و مجذوب وہی تہے اول امر مین حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردون سے تہے اور اونکی فقہ کا طریق سیکہتے تہے جب حضرت امام نے وفات پائی تو مدینہ منورہ مین نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تفقہ کیا اس جگہہ سے اونکا اجتہاد گویا ہیئت مجموعیہ ہر دو طریق کا ہے اسی لئے حنفیہ اونکو خود سے شمار کرتے ہین اور مالکیہ اپنے طبقات مین لکہتے ہین اور محدث اپنے طبقات مین لاتے ہین تمام عمر اونکی سفر مین گذری کبہی حج مین کبہی غزو مین کبہی تجارت کے واسطے اقالیم اسلام مین گشت کیا امام مالک و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و ہشام بن عروہ و عاصم احول و سلیمان تیمی و حمید طویل و خالد حذا اور دیگر علماء کبار تابعین و تبع تابعین سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا اور سائر طبقات عمدۂ محدثین کے جیسے عبد الرحمن اسدی و یحیی بن معین و ابو بکر و عثمان پسران ابی شیبہ و امام احمد و حسن بن عرفہ اونکے شاگرد ہین وہ فرماتے تہے کہ مینے چار ہزار شیخ سے علم جمع کیا ہے لیکن مین روایت نہین کرتا ہون مگر ہزار آدمی سے عجائب سے یہ بات ہے کہ سفیان ثوری نے کہ اونکی اجل شیوخ سے ہین اونسے اخذ

کیا ہے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ باوجود اوس کمال کے جو حیرت دہ اہل کمال ہے فرماتے تھے کہ
مینے بہت جہد کیا کہ تین رات دن تمام سال مین ابن مبارک کی وضع پر گزار ون مجھکو میسر نہوا کبھی یون
فرماتے کہ کاش میری تمام عمر برابر اوسکے تین دن رات کے ہوتی **حکایت** حسن بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ ایک دن نماز عشا پڑھکر ہمراہ ابن مبارک کے نکلا وہ چاہتے تھے کہ اپنے گھر جائین اور رات بہت
سرد تھی جب ہم دروازۂ مسجد پر پہونچے تو مینے اونسے ایک حدیث کا ذکر کیا اونہون نے جواب مین
شروع کیا مین اوسی جگہہ کھڑا رہا یہانتک کہ مؤذن آیا اور فجر کی اذان دی اونکی تورع کی حکایات عجیب
منقول ہین بستان المحدثین وغیرہ کتب مین اونکو ذکر کیا ہے **حکایت** جسدن کہ ابن مبارک شہر رقہ
مین داخل ہوئے ہارون رشید خلیفۂ عباسی بہی وہان تھے تو تمام شہر مین شور پڑا اور غلغلہ بلند ہوا اور
لوگ دوڑے زنان خاصہ ہارون رشید مین سے ایک عورت نے محل کے اوپر سے یہ شور و غوغا دیکھکر پوچھا
کہ یہ سب غوغا کیا ہے اور کسکے واسطے ہے کہا کہ ایک عالم خراسان سے آیا ہے اوسکو عبد اللہ بن مبارک
کہتے ہین وہ بولے کہ بادشاہی حقیقت مین یہی ہے جو یہ شخص رکھتا ہے نہ وہ جو ہارون رشید رکھتا ہے
کیونکہ وہ بزور چابک و چوبدستی لوگون کو جمع کرتا ہے **حکایت** حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ
عنہ نے اونکے حق مین فرمایا ہے قسم ہے اس گھر کے رب کی کہ میری دونون آنکھون نے اوسکا مثل
نہین دیکھا ہے ایک دن لوگ اونکے پاس واسطے طلب علم حدیث شریف کے آئے اور کہا ای عالم
دمشق کے ہمکو حدیث کرو حضرت سفیان ثوری وہان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا ویحکم عالم المشرق
والمغرب وما بینہما ان کنتم تعلمون یعنی تمہاری خرابی ہو وہ تو مشرق مغرب کے اور جو اونکے بیچ ہے
اوسکے عالم ہین اگر تم جانتے ہو **حکایت** ابو علی غسانی نے کہا کہ ابن مبارک سے پوچھا کہ کون افضل
ہے معاویہ بن ابی سفیان یا عمر بن عبد العزیز فرمایا وہ غبار جو معاویہ کی ناک مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے گھسا وہ ہزار بار عمر بن عبد العزیز سے بہتر ہے معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی اور جب آپنے کہا سمع اللہ لمن حمدہ تو معاویہ نے کہا ربنا ولک الحمد کہا پھر
اسکے بعد اور کیا ہوگا یہ دو شعر بہت پڑہا کرتے تھے ؎

واذا صاحبت فاصحب ماجدا	ذا عفاف وحیاء وکرم
قوله للشیٔ لا ان قلت لا	واذا قلت نعم قال نعم

اونکے کلام بلاغت نظام سے یہ چند لولوی آبدار وگوہر شاہوار ہین کہ واسطے آویزۂ گوش حق نیوش
طالب صادق کے کافی ووافی ہین تعلمنا العلم للدنیا فدلنا علی ترک الدنیا یعنی ہمنے علم کو دنیا کے
واسطے سیکہا سواوسنے ہمکو ترک دنیا پر رہنمائی فرمائی یہ بہی فرماتے تھے کہ اول علم مین چاہیے کہ نیت
صحیح ہو بعد اوسکے حرف استادون کا بکمال توجہ سننا بعد اوسکے بتامل فہم کرنا بعد اوسکے اوسکو حفظ کرنا
بعد اوسکے تلامذہ ومستفیدون مین نشر کرنا پہیلانا اور جسنے ان پانچ شرطون سے ایک کو فوت کیا
اوسکے علم مین نقصان ظاہر ہوا یہ بہی فرماتے تھے کہ مینے چار ہزار حدیث سے چار باتین انتخاب
کی ہین ایک یہ کہ دنیا کے مال پر مغرور نہ ہونا چاہیے اور فریب نہ کہانا چاہیے دوسرے یہ کہ پیٹ
مین اوس چیز کو داخل نہ کرنا چاہیے جسکے ہضم کی کما وکیفا طاقت نہین رکہتا ہے تیسرے یہ کہ
علم سے اوس قدر سیکہنا چاہیے کہ نافع ہو چوتھے یہ کہ عورت پر کسی چیز مین اعتماد نہ کرنا چاہیے جب
اونکی وفات قریب ہوئی اور علامات احتضار کے ظاہر ہوگئے تو اپنے غلام نضر نام کو جو کہ معتبرین
رُوات حدیث سے ہے فرمایا کہ مجہکو فرش سے خاک پر ڈالدے غلام رونے لگا فرمایا تو کیون روتا
ہے کہا آپ کی ثروت ودولت یاد آئی اور آپ کی یہ حالت غربت ومسافرت وبیکسی کی دیکہکر بیتاب
ہوگیا فرمایا خاموش مین ہمیشہ خدا سے چاہتا تہا کہ زندگانی میری دولتمندون کی زندگانی ہو اور مرنا
میرا مثل مرنے خاکسارون کے انکی وفات کا غربت وسفر مین اتفاق ہوا غزو سے پہرے تھے
راہ مین قصبۂ ہیت کو پہونچے جو کہ توابع موصل سے ہے بیمار ہوگئے جان بحق تسلیم کی یہ واقعہ رمضان
سنہ ۱۸۱ ہجری مین واقع ہوا بعد وفات کے صالح آدمیون نے خواب مین دیکہا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ
ابن مبارک فردوس اعلے مین پہونچے موضع ہیت بکسر ہاء وسکون تحتانیہ اور بعد اوسکے فوقانیہ ایک
شہر ہے فرات پر فوق انبار اعمال عراق سے لیکن بر شام مین ہے اور انبار بر بغداد مین اور فرات
درمیان ان دونون کے فاصل ہے جیسا کہ دجلہ میان انبار وبغداد کے فاصل ہوا ہے اور انکی

قبر ظاہر ہے زیارت کی جاتی ہے رضی اللہ عنہ

ترجمۂ بیہقی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل النبوۃ وشعب الایمان وغیرہ مولفات نافعہ ابوبکر

احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسی بیہقی خسروجردی فقیہ شافعی حافظ کبیر مشہور اپنے وقت مین پیشوایان ومقتدایان حدیث وفقہ سے ایک شخص تھے انکی تحقیقات علوم مین بہت ہین مباحثہ ومناظرہ مین بغایت انصاف کے رعایت فرماتے تھے تصانیف انکی بیشمار ہین کہتے ہین کہ ایک ہزار جز کو پہونچی ہین علم مین انکا ثانی نہین ہے بعض نے کہا ہے سات آدمی ہین کہ اونہون نے اسلام مین تصنیف کی اور مسلمانون نے اونکی تصانیف سے نفع لیا ایک دارقطنی دوسرے حاکم ابوعبداللہ نیسابوری تیسرے ابومحمد عبدالغنی بن سعید لذوی مصری چوتھے ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی پانچوین ابوعمرو بن عبدالبر نمری حافظ اہل مغرب چھٹے بیہقی ساتوین خطیب بغدادی انہون نے فقہ کو شیخ صعلوکی سے حاصل کیا اور حدیث کی روایت حاکم نیسابوری وابوطاہر محمد بن زیادی وابن فورک وابوعبداللہ سلمی سے کی انکی تصانیف مشہورہ سے یہ کتب ہین کتاب السنن دو جلد کتاب دلائل النبوۃ تین جلد کتاب معرفۃ العلوم کتاب بعث ونشور ایک جلد کتاب آداب کتاب فضائل صحابہ کتاب فضائل اوقات کتاب شعب الایمان دو جلد کتاب خلافیات ۲ جلد کذا فی اشعۃ اللمعات بستان المحدثین مین لکہا ہے کہ معمورہای اسلام کا گشت کیا اور باوجود اس تمام تبحر وعلو اسناد کے سنن نسائی وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ اونکے نزدیک نہ تھے ان تین کتابون پر کما ینبغی اطلاع نہین رکہتے تھے حق تعالی نے اونکے علم مین برکت عظیم دی اور بکمال قوت فہم عطا فرمائی تصانیف عجیبہ اونسے یادگار ہین کہ مثل اونکے تصانیف سابقین سے ظاہر نہوا منجملہ اونکی تصانیف گزیدہ ونافعہ سے کتاب الاسماء والصفات دو مجلد ہے سبکی نے کہا لا اعرف لہ نظیر اور کتاب الاعتقاد ایک جلد اور کتاب دعوات الکبیر ایک جلد سبکی نے کہا مین اسپر قسم کہاتا ہون کہ ان کتابون کا عالم مین نظیر نہین ہے اور کتاب الزہد ایک جلد اور کتاب الترغیب والترہیب ایک جلد **حکایت** جب انہون نے تصنیف کتاب معرفۃ السنن والآثار مین شروع کیا تو ایک صالح نے خواب مین دیکہا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کسی جگہہ مین ہین اور اونکے دست مبارک مین چند

حکایت مجزا اس کتاب کے ہین اور فرماتے ہین کہ ہمنے آج کتاب فقیہ احمد سے ساتھہ جزو لکھے یا پڑہے **حکایت** ایک اور فقیہ نے بہی امام شافعی کو خواب مین دیکھا کہ جامع مسجد مین ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہین اور فرماتے ہین کہ آج ہمنے کتاب فقیہ احمد یعنی بیہقی سے فلان حدیث استفادہ کی **حکایت** محمد بن عبدالعزیز مروزی فقیہ مشہور فرماتے ہین کہ مین ایک دن خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک صندوق زمین سے طرف آسمان کے اوڑتا ہوا جارہا ہے او گرداگرد اوسکے ایک ایسا نور درخشندہ ہے کہ آنکھہ کو خیرہ کئے دیتا ہے مین پوچھتا ہون کہ یہ کیا چیز ہے فرشتے کہتے ہین کہ یہ صندوق بیہقی کی تصانیف کا ہے کہ بارگاہ کبریا مین مقبول ہوا کبہی شعر کی طرف بہی مائل ہوتے تہے یہ چند بیتین اونکے نظم شریف سے ہین ۵

من اعتز بالمولی فذاك جليل	ومن رام عزا من سواه ذليل
ولو ان نفسی مذبراها مليكها	مضی عمرها فی سجدة لقليل
احب مناجاة الحبيب باوجه	ولكن لسان المذنبين كليل

انکی ولادت ماہ شعبان ۳۸۴ھ مین ہوئی اور دہم ماہ جمادی الاولی ۴۵۸ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی لیکن ایک تابوت مین رکہکر بیہق کو لیگئے اور خسروجرد مین دفن کیا بیہقی نسبت ہے طرف بیہق کے کہ نام چند دیہہ ست متصل ہم در بست کرو ہی نیشاپور مجموع آن دیہات را بیہق گویند مثل بارہ دہر یانہ در نواح دہلی وکلان ترین آن دہات خسروجرد ست مدفن بیہقی ابن خلکان نے کہا خسروجرد بضم خاء معجمہ وسکون سین وفتح راء مہملتین وسکون واو وکسر جیم بعد اوسکے راء ودال مہملتین ہین رحمہ اللہ تعالے

ترجمہ عبد بن حمید رحمہ اللہ صاحب مسند

ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر کشی شروع ۲۰۰ھ ہجری کو اپنے وطن سے رحلت کی انکو علم حدیث شریف کے طلب کرنیکا شوق جوانی مین پیدا ہوا یزید بن ہارون وعبدالرزاق ومحمد بن بشیر ودیگر ائمہ فن حدیث سے استفادہ کیا مسلم رحمہ اللہ صاحب صحیح وترمذی رحمہ اللہ ودیگر محدثین کرام انسے بہت روایت رکہتے ہین امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح کی دلائل النبوۃ مین بطریق تعلیق انسے روایت

کرتے ہین یہ اس فن کے ایمہ سے تھے اور بہت ثقہ و معتبر تھے ۲۴۳ھ مین رحلت فرمائی انکی تصانیف سے ایک تو مسند ہے جسکو مسند کبیر کہتے ہین اسلئے کہ اس مسند سے ایک انتخاب کرکے مسند صغیر بنایا ہے دوسری ایک تفسیر ہے جو کہ دیار عرب مین متداول و مشہور ہے انکے سوا اور تصانیف بھی ہین رحمہ اللہ کذا فی البستان کش بالفتح ایک گانون ہے جرجان مین ✤

ترجمہ دیلمی صاحب فردوس رحمہ اللہ تعالی

حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی یہ ہمدان مین تھے تاریخ ہمدان بھی انکی تصانیف سے ہے یوسف بن محمد بن یوسف مستملی و سفیان بن حسن بن فنحویہ و عبد الحمید بن حسن قضاعی و عبد الوہاب بن مندہ و احمد بن عیسی دینوری و ابو القاسم بن السری و دیگر علمای بیشمار سے علم حدیث کا اخذ کیا ہمدان و اصفہان و بغداد و قزوین و دیگر شہرہای اسلام کا گشت کیا حافظ یحیی بن مندہ نے انکے حق مین کہا ہے کہ ایک جوان زیرک حسن الخلق مذہب سنت مین متصلب اور اعتزال سے دور ہے مردکم گو دلیر دل ہے لیکن اوسکے اتقان معرفت و علم مین قصور ہے صحیح سقیم حدیثون مین تمیز نہین کرتا ہے اسی لئے اوسکی اس کتاب مین موضوعات و واہیات تودہ تودہ مندرج ہین انکا بیٹا شہردار دیلمی اور حافظ ابو موسی مدینی و حافظ ابو الفلاح حسن بن احمد عطاء رازی انسے روایت رکھتے ہین نہم رجب ۵۰۹ھ ہجری مین وفات پائی انکے فرزند شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی کنیت ابو منصور ہے حدیث شریف کے علم کی معرفت و فہم مین اپنے والد سے بہتر تھے چنانچہ سمعانی نے بھی انکے حق مین فہم و معرفت کی گواہی دی ہے اور علم ادب کو بھی خوب جانتے تھے مرد سبکروح و عابد تھے اپنی مسجد مین جمے رہتے تھے غالبًا شغل اسماع حدیث اور اوسکے لکھنے مین اوقات بسر کرتے تھے طلب علم حدیث مین اپنے والد کے ساتھ شریک تھے ۵۰۵ھ سفر اصفہان مین اونکے ہمراہ تھے اور بعد وفات اپنے والد کے ۵۳۰ھ مین طرف بغداد کے جاکر بہت سے استادون سے تحصیل کی اور بعض محدثون سے اجازت حاصل فرمائی کتاب فردوس مثل جامع صغیر کے حروف تہجی پر مرتب ہے اوسکو اس وضع پر انھون نے ترتیب دی ہے اور اس کتاب کی سندون کو بمحنت تمام جمع کیا ہے جب اوسکی تنقیح و ترتیب سے فارغ ہوئے

تو انکے فرزند ابو مسلم احمد بن شہردار دیلمی اور ایک اور جماعت نے اونکے شاگردون سے اس کتاب کو اونسے
روایت کی وفات شہردار کی ۵۵۸ھ مین ہوئی نسب اس خاندان کا فیروز دیلمی کی طرف پہونچتا ہے جو کہ
اسود عنسی کے قاتل تھے اونکے حق مین جناب رسالت مآب نے فرمایا ہے فاز فیروز اور وہ صحابی تھے رض

ترجمہ ابن المنذر صاحب کتاب الاشراف فی مسائل الخلاف رضی اللہ عنہ

ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری حرم شریف کے مجاور تھے وہان علم حدیث کی تعلیم کرتے تھے اسلئے
انکو شیخ الحرم بھی کہتے ہین انکی کتابین نادرۂ وقت تھین کہ انسے پہلے اسلام مین مثل اونکے تصنیف
نہین ہوئین منجملہ اونکے ایک یہ کتاب ہے دوسری کتاب المبسوط فقہ مین اور کتاب الاجماع و کتاب التفسیر
و کتاب السنن وغیرہ بالجملہ انکی تصانیف مایۂ اجتہاد و تحقیق ہین علم فقہ و معرفت اختلاف علما اور ہر ایک
کی ماخذ و دلیل پہچاننے مین بہت ماہر تھے اور خود مجتہد تھے کسی کی تقلید نہین کرتے تھے لیکن ابواسحق
نے اونکو اپنے طبقات مین زمرۂ فقہاء شافعیہ مین لکھا ہے اسلئے کہ امام شافعی کے اجتہاد کے ساتھہ انکا
اجتہاد بکثرت متولد ہوتا تھا شیخ ابواسحق نے کہا ہے کہ اونکی تصانیف کی سب کو احتیاج ہے خواہ
اونکے مذہب کے موافق ہو یا مخالف کیونکہ آئین استنباط و طریق اجتہاد سیکھتا ہے علم حدیث مین محمد بن
میمون و ربیع بن سلیمان و محمد بن اسمعیل صائغ و محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم و دیگر اجلۂ محدثین کے
شاگرد ہین اور دمیاطی محمد بن یحییٰ بن عمار اور ابوبکر بن المقری اور دیگر محدث عمدہ انکے شاگرد ہین
۳۱۸ھ مین وفات پائی انکی کتاب الاشراف بنہایت نفیس ہے اسمین اختلاف علماء کا مع دلائل
کے ذکر کیا ہے اور حدیثون کو اس طور پر بیان کیا ہے کہ اجتہاد و استنباط آسان ہو گیا رحمہ اللہ تعالےٰ

کذا فی البستان

ترجمہ سعید بن منصور صاحب سنن رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوعثمان سعید بن منصور بن شعبہ مروزی کہتے ہین کہ یہ اصل مین طالقانی ہین آخر کو بلخ مین سکونت اختیار
کی جب انکی عمر آخر کو پہونچی تو مکۂ معظمہ مین مجاور ہو گئے ماہ رمضان ۲۲۹ھ کو وہین وفات پائی انکی
عمر درمیان اسی اور نوے ۹۰ کے تھی امام مالک رحمہ اللہ سے مؤطا اور حدیث دیگر حاصل کئے

لیث بن سعد و ابو عوانہ و فلیح بن سلیمان و دیگر محدثین اوس طبقے سے استفادہ کیا امام احمد و مسلم و ابوداؤد
و خلائق بسیار نے انسے روایت کی امام احمد رحمہ اللہ انکی بہت تعظیم فرماتے تھے اور انکی ثناء و تعریف کرتے
تھے ابو حاتم نے انکی توثیق و تعدیل واجبی کی ہے یہ قوی الحفظ تھے دس ہزار حدیثین یاد سے لکھواتے
تھے رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۱

ترجمہ ابو عوانہ صاحب صحیح یعنی مستخرج صحیح مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عوانہ یعقوب بن اسحق بن یزید اسفرائن کے لوگون مین سے ہین آخر کو نیشاپور مین سکونت اختیار
کی خراسان و عراق و یمن و حجاز و شام و جزیرہ و فارس و اصفہان و مصر و ثغور کا گشت کیا علماء دیار
سے حدیث جمع کی مذہب مین شافعی تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کو پہلے پہل اسفرائن مین
یہی لائے اور رواج دیا فقہ مین شاگرد مزنی و ربیع کے ہین جو کہ اجلّ اصحاب امام شافعی سے ہین
اور حدیث مین مسلم بن حجاج و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن یحیی ذہلی کے شاگرد ہین طبرانی و اسمٰعیلی
و ابو علی نیشاپوری و دیگر محدثین عمدہ انکے شاگرد ہین حاکم نے انکے حق مین کہا ہے کہ ابو عوانہ علماء
حدیث اور اونکے امثال سے ہین مینے اونکے فرزند محمد سے سنا ہے کہ سنہ ۳۱۶ مین اونکی وفات ہوئی
رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان

۴۲

ترجمہ ابن جریر صاحب تفسیر کبیر و تاریخ شہیر رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد الطبری و قیل یزید بن کثیر بن غالب صاحب تفسیر کبیر و تاریخ شہیر
فنون کثیرہ مثل تفسیر و حدیث و فقہ و تاریخ وغیرہ مین امام تھے فنون عدیدہ مین انکی مصنفات
ملیحہ ہین وہ انکے سعت علم و غزارت فضل پر دلالت کرتے ہین یہ ایک مجتہد ہین ایمہ مجتہدین سے
تقلید کسی کی نہین کی ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی معروف بابن طرار انکے مذہب پر تھے نقل
مین معتمد ہین تاریخ انکی اصح التواریخ ہے شیخ ابو اسحق شیرازی نے انکا ذکر طبقات فقہاء مین منجملہ مجتہدین کیا ہے
ولادت انکی آمل طبرستان مین سنہ ۲۲۴ کو ہوئی اور وفات روز شنبہ آخر روز ۲۶ شوال سنہ ۳۱۰ کو بغداد مین
ہوئی اپنے گھر کے اندر مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

۳۳

ترجمہ عبد الرزاق صاحب مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع حمیری بالولاء ساکن صنعاء تھی جو کہ یمن کا دار الملک ہے عبید اللہ
بن عمر عمری سے قلیل للروایت ہین اور ابن جریج و اوزاعی و ثوری سے بہت استفادہ کیا ہے امام احمد و
اسحق بن راہویہ و یحیی بن معین نے انسے حدیث شریف کا استفادہ کیا ہے اور یہ اجل تلامذہ معمر سے
ہین سات برس تک اونکی صحبت مین رہے ہین اسی لئے معمر کی حدیث کے حفظ مین مشہور و ممتاز ہین
انکی روایت صحاح ستہ مین واقع ہوئی ہے انمین کوئی عیب نہین پایا مگر اتنا کہ فی الجملہ تشیع رکھتے تھے
لیکن غالی نہ تھے اور باوجود اس تشیع کے کہتے تھے کہ مین تفضیل امیر المومنین علی پر او پر امیر المومنین
ابوبکر و عمر کے جرأت نہین کر سکتا ہون اور دل میرا اسکے ساتھہ یاری نہین دیتا ہے کیونکہ امیر المومنین
علی سے اوسقدر متواتر ہوا ہے کہ مجھکو ان دونون پر تفضیل مت دو کہ سرحد یقین کو پہونچ گیا ہے
رضی اللہ عنہم اجمعین شیعی کا کام نہین ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین علی کے فرمائے ہوئے سے تجاوز
کرے نصف شوال ۲۱۱ھ ہجری کو وفات پائی عمر طویل ہوئی ۸۵ برس جئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

۳۴

ترجمہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین بن بشیر موذن ملقب بحکیم ترمذی اپنے وقت کے رئیس زہاد تھے اپنے
والد علی اور قتیبہ بن سعید بلخی و صالح بن عبد اللہ ترمذی اور انکے اقران سے روایت کرتے ہین اور قاضی
یحیی بن منصور اور دیگر علماء نیشاپور نے انسے روایت کی ہے **حکایت** ۲۸۵ھ ہجری مین وارد
نیشاپور ہوئے ظاہر مین لوگون نے جبکہ انکی کتاب ختم الاولیاء و علل الشریعہ مین نظر کی تو اونہون نے
ان کتابون سے تفضیل ولایت کی نبوت پر یعنی فضیلت اولیا کی انبیاء پر اور اسکا اونکا مذہب ہونا
استنباط کیا اور اونکا احتجاج بھی اس معنی کا شاہد ہے کیونکہ اونہون نے اس لفظ سے تمسک کیا
ہے کہ یغبطہم النبیون والشہداء اور کہا ہے کہ اگر بعض اولیاء انبیاء و شہداء سے افضل نہین
ہین تو غبطہ کیون ہے ترمذ کے لوگون نے بسبب اس عقیدۂ وحشت ناک کے اونکو وہان سے نکالدیا
جب بلخ مین پہونچے تو وہان کے لوگون نے اونکو قبول کیا اور حکیم نے اونکے آگے ان کلمون کا

عذر بیان کیا اور کہا کہ مین مذہب مین تمہارا موافق ہون غرض میری تفضیل اولیار کی انبیار پر نہین ہے

ایک دن اونسے صفت خلق کا پوچھا کہا ضعف ظاہر و دعوی عریضہ منجملہ اونکے لطائف کے ایک یہ لطیفہ

ہے کہا کہ پانچ آدمیون کے واسطے پانچ جگہون سے بہتر نہین ہے لڑکے کو مکتب سے جوان کو مکان

سے طالب علم و بوڑہے آدمی کو مسجد سے اور عورت کو اپنے گہر سے اور موذی کو قید خانہ سے بستان

المحدثین مین بعد اسکے تحریر فرمایا ہے کہ انکی تصانیف مین غیر معتبر اور موضوع حدیثین بہت مندرج

ہین سبب اس حادثے کا خود اونہون نے بیان کیا ہے کہ مینے کبہی تامل و تفکر و تدبر کار تصنیف سے

پہلے نہین کیا ہے اور نہ میری یہ غرض ہے کہ کوئی ان مؤلفات کو میری طرف نسبت کرے بلکہ جب

مجھکو قبض وقت ہوتا تو تصنیف کے سبب سے تسلی و آرام خاطر ڈہونڈہتا تہا اور جو کچہہ دل مین آتا او سکو

لکہتا تہا یہان سے معلوم ہوا کہ اونکی اکثر مصنفات قبیل مسودات سے ہین نظر ثانی و تہذیب و حذف و

اصلاح کے محتاج رہے ۲۵۵ھ ہجری مین شہید ہوئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف ✤

۵۵

ترجمۂ دینوری صاحب کتاب المجالسہ رضی اللہ عنہ

ابو بکر احمد بن مروان مالکی نزیل مصر اور اسی جگہہ انتقال کیا قاضی اسمعیل و یحیی بن معین و ابن ابی الدنیا

سے اخذ کیا انپر حدیث غالب ہوگئی انکی ایک کتاب ہے فضائل امام مالک مین ۲۹۳ھ مین بعمر ۸۴

سال بماہ صفر وفات پائی ابن فرحون نے انکا ذکر طبقات مالکیہ مین کیا ہے ذکرہ السیوطی

رحمہ اللہ فی حسن المحاضرۃ بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ کتاب المجالسہ دینوری کی ایک کتاب

مشہور ہے کتب قدیمہ مین اوس سے بہت نقل آئی ہے کشف الظنون مین کہا ہے کہ اس کتاب

کو کتب احادیث و اخبار سے اور محاسن نوادر و آثار سے اور حکم متقی و اشعار سے جمع کیا ہے اور بعض

نے اوسکا انتخاب فرمایا ہے اوسکا نام نخبۃ المؤانسہ من کتاب المجالسہ رکہا ہے اور تاریخ مؤلف کی

انتقال کی ۳۱۰ھ لکہی ہے اتحاف النبلار کے باب اول مین بہی اسی طرح ہے واللہ اعلم ✤

۵۶

ترجمۂ جوہری صاحب صحاح رحمہ اللہ تعالی

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے تاریخ مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۳۹۳ھ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سنہ

مین امام ابو نصر صاحب صحاح جوہری اسمعیل بن حماد ترکی لغوی اصدار کان لغت نے وفات پائی کہتے ہین
کہ جودت وعمدگی خط مین طبقۂ ابن مقلہ ومہلہل مین تھے سفر بہت کیا پہر نیشاپور مین سکونت اختیار
کی کہا ہے کہ نیشاپور مین چہت پر سے گر کے انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی +

ترجمۂ قشیری صاحب رسالہ رحمہ اللہ تعالی

ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری فقیہ شافعی فقہ وتفسیر وحدیث واصول وادب وشعر وکتابت علم
تصوف مین علامہ تھے درمیان شریعت وحقیقت کے جمع کیا تہا ایک قافلے مین حج کو گئے اوسمین
شیخ ابو محمد جوینی والد امام الحرمین اور احمد بن حسین بیہقی اور ایک جماعت مشاہیر لوگون کی تہی اونسے
بغداد وحجاز مین حدیث شریف سنی اور اپنے واسطے املا حدیث کی مجلس عقد کی خطیب نے اپنی تاریخ
مین انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمپر آئے یعنی طرف بغداد کے ۴۴۸ھ مین اور بغداد مین حدیث
کی اور ہمنے اونسے لکھا ثقہ حسن الوعظ ملیح الاشارت تہے ابو الفتح محمد بن محمد فراوی نے کہا کہ
ابو القاسم قشیری کسی شخص کے یہ شعر بہت پڑہا کرتے تہے ؎

لو كنت ساعة بيننا ما بيننا	وشهدت كيف نكرر التوديعا
ايقنت ان من الدموع محدثا	وعلمت ان من الحديث دموعا

یہ دونون شعر ذو القرنین بن حمدان کے ہین ولادت انکی ۳۷۶ھ مین ہوئی اور روز یکشنبہ قبل طلوع شمس
۱۶ ربیع الاول ۴۶۵ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی مدرسہ مین زیر قبر اونکے شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالی
کے مدفون ہوئے انکے فرزند ابو نصر عبد الرحیم امام کبیر تہے علوم ومجالس مین اپنے والد ماجد کے مشابہ
تہے مینے بعض مجامیع مین اونکے یہ ابیات دیکھے ہین اور سمعانی نے بہی اونکو ذیل مین ذکر کیا ہے

القلب نحوك نازع	والدهر فيك منازع
جرت القضية بالنوى	ما للقضية وازع
الله يعلم انني	لفراق وجهك جازع

انکی وفات ۵۱۴ھ مین نیشاپور مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی التاج المکلل +

ترجمہ ابن العربی رحمہ اللہ تعالی صاحب عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذی وغیرہ مولفات نافعہ

ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن احمد معروف بابن العربی معافری اندلسی اشبیلی حافظ مشہور
یہ حافظ مستبحر ختام علمای اندلس اور آخر ایمہ وحفاظ اندلس ہین ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین کہا ہے
کہ مینے اونکو اشبیلیہ مین وقت ضحی روز دوشنبہ سوم ماہ جمادی الآخرہ ۵۱۶ھ کو دیکھا ہے وہ کہتے تہے کہ مینے
ہمراہ والد کے روز یکشنبہ مستہل ماہ ربیع الاول ۴۸۵ھ کو طرف مشرق کے رحلت کی شام مین داخل ہوا
ابو بکر محمد بن ولید طرطوشی پر تفقہ کیا اور بغداد مین آکر وہان کے اعیان مشائخ کی ایک جماعت سے سماعت
کرکے داخل حجاز ہوا ۴۸۹ھ کے موسم مین حج کرکے بغداد کی طرف عود کیا اور صحبت مین ابو بکر شاشی و
ابو حامد غزالی وغیرہما من العلماء والادباء کے رہا اور اونکے پاس سے آکر مصر واسکندریہ مین ایک
جماعت محدثین سے ملا اون سے لکہا اور استفادہ کیا اور فائدہ دیا پہر ۴۹۳ھ مین اندلس کی طرف
لوٹ آیا اور اشبیلیہ مین علم کثیر لیکر آئے کہ اونسے پہلے کوئی مثل اونکے وہان داخل نہ ہوا تہا اون لوگون
مین سے جنہون نے طرف مشرق کے رحلت کی غرضکہ مینے اونکی ولادت کا پوچہا تو کہا کہ مین شب پنجشنبہ
بست ودوم ماہ شعبان ۴۶۸ھ کو پیدا ہوا اور وفات اونکی ۵۴۳ھ ماہ ربیع الآخر کو شہر فاس مین ہوئی
انکا ترجمہ اتحاف وبستان وغیرہ کتب طبقات وتاریخ مین خوب بسط سے لکہا ہے انکی تصانیف کثیرہ
کا ذکر کیا ہے +

ترجمہ ابن ابی حاتم صاحب تفسیر وغیرہ مولفات نافعہ رضی اللہ عنہ

عبد الرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داؤد بن مہران ابو محمد بن ابی حاتم التمیمی الحنظلی الامام
ابن الامام الحافظ بن الحافظ اپنے والد سے اور اور لوگون سے سماعت رکہتے ہین ابن مندہ نے
کہا کہ انکا مسند ہزار جزو مین ہے اور اونکی کتاب الزہد وکتاب الکنی وفوائد کبری وفوائد الرازیین ومقدمہ
الجرح والتعدیل ہے اور فقہ واختلاف صحابہ وتابعین وعلماء امصار مین بہی تصنیف کی ہے جرح
وتعدیل اونکی چند مجلد مین ہے اونکی سعت حفظ وامامت پر دلالت کرتی ہے اور کتاب الرد علی الجہمیہ
ایک بڑی کتاب ہے اور ایک تفسیر کلان ہے اور آثار مسندہ ہین چار مجلد مین ابو علی خلیلی نے کہا ہے کہ

و ثابدال سے شمار کیے جاتے تھے اور ایک جماعت علمار نے زہد و ورع تام و علم و عمل کی اونپر ثنا کی ہے اُنکی وفات ماہ محرم ۳۲۷ھ ہجری مین ہوئی کذا فی الاتحاف ٭

۵۰

ترجمۂ ابن مندہ صاحب تاریخ اصبہان رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبداللہ محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی الحافظ المشہور حفاظ ثقات و خاندان کبیر سے تھے ایک جماعت علماء کی اس خاندان سے اوٹھی اور یہ عبیدیین سے نہ تھے لیکن چونکہ انکی ماں بَرّہ بنت محمد بنی عبد یالیل سے تھین اس لئے طرف اخوال کے منسوب ہو گئے وفات انکی ۳۰۱ھ ہجری مین ہوئی مندہ بفتح میم و دال ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۱

ترجمۂ خلّال صاحب کرامات الاولیا رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن علی بغدادی ۳۵۲ھ مین متولد ہوئے ابو بکر وراق و ابو بکر بن شاذان اور انکے طبقے سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا خطیب بغدادی و ابو الحسین طیوری و جعفر بن احمد سراج و علی بن عبدالواحد دینوری و دیگر محدثان عمدہ انسے روایت رکھتے ہین اور سب کے نزدیک ثقہ و معتبر تھے حفظ حدیث شریف مین اپنے ابناء روزگار کے سرآمد تھے انکا ایک مسند ہے صحیحین پر لیکن وہ تمام نہوا ماہ جمادی الاول ۴۳۹ھ مین وفات پائی کذا فی البستان ٭

۵۲

ترجمۂ سلفی صاحب مشیخۂ بغدادیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی ملقب بصدر الدین حفّاظ مکثرین سے ہین طلب حدیث شریف مین رحلت کی اور اعیان مشائخ سے ملے شافعی المذہب تھے بغداد مین وارد ہوئے کیا ابی الحسن علی ہراسی پر فقہ کا اشتغال کیا خطیب ابی زکریا یحییٰ بن علی تبریزی لغوی پر لغت کا شغل فرمایا ابو محمد جعفر بن السراج وغیرہ ایسے اماثل حدیث شریف سے حدیث کی روایت کی بلاد آفاق کا گشت کیا سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ امام متقن حافظ ناقد ثبت دَیّن خَیّر تھے انکی طرف علو اسناد منتہی ہوا انکی حیات مین حفاظ نے انسے روایت کی انکی تصانیف ہین علم حدیث مین اپنے زمانے کے اَوحد اور قوانین روایت کو خوب جانتے تھے انکا انتقال ہوا اور انکی عمر یکصد و شش سال کی تھی انتہے انکے اَمالی و تالیق بہت ہین ولادت

۵۷۶ھ مین ہوئی تقریباً اصفہان مین اور وقت چاشت روز جمعہ یا شب جمعہ پانچوین ربیع الآخر سنہ ۵۷۶ھ
ثغر اسکندریہ مین وفات پائی اور وعلہ مین کہ ایک مقبرہ ہے داخل سور کے نزدیک باب الخضر کے دفن ہوئے
اس قبرستان مین ایک جماعت صالحین کی ہے جیسے طرطوشی وغیرہ نسبت سلفی کے اونکے جد ابراہیم
سلفہ کی طرف ہے بکسر سین مہملہ و فتح لام و فا اور آخر مین ہا ہے یہ لفظ عجمی ہے معنی اسکے تین ہونٹھ ہین
اسلیے کہ اونکا ایک ہونٹھ چر گیا تھا مثل دو ہونٹھ کے ہو گیا تھا سوای دوسرے اصلی ہونٹھ کے
اصل اسمین سلبہ ببای موحدہ ہے وہ فا سے بدل گئی یعنے سلفہ و اللہ اعلم رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی
الاتحاف مقصد اول اتحاف مین کہا ہے کہ مشیخہ بغدادیہ شیخ امام ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کا ہے اوسمین
جم غفیر کو مع فوائد بیشمار جمع کیا ہے جملہ اوسکا سو جزو پر زیادہ ہے +

ترجمہ اصبہانی صاحب ترغیب و ترہیب رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ امام قوام السنہ ابو القاسم اسمعیل بن محمد طلحی اصبہانی متوفی ۵۳۵ھ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ کتاب ابو القاسم مین جو کچھ تھا کہ وہ کتب مذکورہ مین نہ تھا مینے اوس سب کا استیعاب کر لیا اور
وہ قلیل ہے اور جو حدیثین کہ متحقق الوضع تھین اونکے ذکر سے اعراض کیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

حمید بن زنجویہ صاحب فضائل الاعمال

اتحاف مین کہا ہے کہ ترغیب و ترہیب نام ایک کتاب ہے ابن زنجویہ حمید بن مخلد بن قتیبہ ازدی کی انکا
انتقال ۲۴۸ھ ہجری مین ہوا ہے +

ترجمہ ابن النجار صاحب تاریخ بغداد رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن حافظ کبیر محب الدین بن النجار بغدادی صاحب تاریخ ماہ ذی قعدہ
۵۷۸ھ مین پیدا ہوئے ابن کلیب و ابن جوزی و اصحاب ابن الحصین اور ایک جماعت اہل علم سے سماع
رکھتے ہین انہون نے شام و مصر و حجاز و اصفہان و خراسان و مرو و ہرات و دیار کی طرف بہت کچھ
سفر کیا اور بہت سماع فرمایا اور اصول و مسانید جمع فرمائے اور تاریخ خطیب پر ذیل لکھی اور اسمین
اوپر استدراک کیا انکی یہ تاریخ تیس مجلد مین ہے وہ انکے تبحر پر دلالت کرتی ہے اس شان مین اور

اونکے حفظ وسیع پر امام ثقہ حجت مقری مجود حسن المحاضرہ کیّس متواضع تھے انکی مشیخہ تین ہزار شیخ پر مشتمل ہے ستائیس سال سفر مین گزارے انکی ایک کتاب ہے القمر المنیر فی المسند الکبیر اوسمین ذکر ہر صحابی کا مع عدد اوسکی مرویات کے کیا ہے اور موتلف و مختلف اوسپر ابن ماکولا نے ذیل لکھی ہے اور متفق و مفترق اور نسبۃ المحدثین الی الآباء و البلدان و کتاب عوالی و کتاب معجم و جنۃ الناظرین فی معرفۃ التابعین و الکمال فی معرفۃ الرجال اور الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ و نزہۃ الوریٰ فی اخبار ام القریٰ و غرر الفوائد چھہ مجلس مین اور مناقب امام شافعی رحمہ اللہ یاقوت نے معجم الادبا مین کہا ہے کہ اونہون نے مجھکو یہ شعر اپنے سنائے ؎

وقائل قال یوم العید لی و رای	تململی و دموع العین تنھمر
مالی اراک حزینا باکیا اسفا	کان قلبک فیہ النار تستعر
فقلت انی بعید الدار عن وطن	و مملق الکف و الاحباب قد ھجروا

کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب تصانیف غرا و تالیف زہرا

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی فقیہ حنبلی واعظ ملقب بہ جمال الدین حافظ نسل محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہین علم حدیث شریف و صناعت وعظ مین علامۂ عصر و امام وقت تھے فنون عدیدہ مین انکی تصانیف ہین انکی کتابین بیشمار ہین اور اپنے خط سے بھی بہت کچھہ لکھا ہے لوگ بطور مبالغہ کے کہتے ہین کہ اگر انکے لکھے ہوئے اجزا کو جمع کرکے انکی مدت عمر کا حساب کرین اور اجزا کو اوس مدت پر تقسیم کرین تو ہر دن نو جزو حساب مین آئین ابن خلکان نے بعد اسکے کہا ہے کہ یہ ایک شئ عظیم ہے لگتا نہین ہے کہ عقل اسکو قبول کرے **حکایت** کہا ہے کہ جب انکے قلمون کے چھیلن کو کہ جس سے اونہون نے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث شریف لکھی تھی جمع کیا تو ایک بڑا انبار ہو گیا وصیت کی کہ موت کے غسل کا پانی اسی سے گرم کرین بعد اوسکے اوس پانی سے غسل دین ایسا ہی کیا وہ چھیلن اس کام کو کافی ہوئی بلکہ کچھہ بچ گئی **لطیف** اشعار

کہتے تھے مجالس وعظ مین اجوبۂ نادرہ اونسے منقول ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے **حکایت** بغداد مین درمیان اہل سنت وشیعہ کے درباب مفاضلہ حضرت ابوبکر صدیق وحضرت علی رضی اللہ عنہما نزاع واقع ہوا دونون فریق انکے جواب پر راضی ہوگئے یعنی جو کچھ وہ کہین ہم اوسکو قبول کرینگے ایک شخص کو پوچھنے کے واسطے کھڑا کیا اور وہ مجلس وعظ مین اپنی کرسی پر تھے جواب دیا من کانت ابنتہ تحتہ اور فی الحال کرسی پر سے اوتر پڑے تاکہ اس باب مین مراجعت کی صورت واقع نہو اہل سنت نے کہا کہ وہ ابوبکر ہین کیونکہ انکی صاحبزادی عائشہ آپکی بی بی تھین اور شیعہ نے کہا کہ وہ علی ہین کیونکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی بی بی تھین ابن خلکان نے کہا کہ یہ جواب لطائف اجوبہ سے ہے اگر بعد فکر تام واِمعان نظر کے حاصل ہوتا تو غایت حسن مین تھا چہ جای اسکے کہ اونھون نے فی البدیہہ کہدیا سیوطی رحمہ اللہ نے تاریخ الخلفاء مین کہا ہے کہ سائل اس سوال کا ناصر الدین اللہ خلیفۂ عباسی تھا اسکو میل تھا طرف مذہب امامیہ کے انکی ایک کتاب تلبیس ابلیس نہایت عمدہ ہے لیکن خالی افراط وتجاوز حد اعتدال سے نہین ہے اسی لئے اوسکے مطالعہ سے تحذیر کی ہے یہ بغداد مین تھے زمانہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز مین اور اپنی کتابون مین حضرت شیخ کا ذکر نہین کیا خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت شیخ پر انکار کرنیکے سبب سے پانچ برس قید خانہ مین رہے حضرت شیخ عبد الحق رح نے اشعۃ اللمعات مین نقل کیا ہے کہ بعض مشائخ وعلماء رحمہم اللہ ابن جوزی کو اوٹھا کر حضرت شیخ کے حضور مین لیگئے اور اونسے عفو وصفح وتجاوز طلب کیا پس حضرت شیخ نے عفو کیا اور اونکے جریمہ سے درگزر فرمائی جب یہ قصہ مینے شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو فرمایا الحمد للہ علی ذلک مرد عالم محدث کبیر ہے انکی ولادت ۵۰۸ھ یا ۵۱۰ھ مین ہوئی اور شب جمعہ ۱۲ رمضان ۵۹۷ھ مین وفات پائی اور باب حرب مین مدفون ہوئے جوزی بفتح جیم وسکون واو نسبت ہے طرف فرضۃ الجوز کے کہ ایک موضع مشہور ہے کذا فی الاتحاف +

ترجمۂ آجری صاحب کتاب الشریعہ فی السنہ رحمہ اللہ تعالی

ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری فقیہ شافعی محدث صاحب کتاب الاربعین حدیثا یہ کتاب انہین سے مشہور ہے عابد صالح تھے ابو مسلم کجی وابو شعیب حرانی واحمد بن یحیی حلوانی ومفضل بن محمد جندی اور ایک

خلق کثیر سے راوی ہین محمد بن اسحٰق ندیم نے انکا ذکر اپنی کتاب فہرست نام مین کیا ہے تصانیف انکی فقہ وحدیث مین بہت ہین ذکرہ الخطیب فی تاریخہ اور کہا ہے کہ ثقہ وصدوق ودیّن تھے اور انکی تصانیف بہت ہین بغداد مین حدیث کی پہر مکے کی طرف انتقال کیا اوسمین سکونت کی یہانتک کہ وہین وفات پائی ایک جماعت حفاظ کی انسے راوی ہے منجملہ اونکے ابونعیم اصبہانی صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء وابو الحسن بن بشران وابو الحسن حمامی وغیرہم ہین کتاب الشریعہ سنت مین انکی تصانیف سے ہے زمانہ مجاورت مکہ معظمہ مین حجاج ومغاربہ کو انسے فیض اس علم کا بہت پہونچا عالم باعمل متبع سنت تھے **حکایت** کہتے ہین کہ جب مکے مین داخل ہوئے تو مکہ معظمہ انکو خوش آیا کہا اللھم ارزقنی الاقامۃ بھا سنۃ یعنی الٰہی تو سال بہر ٹہیرنا مکے مین مجھے نصیب کر ایک ہاتف کو سُنا کہ کہتا ہے بل ثلثین سنۃ یعنی بلکہ تیس برس بعد اوسکے تیس سال زندہ رہے ماہ محرم ۳۶۰ھ مین مکے مین واصل رحمت حق ہوئے آجری بفتح ہمزۂ ممدودہ وضم جیم وتشدید رائ مہملہ نسبت ہے طرف آجر کے مین نہین جانتا ہون کہ کون معنی سے طرف اوسکے منسوب ہین حاشیۂ کتاب الصلہ مین دیکہا کہ یون لکہا آجری منسوب ہین طرف ایک قریہ کے قرای بغداد سے جسکو آجر کہتے ہین واللہ اعلم کذا فی الاتحاف

ترجمۂ عمر بن شبّہ صاحب تاریخ مدینۂ سکینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

عمر بن شبہ نمیری متوفی ۲۶۲ھ کذا فی الاتحاف تاج مکلل مین لکہا ہے ابو زید عمر بن شبّہ نام انکا زید ہے اور شبہ لقب ابن عبیدہ بن زید کا اور ابن ابطہ نمیری بصری بہی کہتے ہین یہ صاحب اخبار ونوادر واطلاع کثیر تھے بصرے کی تاریخ تصنیف کی انسے ابو محمد بن جارود نے سماع کیا ابو حاتم رازی سے کسی نے انکا پوچہا تو کہا کہ صدوق ہین حافظ محمد بن ماجہ صاحب سنن وغیرہ نے انسے روایت کی ہے ماہ رجب ۱۷۳ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۶۲ھ یا ۲۶۳ھ کو سُرّمن رأی مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ +

ترجمۂ زبیر بن بکار صاحب موفقیات فی الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبداللہ زبیر بن بکار اور کنیت انکی ابو بکر بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام

القرشی الاسدی اعیان علماء سے ہین قضاء مکی کے متولی ہوئے کتب نافعہ تصنیف کیئے منجملہ اونکے کتاب انساب قریش ہے اوسمین شئی کثیر جمع کی ہے اور لوگون کا اوسپر اعتماد ہے اپنے نسب کی معرفت مین اسکے سوا اور مصنفات ہین جو اونکی اطلاع وفضل پر دلالت کرتی ہین ابن عیینہ اور انکے طبقے سے راوی ہین انسے ابن ماجہ وابن ابی الدنیا وغیرہما نے روایت کی ہے **حکایت** زبیر نے کہا کہ میرے بہانجی نے میری بی بی سے کہا کہ میرے ماموں اپنی بی بی کے واسطے اچھے آدمی ہین کہ نہ سوت رکہتے ہین نہ لونڈی خریدتے ہین میری بی بی نے کہا کہ البتہ یہ کتابین مجہپر تین سوتون سے زیادہ ترسخت ودشوار تر ہین ذکرہ ابن خلکان وفات انکی ۲۵۶ھ بعمر ۸۴ سال مکہ معظمہ مین ہوئی رحمہا اللہ تعالی کذا فی الاتحاف ✤

ترجمۂ امام النسفی رحمہ اللہ صاحب عقائد النسفیہ

محمد بن محمد ابو الفضل البرہان النسفی امام عالم فاضل مفسر محدث اصولی متکلم انکا ایک مقدمہ خلاف مین مشہور ہے اور ایک تصنیف کلام مین ہے اور ایک تلخیص ہے تفسیر کبیر امام رازی کی انکی ولادت تقریباً ۶۰۰ھ مین ہے ماہ ذی حجہ ۶۸۶ھ مین وفات پائی جامع فوائد بہیہ کہتے ہین کہ علی قاری رحمہ اللہ نے تاریخ وفات ۶۷۹ھ بتائی ہے اور ذکر کیا ہے کہ پہلوی مشہد منور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مین دفن ہوئے انکی تصنیف کلام مین مشہور عقائد النسفیہ ہے جسکی شرح سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ وغیرہ نے لکہی ہے زرقانی وغیرہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کو ابو حفص عمر بن محمد النسفی کی طرف منسوب کیا ہے جنکی وفات ۵۳۷ھ مین ہوئی کذا فی الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ لمولوی عبد الحی اللکنوی رحمہ اللہ تعالی آمین اور جناب توفیق مدمجدہ نے بہی البغیۃ الرائد فی شرح العقائد کے دیباجہ مین اس عقائد کو نجم الدین عمر النسفی کی طرف منسوب کیا ہے ✤

ترجمۂ نکساری حنفی رحمہ اللہ تعالی

محمد بن ابراہیم بن حسین محی الدین النکساری انہون نے حسام الدین توقانی بن شمس الدین محمد بن حمزہ فناری ومحمد بن ارمغان پر قراءت کی اور بمدرسۂ اسمعیل بلدۂ قسطنطنیہ مین مدرس ہوئے علوم شرعیہ وفنون عقلیہ کے عالم اور قرآن عظیم کے بجمیع الروایات حافظ تہے شرح وقایہ وتفسیر بیضاوی پر انکے حواشی

ہین سنہ ۹۰۱ھ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ ✦

ترجمہ بزازی حنفی رحمہ اللہ تعالی

محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف کردری بریقینی خوارزمی شہیر بہ بزازی صاحب فتاوی مسماۃ بوجیز معروف بہ بزازیہ فروع واصول مین افراد دہر سے تھے حائز قصبات سبق تھے علوم مین اپنے والد سے اخذ کیا اپنے بلاد مین ماہر ومشہور ہوئے یہ بلدہ سرای قریب نہراثل مین تھے پہر رحلت کی طرف بلدۂ قدیم کے یہ ایک بلدہ ہے خارج ترخان کے ساحل نہر مذکور مین وہان کئی برس رہے وہان ایمۂ اعلام سے مناظرہ کیا اور فقہاء کو درس دیا پہر اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے پہر بلاد روم کی طرف رحلت کی وہان شمس الدین فناری کے ساتہہ مباحثہ کیا اور روم مین داخل ہونیسے پہلے وجیز کو جمع کیا آخر کتاب الاجارہ مین یون کہا ہے ثم وقد مضی جزء من اللیل فی اول ربیع الاول ۸۱۲ھ انکی ایک کتاب ہے بغایت نافع مناقب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ مین مشتمل ہے مطالب عالیہ پر اواسط رمضان ۸۲۷ھ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ ✦

ترجمہ نسفی صاحب کنز رحمہ اللہ تعالی

عبد اللہ بن احمد بن محمود ابو البرکات حافظ الدین نسفی اپنے زمانے مین امام کامل عدیم النظیر فقہ واصول مین راس وسردار حدیث ومعانی حدیث مین بارع وفائق تھے شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری اور حمید الدین ضریر اور بدر الدین خواہر زادہ پر تفقہ کیا انکی تصانیف معتبرہ مین منجملہ اونکے وافی ایک متن لطیف ہے فروع مین اور اوسکی شرح کافی اور کنز الدقائق متن مشہور ہے فقہ مین اور مصفی شرح منظومۂ نسفیہ اور مستصفی شرح الفقہ النافع اور منار ایک متن ہے اصول مین اور اوسکی شرح کشف الاسرار اور اعتماد شرح العمدہ سنہ ۷۱۰ھ کو بغداد مین داخل ہوئے اور اسی سنہ مین اونکی وفات ہوئی علی قاری رحمہ اللہ نے انکی وفات سنہ ۷۰۱ھ مین لکہی ہے اور ذکر کیا ہے کہ مدارک تفسیر مین انکی تصانیف سے ہے کذا فی الفوائد البہیہ مختصراً کشف الظنون مین بہی کنز الدقائق کو انہین کی تصنیف بتایا ہے

ترجمہ نسفی صاحب بحر الکلام رحمہ اللہ تعالی

شیخ امام ابو المعین میمون بن محمد النسفی الحنفی متوفی ۵۰۸ھ ہجری کذا فی کشف الظنون ✦

۶۵

ترجمۂ حلیمی شافعی رحمہ اللہ تعالی

ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن محمد فقیہ شافعی معروف بہ حلیمی جرجانی ۳۳۸ھ کو جرجان مین پیدا ہوئے اونکو طرف بخارا کے لیگئے حدیث شریف ابو بکر محمد بن احمد بن حبیب وغیرہ سے اخذ کی تفقہ ابو بکر اودنی اور ابو بکر قفال پر کیا امام معظم مرجوع الیہ ما وراء النہر کے ہین اِنکے وجوہ حسنہ ہین مذہب مین نیسابور مین تحدیث کی حاکم وغیرہ نے اِنسے روایت کی اِنکی وفات ۴۰۳ھ مین ہوئی اِنکی نسبت حلیمی طرف جد اعلی حلیم نام کے ہے کذا فی الاتحاف

۶۶

ترجمۂ صابونی صاحب کتاب المائتین رحمہ اللہ تعالی

ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن عابد بن عامر صابونی نیسابور مین رہتے وعظ وتفسیر مین مہارت تمام رکھتے تہے ۳۷۳ھ مین پیدا ہوئے علماء عہد سے اخذ کیا اور اِنسے خلائق بسیار نے روایت کی منجملہ اونکے ایک بیہقی ہین بیہقی نے اونکے حق مین یون کہا ہے کہ اخبرنا امام المسلمین و شیخ الاسلام ابو عثمان الصابونی بعد اِسکے ایک حکایت دراز بیان کی سارے علماء عصر نے اونکے کمال کی علم تفسیر وحفظ احادیث مین گواہی دی ستر برس متصل وعظ مین مشغول رہے اور جامع نیسابور مین بیس برس تک خطبہ وامامت نماز کی بہی کی اِنکی تصانیف بہت ہین یہ کتاب اِنکی دو سو حدیث دو سو حکایات دو سو قطعہ شعر پر مشتمل ہے کہ مناسب مضمون ہر حدیث کے لائے ہین روز جمعہ چوتہی تاریخ ماہ محرم ۴۴۹ھ مین وفات پائی وقت عصر کے نماز جنازہ پڑہکر اونکو دفن کیا **حکایت** بشارات عدہ سے اِنکے حق مین امام الحرمین کا خواب ہے کہ جناب سالتمآب علیہ الصلوۃ والسلام کی رویت سے خواب مین مشرف ہوئے اِس خواب سے پہلے مذاہب فلاسفہ ومعتزلہ واہل سنت مین نظر کی اور ہر طرف کے دلائل کو باقوت دیکہکر سراسیمہ وحیران ہوگئے تہے اوس خواب مین جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیك باعتقاد الصابونی یعنی تو عقیدۂ صابونی کو لازم پکڑ یہ عقیدہ مع دیگر عقائد اہل سنت کتاب معتقد المتقدمین بزبان اُردو مطبع انصاری دہلی مین مطبوع ہوچکا ہے عجب منور عقیدہ ہے کہ اوسکے ملاحظہ سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے صابونی کا حال بستان المحدثین مین بسط سے لکہا ہے یہ بقدر ضرورت لکہا گیا ہے

٦٧

ترجمہ محاملی صاحب اَمالی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوعبداللہ حسین بن اسمعیل بن محمد طیبی بغدادی محاملی ایک محدث ہین محدثان بغداد سے اور ایک شیخ ہین مشائخ اوس بلدہ مبارک بغداد سے انکو قاضی حسین بہی کہتے ہین اسلئے کہ قضائے کوفہ پر مدت ساٹھہ برس تک رہے ہین انکا تولد ۲۳۵ھ مین ہوا ہے ابتدائی طلب مین ابوحذافہ سہمی راوی موطا سے اخذ اس علم کا سال ۲۴۴ھ مین کیا اور عمر بن علی فلاس و احمد بن مقدام و لیعقوب بن ابراہیم ورقی و محمد مثنی و زبیر بن بکار و دیگر علما اوس طبقے سے روایت کی اور دارقطنی و جمیع و دعلج و دیگر محدث عمدہ نے انسے اقتباس کیا ہے انکے شیوخ اصحاب سفیان بن عیینہ سے قریب ستر آدمی کے ہین انکی مجلس املا مین دس ہزار آدمی تقریبا حاضر ہوتے تھے آخر کو قضا سے استعفا دیا جب تک قاضی رہے محمود خلائق تھے کسی نے اونپر اعتراض واتہام نہین کیا انکا گھر کوفے مین مجمع اہل علم تہا ہر روز لوگ واسطے شغل اس علم شریف کے انکے گھر مین جمع ہوتے رہتے اور فائدے لیتے تھے **حکایت** محمد بن حسین ایک بزرگ نے اوس عہد کے بزرگون مین سے کہا ہے کہ مین نے خواب مین دیکہا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ حق تعالیٰ اہل بغداد سے بسبب برکت محاملی کے بلا کو دور کرتا ہے دوسری تاریخ ربیع الآخر ۳۳۰ھ ہجری کو بعد درس حدیث شریف حسب عادت اوٹھے اور بیمار ہو گئے بعد پندرہ روز کے وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

٦٨

ترجمہ ابن شاہین صاحب السنہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابن شاہین عمر بن عثمان حافظ واعظ بغدادی حدیث شریف مین ثقہ و مکثر تھے ایک جماعت سے روایت وحدیث کی اور انسے بہت لوگون نے سماع کیا ولادت انکی ۲۹۱ھ مین اور وفات ۳۸۵ھ مین ہوئی انکی تالیفات مفیدہ ہین منجملہ اونکے ایک جزء ہے حدیث مین اور کتاب ناسخ و منسوخ حدیث ہے ابراہیم بن علی معروف بہ عبدالحق نے اوسکو مختصر کیا ہے کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالیٰ +

٦٩

ترجمہ بلقینی مصری رحمہ اللہ تعالیٰ

قاضی القضاۃ علم الدین صالح بن شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی حامل لوای مذہب شافعی اپنے عصر مین تھے ۷۹۱ھ مین متولد ہوئے فقہ اپنے والد و برادر سے اخذ کی اور نحو شطنوفی سے اور اصول عزالدین بن جماعہ

حاصل کی اور جزء الجمعہ و ختم دلائل وغیرہ اپنے والد پر اور جزء ابن نجیبہ شہاب حجی پر سماعت کیا
اور حافظ ابو الفضل عراقی کے نزدیک املا مین حاضر ہوئے اور مشیخۂ خشابیہ کے متولی ہوئے
اور بعد اپنے بہائی کے برقوقیہ مین مدرس تفسیر ٹہیرے بعد قتی کے متولی تدریس شرفیہ کے ہوئے
مدرسۂ قایتبائی مین حدیث کا درس کیا اور قضاء اکبر کو پہونچے بعد عزل شیخ ولی الدین کے فقہ
مین اپنے زمانے کے متفرد تہے جم غفیر نے اونسے اخذ کیا اصاغر کو ساتہہ اکابر کے اور احفاد کو ساتہہ
اجداد کے ملحق کر دیا ایک تفسیر قرآن شریف پر لکہی اور تدریب والد کو کامل فرمائی وغیر ذلک سیوطی رحمہ اللہ
حسن المحاضرہ مین فرماتے ہین کہ مینے اونپر قراءت کی اور اونہون نے مجھکو اجازت تدریس کی دی اور میری
تصدیر مین حاضر ہوئے مینے اونکا ترجمہ مستقل لکہا ہے روز چہارشنبہ پانچوین رجب ۸۶۸ھ کو وفات پائی

رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمۂ حافظ ابن حجر العسقلانی صاحب اصابہ و فتح الباری و دیگر مولفات ممتعۂ نافعہ رضی اللہ عنہ

شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمود بن حجر کنانی عسقلانی ثم المصری الشافعی قاضی القضاۃ
۲۲ شعبان ۷۷۳ھ مین متولد ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ انکے والد ماجد کا بچا جیتا نہ تہا کبیدہ خاطر
شیخ صناقیری کے حضور مین آئے یہ اولیای کرام سے تہے شیخ نے فرمایا تیری پشت سے ایک ایسا لڑکا نکلیگا
کہ تمام دنیا کو اپنے علم سے بہر دیگا انکے علم مین و اوقات مین جو برکت ہوئی وہ دعای شیخ سے تہی واسطے
طلب علم کے مصر سے اسکندریہ کو گئے اور شام و قبرس و حلب و حجاز و یمن کا گشت کیا عیون علوم سے
سیراب ہو گئے نظم و نثر مین قدرت تمام و پایۂ عالی رکہتے تہے سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شعر سیکہا اوسمین
غایت کو پہونچے پہر حدیث شریف طلب کی بہت کچہہ سماع کیا اور رحلت فرمائی اور حافظ ابو الفضل عراقی سے
تخریج کی اور اوسمین فائق ہوئے اور حدیث شریف فنون مین مقدم ہوئی رحلت و ریاست حدیث کی ساری
دنیا مین انکی طرف منتہی ہوئی سوا انکے عصر مین سوا انکے کوئی حافظ نہ تہا انتہی انکی ساری تصانیف
مقبول ہوئین انکی حیات مین دور دور سے لوگون نے انکی تصانیف طلب کئے اساتذہ و مشائخ انکی عظمت

وجلالت کے اس علم شریف مین قائل ہوئے اور خود پر انکو تقدیم و ترجیح دی غرضکہ انکی وفات شب شنبہ ۲۸ ذی حجہ ۸۵۲ھ کو قاہرہ مصر مین ہوئی اور قرافۂ صغریٰ متصل مزار بنی الجزولی کے مدفون ہوئے اِنکے جنازے مین لوگون کا ازدحام بہت ہوا بادشاہ نے بنفس نفیس تبرگا اِنکا جنازہ اوٹھایا بعدہٗ امراور رؤسا دست بدست تا مزار اونکو لیگئے اور اِنکے مرنے سے فن حدیث شریف ختم ہوگیا سیوطی رحمہ اللہ نے حسن المحاضرہ مین کہا ہے کہ شہاب منصوری شاعر عصر نے مجھسے بیان کیا کہ وہ اونکے جنازے مین حاضر ہوئے تھے آسمان نے اونکے جنازے پر پانی برسایا اور مصلے تک قریب رہا حالانکہ زمانہ سطر کا نہ تھا یہ تو اِنکے ترجمے کے چند لفظ ہین اتحاف وغیرہ کتب طبقات مین اِنکا ترجمہ خوب بسط سے لکھا ہے اور علماء نے مستقل کتابین اس باب مین تالیف فرمائی ہین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمۂ ابن وہب صاحب جامع رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو محمد عبد اللہ بن وہب بن مسلم قرشی بالولاء اپنے عصر کے ائمہ سے ایک امام تھے بیس برس امام مالک رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے موطای کبیر و موطای صغیر تصنیف کی آمام مالک نے اِنکے حق مین فرمایا ہے کہ یہ ایک امام ہے کہ اِسنے اصحاب ابن شہاب زہری سے بیس آدمیون سے زیادہ کو پایا ہے اِنکی قبر مین اختلاف ہے ولادت اِنکی ۱۲۵ھ یا ۱۲۴ھ کو مصر مین ہوئی اور وہین روز یکشنبہ ۵ شعبان ۱۹۷ھ کو وفات پائی فقہ مین اِنکی مصنفات معروفہ ہین اور یہ محدث تھے **حکایت** یونس بن عبد الاعلی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ خلیفہ نے قضاء مصر کے باب مین اِنکی طرف لکھا یہ چھپ گئے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے اسد بن سعد انپر مطلع ہوگئے یہ اپنے گھر کے صحن مین وضو کر رہے تھے اِسنے کہا کہ تم کیون نہین لوگونکی طرف نکلتے کہ درمیان اونکے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حکم کرو اونکی طرف سر اوٹھایا اور کہا تیری عقل یہانتک پہونچی کیا تو نہین جانتا ہے کہ علماء کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا اور قاضی سلاطین کے ساتھ محشور ہونگے یہ عالم صالح خائف للہ تعالیٰ تھے سبب اِنکی موت کا یہ ہوا کہ کتاب الاہوال اِنکے جامع کی انپر پڑھی گئی اونکو ایک شئی نے مثل غشی کے پکڑ لیا اونکو اوٹھا کر گھر لائے اسی حال پر رہے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوگیا کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالیٰ +

(۳۲) ترجمہ ابن لال صاحب معجم الصحابہ رضی اللہ عنہ

شیخ ابن لال احمد بن علی ہمدانی شافعی متوفی ۳۹۸ قاضی ابن شہبہ نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ مین نے اوس سے زیادہ تر بہتر کوئی چیز نہین دیکھی پہر کہا کہ اونکی قبر کے نزدیک دعا مستجاب ہوتی ہے کذا فی الاتحاف

(۳۳) ترجمہ ابن خزیمہ صاحب صحیح

ابو عبد اللہ محمد بن اسحق بن خزیمہ رحمہ اللہ کذا فی البستان ابن خزیمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسحق نیسابوری متوفی سنہ ۳۱۱ ہجری کذا فی الاتحاف *

(۳۴) ترجمہ طحاوی صاحب شرح معانی الآثار رحمہ اللہ تعالی

امام حافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ازدی حجری مصری طحاوی طحا ایک دیہہ ہے دیہات مصر سے ہارون بن سعید ایلی و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن الحکم و بحیر بن نصر اور ایک جماعت کثیر شاگردان ابن وہب سے سماع حدیث شریف کا کیا اور اون سے احمد بن قاسم خشاب و ابو بکر مقری و طبرانی و محمد بن بکر بن مطروح اور محدثان دیگر نے روایت کی ہے سنہ ۲۳۹ مین پیدا ہوئے مرد ثقہ و فقیہ و عاقل تھے مصر مین ریاست حنفیہ کی اون سے تعلق رکھتی تھی اول حال مین شافعی تھے اور مزنی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ سے تلمذ کرتے تھے اثنا درس مین مزنی نے اونکو بلادت کی عار دلائی اور کہا قسم بخدا تجھسے کچھ نہوگا یہ کلمہ اونپر گران گزرا اور صحبت مزنی کی ترک کر کے ابو جعفر احمد بن ابی عمران حنفی کے درس کی طرف انتقال کیا اور بہت سعی کی یہانتک کہ فقہ مین مہارت پیدا کی اور ایک مختصر تصنیف کیا کہ اوسکو مختصر طحاوی کہتے ہین اور بعد اس مختصر کے کہتے ہین کہ ابو ابراہیم یعنی مزنی کو اللہ رحم کرے کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنی قسم کا کفارہ دیتے انکی تصانیف بہت ہین بستان المحدثین مین اونکا ذکر فرمایا ہے غرۂ ذیقعدہ سنہ ۳۲۱ ہجری بعمر ہشتاد و چند سال انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی

(حاشیہ: ابن حسن [illegible] کتب مین ولادت ۲۲۹ھ مین لکھی)

(۳۵) ترجمہ تمام بن محمد الرازی صاحب کتاب الرہبان رحمہ اللہ تعالی

ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسین بن جعفر بن الجنید البجلی الرازی ثم الدمشقی سنہ ۳۲ ہجری مین پیدا ہوئے انکے والد ماجد ابو الحسین محمد بہی حفاظ حدیث سے تھے انہون نے اپنے والد سے روایت حدیث کی کی

اور خیثمہ بن سلیمان طرابلسی و احمد بن خدلم قاضی و حسن بن صلت حضایری و ابو میمون بن راشد و دیگر علمای خیار
سے یہ علم حاصل کیا ابو الحسن میدانی و ابو علی اہوازی و عبد العزیز بن احمد کتانی و احمد بن عبد الرحمن طریفی و دیگر
محدثان عمدہ نے اِنسے تلمذ کیا یہ عِلل حدیث کے ساتھہ آشنا تھے اور معرفت رجال مین مہارت تمام رکھتے تھے
حفظ حدیث و جمیع خیرات و محاسن مین اپنے زمانہ مین ضرب المثل تھے وفات اِنکی تیسری محرم سنہ ۴۴۴ھ مین ہوئی شامیون
کی حدیث مین اِنسے زیادہ تر حافظ کوئی نہین گزرا کذا فی البستان بستان مین اِنکی کتاب فوائد کا ذکر فرمایا رحمہ اللہ تعالے

ترجمہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی صاحب طبقات

علامہ زین الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین ابی العباس احمد بن حسن بن رجب شیخ الحنابلہ والمحدثین
نعمان افندی قساطلی نے اپنی کتاب وضہ غناء تاریخ دمشق فیحاء مین کہا ہے کہ ابن رجب امام اصولی محدث
فقیہ واعظ شہیر علوم مین امام تھے اِنکی مصنفات کثیرہ ہین منجملہ اونکے شرح بخاری و شرح اربعین نوویہ و طبقات
حنابلہ و قواعد و ریاض الانس وغیرہا ہے دمشق مین انتقال کیا اور باب صغیر مین نزدیک قبر معاویہ رضی اللہ
عنہ کے مدفون ہوئے کذا فی التاج المکلل اِنکا ترجمہ محاسن المحسنین مین بہی لکہا گیا ہے رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ ابن السکن رحمہ اللہ تعالی

ابو علی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن بفتح سین و کاف بغدادی نزیل مصر سنہ ۲۹۴ھ مین پیدا ہوئے ابو القاسم
بغوی و ابن جوصا سے سماع کیا اور اِنسے عبد الغنی بن سعید نے اور اس شان و علم کے ساتھہ اعتنا کیا اور صحیح
منتقی تصنیف کی اِنکی فضیلت کا بلاد دور دست مین شہرہ ہوا سنہ ۳۵۳ھ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن ابی عاصم رحمہ اللہ صاحب السنہ

اتحاف مین لکہا ہے ابن ابی عاصم ابی بکر احمد بن عمرو شیبانی متوفی سنہ ۲۸۷ھ اِنکی ایک مسند کا ذکر کیا ہے کہ اوسمین
قریب پچاس ہزار حدیثون کے ہین رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ برزالی صاحب التاریخ رحمہ اللہ تعالی

قاسم بن محمد بن یوسف معروف با بن عدل امام حافظ محدث مورخ علم الدین برزالی دمشقی سنہ ۶۶۵ھ مین پیدا
ہوئے شیوخ پر گشت کیا اور جماعت کثیر سے سماع کیا شمار اِنکے مشائخ کا جنسے اونہون نے سماع کیا

دو ہزار آدمیون سے زیادہ ہے اور جنہون نے انکو اجازت دی وہ ایک ہزار سے زیادہ ہین شوکانی رحمہ اللہ
نے بدر طالع مین کہا ہے کہ ابن عبد البر وابن عولان نے اونکو اجازت دی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
فرمایا کرتے تھے کہ نقل البرزالی نقر فی الحجر یعنی برزالی کی نقل تپہر کی لکیر ہے کئی مواضع مین تدریس حدیث
کے متولی ہوئے ذہبی نے کہا کہ صدق لہجہ وامانت مین راس تھے صاحب سنت واتباع تھے اور لزوم
فرائض کا رکہتے تھے قلوب و صدور مین انکے دو وحب تھے یہانتک کہ کہا کہ ان ہی نے طلب حدیث کو میری
طرف محبوب کردیا مجسے کہا کہ تیرا خط خط محدثین کے مشابہ ہے اونکے قول نے مجہہ مین اثر کیا ۷۳۹ھ مین
مکے کی طرف جاتے ہوئے مسافر مرے ۷۴ سال ۶ ماہ کی عمر تہی لوگون نے اوپر افسوس کیا کذا فی التاج المکلل
اتحاف مین کہا ہے کہ تاریخ برزالی شیخ علم الدین ابی محمد قاسم بن محمد دمشقی کی ہے جنکی وفات ۷۳۸ھ مین
ہوئی اس تاریخ مین وفیات محدثین کو جمع کیا ہے بلکہ اون لوگون کے ساتہہ مختص ہے جو سماع رکہتے
ہین لیکن اوسکا مسودہ سے مبیضہ نہین ہوا اوسپر ایک ذیل ہے تقی الدین بن رافع کی اونکی تاریخ سے ذہبی
نے اوسکی تہذیب کی اور کئی چیزین اوسپر زیادہ کین اور ابن رافع پر ایک ذیل ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی

ابو حذیفہ اسحق بن بشر صاحب کتاب المبتدا رحمہ اللہ تعالی

اتحاف مین لکہا ہے کتاب المبتدی من کتب الاحادیث لابی حذیفہ اسحق بن نصر القرشی شرح الصدور مین بجائے
نصر کے بشر ہے واللہ اعلم کون صحیح ہے

ترجمہ ابن عدی رحمہ اللہ تعالی

ابو الولید ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی معروف بابن القصار صاحب کتاب الکامل فی الجرح والتعدیل حافظ
کبیر امام شہیر ایک محدث تھے اعلام محدثین سے ۲۷۷ھ مین پیدا ہوئے خلائق وامم کثیرہ سے سماع کیا ابن
عساکر نے کہا ہے کہ ثقہ تھے مع اوس لحن کے جو اونمین ہے حمزہ سہمی نے کہا ہے کہ وہ حافظ ومتقی ہین
اونکے زمانے مین مثل اونکا نہ تہا خلیلی نے کہا عدیم النظیر ہین حفظ وجلالت مین عبد اللہ بن محمد حافظ سے
مینے اونکا حال پوچہا کہا کہ عبد الباقی بن نافع سے احفظ ہین ماہ جمادی الآخرہ ۳۶۵ھ مین وفات پائی کذا فی
سبل السلام شرح بلوغ المرام اتحاف

ترجمہ ابو القاسم سعدی صاحب کتاب الروح رحمہ اللہ تعالی

تاج الدین ابو القاسم عبد الغفار بن محمد بن عبد الکافی السعدی الشافعی المحدث عن ابن عزون و النجیب عدۃ
وخرج التساعیات والمسلسلات وتمیز واتقن وولی مشیخۃ الصالحیۃ وافتی ربیع الاول ۷۳۲ھ مین انتقال ہوا
حسن المحاضرہ مین اسی طرح لکھا ہے انکی تالیف کا ذکر نہین کیا حسن المحاضرۃ تالیف امام سیوطی رحمہ اللہ ہے
واللہ اعلم صاحب کتاب الروح یہی شخص ہین یا اور کوئی

ترجمہ دار قطنی رضی اللہ عنہ

ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بغدادی دار قطنی حافظ مشہور عالم حافظ فقیہ امام شافعی رحمہ اللہ
کے مذہب پر تھے ۳۰۶ھ مین پیدا ہوئے فقہ ابو سعید اصطخری فقیہ شافعی سے اور قرات عرضاً و سماعاً محمد
بن حسن نقاش اور ابو سعید قزاز اور محمد بن حسین طبری اور انکے طبقے سے اخذ کی اور سماعت ابو بکر بن مجاہد
سے فرمائی حالت صغر مین بغداد و کوفہ و بصرہ و شام و واسط و مصر و دیگر بلاد اسلام مین پھرے اور سماع حدیث
کا ابو القاسم بغوی و ابن صاعد و حسین محاملی اور دیگر علمای بیشمار سے کیا آپنے عصر مین علم حدیث مین
ساتھ امامت کے منفرد بلا منازع تھے آخر عمر مین واسطے پڑھانیکے بغداد مین صدر ہو گئے اختلاف فقہاء
کے عارف تھے اور بہت سے دواوین عرب کے ازبر یاد رکھتے تھے منجملہ اونکے سید حمیری کا دیوان ہے اور اس
جہت سے طرف تشیع کے منسوب ہوئے حافظ ابو نعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الاولیاء و حاکم و عبد الغنی مصری
و حافظ منذری و تمام رازی اور جماعت کثیر انسے روایت رکھتے ہین فن حدیث و معرفت و علل و اسماء
رجال مین بی نظیر وقت و یگانہ عصر تھے جیسے کہ خطیب و حاکم و دیگر ایمہ اس صنعت نے انکی تفوق کی ان علوم
مین گواہی دی ہے مذاہب فقہاء و علم ادب کو خوب ہی جانتے تھے کتاب السنن اور مختلف و مؤتلف وغیرہا
انکی تصنیف سے ہے انکا حافظہ بہت قوی تھا انکا قصہ بستان و اتحاف مین خوب لکھا ہے منجملہ انکے لطائف و
ظرائف کے ایک یہ لطیفہ ہے کہ ایک دن ابو الحسن بیضاوی ایک آدمی کو کہ دور سے واسطے طلب حدیث
شریف کے آیا تھا اونکے حضور مین لائے اور کہا کہ یہ شخص مسافر ہے دور سے آیا ہے چاہیئے کہ آپ اوسپر
چند حدیثین املا فرمائین دار قطنی نے تعلل کیا اور کہا مجھکو فرصت و فراغت نہین ہے جب ابو الحسن بہت

بجد ہوئے تو اونہون نے بیس سند سے زیادہ اوسپر املا کیا اور متن سب کا یہی تہا کہ نعم الشئ الھدیۃ امام الحاجۃ وہ مرد مسافر دوسرے دن ہدیہ مناسب لایا اوسکو اپنے نزدیک بٹہایا اور ستٰرہ حدیثین اوسپر املا کین کہ سب کا متن یہ تہا اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ **لطیفہ** اسی طرح دارقطنی ایک دن نوافل پڑہ رہے تہے ایک شخص اونکے متصل بیٹہا ہوا حدیث پڑہ رہا تہا اور اوس نسخے مین اسماء بعض رُوات مین تصحیف واقع ہوا تہا بنون وسین مہملہ بصیغہ تصغیر پڑہنے والے نے بشیر پڑہا بیای موحدہ وشین معجمہ دارقطنی نے نماز مین سبحان اللہ کہا پڑہنے والے نے متنبہ ہوکر پہر بشیر پڑہا اونہون نے پہر سبحان اللہ کہا پڑہنے والے نے یسیر پڑہا بالضم یای تحتیہ حب دارقطنی نے دیکہا کہ لفظ صحیح نہین سمجہتا ہے تو آواز بلند یہ آیت پڑہی نٓ والقلم وما یسطرون **لطیفہ** ایک روز نوافل مین تہے حدیث پڑہنے والے نے عمرو بن شعیب کو عمرو بن سعید پڑہا دارقطنی نے سبحان اللہ کہا پڑہنے والا سند کو دوہرا کر اس لفظ مین متوقف ہوا دارقطنی نے یہ آیت تلاوت کی یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ ولادت حافظ کی ۳۰۶ھ مین ہوئی اور روز چہارشنبہ ہشتم یا دوم ذی قعدہ یا ذی حجہ ۳۸۵ھ کو بغداد مین وفات پائی ابو حامد اسفرائنی فقیہ مشہور نے اونپر نماز پڑہی اور قریب حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے مقبرۂ باب حرب مین مدفون ہوئے **خواب** حافظ ابن ماکولا نے کہا کہ مینے اونکو خواب مین دیکہا اور گویا فرشتون سے اونکا حال پوچہتا ہون کہ آخرت مین کیونکر ہوا فرشتون نے کہا کہ جنت مین اونکو امام کہتے ہین دارقطنی بفتح دال مہملہ وراء مفتوحہ وقاف مضمومہ نسبت ہے طرف دار القطن کے کہ بغداد مین ایک بڑا محلہ تہا رضی اللہ عنہ

کذا فی الاتحاف

ترجمۂ ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ صاحب تاریخ

ابو الحسن علی ابن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری ملقب عز الدین جزیرہ مین پیدا ہوئے اور وہین نشو ونما پایا ہمراہ اپنے والد اور بہائیون کے موصل مین آئے اور سکونت اختیار کی وہان ابو الفضل عبد اللہ بن احمد خطیب طوسی اور انکے طبقے سے سماعت کی بارہا بغداد مین بطریق حج رسالت طرف سے صاحب موصل کے آئے اور شیخین ابی القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ

شافعی اور ابواحمد عبد الوہاب بن علی صوفی وغیرہما سے حدیث کی سماعت کی اور طرف شام وقدس کے رحلت
کر کے ایک جماعت سے وہان سُنا اور موصل کی طرف عود کیا منقطع ہوکر خانہ نشین ہو گئے علم وتصنیف
مین توفر نظر فرماتے تھے اُنکا گھر مجمع اہل فضل موصل کا تہا حفظ حدیث ومعرفت متعلقات حدیث
مین امام تھے تواریخ متقدمہ ومتاخرہ کے حافظ انساب وایام ووقائع عرب کے خبیر تھے تاریخ مین ایک
بڑی کتاب مسمی بکامل لکھی اوسمین ابتدای زمانہ سے شروع کیا ۶۲۸ھ تک ابن خلکان فرماتے ہین کہ وہ خیار
تواریخ سے ہے کتاب الانساب سمعانی کو مختصر کیا اور اونپر استدراک فرمایا اونکی اغلاط پر تنبیہ کی اوسکے
اہمالات کو بڑہایا ایک مفید کتاب ہے آج کل لوگون کے ہاتھہ مین یہی مختصر ہے تین جلد مین ہے اور اصل
کتاب جو آٹھہ جلد مین ہے وہ عزیز الوجود ہے ابن خلکان نے کہا مینے اوسکو سوا ایک بار مدینۂ حلب
مین نہین دیکہا دیار مصریہ مین یہی مختصر مذکور پہونچا ہے اِسکے سوا اُنکی اور تصانیف ہین غرضکہ ولادت
اُنکی ۵۵۵ھ کو جزیرۂ ابن عمر مین ہوئی یہ اِس جزیرے کے لوگون سے ہین اِنکی وفات ۶۳۰ھ ماہ شعبان کو موصل
مین ہوئی *

ترجمۂ حافظ شرف الدین دمیاطی صاحب معجم رحمہ اللہ تعالی

عبد المؤمن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف التونی الشافعی الامام العلامہ الحافظ الحجہ النقلیہ النسابۃ المجود البارع شیخ
المحدثین علم النقاد شرف الدین ابو محمد الدمیاطی صاحب المعجم قریۂ تونہ اعمال تنیس سے ۶۱۳ھ مین متولد ہوئے
اولا فقہ مین مشغول ہوئے دمیاط مین نشو ونما پایا تمیز مذہب کا کیا قرآات پڑہے بعدہ حدیث شریف کا علم
طلب کیا اسکندریہ مین اصحاب حافظ سلفی سے سُنا قاہرہ مین آئے روایۃً ودرایۃً اِس شان کا اعتنا کیا
حافظ زکی الدین منذری کے ملازم ہوئی ابن المقیر وعلی بن مختار وابو القاسم بن رواحہ وعیسی خیاط ودیگر
علماء عصر سے علم اخذ کیا ۶۴۳ھ مین حج کو گئے حرمین محترمین مین سماعت کی جزیرہ وعراق کی دوبار سیر
کی اور عالی ونازل کو لکہا مصر واسکندریہ وبغداد وحلب وحمات وماردین وحران ودمشق ودیگر بلاد اوس
ضلع کا گشت کیا صدق ودیانت وحفظ واتقان مین سرآمد ابنای زمان تھے لغت وعربیت مین مہارت
تمام رکہتے تھے علم نسب کو خوب جانتے تھے حسن صورت مین ضرب المثل تھے اونکو ابن الماہد کہتے تھے

دمیاط مین مثل مشہور ہے کہ جب کسی عروس کا حسن مین مبالغہ کرتے ہین تو کہتے ہین کا نہا ابن الماجد
غرضنکہ فضائل و مناقب بے حد ہین اور صاحب تصانیف کثیرہ ہین انکو ذم علم منطق مین مبالغہ تہا اوسکی
بہت ہجو کرتے تہے چند فقرے ذم منطق کے بستان و اتحاف مین ذکر فرمائے ہین +

ترجمہ ابن الاثیر جزری صاحب نہایہ رحمہ اللہ تعالی

ابو السعادات مبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر
الجزری الملقب مجد الدین انکی مصنفات بدیعہ و رسائل وسیعہ ہین منجملہ اونکے جامع الاصول فی احادیث الرسول
وکتاب النہایہ فی غریب الحدیث پانچ جلد اسکے سوا اور بہت تصنیف ہے ولادت انکی جزیرہ ابن عمر مین ۵۴۴ھ
کو ہوئی وہین نشو و نما پایا اور روز پنجشنبہ سلخ ذی حجہ ۶۰۶ھ مین انتقال کیا اور اپنے رباط مین مدفون ہوئے

ترجمہ دارمی صاحب مسند رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد الدارمی السمرقندی التمیمی صاحب مسند و صاحب
رحلت و اسفار ہین اکثر بلاد اسلام کا گشت کیا اور علم حدیث کا بلدان بعیدہ سے جمع کیا مسلم صاحب
صحیح و ابو داؤد و ترمذی و عبد اللہ بن الامام احمد و محمد بن یحیی ذہلی انسے روایت رکہتے ہین عبد اللہ بن امام احمد
نے کہا ہے کہ میرے والد کہتے تہے کہ علم شریف حدیث کے خراسان مین چار آدمی ہین ابو زرعہ و محمد بن اسمعیل
بخاری و دارمی و حسن بن شجاع بلخی جب انکی وفات کی خبر محمد بن اسمعیل بخاری کو پہونچی تو سر نیچا کیا اور
انا للہ پڑہا اور آنکہہ سے آنسو جاری ہوئے اور یہ شعر اونکی زبان پر گزرا باوجود اسکے کہ وہ کبہی شعر نہین
پڑہتے تہے مگر وہ جو حدیث مین وارد ہوا بنا بر ضرورت روایت کی ؎

ان تبق تفجع بالاحبۃ کلہم	وفناء نفسک لا ابالک افجع

تولد دارمی کا ۱۸۱ھ ہجری مین ہوا اور اسی سال مین ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا دارمی نے
روز عرفہ جمعرات کے دن وفات پائی اور روز جمعہ یوم النحر کو مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی انکی وفات
۲۵۵ھ ہجری مین ہوئی کذا فی الاتحاف والبستان +

ترجمۂ بقیؒ بن مخلد رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن بقی بن مخلد القرطبی الحافظ متوفی سنہ ۲۷۶ھ ابن حزم نے کہا کہ انکی مسندمین ایک ہزار تین سو اور چند صحابی سے روایت کی ہے اور اوسکو ابواب فقہ پر مرتب کیا ہے پس وہ ایک ایسا مسند و مصنف ہے کہ مثل اوسکے کسی کا نہوا رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف کشف الظنون مین بذیل تفاسیر کہا ہے هو الشیخ الامام الحافظ ابو عبدالرحمن بقی بن مخلد القرطبی المتوفی سنۃ ست وسبعین ومائتین وهو صاحب المسند قال ابن حزم ما صنف تفسیر مثلہ اصلا وکان مجتهدا لا یقلد احدا بل یفتی بالاثر کذا فی المقتفی شرح الشفا +

ترجمۂ صاحب افصاح عن شرح معانی الصحاح ای الاحادیث الصحاح

ابو المظفر الوزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ بن محمد بن ہبیرہ متوفی سنہ ۵۶۰ھ ہجری یہ کتاب نوزدہ کتاب پر مشتمل ہے اوسمین جمع بین الصحیحین کی حدیثون کی شرح کی ہے اور حکم نبویہ کا کشف کیا ہے ابو علی الحسن بن الخطیر النعمانی الفارسی متوفی سنہ ۵۹۸ھ نے اوسکی تلخیص کی ہے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف +

ترجمۂ شیخ عبدالغفار صاحب وحید رحمہ اللہ تعالی

کشف الظنون مین کہا ہے کہ وحید فی سلوک اہل التوحید تالیف شیخ عبدالغفار بن عبدالمجید قوصی کی ہے یشتمل علی حکایات من صحبہ واخبار من رآه وما بلغه عن الاقطاب والاوتاد فی کل اقلیم من البلاد اس کتاب کو ماہ ربیع الاول سنہ ۷۰۰ھ مین ثغر اسکندریہ مین تالیف کیا اوسکے اول مین اسی طرح لکھا ہے

ترجمۂ ابو سعید صاحب شرف المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حافظ ابو سعید عبدالملک بن محمد نیسابوری خرکوشی متوفی سنہ ۴۰۶ھ ہجری رحمہ اللہ تعالی یہ کتاب آٹھ مجلد مین ہے کذا فی کشف الظنون

ابو عبداللہ ثقفی رحمہ اللہ تعالی

حافظ ابو عبداللہ قاسم بن فضل ثقفی اصبہانی متوفی سنہ ۴۸۹ھ ہجری صاحب ثقفیات یعنی طائفۃ من اجزاء الحدیث

کذا فی کشف الظنون

۹۳

ابن مردویہ صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ

۹۴ حافظ ابو بکر احمد بن موسی اصبہانی متوفی سنہ ۴۱۰ ہجری کذا فی الکشف **آدم بن ابی ایاس**
۹۵ عسقلانی صاحب تفسیر متوفی سنہ ۲۲۰ رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الکشف **ثعلبی صاحب تفسیر** ابو منصور
۹۶ عبد الملک بن احمد بن ابراہیم الثعالبی متوفی سنہ ۴۳۰ ہجری کذا فی الکشف **مجاہد** ابو الحجاج مجاہد بن جبیر المکی
المتوفی سنہ ۱۰۱ انکی تفسیر کے کئی طریق ہین منجملہ اونکے ایک طریق ابن ابی نجیح کا اور ایک ابن جریج کا اور ایک
۹۷ لیث کا ہے کذا فی الکشف **ابن السُّنّی** حافظ احمد بن محمد معروف بابن السنی دینوری متوفی سنہ ۳۶۴
ہجری صاحب عمل الیوم واللیلہ ایک کتاب اس نام کی تالیف امام حافظ عبد العظیم بن عبد القوی منذری
متوفی سنہ ۶۵۶ کی ہے وہ فرماتے ہین کہ عمل الیوم واللیلہ و دعوات و اذکار مین علماء نے بہت سی کتابین
تصنیف کی ہین اون سب سے احسن و خوبتر کتاب امام ابو عبد الرحمن احمد نسائی متوفی سنہ ۳۰۳ ہجری کی ہے
اور اوس سے احسن کتاب ابن السنی کی ہے وہ اس فن مین سب کتابون سے زیادہ تر جامع ہے
لیکن مطول ہے کہا پس مینے بسبب ضعف ہمت طالبین کے اسانید کو حذف کردیا انتہے چوتھی کتاب
ابو نعیم اصفہانی کی پانچوین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے کذا فی الکشف ٭

۹۸

ترجمہ کمال زملکانی رحمہ اللہ تعالیٰ

جمال الاسلام کمال الدین محمد بن علی بن عبد الواحد بن عبد الکریم الانصاری الشیخ الامام العلامہ قاضی القضاۃ
المعروف بابن الزملکانی السماکی الدمشقی کبیر الشافعیۃ فی عصرہ ذہبی نے کہا کہ عالم عصر و بقایای مجتہدین
مین سے تھے اور منجملہ اذکیاء اہل زمان تھے تخرج بہ الاصحاب انکی ولادت ماہ شوال سنہ ۶۶۷ مین ہوئی
صفی ہندی سے اصول پڑہا بدر الدین بن مالک سے نحو حاصل کی ابن علان سے سماعت کی اور حدیث
شریف طلب کی فصیح متشرع بصیر بمذہب و اصول ذکی صحیح الذہن صائب الفکر خوش شکل مرغوب منظر لباس و
ہیئت مین متجمل تھے اور اونکا بڑہاپا نور اسلام سے تابان و درخشندہ ہوا فوات الوفیات مین کہا ہے
کہ یکاد الورق یقتطف من وجنتہ عقیدہ انکا طریق اشاعرہ پر صحیح تھا صاحب فضائل عدیدہ و فواضل

مشیدہ ہین تصنیف مین مشغول تھے بہت چیزین تصنیف کین منجملہ اوسکے رسالۂ اربعہ اور ایک سالہ مین مسئلۂ طلاق و مسئلۂ
زیارت کے باب مین ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر رد کیا ہے وجہ رد کی سوا اسکے نہین کہ اونکا اجتہاد اسی طرف مُودی ہوا ورنہ وہ
ثنای علم اور عمل شیخ الاسلام مین پیشقدم جماعۂ علما ہین انکو واسطے قضای مصر کے طلب کیا تہا بلبیس مین پہونچکر
سولہوین رمضان ۲۷ کو قضا کی اونکے جنازے کو اوٹھا کر قارہ مین لائے قریب امام شافعی رحمہ اللہ کے دفن کیا
رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف **ترجمۂ محب طبری شارح التنبیہ رحمہ اللہ تعالی** امام محب الدین احمد بن
عبد اللہ الطبری المکی المتوفی سنہ ۶۹۴ انکی شرح تنبیہ مبسوط دس بڑی جلدون مین ہے مگر یہ اکثر وجوہ ضعیفہ کو اختیار
کرتے ہین امام یافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی تاریخ مین اسکی تصریح فرمائی اور انکی نکت ہین تنبیہ پر کبریٰ و صغریٰ
اور انکا ایک مختصر ہے تنبیہ کا اوسکا نام مسلک النبیہ فی تلخیص التنبیہ کہا ہے یہ مختصر کبیر تہا انکا ایک اور مختصر صغیر ہے
اوسکا نام تحریر التنبیہ لکل طالب نبیہ رکہا ہے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الکشف **ترجمۂ ذہبی صاحب تاریخ
رحمہ اللہ تعالی** محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الشیخ الامام العلامہ شمس الدین ابو عبد اللہ الذہبی حافظ لا یجاری ولا
لا یباری حدیث و رجال حدیث مین متقن تھے علل و احوال حدیث مین ناظر تراجم مردم و ابانت ابہام کے عارف
تھے اونکی تواریخ مین بہت کچہہ جمع کیا اور بہت لوگون کو نفع بخشا تصنیف مین کثرت فرمائی مطولات کو تالیف
مختصر مین کیا شیخ کمال الدین بن زملکانی جب انکی تاریخ کبیر پر جسکا نام تاریخ الاسلام ہے جزء بعد جزء واقف ہوئے
تو کہا کہ یہ کتاب جلیل القدر ہے یہ تاریخ بنیں جلد مین ہے اور کتاب تاریخ بلاد بہی بنیں مجلد ہے منجملہ انکی تصانیف
کے الدول الاسلامیہ و طبقات القراء و طبقات الحفاظ دو مجلد اور میزان الاعتدال تین مجلد اسکے سوا اور بہت
تصنیف ہے انکی ولادت سنہ ۶۷۳ چہہ سو تہتر مین ہوئی اور سنہ ۷۴۸ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی **ترجمۂ سبکی رحمہ اللہ
تعالی** السبکی العلامہ تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن تمام بن حماد بن یحیی بن عثمان الانصاری امام فقیہ
محدث حافظ مفسر اصولی متکلم نحوی لغوی ادیب جدلی خلافی نظار شیخ الاسلام بقیۃ المجتہدین مجتہد مطلق سبک
مین اعمال منوفیہ ماہ صفر سنہ ۶۸۳ مین متولد ہوئے ابن الرفعہ پر تفقہ کیا حدیث شریف دمیاطی سے اخذ کی تفسیر
عراقی سے قرآات تقی بن الرفیع سے اصول و معقول علائی باجی سے نحو ابو حیان سے حاصل کی تصوف مین شیخ
تاج الدین بن عطاء اللہ کی صحبت پائی ریاست علم کی مصر مین طرف اونکے منتہی ہوئی صلاح صفدی نے کہا لوگ کہتے

ہین کہ بعد امام غزالی کے مانند اونکے نہین آیا میرے نزدیک لوگ اونپر اس قول مین ظلم کرتے ہین نزدیک میرے وہ نہین
ہین مگر مثل سفیان ثوری کے بالجملہ مصنفات سبکی کے جلیلہ فائقہ ہین کہ بسبب اون نفائس بدیعہ وتدقیقات
نفیسہ کے جو انمین ہین اس لائق ہین کہ آب زر سے لکھی جائین انکی وفات جزیرۃ الفیل کنارۂ نیل پر روز دوشنبہ
چوتھی جمادی الآخرہ ۷۵۶ھ مین ہوئی

ترجمۂ عبد الحق صاحب کتاب العاقبہ رحمہ اللہ تعالی

عبد الحق
بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن الحسین ابی محمد الازدی الاشبیلی یعرف بابن الخراط شیخ شریح بن محمد وابی الحکم بن برجان
وغیرہ سے روایت رکھتے ہین ابن عساکر نے انکو اجازت دی وقت فتنۂ اندلس کے جابیہ کے نزیل ہوئے علم
انکا وہین منتشر ہوا خطبہ و نماز کی ولایت رکھتے تھے فقیہ عالم حافظ عارف بحدیث وعلل ورجال حدیث تھے خیر وصلاح
وزہد وورع وتقلل دنیا کے ساتھہ موصوف تھے انکی کتاب الزہد وکتاب العاقبہ فی ذکر الموت وکتاب الرقائق وغیرہ
کتب نافعہ ہین وفات انکی ۵۸۱ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف کشف الظنون مین کہا ہے کتاب
العاقبۃ فی البعث للامام ابی محمد عبد الحق بن عبد الرحمن الاشبیلی الازدی المتوفی سنہ ۵۸۱ انتہی ❖

ترجمۂ مقریزی صاحب الخطط والآثار

احمد بن علی المعروف بابن المقریزی صاحب الخطط والآثار للقاہرہ سخاوی کہتے ہین کہ انکا مولد موافق
اوسکے جسکی وہ خبر دیتے اور اوسکو لکھتے تھے بعد ساٹھہ کے ہے یعنی اور سات سو بڑے بڑے لوگون سے
ملاقات کی ائمہ کے ہمنشین رہے تفقہ حنفی کیا اپنے نانا کے مذہب پر پھر شافعی ہوگئے سخاوی نے کہا
لیکن ظاہر کی طرف مائل تھے ایسا ہی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اونہون نے حدیث کو دوست
رکھا پھر اوسپر مواظبت کی یہانتک کہ وہ بمذہب ابن حزم متہم ہوتے تھے انتہی انکو ظاہر برقوق کے ساتھہ
اتصال ہوا دمشق مین ہمراہ اپنے فرزند ناصر کے داخل ہوئے کئی بار اونپر وہانکی قضا پیش کی گئی انکار کیا
بہت بارحج کیا اور مجاور رہے پھر اس سب سے اعراض کیا اور اپنے شہر مین اقامت کرکے تاریخ کے
شغل پر عاکف ہوئے یہانتک کہ تاریخ مین انکا ذکر مذکور ہوا دور دور شہرہ پہونچا انکے خط سے پایا
گیا کہ انکی تصانیف دو سو مجلد بر زیادہ ہے ۸۴۵ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی کذا
فی التاج المکلل ❖

ترجمہ ابن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ عزالدین بن عبد السلام بن ابی القاسم بن حسن بن محمد بن مہذب السلمی ابو محمد شیخ الاسلام وسلطان العلما۔ تفقہ فخر بن عساکر پر کیا اصول سیف اسوی سے اخذ کیا حدیث عمر بن طبرزد وغیرہ سے سنی عربیت مین بارع وفائق ہوئے ذہبی نے عبر مین کہا کہ معرفت مذہب یا زہد وورع اونکی طرف منتہی ہوئی اور رتبہ اجتہاد کو پہونچے تھے مصر مین بیس برس سے زیادہ نشر علم وامر بمعروف ونہی منکر کے بسر کئے بادشاہون پر سختی کرتے دوسرون کا کیا ذکر ہے جب مصر مین تشریف لائے تو منذری نے اونکے ادب مین مبالغہ کیا اور فتوی دینے سے رک گئے اور کہا کہ ہم اونکی تشریف لانے سے پہلے فتوی دیتے تھے اور بعد حضور اونکے منصب فتوی کا اونہین مین متعین ہے مصر مین تفسیر کے کئی درس کہے اور کتابین تالیف کین صاحب کرامات تھے خرقہ تصوف شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ سے پہنا تھا اور شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے حقیقت مین کلام سنا تھا **حکایت** حضرت شاذلی فرماتے ہین کہ مجھسے کہتے ہین کہ روی زمین پر کوئی مجلس فقہ مین اتنی محلبس شیخ عزالدین سے اور حدیث مین ابہی مجلس منذری سے اور علم حقائق مین ابہی تیری مجلس سے نہین ہے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ ریاست مذہب کی طرف اونکے منتہی ہوئی سائر آفاق سے فتوی اونکی طرف آتا تہا آخر عمر مین تعبد بمذہب نہین کرتے تھے بلکہ نطاق اونکا متسع ہوگیا تہا اور فتوی اپنے اجتہاد سے دیتے تھے ابن دقیق العید کہ اونکے شاگرد ہین کہتے ہین کہ ہو احد سلاطین العلما اور ابن حاجب نے کہا افقہ من الغزالی **حکایت** قاضی عزالدین ہکاری نے کہا کہ ایک بار اونہون نے فتوی دیا بعد اوسکے اونکو اوسمین اپنی خطا ظاہر ہوئی مصر وقاہرہ مین اپنی جان پر منادی کرائی کہ جس کسی کو ابن عبد السلام نے ایسا فتوی دیا ہو چاہئے کہ وہ اوسپر عمل نہ کرے اسواسطے کہ اوس اوسمین خطا واقع ہوا ہے قطب یونی نے کہا باوجود اس تمام شدت وصلابت کے حسن المحاضرہ تھے بنوادر واشعار سماع مین حاضر ہوتے اور وجد فرماتے ابن کثیر نے کہا لطیف ظریف تھے استشہاد باشعار فرماتے انکی وفات مصر مین ۶۶۰ھ مین ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف ٭

۱۰۵

ترجمۂ ابن دقیق العید رحمہ اللہ صاحب الامام وغیرہ

شیخ تقی الدین ابو الفتح محمد بن الشیخ مجد الدین علی بن وہب بن مطیع القشیری القوصی المنفلوطی المصری المالکی الشافعی بن دقیق العید قاضی القضاۃ احد الاعلام امام متقن مجود فقیہ مدقق اصولی ادیب شاعر نحوی ذکی غواص معانی مجتہد وافر العقل کثیر السکینۃ بخیل بالکلام تام الورع شدید التدین مدیم السہر مکب علی المطالعہ والجمع سمح جواد تھے ابن السبکی نے کہا شیخ الاسلام الحافظ الزاہد الورع الناسک المجتہد المطلق ذو الخبرۃ التامۃ لعلوم الشریعۃ الجامع بین العلم والدین والسالک سبیل السادۃ الاقدمین اکمل المتاخرین انکی ولادت پشت دریای شور پر قریب ساحل ینبع کے ہوئی انکے ماں باپ قوص سے متوجہ حج کے تھے کہ روز شنبہ ۵ ۲ شعبان ۶۲۵ھ ہجری کو پیدا ہوئے قوص مین نشو ونما پایا وہین تفقہ کیا مصر وشام کی طرف رحلت کی اور بہت کچھ سماعت فرمائی شیخ عز الدین بن عبد السلام سے علم اخذ کیا اور تحقیق علوم مین غایت کو پہونچے درجۂ اجتہاد کو واصل ہوئے ریاست علم کی اونکے زمانے مین طرف اونکے منتہی ہوئی لوگ سواریان کس کر اونکے پاس حاضر ہوئے انکی مصنفات مین منجملہ اونکے الالمام فی الحدیث ہے اور اوسکی شرح وغیرہ ۷۰۲ھ ماہ صفر روز جمعہ مین انکی وفات ہوئی انکے ترجمہ کے یہ چند لفظ ہین اتحاف مین انکا ترجمہ حافلہ لکھا ہے +

۱۰۶

ترجمۂ ابن دحیہ رحمہ اللہ تعالی

ابو الخطاب الامام العلامۃ الحافظ الکبیر عمر بن حسن ابن دحیۃ الاندلسی السبتی علم حدیث کے بصیر اور اوسکے ساتھ معتنی تھے لغت سے حظ وافر رکھتے تھے اور عربیت مین مشارک انکی تصانیف ہین مصر کو وطن ٹھیرایا تھا ملک کامل کے مؤدب ہوئے تھے دار الحدیث کاملیہ مین درس کہتے تھے ۶۳۳ھ ہجری مین وفات پائی اسی کے اوپر کچھہ سال کی عمر تھی رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف +

۱۰۷

قاضی ابو بکر بن الباقی انصاری صاحب مشیخہ رحمہ اللہ

کشف الظنون مین صرف اتنا لکھا ہے کہ مشیخۃ القاضی محمد بن عبد الباقی البیمارستانی الحافظ انتہی

۱۰۸

ترجمہ خطابی صاحب معالم السنن رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب الخطابی البستی الفقیہ الادیب المحدث اِنکی تصانیف بدیعہ ہین منجملہ اونکے غریب الحدیث ومعالم السنن فی شرح سنن ابی داؤد واعلام السنن فی شرح صحیح البخاری وغیرہ عراق مین ابوعلی صفار اور ابوجعفر رزاز وغیرہما سے سماعت کی اور انسے حاکم نیسابوری وعبدالغفار فارسی اور ابوالقاسم عبدالوہاب بن ابی سہل الخطابی وغیرہم سماعت و روایت رکہتے ہین وفات انکی ربیع الاول ۳۸۸ھ ہجری کو مدینہ بُست مین ہوئی بُست بضم موحدہ وسکون سین مہملہ ایک شہر ہے بلاد کابل سے درمیان ہرات وغزنہ کے کثیرۃ الاشجار والانہار بستی اوسکی طرف نسبت ہے اور خطابی نسبت ہے اونکی وجہ خطاب کیطرف بفتح خاے معجمہ وطاے مہملہ بعض نے کہا کہ وہ ذریت زید بن الخطاب سے ہین اونکی طرف منسوب ہین واللہ اعلم کذا فی الاتحاف

۱۰۹

ترجمہ شیخ سعد الدین تفتازانی صاحب شرح عقائد نسفیہ وغیرہ مولفانافعہ رحمہ اللہ تعالیٰ

مسعود بن عمر التفتازانی الامام الکبیر المعروف بسعد الدین ۷۲۲ھ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے عصر کے اکابر اہل علم سے اخذ کیا مثل عضد وغیرہ اور بہت سے علوم مین فائق ہوئے انکا ذکر مشہور ہوا طلبہ علم نے انکی طرف رحلت کی تصنیف مین بعمر شانزدہ ۱۶ سالہ شروع کیا ۷۹۲ھ مین انتقال ہوا تصانیف اِنکی کثیر شہیر متداول ہین درمیان اہل علم کے جیسے مطول ومختصر وغیرہ کذا فی التاج المکلل ؎

۱۱۰

ترجمہ ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمن بن عثمان بن موسی بن ابی النصر النصری الکردی الشہرزوری المعروف بابن الصلاح الشرخانی المقلب تقی الدین الفقیہ الشافعی ایک فاضل تہے فضلاے عصر سے تفسیر وحدیث وفقہ واسماء رجال مین اور جو کچہ اوس سے متعلق ہے ساتہ علم حدیث شریف ونقل لغت کی فنون عدیدہ مین انکو مشارکت تہی اور فتاوی انکے مُسدّد ہوتے تہے یہ ابن خلکان کے اوستاد تہے روز چہارشنبہ وقت صبح ۲۵ ربیع الآخر ۶۴۳ھ کو دمشق مین وفات پائی بعد ظہر کے اونپر نماز پڑہکر مقابر صوفیہ خارج باب النصر مین دفن کیا انکی ولادت ۵۷۷ھ کو شرخان مین ہوئی یہ ایک قریہ ہے اعمال اربل سے قریب شہرزور کے

حکایت ابن الصلاح نے فرمایا کہ خواب مین مجھکو یہ کلمات الہام ہوئے ادفع المسئلۃ ما وجدت التحمل یمکنک فان لکل یوم رزقا جدیدا والالحاح فی المطالب یذھب البہاء وما احسن الضیع الی الملہوف وربما کانت الغیر نوعا من ادب اللہ تعالی والحظوظ مراتب فلا تعجل علی ثمرۃ قبل ان تدرک فانک ستنالہا فی اوانہا ولا تعجل فی حوائجک فتضیق بہا ذرعا ویغشاک القنوط واللہ اعلم کذا فی الاتحاف +

١١١

ترجمۂ زرکشی رحمہ اللہ تعالی

بدرالدین محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی ۷۴۵ھ مین متولد ہوئے اسنوی ومغلطائی وابن کثیر واذرعی وغیرہم سے اخذکیا اور تالیف کی انکے فنون عدیدہ مین تصانیف کثیرہ ہین منجملہ اونکے الخادم علی الرافعی والروضۃ وشرح المنہاج والدیباج وشرح جمع الجوامع وشرح البخاری والتنقیح علی البخاری وشرح التنبیہ والبرہان فی علوم القرآن والقواعد فی الفقہ واحکام المساجد وتخریج احادیث الرافعی وتفسیر القرآن الی سورۃ مریم والبحر فی الاصول وسلاسل المذہب فی الاصول والنکت علی ابن الصلاح وغیر ذلک روزیکشنبہ تیسری رجب ۷۹۴ھ مین انتقال ہوا قرافۂ صغری مین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف +

١١٢

ترجمۂ ابن الہمام الحنفی رحمہ اللہ تعالی

کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن عبدالحمید بن مسعود السیواسی ثم السکندری المعروف بابن الہمام الحنفی انکی ولادت تقریبا ۷۹۰ھ مین ہوئی قاری ہدایہ سراج پر تفقہ کیا انواع علوم فقہ واصول ونحو ومعانی وغیرہا مین اقران پر فائق ہوئے علامہ محقق جدلی نظار تھے انکو اشرف نے مدرسہ کا شیخ کیا ایک مدت اوسکے مباشرہ کے ترک کیا اور مشیخۂ شیخونیہ کے متولی ہوئے اوسکو بھی ترک کردیا انکی تصانیف ہین منجملہ اونکے شرح ہدایہ اور تحریر اصول فقہ مین رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف +

١١٣

ترجمۂ ابن یونس رحمہ اللہ تعالی

الحافظ الامام ابوسعید عبدالرحمن بن احمد بن الامام یونس عبدالاعلی الصدفی المصری صاحب تاریخ مصر ۲۸۱ھ

مین پیدا ہوئے اپنے والد اور نسائی سے سماع کیا انہون نے مصر سے رحلت نہین کی نہ غیر مصر مین سماع کیا لیکن یہ اس شان مین امام متیقظ حافظ مکثر خبیر بایام و تواریخ مردم ہین جمادی الاولی ۳۸۴ھ مین وفات پائی کذا فی حسن المحاضرہ ۔

ترجمہ قاضی حسین رحمہ اللہ تعالی

ابو علی الحسین بن محمد بن احمد المروروذی الفقیہ الشافعی المعروف بالقاضی صاحب التعلیقہ فی الفقہ امام کبیر صاحب وجوہ غریبہ تھے مذہب مین نکتہ جسوقت امام الحرمین کتاب نہایۃ المطلب مین اور امام غزالی وسیط و بسیط مین یہ لفظ کہین کہ وقال القاضی تو مراد بالذکر یہی قاضی ہوتے ہین نہ انکے سوا اور کوئی انہون نے فقہ کو ابو بکر قفال مروزی سے اخذ کیا اور اصول و فروع و خلاف مین تصنیف کی اور ہمیشہ درمیان لوگون کے حکم کرتے درس دیتے فتوی بتاتے رہے ایک جماعت اعیان نے انسے فقہ اخذ کی منجملہ اونکے ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب کتاب تہذیب و کتاب شرح السنہ وغیرہا ہین انکی وفات ۴۶۲ھ کو مرو روذ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی ابن خلکان +

ترجمہ ابن فورک رحمہ اللہ تعالی

استاذ ابو بکر محمد بن الحسن بن فورک متکلم اصولی ادیب نحوی واعظ اصبہانی ایک مدت عراق مین اقامت کی علم کا درس دیتے رہے پھر ری کی طرف متوجہ ہوئے مبتدعہ نے انکی سعایت کی اہل نیسابور نے انکو مراسلت کی اور اونکی طرف متوجہ ہونیکا التماس کیا انہون نے مانا اور نیسابور مین تشریف لائے یہان انکے لئے ایک مدرسہ اور ایک گھر بنایا گیا اللہ تعالی نے انکے سبب سے علوم کے کئی انواع کو زندہ کیا جبکہ انہون نے نیسابور کو وطن ٹھیرالیا اور وہان فقہا کی ایک جماعت پر انکے برکات ظاہر ہوئے اور انکی مصنفات اصول فقہ و دین و معانی قرآن شریف مین قریب یکصد کے پہونچی تو یہ مدینہ غزنہ کی طرف بلائے گئے اور یہان انسے مناظرات کثیرہ ہوئے منجملہ انکے کلام کے ایک یہ ہے شغل العیال نتیجۃ متابعۃ الشہوۃ بالحلال فما ظنک بقضیۃ شہوۃ الحرام یہ اصحاب ابو عبد اللہ بن کرام پر بہت سخت تھے پھر نیسابور کی طرف عود کیا راہ مین انکو زہر دیا وہین انتقال فرمایا اور نیسابو

کی طرف لائے جیرہ مین مدفون ہوئے اِنکا مشہد یہان ظاہر ہے اوسکی زیارت کی جاتی ہے ویستقی
بہ ویتجاب الدعوۃ عندہ انکی وفات ۶ ۴ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی **حکایت** ابو القاسم قشیری
رحمہ اللہ نے رسالہ مین کہا ہے کہ مینے ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مین ابو بکر
ابن فورک کی عیادت کو گیا جب اونہون نے مجھے دیکھا تو اونکی آنکھون مین آنسو بھر آئے مینے کہا بیشک
اللہ سبحانہ تمکو عافیت وشفا دے گا مجھسے کہا کیا تو مجھے گمان کرتا ہے کہ مین موت سے ڈرتا ہون مین تو
ماورا موت سے خوف کرتا ہون **ف** فورک بضم فا وسکون واو وفتح را بعد اوسکے کاف اسم عَلَم ہے اور حیرہ
بکسر حای مہملہ وسکون تحتانیہ وفتح را بعد اوسکے ہای ساکنہ ایک بڑا محلہ ہے نیسابور مین اسکی طرف
ایک جماعت علما کی منسوب ہے یہ اوس حیرہ کے ساتھہ ملتبس ہوتا ہے جو ظاہر کوفہ مین ہے اور
غزنہ بفتح غین معجمہ وسکون زای معجمہ وفتح نون بعد اوسکے ہای ساکنہ ایک مدینہ عظیمہ ہے اوائل ہند
مین جہت خراسان سے کذا فی ابن خلکان

ترجمہ بغوی صاحب شرح السنہ رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیہ الشافعی المحدث المفسر علوم مین دریا تھے
فقہ قاضی حسین بن محمد المذکور سے اخذ کی تفسیر کلام اللہ مین تصنیف فرمائی مشکلات قول حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو واضح کیا حدیث شریف کی روایت کی درس دیا درس نہین دیتے مگر باوضو کتب کثیرہ
تصنیف کین منجملہ اونکے کتاب التہذیب ہے فقہ مین اور کتاب شرح السنہ حدیث مین اور معالم التنزیل
تفسیر قرآن کریم مین اور کتاب المصابیح وجمع بین الصحیحین وغیرہ انکی وفات ماہ شوال ۵۱۶ کو مرو روذ
مین ہوئی قاضی حسین اپنے شیخ کے نزدیک مقبرۂ طالقانی مین دفن ہوئے قبر انکی وہان مشہور ہے
رحمہ اللہ تعالی ابن خلکان فرماتے ہین مینے کتاب فوائد سفریہ مین دیکھا جسکو شیخ حافظ زکی الدین
عبد العظیم منذری نے جمع کیا ہے کہ اونکی وفات ۵۱۶ مین ہوئی مینے یہ اونکے خط سے نقل کیا
واللہ اعلم **حکایت** انسے منقول ہے کہ انکی ایک بی بی مرگئین انہون نے اونکی میراث مین سے
کچھہ نہ لیا اور یہ نری روٹی کہاتے تھے انکو اس بات مین ملامت کی تو روٹی کو زیت سے کہانے لگے

فرا نسبت ہے طرف عمل پوست فرا کے اور بغوی بفتح موحدہ وغین معجمہ بعد او سکے واو یہ نسبت ہے طرف ایک شہر کے خراسان مین جو کہ درمیان مرو و ہرات کے ہے اوسکو بغ و بغشور کہتے ہین یہ نسبت شاذ برخلاف اصل ہے اوسکو سمعانی نے کتاب الانساب مین ذکر کیا ہے کذا فی ابن خلکان ؛

ترجمہ رافعی صاحب شرح کبیر رضی اللہ عنہ

عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم بن الفضل الامام العلامہ امام الدین ابی القاسم الرافعی القزوینی صاحب الشرح الکبیر ابن الصلاح نے انکا ذکر کیا اور کہا ماا ظن فی بلاد العجم مثلہ صاحب فنون نیک سیرت تھے شرح جیز بارہ مجلد مین لکھی کسی نے انکی طرح وجیز کی شرح نہین کی نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ الرافعی من الصالحین المتمکنین انکی کرامت بہت تھی ابو عبد اللہ محمد بن محمد اسفرائنی نے اربعین مین لکھا ہے کہ شیخنا امام الدین وناصر السنہ اپنے زمانے کے اوحد عصر تھے علوم دینیہ مین اصولاً و فروعاً ۶۲۳ھ کو قزوین مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن معدان بن سفیان بن یزید مولی یزید بن ابی سفیان اموی اول آدمی جو انکے اجداد سے مسلمان ہوا وہ انکے دادا یزید ہین اصل انکی فارس سے تھی انکے آبا مین سے پہلے پہل جو شخص اندلس مین آیا وہ انکے دادا خلف ہین انکا مولد قرطبہ مین بلاد اندلس سے روز چہارشنبہ قبل طلوع شمس سلخ شہر رمضان ۳۸۴ھ کو قرطبہ کی جانب شرقی مین پیدا ہوئے علوم حدیث وفقہ کے عالم و حافظ مستنبط احکام کے کتاب و سنت سے تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب سے طرف مذہب اہل ظاہر کے انتقال کیا متفنن تھے علوم جمہ کثیرہ مین عامل تھے ساتھ اپنے علم کے دنیا مین زاہد تھے باوجود اوس ریاست کے جو انکو اور انسے پہلے انکے والد کو وزارت و تدبیر ملک مین تھی متواضع صاحب فضائل و تو الیف کثیرہ ہین علوم حدیث شریف مین مصنفات و مسندات سے بہت کچھ جمع کیا اور بہت سماعت کی شعبان ۴۵۶ھ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ امام الحرمین رحمہ اللہ تعالی

ابو المعالی عبد الملک بن الشیخ ابی محمد عبد اللہ بن ابی یعقوب یوسف بن عبد اللہ الجوینی الفقیہ الشافعی ملقب بضیاء الدین معروف بامام الحرمین اعلم علمای متاخرین اصحاب امام شافعی سے علی الاطلاق مجمع علیہ امامت متفق علیہ غزارت مادہ وتفنن کے علوم اصول وفروع وادب وغیرہ مین تھے جو توسع عبادت مین انکو روزی ہوا تہا وہ انکے غیر سے معلوم ومعہود نہین ہے درس جو کہتے وہ چند ورقون مین سماتا اوسکے کسی حرف مین اونکی زبان لنگی نہین کرتی تھی لڑکا پن مین اپنے والد پر پڑہا وہ انکے طبع وتحصیل وجودت قریحہ وفحائل اقبال سے جو اونپر ظاہر تہی تعجب کرتے تھے اپنے والد کی تمام تصانیف پر گزر کیا اور اوسمین تصرف فرمایا یہانتک کہ تحقیق وتدقیق مین اونپر فائق ہو گئے جب اونکا انتقال ہوگیا تو بجای پدر واسطے تدریس کے بیٹھے اور بعد تدریس کے نزدیک استاذ ابو القاسم اسکافی الفرائنی کے مدرسۂ بیہقی مین جاتے اور علم اصول سیکہتے بغداد کا سفر کیا ایک جماعت علماء کو وہان دیکہکر حجاز مین آئے اور مکہ معظمہ کے چار برس تک مجاور رہے اور مدینہ منورہ گئے درس وفتوی کیا اور مذہب کے طرق کو جمع کیا اسلئے اونکو امام الحرمین کہتے ہین انکی ہر فن مین تصنیف ہے حافظ ابو نعیم صاحب حلیہ سے اجازت لی انکی تصانیف شامل فی اصول الدین والبرہان فی اصول الفقہ وتلخیص التقریب والارشاد والعقیدۃ النظامیہ وغیرہ ہے جب بیان علوم صوفیۂ کرام اور اونکے اقوال کی شرح مین شروع کرتے تو حاضرین کو رلاتے ہمیشہ طریقۂ مرضیہ حمیدہ پر اول عمر سے آخر تک رہے **حکایت** انکے والد ابو محمد ابتدا مین کتابت باجرت کیا کرتے تھے اس کسب سے کچہ جمع کرکے ایک لونڈی موصوف بخیر وصلاح خرید کی اور اپنے ہاتہہ کے کسب سے اوسکو کہانا کہلاتے امام الحرمین اس لونڈی کے شکم سے ہین انکے والد نے جاریہ کو وصیت کی کہ کسی عورت کو اسکے دودہ پلانے پر قدرت نہ دینا ایکدن لونڈی کے پاس آئے دیکہا کہ وہ دردمند بیٹہی ہوئی ہے اور بچہ رورہا ہے ایک عورت ہمسایہ نے اوسکو لیکر اپنی چہاتی اوسکے مونہہ مین رکہدی کچہہ دودہ اوس سے پی لیا تہا انکے والد کو یہ امر شاق گزرا بچے کو پکڑ کر گہڑی بہر اوندہا کیا اور اوسکے پیٹ پر ہاتہہ ملا اور اوسکے حلق مین انگلی ڈالکر جو کچہہ پیا تہا بطور قی کے نکال ڈالا اور کہا اس بچے کا مرجانا مجپر اس سے آسان ہے

کہ طبیعت اوسکی غیر ماں کا دودہ پی کر فاسد ہو جائے امام الحرمین سے منقول ہے کہ بعض وقت مجلس مناظرے مین اونکو فترت لاحق ہوتی تو کہتے کہ یہ اوس رضاعت کے تقیہ سے ہے انکی ولادت ۱۸ محرم ۴۱۹ھ مین ہوئی جب یہ بیمار ہوئے تو انکو شنقان کو اوٹھا لیگئے یہ ایک گاؤن ہے اعمال نیسابور سے یہان کی ہوا معتدل اور پانی ہلکا ہے شب چہارشنبہ وقت عشاء آخر ۲۵ ربیع الآخر ۴۷۸ھ کو انتقال ہوا اوسی رات نقل کر کے نیسابور کو لیگئے اوسکی صبح کو اونکے گھر مین دفن کیا بعد چند سال کے وہان سے مقبرۂ حسین مین نقل کیا پہلوی والدین دفن کردیا انکے فرزند ابو القاسم نے نماز جنازہ پڑھی انکی وفات کے دن بازار بند ہوئے انکا منبر جو جامع مسجد مین تہا ٹوٹ گیا لوگ اوسکی تعزیت کے لئے بیٹھے اور بہت سے مراثی انکے حق مین کہے انکے شاگرد اوسدن قریب چہارصد ایک نفر تھے سب نے اپنی دوات و قلم توڑ ڈالی ایک برس اسی حال پر رہے رحمۃ اللہ تعالی

ترجمہ حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ

ابو نصر بشر بن الحارث بن عبد الرحمن بن عطا بن ہلال بن ماہان بن عبد اللہ مروزی معروف بہ حافی عبد اللہ کا نام بعبور تہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اسلام لائے تھے حضرت بشر کبار صالحین و اعیان اتقیاء متورعین سے تھے اصل انکی مرو کے ایک قریہ سے ہے اوسکا نام ماترسام ہے انہون نے بغداد مین سکونت اختیار کی یہ اولاد سے رؤسا رو کتاب کے تھے **حکایت** انکی توبہ کا یہ سبب ہوا کہ انہون نے راہ مین ایک ورقہ پایا اوسمین اللہ تعالی کا نام لکہا ہوا تہا قدمون نے اسکو روند ڈالا تہا انہون نے اوسکو اوٹہا لیا کئی درہم انکے پاس تھے اوسکی خوشبو خریدی پہر اوس سے ورقہ کو خوشبودار کیا اور اوسکو دیوار کے درار مین رکہدیا خواب مین دیکہا کہ کوئی قائل اونسے کہتا ہے ای بشر تو نے میرے نام کو خوشبودار کیا مین ضرور تیرے نام کو دنیا و آخرت مین خوشبودار کرونگا جب بیدار ہوئے تو توبہ کی **حکایت** حکایت کیا ہے کہ یہ معافی بن عمران کے دروازے پر آئے حلقۂ در کو ٹہونکا کہا گیا کون ہے انہون نے کہا بشر الحافی ایک لڑکے نے گہر کے اندر سے کہا اگر تو دو دانق کی جوتی خرید لیتا تو حافی کا نام تجھسے جاتا رہتا حافی اسلئے لقب ہوا کہ یہ چرم دوز کی طرف گئے اوس سے اپنی ایک جوتی کے واسطے تسمہ

طلب کرتے تھے وہ تسمہ ٹوٹ گیا تھا پہر دوزرنے کہا ما اکثر کلفتکم علی الناس یعنی لوگون کو تم بہت تکلیف دیتے ہو اسپر انہون نے اپنے ہاتہہ سے جوتا پہینکدیا اور دوسرا انکے پانوْن مین تہا اور قسم کھالی کہ اب کے بعد جوتا نہ پہنین **حکایت** کسی نے حضرت بشر سے پوچھا کہ تم کس چیز سے روٹی کہاتے ہو کہا مین عافیت کو یاد کرتا ہون پس اوسکو سالن بنالیتا ہون منجملہ انکے دعا کی ایک یہ ہے اللھم ان کنت شہرتنی فی الدنیا لتفضحنی فی الآخرۃ فاسلبہ عنی ومن کلامہ عقوبۃ العالم فی الدنیا ان یعمی بصر قلبہ وقال من طلب الدنیا فلیتہیأ للذل بعض نے کہا کہ مینے بشر سے سُنا کہ اصحاب حدیث سے فرماتے تھے کہ تم اس حدیث کی زکوٰۃ ادا کرو کہا اوسکی زکوٰۃ کیا ہے فرمایا کہ دوسو حدیثون مین سے پانچ حدیثون پر عمل کرو حضرت سری سقطی وایک جماعت صالحین رضی اللہ عنہم نے انسے روایت کی ہے انکی ولادت ۱۵۰ھ ہجری مین ہوئی اور شہر ربیع الآخر ۲۲۶ھ یا ۲۲۷ اور دوسو مین وفات پائی یا بدہ کے دن دسوین محرم یا رمضان مین بغداد یا مرو مین وفات ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی ابن خلکان

ترجمہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ

ابو القاسم الجنید بن محمد بن الجنید الخزاز القواریری الزاہد المشہور اصل انکی نہاوند سے ہے اور انکا مولد و منشا عراق ہے اپنے وقت کے شیخ و فرید عصر ہین کلام انکا حقیقت مین مشہور و مدوّن ہے ابو ثور صاحب امام شافعی رضی اللہ عنہ پر تفقہ کیا کسی نے کہا بلکہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فقیہ تھے انکا حال ابن خلکان وغیرہ مین خوب لکھا ہے شنبہ کے دن ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ مین آخر ساعت جمعہ کو بغداد مین وفات پائی اور شونیزیہ مین روز شنبہ کو نزدیک حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں کے دفن ہوئے رضی اللہ عنہ

ترجمہ امام غزالی رضی اللہ عنہ صاحب احیاء العلوم

ابو حامد محمد بن محمد بن احمد الغزالی الملقب بحجۃ الاسلام زین الدین الطوسی الفقیہ الشافعی انکے آخر عصر مین طائفہ شافعیہ مین مثل انکا نہین تہا ابتدا طوس مین احمد راذکانی پر شغل کیا بعد اوسکے نیسابور مین تشریف

لائے اور درسہای امام الحرمین ابی المعالی جوینی مین آئے گئے اور اشتغال مین کوشش کی یہانتک کہ مدت قریبہ مین تخریج فرمائی اور اپنے اوستاذ کے زمانے مین اعیان مشارالیہم سے ہوئے اور اوسی وقت مین تصنیف کا شغل کیا انکے اوستاد انسے تبجح کرتے تھے تاوفات اوستاذ اونکے ملازم رہے بعد اسکے نیسابور سے نکلکر عسکر مین وزیر نظام الملک سے ملاقات کی وزیر نے انکی تعظیم تکریم کی اور انپر متوجہ ہونے مین مبالغہ کیا حضور مین وزیر کے ایک جماعت افاضل کی تہی درمیان اونکے چند مجلسون مین جدال و مناظرہ ہوا ان سب مین تمام لوگون پر غالب ہوئے انکا نام مشہور ہوا قافلے کے قافلے انکا ذکر خیر و نام نیک لیکر سائر و دائر ہوئے وزیر نے تدریس مدرسۂ نظامیہ کی انکے سپرد کی وہان درس کرتے رہے اہل عراق انپر فریفتہ تھے اور انکا مرتبہ و منزلت اونکے نزدیک مرتفع و بلند تہا بعد اسکے اس سب کو ترک کرکے سالک طریق زہد و انقطاع ہوئے اور حج کا قصد کیا جب وہان سے پھرے تو شام کی طرف متوجہ ہوئے ایک مدت شہر دمشق مین جامع مسجد کے زاویۂ جانب غربی کے اندر درس کہتے تھے وہان سے بیت المقدس گئے اور عبادت مین اجتہاد و کوشش اور زیارت مشاہد و مواضع معظمہ کی بجالائے اور ایک مدت اسکندریہ مین مقیم رہے وہان سے ارادہ رکوب دریا کا طرف بلاد مغرب کے بعزم ملاقات امیر یوسف بن تاشفین صاحب الکش کیا تہا کہ اس اثنا مین اوسکے مرنے کی خبر پہونچی ناچار اوس ارادے سے پھر کر اپنے وطن طوس کی طرف عود کیا اور اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہوئے اور چند فن مین تصنیف کتب مفیدہ کا شغل فرمایا انکی تصانیف مین سے زیادہ تر مشہور کتاب الوسیط و البسیط و الوجیز و الخلاصہ فقہ مین ہین اور منجملہ اونکے کتاب احیاء علوم الدین ہے یہ کتاب انفس و اجل کتب ہے اصول و جدل و غیرہ مین انکی کتب ہین غرضکہ انکی کتابین بہت اور سب کی سب نافع و مفید ہین بعد اسکے واسطے تدریس مدرسۂ نظامیہ کے انکو نیسابور مین طلب کیا بعد تکرار بسیار قبول کیا بعدہ اوسکو ترک کرکے طرف وطن کے لوٹ آئے خانقاہ صوفیہ و مدرسہ واسطے مشتغلین علم کے بنایا اور اپنی اوقات کو وظائف خیر پر تقسیم کیا مثل ختم قران شریف و مجالست اہل قلوب و تعود تدریس یہانتک کہ انتقال فرمایا انسے روایت اشعار کی بھی کی ہے ولادت انکی ۴۵۰ھ مین ہوئی اور دوشنبہ ۱۴ جمادی الآخرہ ۵۰۵ھ ہجری کو طاہران مین وفات

پائی طاہران قصبہ طوس ہے اور طوس ناحیہ ہے خراسان مین مشتمل ہے دو شہر پر ایک طاہران دوسرا نوقان اور غزالی نسبت ہے طرف غزال کے بفتح غین معجمہ وتشدید زای معجمہ اور کہتے ہین کہ تخفیف زای معجمہ نسبت ہے طرف غزالہ کے کہ ایک قریہ ہے قرائی طوس سے اور یہ خلاف مشہور ہے لیکن سمعانی نے کتاب الانساب مین اسی طرح کہا ہے یہ تو ابن خلکان نے کہا ہے اور زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ مین ابن کثیر سے تشدید زا نقل کی ہے اور نووی نے بتیان مین غزالی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے تشدید کا انکار کیا ہے اور کہا کہ مین تخفیف ہون منسوب طرف غزالہ کے یہ ایک قریہ ہے قرای طوس سے اور مصباح مین اونکے بعض ذریت سے نقل کیا ہے کہ کہا لوگ تشدید مین ہمارے دادا کی خطا کیا ہے ولیکن ابن کثیر نے اسکو خلاف مشہور کہا ہے اور حکایت کیا کہ اونکے بعض منتسبان اہل طوس نے مجھسے کہا کہ وہ منسوب ہین طرف غزالہ بنت کعب الاحبار کے سبکی رحمہ اللہ نے طبقات مین کہا ہے کہ انکے والد صوف کو کاتتے اور اوسکو دکان طوس مین فروخت کرتے تھے انتہی کلام الزرقانی **حکایت** ابن العربی نے کہا مینے اونکو طواف مین دیکھا اونپر ایک مرقعہ تھا مینے کہا کہ تمہارے پاس سوا اسکے کوئی کپڑا نہین ہے حالانکہ تم تو سدر ہم تمہارے ساتھ اقتدا کرتے ہین اور تمہارے نور سے طرف معالم معارف کے راہ پاتے ہین کہا ہیہات جسوقت کہ قمر سعادت اس ارادت مین طالع ہوا تو شموس افول مصابیح اصول پر چمکے اور خالق واسطے ارباب الباب و بصائر کے متبین ہوا کیونکہ رجوع وصیرورت ہر ایک کی طرف اوسی چیز کے ہوتی ہے جسپر وہ مطبوع ہوا ہے اور یہ ابیات پڑہے ؎

ترکت ھوی لیلی ولبنی بمعزل	وصرت الی مصحوب اول منزل
ونادتنی الاکوان حتی اجبتھا	الا ایھا الساری رویدک فانزل
فعرست فی دار المذلی بعزیمۃ	قلوب ذوی التعریف منھا بمعزل
غزلت لھم غزلا دقیقا فلم اجد	لغزلی نساجا فکسرت مغزلی

حکایت بعض مشائخ نے حضرت امام کو روبرو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا کہ وہ کسی شخص کا شکوہ کررہے ہین جو اونمین طعن کرتا ہے آپنے اوس شخص کے کوڑے مارنے کا حکم دیا جب بیدار ہوئے

توضرب کا اثر موجود تھا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انکی کتب مین لوگون نے عبارتین ٹھونس دی
ہین ابن السبکی نے فرمایا کہ امام غزالی کو مبغوض نہین رکھتا ہے مگر حاسد یا زندیق **حکایت** شیخ کمال الدین
دمیری نے حیوۃ الحیوان الکبری کی مجلد اول مین بذیل ذکر حمام لکھا ہے کہ امام غزالی ایک شخص ہین اصحاب
وجوہ سے مذہب مین اور منجملہ اون چیزون کے جو ہمسے حکایت کی گئین اور مشہور ہوئین اور روایت
اونکی ہم بسند صحیح شیخ عارف باللہ تعالی ابو الحسن شاذلی سے رکھتے ہین یہ ہے کہ اونہون نے کہا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا اور آپ نے امام غزالی کے ساتھہ حضرت موسی و عیسی علیہم الصلوۃ والسلام
سے مباہات کی اور فرمایا آیا ہوا ہے تمہاری امت مین کوئی حبر مثل اسکے اور اشارہ طرف غزالی کے فرمایا
اونہون نے کہا نہین شیخ عارف استاد رکن الشریعۃ الحقیقۃ ابو العباس المرسی نے وقت ذکر امام غزالی
کے واسطے اونکی صدیقیت عظمی کی شہادت دی اور فرمایا حسبك من باھی بہ النبی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم موسی و عیسی و شھد لہ الصلّد یقون لہ بالصدیقۃ العظمی اور ہمارے
شیخ جمال الدین اسنوی نے مہمات مین اونکا خوب ترجمہ لکھا ہے اور یون کہا ھو قطب لوجود والبرکۃ
الشاملۃ لکل موجود و روح خلاصۃ اھل الایمان والطریق الموصلۃ الی رضاء الرحمن
یتقرب بہ الی اللہ تعالی کل صدیق ولا یبغضہ الا ملحد او زندیق قد انفرد فی ذلك
العصر عن اعلام الزمان کما انفرد فی ھذا الباب فلا یترجم معہ انسان انتھی اور انکی کتب نافع
و مفید ہین خصوصًا احیاء علوم الدین کیونکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ طالب آخرت اوس سے مستغنی نہین ہوتا ہے
انتھے کلام الدمیری رحمہ اللہ تعالی کشف الظنون مین لکھا ہے کہ کتاب احیاء پہلے پہل مغرب مین گئی بعض
مغاربہ نے اوسمین سے کئی چیزون کا انکار کیا اور املا فی الرد علی الاحیاء نام کتاب لکھی بعدہ رد کرنیوالے
نے ایک خواب دیکھا کہ اوسمین شیخ کی کرامت اور اونکا صدق ظاہر ہو گیا پس اپنے اعتقاد بد سے جو اونکے
حق مین تھا تائب ہوا **حکایت** ابن السبکی نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابن حرازم اپنے یارون پر نکلے اور اونکے
پاس ایک کتاب تھی کہا تم پہچانتے ہو کہ یہ احیاء ہے اور شیخ امام غزالی مین طعن کرتے تھے اور اس کتاب
کے پڑہنے سے منع کرتے تھے پس اپنے جسم کو ظاہر کیا کہ وہ کوڑون سے مارا گیا تھا اور کہا کہ غزالی میرے

خواب مین آئے اور مجھکو پکڑ کر پیش گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین لیگئے اور کہا ای رسول خدا یہ مرد زعم
کرتا ہے کہ مین آپ پر وہ چیز کہتا ہون جسکو آپ نے نہین فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے
مارنے کا حکم دیا پس مین مارا گیا ہکذا نقلہ المناوی فی طبقاتہ غرضکہ حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ
اس امت مرحومہ مین ایک آفتاب عالمتاب تہے اونکے فضائل و مناقب بیشمار ہین علماء دین نے ہر وقت مین
اونکی مدح و ثنا کی ہے منکرین سے انکار کو خوب رد کیا ہے اور اونکے کلام حسن نظام کو محامل حسنہ پر اوتارا
ہے یہ جو یہان کچہہ لکہا گیا ایک شعاع ہے اونکے فضائل کی مہر منیر کا تفصیل اسکی اتحاف النبلاء مین
ہے جناب توفیق مآب دام مجدہ کو اونکے ساتہہ ایک اس قسم کی فریفتگی ہے کہ اونکی بعض تصانیف کو انواع
و اقسام کے قالبون مین ڈہال کر رسائل جدا گانہ تالیف فرمائے ہین اور اونکے مضامین دقیق کو عبارات
سہلہ مین ادا کیا ہے ناظر غیر ساخط وقت مطالعہ کے اونکی قدر دانی فرمائیگا اور عافیت دارین و
حسن ختام و نیک انجام کی دعا دیگا حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جناب امام کی ثناء و مدح روض
الریاحین مین خوب لکہی ہے چنانچہ اوسکا ترجمہ تو محاسن المحسنین مین ہو چکا بالفعل اونکی تاریخ
مرآۃ الجنان وقت تحریر اس مقالہ عجالہ کے زیر مطالعہ تہی دیکہا تو اسمین بہی بہت مدح تحریر فرمائی ہے
اور بذیل ترجمہ ایک منام فیض التیام بعض علماء کرام کا زیب رقم فرمایا ہے جی مین آیا کہ وہ یہان لکہدیا جائے
گو فی الجملہ طوال ہو جائے کیونکہ اوسمین بعض فوائد غریبہ ہین اگر وہ گوشۂ خاطر مومن متدین مین امانت
رہین تو خالی برکت سے نہین ہین **حکایت** حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان مین فرماتے ہین
کہ امام حافظ ابو القاسم بن عساکر رحمہ اللہ نے کہا کہ مینے فقیہ امام ابو القاسم سعد بن علی بن ابی القاسم
بن ابی ہریرہ اسفرائنی صوفی شافعی سے دمشق مین سُنا انہون نے کہا مینے امام اوحد زین القراء
جمال الحرم ابو الفتح عامر بن کامر بن ابی عامر الساوی سے مکے مین سُنا یہ کہتے ہین کہ مین روز یکشنبہ
چودہوین تاریخ ماہ شوال ۵۴۵ھ کو درمیان نماز ظہر و عصر کی مسجد الحرام مین داخل ہوا اور وجد و احوال فقرا
جو اونپر ظاہر ہوئے تہے اوسکا کچہہ ذکر کیا کہا کہ مین قدرت نہین رکہتا تہا کہ کہڑا رہون اور نہ اسکی کہ بیٹہون
بسبب شدت اوس چیز کے جو مجہہ مین تہی اسلئے مین ایک ایسی جگہہ طلب کرتا تہا کہ گہڑی بہر اپنے پہلو پر

اوسمین آرام لون پس مینے دروازۂ بیت الجماعہ رباط رامشی کا نزدیک باب عزورہ کے کہلا ہوا پایا قلت یعنی فی
جہتہ الباب المسمی فی الحدیث الحزورہ کہا پس مینے اوسکا قصد کیا اور اوسمین داخل ہوا اور اپنی سیدہی کروٹ پر بمقابلہ
کعبۂ مشرفہ گر پڑا اپنے ہاتہہ کو گال کے نیچے بچہایا تاکہ نیند نہ آجائے کہ وضو ٹوٹ جائے ناگاہ ایک شخص اہل بدعت
مین سے جوکہ بدعت کے ساتہہ معروف مشہور تہا آیا اور اپنا مصلی اوس گہر کے دروازے پر بچہایا اور ایک تختی
اپنے جیب سے نکالی مین گمان کرتا ہون کہ وہ پتہر کی تہی اور اوسپر کچہہ لکہا ہوا تہا پہر اوسنے اوس تختی کو بوسہ دیا
اور اوسکو اپنے سامنے رکہا اور حسب عادت اپنے ہاتہہ چہوڑ کر ایک لمبی نماز پڑہی اور ہر بار اوس تختے پر سجدہ کرتا تہا
پہر جسوقت اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوس تختی پر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے مین رہا اور جانبین سے اپنے گال
کو اوسپر ملتا تہا اور دعا مین تضرع وزاری کرتا تہا پہر اپنا سر اوٹہایا اور اوسکو چوما اور اوسکو اپنی آنکہون پر رکہا
پہر دوبارہ اوسکو چوما اور اپنی جیب مین رکہہ لیا جیسے وہ پہلے رکہی ہوئی تہی کہا جب مین نے یہ دیکہا تو مین نے
اس بات کو مکروہ جانا اور اوس سے وحشت ناک ہوا اور مینے اپنے جی مین کہا کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان مین زندہ ہوتے کہ انکو انکے سوء صنیع وفعل بد اور جس بدعت پر یہ ہین اوسکی
خبر دیتے اور مین باوجود اس تفکر کے اپنے نفس سے نیند کو دور کرتا تہا تاکہ مجہے پکڑ نہ لے کہ میرا وضو بگڑ جائے
پس مین اس حال مین تہا کہ مجہپر اونگہہ طاری ہوئی اور غلبہ کر آئی سو مین درمیان بیداری وخواب کے تہا پس
مینے ایک وسیع میدان دیکہا کہ اوسمین بہت سے لوگ کہڑے ہوئے ہین اور اونمین سے ہر ایک کے ہاتہہ مین
ایک کتاب مجلد ہے پہر وہ سب ایک شخص پر داخل ہوئے مینے لوگون سے اونکا حال اور اوس شخص کا
حال جو حلقہ مین تہا پوچہا اونہون نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور یہ لوگ اصحاب
مذاہب ہین چاہتے ہین کہ اپنے مذاہب واعتقاد کو اپنی کتابون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہین
اور آپ پر اونکی تصحیح کرین کہا پس مین اس حال مین تہا لوگون کی طرف دیکہہ رہا تہا کہ حلقے والون مین سے
ایک شخص آیا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک کتاب تہی کہا گیا کہ بیشک یہ شافعی رضی اللہ عنہ ہین پہر وہ وسط
حلقے مین داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا کہا پس مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اونکے جمال وکمال مین دیکہا تو ہم سے مت پوچہہ آپکے لباس سفید نظیف عمامہ وقمیص کا

سب لباس آپکا زی اہل تصوف پر تہا آپنے امام شافعی کے سلام کا جواب دیا اور اونکو مرحبا کہا امام شافعی
آپکے روبرو بیٹہے اور کتاب سے اپنے مذہب و اعتقاد کو آپ پر پڑہا بعد اسکے ایک اور شخص آئے کہتے ہین کہ
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تہے اور اونکے ہاتہہ مین ایک کتاب تہی اونہون نے سلام کیا اور امام شافعی کے
برابر بیٹہہ گئے اور کتاب سے اپنا مذہب و اعتقاد پڑہا پہر اونکے بعد ہر صاحب مذہب آیا یہانتک کہ باقی نرہے مگر
تہوڑے اور جو شخص پڑہتا وہ دوسرے کے برابر بیٹہہ جاتا تہا جب سب فارغ ہو چکے تو ناگاہ ایک شخص مبتدعہ
ملقب بالرافضہ سے آیا اور اوسکے ہاتہہ مین کئی جزو غیر مجلد تہے اور اونمین اونکے عقائد باطلہ تہے اوسنے قصد
کیا کہ حلقے مین داخل ہو اور اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پڑہے تو جو لوگ آپکے ہمراہ تہے اونمین
سے ایک آدمی نکلا اور اوسکو زجر کیا اور اجزا کو اوسکے ہاتہہ سے لیکر حلقے سے خارج کی طرف پہینکدیا اور
اوس شخص کو نکالدیا اور اوسکی اہانت کی کہا جب مینے دیکہا کہ لوگ فارغ ہو چکے اور کوئی باقی نہین رہا
کہ آپ پر کچہہ پڑہے پس مین ذرا سا آگے بڑہا اور میرے ہاتہہ مین ایک کتاب مجلد تہی مینے ندا کی اور کہا یا رسول اللہ
یہ کتاب میرا معتقد اور اہل سنت کا معتقد ہے اگر آپ مجہے اذن دین کہ مین اوسکو آپ پر پڑہون تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا وایش ذلک یعنی یہ کیا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قواعد العقائد
ہین جسکو غزالی نے تصنیف کیا ہے پس آپنے مجہے پڑہنے کا اذن دیا مین بیٹہا اور شروع کیا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب قواعد العقائد وفیہ اربعۃ فصول الفصل الاول فی ترجمۃ عقیدۃ
اہل السنۃ فی کلمتی الشہادۃ التی ہی احد مبانی الاسلام اور ذکر کیا کہ اونہون نے
عقیدۂ مذکورہ مشہورہ کو پڑہا یہانتک کہ امام ابو حامد کے اس قول تک پہونچے کہ معنی الکلمۃ الثانیۃ وہی
شہادۃ الرسول وانہ تعالی بعث النبی الامی القرشی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم الی کافۃ
العرب والعجم والجن والانس کہا جب مین یہانتک پہونچا تو مینے بشاشت و تبسم کو حضور صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین دیکہا یہانتک کہ جب مین آپکی نعت و صفت تک پہونچا تو آپنے میری طرف
التفات فرمایا اور کہا غزالی کہان ہے ناگاہ غزالی موجود تہے گویا وہ حلقے پر آپکے روبرو کہڑے ہوئے
تہے کہا مین یہ ہون یا رسول اللہ اور آگے بڑہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام کیا آپنے اونکے سلام

کا جواب دیا اور آپ نے اپنا دست عزیز غزالی کو دیا وہ اوسکو چومتے تھے اور اپنے دونون رخسار اوسپر رکھتے تھے
واسطے برکت لینے کے آپ سے اور آپ کے دست عزیز و مبارک سے پھر غزالی بیٹھ گئے کہا پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے نہین دیکھا کہ وہ جیسے میری قرات قواعد العقائد سے خوش ہوئے ویسی کسی
کی قرات سے زیادہ تر خوش ہوئے ہون پھر مین بیدار ہوگیا اور میری آنکھون پر آنسو کا اثر تھا بسبب
اوس چیز کے کہ مینے وہ احوال و کرامات دیکھے کیونکہ وہ ایک نعمت جسیم تھی طرف سے اللہ تعالی کے خصوصاً
زمانہ آخر مین باوجود کثرت اہواء کے پس ہم اللہ تعالی سے اس بات کا سوال کرتے ہین کہ ہمکو عقیدہ اہل
حق پر ثابت رکھے اور اوسی پر ہمکو جلائے اور اوسی پر ہمکو مارے اور اونہین کے ساتھ ہمارا حشر کرے
اور ہمراہ انبیاء و مرسلین و صدیقین و شہداء و صالحین کے کرے وحسن اولئك رفيقا فانه بالفضل
جدير وعلى ما يشاء قدير **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بعض طاعنین امام ابو
حامد رضوان اللہ علیہ نے ابو الذبیح اسمعیل بن شیخ فقیہ امام عارف ذی المناقب والکرامات والمعارف
محمد بن اسمعیل حضرمی قدس اللہ ارواح الجمیع سے سوال کیا کہ آیا کتب غزالی کا پڑہنا جائز ہے تو اونہون نے
جواب مین کہا انا للہ وانا الیہ راجعون محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء
ومحمد بن ادریس سید الائمہ ومحمد بن محمد الغزالی سید المصنفین هذا جوابه
رحمۃ اللہ علیہ حضرمی شیخ فقیہ امام عارف باللہ رفیع المقام ہین جنکی کرامات عظیمہ مشہور و مترادف
ہین ایک دن آفتاب سے کہا تہا کہ ٹہیر جا وہ ٹہیر گیا یہانتک کہ اوس منزل مین پہونچگئے جسکا ارادہ کرتے
تھے جای دور سے رضی اللہ عنہ وارضاہ امام یافعی نے کتاب الارشاد مین امام غزالی کے سید المصنفین
ہونے کی وجہ لکھی ہے اور اونکی کتب کی مدح کی ہے اور مرآۃ الجنان مین بہی کچھ ذکر کیا ہے +

ترجمۂ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی

قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بن عیاض بن عمر بن موسی بن عیاض بن محمد بن موسی بن عیاض یحصبی
سبتی علوم حدیث و نحو و لغت و کلام عرب و ایام و انساب عرب مین امام وقت تھے انکی تصانیف مفیدہ ہین
منجملہ اونکے کتاب الاکمال شرح مسلم اس سے المعلم فی شرح کتاب مسلم تالیف مازری کو کامل کیا ہے اور مشارق الانوار

وشفاوغیرہ قاضی مدینہ سبتہ کے ایک مدت دراز رہے جوکہ انکا وطن ہے انکی سیرت محمود رہی انکے شیوخ
یکصد نفر کو پہونچتے ہین انکی ولادت سبتہ مین نصف شعبان ۴۷۶ھ کو ہوئی اور روز جمعہ ساتوین
جمادی الآخرہ یا رمضان ۵۴۴ھ شہر مراکش مین وفات پائی باب ایلان داخل مدینہ مدفون ہوئے
رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف

ترجمہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

۱۲۳

ابوعبداللہ سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع الثوری الکوفی علم حدیث وغیرہ علوم کے امام
ہین لوگون نے انکے دین وورع وثقت پر اجماع کیا ہے یہ ایک ایمہ مجتہدین مین سے ہین خطیب نے
اسماء رجال مشکوۃ مین کہا ہے کہ یہ امام مسلمین ہین اور خدا کی حجت ہین اوسکی خلق پر اپنے وقت مین
جامع تھے درمیان فقہ واجتہاد وحدیث وعبادت کے علم حدیث وغیرہ مین طرف انکے منتہی ہے انکے امر مین
کسی نے اختلاف نہین کیا ہے اقطاب اسلام وارکان دین سے ایک شخص تھے انکی ولادت زمانہ
سلیمان بن عبدالملک مین ۹۹ھ مین ہوئی ایک خلق کثیر نے انسے سماع کیا معمر واوزاعی وابن جریج
ومالک وشعبہ وابن عیینہ وفضیل بن عیاض وغیرہم خلائق بسیار انسے روایت رکھتے ہین انتہے ابن خلکان
نے کہا کہتے ہین کہ شیخ الاسلام جنید رضی اللہ عنہ انکے مذہب پر تھے سفیان بن عیینہ نے کہا مینے
نہین دیکہا کہ کوئی شخص عالم حلال وحرام اونسے زیادہ تر ہو کہتے ہین کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
اپنے وقت مین راس الناس تھے بعد اونکے حضرت ابن عباس بعد اونکے شعبی بعد اونکے سفیان سماعت
حدیث شریف کی ابواسحق سبیعی واعمش اور انکے طبقے سے کی اور انسے محمد بن اسحق اور اونکے
طبقے نے سماع کیا **حکایت** مسعودی نے مروج الذہب مین ذکر کیا ہے کہ قعقاع بن حکیم نے کہا کہ
مین نزدیک مہدی کے تہا کہ سفیان ثوری آئے مثل عامہ کے سلام کیا تسلیم خلافت نہ کی اور ربیع اوسکے
سر پر تلوار کا تکیہ لگائے منتظر حکم کا کہڑا ہوا تہا مہدی بکشادہ روئی پیش آیا اور کہا ای سفیان
تم مجھسے یہان اور وہان بہاگتے ہو اور تم گمان کرتے ہو کہ اگر مین تمہارے ساتھہ ارادہ بد کرون تو
قادر نہوؤن اب مین نے تمپہ قدرت پائی تم نہین ڈرتے ہو کہ تمہارے حق مین حکم کرون سفیان نے

کہا اگر تو مجہہ مین حکم کریگا تو ملک قادر کہ میان حق و باطل کے فارق ہے تجہہ مین حکم کریگا ربیع نے کہا ای امیر المومنین
اس ایسے جاہل کو یہونچتا ہے کہ آپ کے ساتہہ ایسی بات کرے حکم دو تو مین اسکی گردن مارون مہدی نے
اوسکو خاموش کیا اور کہا اگر ایسے لوگون کو مارڈالون تو مین شقی ہوجاؤن واسطے اوسکے قضای کو فہ لکھو
باین مضمون کہ کسی حکم مین اونپر اعتراض نہ کیا جائے سفیان نے اوسکو لیکر جب باہر آئے تو ورقہ کو دجلہ مین
ڈال کر بہاگ گئے ہر شہر مین اونکی جستجو کی نہ ملے ناچار شریک بن عبد اللہ نخعی کو بجای اونکے مقرر کیا انکی وفات
بصرے مین سنہ ۱۶۱ ہجری مین ہوئی شب کو عشا کے وقت سلطان کی پوشیدگی کی حال مین دفن ہوئے
انہون نے کوئی اولاد نہین چہوڑی ثوری بفتح اول نسبت ہے طرف ثور بن عبد منات کے ایک اور ثوری
ہین بنی تمیم مین اور ایک ہمدان کے بہی ہین کذا فی الاتحاف +

۱۴۳

ترجمہ حضرت حارث محاسبی رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر عارف معدن اسرار و حکم و معارف امام الطریقہ لسان الحقیقہ حارث بن اسد المحاسبی بضم المیم بصری الاصل
یہ اون حضرات مین سے ہین جنکے لئے علم ظاہر و باطن و فضائل فاخرہ و محاسن جمیلہ جمع ہوئے ہین سلوک و مواعظ
و اصول مین انکی تصانیف ہین انکی کتب مشہورۂ نفیسہ سے کتاب الرعایہ ہے منجملہ انکے دقیق ورع کے یہ ہے
کہ یہ اپنے والد ماجد سے ستر ہزار درہم کے وارث ہوئے تہے انہون نے اونمین سے کچہہ نہ لیا کیونکہ انکے والد قائل
بالقدر تہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت صحیح ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے لا یتوارث
اہل ملتین شتی انکا انتقال ہوا اور یہ ایک درہم کے حاجتمند تہے انکے والد نے ضیاع و عقار چہوڑا
تہا انہون نے اوسمین سے کچہہ نہ لیا یہ مشہور ہے کہ یہ محفوظ تہے جب اپنے ہاتہہ کو مشتبہ کہانے کی طرف
دراز کرتے تو انکی انگشت مین ایک رگ حرکت کرتی تو اوسکے کہانیسے باز رہتے یہ منجملہ شیوخ حضرت جنید
رضی اللہ عنہ کے ہین محاسبی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اپنے نفس کا کثرت سے محاسبہ کرتے تہے انکی وفات
سنہ ۲۴۳ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان +

۱۴۴

حضرت ذو النون رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر ولی شہیر عارف باللہ الخبیر ابو الفیض ثوبان وقیل بن ابراہیم المصری المعروف بذی النون احد

رجال الطریقہ کان لسان ہذا الشان واوحد وقتہ علما وورعا وحالا واد بارانکے والد نوبی تھے اکثر حکایات انکی محاسن الحسنین مین مذکور ہین اور بعض مرآۃ الجنان مین منجملہ انکے کلام کے یہ ہے من علامتہ المحب للہ متابعتہ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اخلاقہ وافعالہ وامرہ وسنتہ وسئل عن التوبتہ فقال توبتہ العوام من الذنوب وتوبتہ الخواص من الغفلتہ انکی وفات ۲۴۵ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

۱۲۵

ترجمہ حضرت سہل تستری رضی اللہ عنہ

قدوۃ السالکین حجتہ اللہ علی العارفین کریم المقامات عظیم الکرامات الولی الکبیر العظیم الشہیر ابو محمد سہل بن عبداللہ التستری قدس اللہ روحہ المتوفی شہر المحرم ولہ نحو من ثمانین سنتہ سلوک و مواعظ مین انکا کلام جلیل ہے سبب انکے سلوک طریق کا انکے ماموں محمد بن سوار ہوئے کہا کہ مین تین برس کا تہا مین رات کو اوٹہتا میرے ماموں محمد بن سوار کی نماز کی طرف نظر کرتا وہ کہتے ای سہل توجا اور سورہ تو نے میرے دل کو مشغول کر دیا ایک دن اونہون نے مجہسے کہا کیا تو اللہ کا ذکر نہین کرتا ہے جسنے تجہکو پیدا کیا مینے کہا مین اوسکو کس طرح یاد کرون کہا تورات کو اپنے بچہونے پر دل سے کہہ تین بار اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہدی مینے کئی رات اسکو کہا پہر مینے اونکو خبر کی فرمایا تو اسکو ہر رات سات بار کہہ مینے اوسکو کہا پہر خبر کی تو فرمایا کہ ہر روز گیارہ بار اسی طرح کہہ بعض نے کہا کہ رسالہ مین یون کہا ہے کہ ہر رات گیارہ بار کہہ مین گمان کرتا ہون کہ یہی اصح والنسب ہے کیونکہ رات غفلت کا وقت ہے ذکر اوسمین افضل ہوتا ہے کہا پس مینے اسکو کہا میرے دل مین اوسکی حلاوت واقع ہوئی پہر بعد سال بہر کے مجہسے فرمایا کہ جو مین نے تجہکو سکہایا ہے اوسکو یاد رکہہ پہر اوسپر مداومت کر یہانتک کہ تو قبر مین داخل ہو کیونکہ وہ تجہے دنیا و آخرت مین نفع دیگا کہا پس مین کئی بار اسی پر رہا مینے اپنے سر مین اوسکی حلاوت پائی پہر ایک دن مجہسے میرے ماموں نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتہ اللہ ہو اور وہ اوسکا ناظر و شاہد ہو کیونکر وہ اوسکی معصیت کریگی خبردار معصیت سے بچنا کہا پہر مجہکو مکتب کے طرف بہیجا مینے کہا مین ڈرتا ہون کہ مجہپر میرا ہم متفرق ہو جائے لیکن تم معلم سے شرط کرو کہ مین گہڑی بہر اوسکے پاس جاؤن سیکہون اور لوٹ آؤن پس مینے قرآن شریف

حفظ کرلیا اور مین چھہ یا سات برس کا تہا ہمیشہ روزہ رکہتا اور میرا قوت جو کی روٹی تہی بارہ برس تک پہر مجہے
ایک مسئلہ واقع ہوا اور مین تیرہ برس کا تہا پس مینے درخواست کی کہ مجہے بصرے کی طرف بہیجدو کہ مین اوسکو
پوچہون پہر بصرے مین آیا اوسکے علماء سے سوال کیا میری تسلی نہوئی پہر مین عبادان کی طرف گیا ایک
آدمی کے پاس کہ اوسکو ابو حبیب حمزہ بن عبد اللہ عبادی کہتے تہے مینے اونسے اوس مسئلہ کا سوال کیا
اونہون نے مجہے جواب دیا مین ایک مدت اونکے پاس ٹہیرا رہا اونکے کلام سے نفع لیتا اونکے ادب سے متادب
ہوتا تہا پہر تستر کی طرف لوٹ آیا پہر مینے اپنی قوت کو اسپر اقتصار کیا کہ میرے واسطے ایک درہم کا ایک فرق
جو کا خریدا جاتا پیسا جاتا پکایا جاتا سحر کے وقت ہر رات ایک اوقیہ پر بغیر نمک و سالن کے افطار کرتا یہ ایک درہم
سال بہر مجہے کفایت کرتا پہر مینے قصد کیا کہ تین رات خالی شکم رہون پہر اوسکو پانچ پہر سات کیا یہانتک
کہ پچیس رات کو پہونچا اس حال پر مین بیس برس رہا پہر مین نکلا کئی سال زمین مین سیاحت کرتا پہرا پہر لوٹ
کر تستر کی طرف آیا اور مین ساری رات قیام کرتا تہا انکی وفات سنہ ۲۸۳ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

ترجمہ حضرت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ

ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی مشائخ خراسان سے ہین لہ لسان فی التوکل حسن الکلام فیہ حضرت
ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہین اونسے طریق لیا اور یہ استاذ ہین حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے یہ تجارت
کے واسطے بلاد ترک کی طرف گئے تہے اور یہ نوعمر تہے اونکے بتخانے مین داخل ہوئے انہون نے اونکے
عالم سے کہا کہ تو جسمین ہے وہ باطل ہے اور اس خلق کا ایک خالق ہے کہ اوسکے مثل کوئی شئی نہین ہے
ہر شئی کا رزق دینے والا ہے اوسنے اِنسے کہا کہ تیرا قول تیرے فعل کے موافق نہین ہے شقیق نے کہا
کیونکر اوسنے کہا کہ تو نے زعم کیا کہ تیرا ایک خالق ہر شئی پر قادر ہے اور تو نے یہانتک واسطے طلب
رزق کے تعب اوٹہایا شقیق فرماتے ہین کہ میرے زہد کا سبب ترکی کا کلام ہوا پہر یہ لوٹے اور اپنا سارا
مملوکہ خیرات کردیا اور علم طلب کیا انکی وفات سنہ ۱۵۳ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی ابن جوزی نے انکا ذکر
شذور مین کیا ہے کذا فی تاریخ ابن خلکان

۱۴ع

ترجمۂ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ

ابو الحسن سری بن المغلس سقطی رجال طریقت وارباب حقیقت کے ایک شخص ہین ورع وعلوم توحید مین اپنے وقت کے یکتا ہین حضرت ابو القاسم جنید کے ماموں اور اونکے اوستاذ اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین **حکایت** ایک دن یہ اپنی دکان مین تھے کہ انکے پاس معروف تشریف لائے اور اونکے ہمراہ ایک یتیم بچہ تھا انسے کہا کہ تو اسکو کپڑا پہنادے سری کہتے ہین کہ مینے اوسکو کپڑے پہنا دیئے معروف اس سے خوش ہوئے اور فرمایا اللہ طرف تیرے دنیا کو مبغوض کردے اور جسمین تو ہے اوس سے تجھے راحت دے مین دکان سے کھڑا ہوا اور کوئی چیز دنیا سے زیادہ تر مبغوض میری طرف نہ تھی اور مین جس حال مین ہون وہ سب برکات معروف سے ہے **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ ایک رات مین نے اپنا ورد پڑہا اور پانون محراب مین دراز کردیئے مجھے ندا کی گئی اے سری تو اسی طرح ملوک کی مجالست کرتا ہے پس مینے اپنے پانون سمیٹ لئے اور مینے کہا قسم ہے تیری عزت کی کہ مین کبھی اپنے پانون دراز نہ کرونگا حضرت جنید فرماتے ہین کہ اٹھانوے برس گزر گئے وہ لیٹے ہوئے دکھائی نہین دیئے مگر اپنے غسل مین اور مرض موت مین **معنی متصوف** حضرت سری نے فرمایا کہ متصوف نام ہے واسطے تین معنوں کے متصوف وہ ہے کہ نہ بجھاوے نور اوسکی معرفت کا اوسکی ورع کے نور کو اور کلام نہ کرے ساتھہ باطن کے علم مین جسکو ظاہر کتاب اوسکو اوسپر نقض کردے اور کرامات اوسکو آمادہ نہ کرے ہتک محارم اللہ تعالیٰ پر **حکایت** حضرت سری سقطی نے فرمایا مین دوست رکہتا ہون کہ ایسا لقمہ کھاؤن جسمین کوئی تبعہ نہو اور نہ واسطے کسی مخلوق کے اوسمین کسی طرح منت ہو سو مینے نہین پایا میرے پاس حی جرجانی آئے بالاخانے کا دروازہ ڈھونڈکا مین اونکی طرف نکلا مجھسے کہا اے سری تیرا نمک گھٹا ہوا ہے مینے کہا ہان کہا تو فلاح نہ پائیگا پھر کہا کہ اگر اللہ عز وجل کانون کو فہم قرآن سے عقیم نہ کردیتا تو کھیتی کرنے والا کھیتی نہ کرتا نہ تاجر تجارت کرتا نہ اوسکو لوگ رستون مین پڑہتے پھر وہ چلدیئے پس مجھے تعب مین ڈالا اور مجھکو رولایا **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ مین اپنے واسطے طلب صدیق مین تیس برس رہا پس وہ میرے ہاتھہ نہ لگا بعض پہاڑون مین میرا گذر کسی قومون پر ہوا

بیمار اپاہج اندہے گونگے مینے اوس جگہہ مین ٹہیرنے کا اوسنے پوچہا اونہون نے کہا کہ اس غار مین ایک
شخص ہے کہ وہ اپنے ہاتہہ سے انکو چہوتا ہے وہ اللہ تعالی کے اذن سے اچہے ہو جاتے ہین اور اوسکی دعا
کی برکت سے مین ٹہیر گیا اونکے ساتہہ انتظار کرنے لگا پس ایک شیخ نکلا اوپر صوف کا جبہ تہا اوسنے اون
لوگون کو چہوا اور اونکے واسطے دعا کی وہ بمشیت اللہ عز وجل اپنی بیماریون سے اچہے ہوتے تہے
مینے شیخ کا دامن پکڑا اوسنے کہا ای سری تو چہوڑدے وہ تجہے نہ دیکہے کہ تو اوسکے غیر سے انس کرے
پہر تو اوسکی آنکہہ سے گر جائے انکی وفات سنہ ۲۵۱ یا بدہ کے دن ۶ رمضان بعد فجر کے سنہ ۲۵۶ یا سنہ ۲۵۷
کو بغداد مین ہوئی اور شونیزیہ مین دفن ہوئے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ مقبرہ شونیزی وری
اوس محلہ کی ہے جو معروف بہ توثہ ہے قریب نہر عیسی بن علی ہاشمی کے اور مینے اپنے بعض شیوخ سے
سنا ہے وہ کہتے تہے کہ مقابر قریش قدیم سے معروف بمقابر شونیزی صغیر تہے اور وہ مقبرہ جو توثہ کے
ورے ہے وہ معروف بمقبرہ شونیزی کبیر ہے یہ دونون بہائی تہے اونمین سے ہر ایک کو شونیزی
کہتے تہے اور اونمین سے ہر ایک ان دونون قبرستانون سے ایک مین مدفون ہوا ہے اور قبرستان
اوسکی طرف منسوب ہوا واللہ اعلم قبر شریف حضرت سری کی ظاہر معروف ہے اور اوسکے پہلو مین حضرت
جنید رضی اللہ عنہ کی قبر ہے مغلس بضم میم و فتح غین معجمہ و کسر لام مشدد اور بعد اوسکے سین مہملہ ہے حضرت
سری یہ شعر بہت پڑہا کرتے تہے ؎

اذا ما شکوت الحب قالت کذبتنی	فما لی اری الاعضاء منک کواسیا
فلا حب حتی یلصق الجلد بالحشا	وتذہل حتی ما تجیب المنادیا

کذا فی التاریخ ابن خلکان امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین تاریخ انکی وفات کی علاوہ
تاریخ مذکورہ کے سنہ ۲۵۳ لکہی ہے بلکہ اسکو اول لکہا ہے بعد کو اور تاریخین لکہی ہین اور بجای فلا حب کے
فما الحب اور بجای تذہل کے تذبل لکہا ہے اور یہ شعر اور زیادہ کیا ہے ؎

وتنحل حتی لا یبقی لک الہوی	سوی مقلۃ تبکی بہا وتناجیا

ترجمہ شیخ ابن الفارض رضی اللہ عنہ

۱۲۸

ترجمۂ ابن الفارض رح ۱۲۹

ابوحفص عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی الحموی الاصل المصری المولد والدار والوفاۃ المعروف بابن الفارض المنعوت بالشرف ۵۷۶؁ یا ۵۶۰؁ مین پیدا ہوئے اسکے سوا اور قول بہی ہین مرد صالح کثیر الخیر قدم تجرد پر تہے ایک زمانہ مکۂ مشرفہ کے مجاور رہے حسن الصحبۃ محمود العشرۃ تہے ایک دیوان لطیف ہے اور انکا اسلوب طرز اوس دیوان مین رائق وظریف ہے فقراء کی چال چلتے ہین انکا ایک قصیدہ بمقدار چہہ سو بیت کے فقراء کے اصطلاح ونہج پر ہے تصوف مین وہ تائیہ کبریٰ کے ساتہہ معروف ومشہور ہے یا ساتہہ نظم السلوک کے اول اوسکا یہ ہے ؏

سقتنی حمیا الحب راحۃ مقلتی	وکاسی محیا من عن الحسن جلّتِ

انکی وفات قاہرہ مین ۶۳۲؁ کو ہوئی انکا ترجمہ تاج مکلل مین فی الجملہ لبسط سے لکہا ہے ❊

ف ۱۳۰

ترجمۂ علامۂ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۷۲۸؁ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سال مین شیخ حافظ کبیر تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن تیمیہ کا انتقال ہوا قلعۂ دمشق مین بحالت قید اور پانچ مہینے پہلے وفات سے اونکا دوات وورق روکدیا گیا تہا انکی ولادت دسوین ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۶۱؁ کو حرّان مین ہوئی ایک جماعت سے سماع کیا اور حفظ علم حدیث اور اصلین مین فائق ہوئے غایت درجہ کے ذکی تہے کہتے ہین کہ انکی مصنفات دو سو مجلد سے زیادہ ہین انتہے جناب توفیق دام ظلہ نے انکا ترجمۂ حافلہ اپنی مصنفات مین لکہا ہے کتاب اتحاف مین ایک جزو سے زیادہ مین انکا ترجمہ تحریر فرمایا ہے انکی تصانیف کو نام بنام ذکر کیا ہے اور اکثر حالات اور مناقب انکے لکہے ہین رحمہ اللہ تعالی

ف ۱۳۱

ترجمۂ امام نووی رضی اللہ عنہ صاحب شرح مسلم

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۶۷۶؁ تحریر فرمایا ہے وفی السنۃ المذکورۃ توفی الفقیہ الامام شیخ الاسلام مفتی الانام المحدث المتقن المحقق الموفق النجیب الحبر المفید المقرب البعید محرر المذہب ومہذبہ وضابطہ ومرتبہ احد العباد الورعین الزہاد العالم العامل المحقق الفاضل الولی الکبیر السید الشہیر

ذوالمحاسن العدیدة والسیرة الحمیدة والتصانیف مفیدة الذی فاق جمیع الاقران وسارت بمحاسنه الرکبان واشتہرت فضائلہ فی سائر البلدان وشوہدت منہ الکرامات وارتقی فی علا المقامات ناصر السنة ومعتمد الفتاوی الشیخ محی الدین النووی یحیی بن شرف بن مزی بن حسن الشافعی مؤلف الروضة والمنہاج والمناسک وتہذیب الاسماء واللغات وشرح مسلم وشرح المہذب وکتاب التبیان وکتاب الارشاد وکتاب التقریب والتیسیر وکتاب الریاض وکتاب الاذکار وکتاب الاربعین وکتاب طبقات الفقہاء الشافعیة اختصرہ من کتاب ابن الصلاح وزاد علیہ اسماء نبہ علیہا وغیر ذلک مما اشتہر فی سائر الجہات وظہر بہ النفع والبرکات بعض مورخین واہل طبقات نے کہا ہے کہ انکی ولادت ۶۳۱ سنہ عشرہ اوسط محرم مین ہوئی اور ۶۴۹ سنہ مین دمشق کو آئے ساڑہے چار مہینے مین تنبیہ پڑہی اور بقیہ سال مین ربع مہذب کا حفظ کرلیا قریب دو برس کے پہیر اپنا پہلو زمین پر نہین رکہتے تہے اور دن بہر مین بارہ درس پڑہتے تہے پہر انکے پڑہنے کی کیفیت بیان کی ہے **حکایت** انسے منقول ہے کہ ایکدن مینے طب کے ساتہہ شغل کرنیکا ارادہ کیا پس مینے قانون خریدا میرے قلب پر تاریکی ہوگئی اور کئی دن ایسا رہا کہ کسی چیز کا شغل نہین کرتا تہا پہر مینے فکر کی تو ناگاہ وہ قانون سے تہے مینے اوسکو فی الحال بیچڈالا کہتے ہین کہ وہ حمام مین داخل نہین ہوتے اور نہ فواکہ دمشق سے کہاتے تہے اور دن رات مین سوای بعد عشا کے کہانیکے نہین کہاتے تہے اور نہ سوای بعد سحر کے پینے کے پیتے تہے اور کثیر السہر تہے عبادت وتلاوت وتصنیف مین خشونت عیش وورع پر صابر تہے **حکایت** مشہور ہے کہ یہ بعض مشائخ صوفیہ کا اقتدا کرتے تہے اور وہ شیخ شہیر عارف باللہ الخبیر ولی کبیر یاسین المزین ہین اونکے ساتہہ باادب رہتے اونکی مجالست کرتے اونکا اشارہ قبول کرتے مجہے بعض علماء شامیین نے خبر دی کہ شیخ نے اونکو ذرا مرنیسے پہلے یہ مشورہ دیا تہا کہ تم کتب مستعار کو جو تمہارے پاس ہین پہیر دو اور اپنے گہر والون کی زیارت کرو اونہون نے یہی کیا پہر اونہون نے اونہین کے پاس ۲۴ رجب ۶۷۶ سنہ کو وفات پائی اور اونکی داڑہی مین کئی بال سفید تہے رحمہ اللہ تعالی امام یافعی نے امام نووی کو خواب مین دیکہا اونہون نے انکو یہ دعا دی وفقك الله وزادك فضلا یاکہا من فضلہ وثبتك بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة امام یافعی کہتے ہین مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ اونکے آنسو اونکے رخسار پر رات کو بہتے پہر یہ شعر پڑہتے تہے

لئن کان هذا الدمع یجری صبابۃ	۵	علی غیر لیلی فهو لاشک ضایع

یہ تلخیص ہے مرآۃ الجنان کی +

ترجمہ شیخ ابن الشجاع حنفی رحمہ اللہ تعالی

محمد بن عبد الکریم بن عثمان المعروف بابن الشجاع انکو فروع و اصول مین یدطولی تہا شمس الدین عبد اللہ بن عطا سے اخذ کیا ۶۷۶ھ ہجری مین وفات پائی کذا فی فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ +

ترجمہ امام یافعی رضی اللہ عنہ صاحب روض الریاحین و مرآۃ الجنان و ارشاد و کفایۃ المعتقد وغیرہ مؤلفات نافعہ

عبد اللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن فلاح ابو محمد عفیف الدین الیافعی الیمنی المکی ۷۰۰ھ ہجری سے کچہ پہلے پیدا ہوئے جسوقت اِنکے والد ماجد نے انپر آثار صلاح کے دیکہے تو انکو عدن بہیجدیا شرف الدین قاضی عدن و بصال پر علم کا شغل کیا اور اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے اور خلوت و تنہائی اِنکو محبوب ہوئی پہر مکہ معظمہ کے مجاور ہو لئے اسنوی نے کہا ایک امام تہے جنکے علوم سے ہدایت لیجاتی اور اونکے نور سے راہ ملتی تہی تصانیف کثیرہ انواع علوم مین تصنیف کئے اور شعر حسن کہتے تہے ابن رافع نے کہا کہ اِنکا ذکر مشہور ہوا اور اِنکا شہرہ دور دور پہونچا تصوف و اصول مین ماہ جمادی الآخرہ ۷۶۸ھ ہجری کو مکے مین وفات پائی کذا فی طبقات ابن شہبۃ کذا فی التعلیقات السنیہ لمولوی عبد الحی الکنوی رحمہ اللہ تعالی خاکسار عفا اللہ عنہ نے انکا ترجمہ مبارکہ محاسن المحسنین مین لکہا ہے یہان منظور یہ ہے کہ بعض مناقب و بشارات اِنکے جو خود اونہون نے مرآۃ الجنان مین ذکر فرمائے ہین اور حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت رضی اللہ عنہ نے اپنے ملفوظات مین ذکر کئے ہین وہ لکہے جائین تاکہ اِنکی قدر و منزلت خوب دلنشین ہو جائے حضرت مخدوم کئی سال اِنکی خدمت بابرکت مین مکہ معظمہ مین رہے اور فیض کثیر حاصل کیا ہے چنانچہ اونکے ملفوظات اِسکے شاہد عدل ہین

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۶۴۸ھ ہجری ترجمہ شیخ کبیر ولی شہیر شیخ عمر معروف بابن الصفار مین فرماتے ہین کہ مینے اِنکو اِنکی زندگی مین دیکہا ہے اور بعد وفات کے اونہون نے خواب مین میرے واسطے دعا کی بعد اِسکے کہ مینے اونسے سوال کیا اور کہا کہ تم ابہی میرے سید مرے نہین ہو

کہا تعجب ہے کہ کہا جائے کہ مین مرگیا مین کہتا ہون کہ یہ اوس قول کی تائید کرتا ہے کہ بعض مشائخ صوفیہ نے کہا ہے
کہ الصوفی لا یموت پہر شیخ مذکور شکور نے اوسی خواب مین میرے واسطے دعا کی بعد اسکے کہ میرے سینے
پر مسح کیا اور فرمایا اصلحک اللہ صلاحا لا فساد لہ نسأل اللہ الکریم ان یحقق ذلک ۲ شیخ
مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے پہل مجہکو خرقہ پہنایا وہ میرے پاس آئے اور مین ایک مکان مین عزلت کئے
تہا اور مجہسے کہا کہ آجکی رات میرے واسطے یہ اشارہ واقع ہوا کہ مین تجہکو خرقہ پہناؤن پس مجہے خرقہ پہنایا
۳ مجہسے بعض اولیاء کبار نے کہا اون لوگون مین سے جو کہ کثرت کرامات کے ساتہہ بلاد یمن مین مشہور تہے
کہ تو شیخ علی کو سلام کہنا اور یہ بعد میری صحبت کے تہا واسطے شیخ کے اور مین اوسوقت دس اولیاء کی
زیارت کرنے والا تہا سو اوہنون نے اونمین سے سوای شیخ علی کے اور کسی کا سلام وغیرہ کے ساتہہ
ذکر نہین کیا پس کہا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے صاحب سے اخذ کریگا تو اوس سے نور لیگا اور وہ تجہسے علم
اخذ کریگا مینے اپنے جی مین متعجب ہو کر کہا کہ وہ کیونکر مجہسے علم لینگے حالانکہ وہ علم وغیرہ کا افادہ کرتے ہین
- ہامیر انور لینا اونسے سو وہ اسکے اہل ہین اور مین اونکی طرف محتاج ہون پس مین اللہ سے سوال کرتا
ہون کہ اس بات کو محقق کردے اور یہ کلام میرے اور اونکے درمیان مین ایک سر تہا کہ سوای اللہ تعالی
کے اور کو اوسکی اطلاع نہ تہی پہر جسوقت مین سیدی شیخ علی کے پاس آیا تو اوہنون نے ایک کتاب کتب
امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ سے نکالی اور مجہسے کہا کہ تو اس مسئلے مین کیا کہتا ہے اور ایک
کلام کی طرف اشارہ کیا جو اوسمین تہا واسطے ابو حامد کے مینے عرض کیا کہ آپ سا آدمی مجہسے آدمی سے
پوچہے پس مجہسے کہا کہ فلان شیخ نے کیا کہا تہا اوس قول کی طرف اشارہ کیا جو مینے اوس شیخ کا قول
ذکر کیا ہے کہ وہ تجہسے علم اخذ کریگا جب اوہنون نے مجہسے یہ کہا مینے تعجب کیا اور جان لیا کہ وہ صاحب
تمکین ہین اطلاع مین قلوب پر ۴ مینے شیخ علی رضی اللہ عنہ سے کہا تہا کہ مین دیکہتا ہون فلان کو کہ وہ
مجہے بشارت دیتے ہین اور آپ مجہے بشارت نہین دیتے تو مجہسے فرمایا کہ مین تیرے واسطے آخر عمر مین امید
رکہتا ہون ۵ مجہسے اوہنون نے فرمایا کہ تو جائزی سنے ناامید مت ہو وہ تیرے پاس آئیگا گو زمانہ دراز
ہوجائے یعنی اوس قصیدے پر جسمین مینے اونکا ذکر کیا ہے ۶ میرے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا

یاما یخرج اللہ من ھذا الصدر من الحکم یعنی اللہ تعالی اس سینے سے کیا کچھ حکمتین نکالیگا
۷ مجھسے فرمایا ما ظنک بعبد بن اشرف المولی علیہا ایرد ھا خائبین یعنی تیرا کیا گمان ہے
ساتھہ اوس بندون کے کہ مولی اونپر مطلع ہوا ہے کیا اونکو خائب نامراد پھیر دیگا یعنی نہین یہ بعد اسکے
فرمایا کہ مین اونکے ساتھہ ایک مجلس مین تنہا بیٹھا اوسمین اونپر ایک وارد شریف وارد ہوا فاضحکہ تشرہ
بعد ما احزنہ تخویفہ وابکاہ ۸ جب مین اونکے پاس زیارت کرنیکو آیا تو مجھسے فرمایا کہ مینے
تجھکو دیکھا کہ تو میرے پاس سے جاتا تھا اور تجھپر سفید کپڑے تھے ۹ مجھسے فرمایا کہ مین تیرے لئے ایک
تلوار چاہتا ہون جس سے تو مارے اسمین دو باتین ہین ایک یہ کہ مین اوس ضرب مین حق پر ہونگا
اور مضروبین باطل پر ہونگے اور اگر اس طرح نہوتا تو یہ بات جائز نہ تھی کہ میرے واسطے سیف مذکور کو محبوب
رکھتے دوسرے یہ کہ میرے بہت دشمن ہونگے نسأل اللہ ان یجعلنا ھداۃ مھتدین غیر ضالین
ولا مضلین حربا لاعدائہ المعتدین سلما لاولیائہ المھتدین آمین اللھم آمین ۱۰ ایک
حال اونپر وارد ہوا تھا بعد اوسکے مجھسے فرمایا کہ تیرا مقام عالی ہے حققہ اللہ ذلک بمنہ وکرمہ ۱۱
مسجد خیف مین اونپر توارد احوال کا ہوا خلق وسائر اشغال سے خالی تھے ایک ساعت مین جسکے فضل
کی مین اللہ کریم سے آرزو کرتا ہون کہ اوسکو پہونچون بحالت سکر فرمایا کہ اذا جاء سیل الفضل
غسل کل اوساخ کلھا اسکا ذکر بعض قصائد مین بھی کیا ہے ۱۲ میرے واسطے اپنے خطوط مین دعوات
صالحات دئے ہین اور صفات جمیلات کے ساتھہ میرا وصف کیا ہے مین اللہ کریم منان ملک سے سوال
کرتا ہون کہ اپنے منّ سے اس سب کو محقق کردے یہ اونکے خط کے لفظ ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبہ استعین الفقیر الی عفو ربہ واحسانہ خویدم الفقراء علی بن عبداللہ سلام
اللہ ورحمتہ وبرکاتہ وتحیاتہ علی المولی الشیخ الفقیہ العالم العامل الورع الزاھد
عبداللہ بن اسعد الیافعی زادہ اللہ علما وحکما ومعرفۃ وفھما ورفع فی العلم درجتہ
واظھر علی الخصم حجتہ ونشر اعلام ولایتہ وکلاہ بحسن کلایتہ وجعلہ موفقا للصواب
فی کل سوال وجواب وتصنیف لکتاب وجعلہ داعیا الیہ ودالا للسالکین علیہ ثم

اوصله به الیه وبعد فقد ورد علیّ الکتاب الکریم والجزء المبارک المحتوی علی الدرر النظیم
فنظر فیه المملوک واستحسنه غایة الاستحسان واعجبه ما اودع فیه من الفوائد
والایضاح والتبیان وما طرزه من به من الحکم والمعارف ما یشهد بصحته کل
عارف فزاده الله من کل فضیلة واجلّ لدیه المنزلة الرفیعة الجلیلة لکن لو
اخلی الکتاب من ذکر المملوک واطلق بعد ذکر المصطفی صلی الله علیه وآله وسلم
ذکر ارباب السلوک لکان یتم حسنه وجماله ویبقی علیه رونقه وکماله لکن کان ذلک
فی الکتاب مسطورا وکان امر الله قدرا مقدورا جزی الله المولی عن المملوک
وعن الاسلام والمسلمین خیرا ودفع به عنهم فی الدین ضیرا وختم للجمیع بخیر
وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم ۱۲ مسجد خیف مین بعض لیالی تشریق مین شیخ نے
فرمایا کہ میرے لئے تیرے فلان قصیدے مین اشارہ حاصل ہوا ہے اور مینے اپنے بیٹے ابو بکر کو حکم کیا ہے
کہ اوسکو حفظ کر لے اور یہ اسلئے ہے کہ مینے دیکھا کہ گویا مین اوسکو نماز صبح مین روز جمعہ کو پڑھ رہا ہوں
یہ شیخ جنکا ذکر ہوا امام یافعی نے اونکے حق مین یون کہا ہے شیخنا وقدوتنا وسیدنا وبرکتنا الشیخ
الکبیر العارف بالله الخبیر خزانة الاسرار ومطلع الانوار الفقیر الناسک المجذوب
السالک ذو السیرة الجمیلة والمناقب الجلیلة والمحاسن الغالیة والمقامات العالیة
والاحوال الباهرة والمکاشفات الظاهرة والکرامات الخارقة والانفاس الصادقة
والمعارف والعلوم اللدنیات والآداب والاخلاق الرضیات والتربیة فی سلوک
الطریقة والجمع بین الشریعة والحقیقة ذو التخصیص والتمکین ابو الحسن نور الدین
علی بن عبد الله الیمینی الطواشی نسبا الشافعی مذهبا الصوفی قدس الله
روحه ونور ضریحه پھر اسکے بعد تخصیص ومقامات کا ذکر کیا ہے اسکے سوا اور چند جگہہ مرآة الجنان
مین انکے فضائل وکرامات کا ذکر ہے بنظر اختصار انتخاب پر قصر کیا **حکایت** سید علاء الدین علی بن
سعد حسینی رحمه الله تعالی اسنے جامع العلوم ملفوظات حضرت قطب الاقطاب مخدوم جہانیان ابو عبد الله

جلال الدین حسین بن احمد حسینی بخاری قدس سرہ مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ یہ مشکل تہی دعاگو کو شیخ عبداللہ یافعی سے حل ہوئی ایک دن مین اون بزرگوار کی خدمت مین حاضر تہا اونکو وضو کی حاجت ہوئی مینے کہا ای شیخ آپ میرے اوستاذ ہین مین آپکے وضو کے واسطے پانی ڈالون فرمایا نہین کیونکہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولاد ہو پہر کیونکر مین تمکو حکم کرون شیخ واسطے وضو کے گئے دروازہ حجرہ کا بند کردیا پس دعاگو نے پانی ڈالنے کی آواز سنی جیسے کوئی دوسرا وضو کراتا ہے جب وہ آگئے تو مینے پوچہا ای شیخ آپ کو کس نے وضو کرایا اور وضو مین پانی ڈالا فرمایا مین تجہسے کہتا ہون اور اگر دوسرا ہوتا تو نہ کہتا اسلئے کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند ہے مجہکو فرشتون نے وضو کرایا یہ آواز پانی ڈالنے کی وہ تہی بعد اسکے فرمایا کہ جب آدمی کی فرشتے خدمت کرین ملوک سلاطین کہانکے ہین

سر بر نیاورم ز سلاطین روزگار	۵	چون من ز بندگان تو باشم کمینہ	

پہر روئے اور یار لوگ بہی روئے بعد اوسکے یہ نظم عربی پڑہی ۵

کَانَتْ لِقَلْبِی اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ	فَاسْتَجْمَعَتْ اِذْ رَأَتْكَ الْعَیْنُ اَهْوَائِی

یعنی میرے دل کی خواہشین متفرق و پریشان تہین جب آنکہہ نے تجہکو دیکہہ لیا تو میری خواہشین جمع ہوگئین **فائدہ** حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ مین آرام فرمایا اور اخذ طینت مکہ سے کیونکر ہوا تو اسکا یہ جواب ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام مین پانی نے موج ماری طینت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ مین ڈالدیا اوس جگہہ کہ جسمین اب آپکی قبر مبارک ہے پس آپ کو مکی بہی کہتے ہین اور مدنی بہی **حکایت** حضرت مخدوم نے فرمایا کہ دعاگو نے عوارف کو شیخ عبداللہ مطری سے پڑہا ہے اصل اوس نسخے سے جو مصنف یعنی شیخ الشیوخ کی نظر سے گذرا ہے بعد اوسکے شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے وقت وفات کے وصیت کی کہ اس عوارف کو نزدیک شیخ مکہ عبداللہ یافعی کے بہیجدینا قدس اللہ روحہما اور کہا کہ اس عوارف کو نزدیک سید جلال الدین کے پہونچانا شیخ مکہ نے حاجی کے ہاتہہ بہیجی اوس حاجی نے عوارف دعاگو کو پہونچائی وہ نسخہ میرے فرزند محمود کے پاس ہے وہ کسی کو نہین دیتا ہے اور وہ نسخہ سخت موجّہ ہے اوسمین زیادت و نقصان نہین ہے

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اوس طرف کے مشائخ نے جیسے شیخ مکہ عبداللہ یافعی اور شیخ مدینہ عبداللہ مطری اور مشائخ دیگر قدس اللہ سرہم نے دعاگو سے کہا کہ عراق مین شبوکارہ نام ایک شہر ہے وہان شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین تو اونکو جاکر پالے پس دعاگو نے اونکو پایا نام مبارک اونکا شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ سرہ ہے جسدن مینے اونکو پایا صد وسی و دو سالہ تہے شیخ معمر سے خرقۂ تبرک پہنا اور اجازت پہنانے کی دی اور عوارف کو اونسے سُنا ایک واسطہ درمیان مصنف شیخ الشیوخ کے ہے اور جو کوئی مجہسے سُنیگا تو دو واسطہ ہونگے

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ ایک عامی شیخ عبداللہ کا مرید تہا وہ مشغول ہوا اوسکو یہانتک مکاشفہ ہوا کہ ایک دن قاری نے یہ آیت قصۂ اصحاب کہف مین پڑہی ویقولون سبعة وثامنهم كلبهم اس مرید عامی مکاشف نے کہنا شروع کیا کہ مین یہ ایک غار دیکہہ رہا ہون کہ سات جوان غار کے اندر ہین اور آٹہوان اونکا کُتا نزدیک دروازے کے ہے یہ قاری منتظر تہا کہا تو کافر ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یون کہا ہے قل ربی اعلم بعدتهم شیخ کے پاس خبر لیگئے کہ فلان مرید تمہارا کفر کہتا ہے شیخ نے فرمایا کیا کہتا ہے کہا کہتا ہے کہ ایک غار دیکہتا ہون سات جوان غار کے اندر ہین اور آٹہوان کُتا ہے شیخ نے فرمایا کفر نہین کہتا ہے سچ کہتا ہے اوسکو مکاشفہ ہوا ہے **قوله تعالى** ما يعلمهم الا قليل یعنی اصحاب کہف کو نہین جانتے ہین مگر تہوڑے پس یہ بہی اونہین قلیل سے ہے سچ کہتا ہے

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ دعاگو شیخ مکہ عبداللہ یافعی رضی اللہ عنہ سے سماع رکہتا ہے کہ ایک دن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ کہتے تہے عین تذکیر ہین منبر سے اوتر آئے اور آخر زینہ منبر پر بیٹہے اور مونہہ طرف منبر کے کیا اور پشت طرف خلق کے اور چپ رہے بعد تہوڑی دیر کے اوٹہے خلق نے کہنا شروع کیا شاید شیخ دیوانے ہوگئے ایک عزیز اونکا معتقد تہا پوچہا کیا تہا کہ آپ اثناء وعظ مین اوتر آئے اور آخری زینے پر بیٹہہ گئے اور چپ رہے کتنی بار آپنے وعظ کہا ہے یہ واقعہ کبہی نہین ہوا خلق کہتی تہی کہ شاید شیخ دیوانے ہوگئے جواب دیا کہ مینے پیغمبر علیہ السلام کو دیکہا کہ منبر پر آئے اور بیٹہہ گئے میری کیا مجال ہے کہ مین مقابل رسول کے بیٹہا رہون مین اوتر آیا بجانب رسول کیونکر پشت کرون میری کیا قدرت ہے کہ آگے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بات کہون اور وعظ کرون اسواسطے مین چپ رہا

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جب دعاگو مدینے سے مکہ مبارک مین آیا تو شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رح سے نے تربیتین کین مصلا قطب عالم رکن الحق والدین اور مصلی شیخ نصیر الدین کا دکھایا مصلی رکن الدین کا ۱ متصل مصلاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے متصل دیوار کعبہ کے اور مصلا شیخ نصیر الدین کا اسقدر پیچھے ہے کہ چار آدمی کہڑے ہون ایک عزیز نے پوچھا حکمت کیا ہے کہ مصلا شیخ نصیر الدین کا پیچھے سے ہے فرمایا کہ شیخ رکن الدین اقرب تہے پس شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ نزدیک مصلے کے لیگئے اور فرمایا یہان نماز پڑہ اور مشغول ہو دعاگو دونون مصلون کے پیچھے مشغول ہوا میرے کیا مجال ہے کہ مین اونکی جگہہ مین نماز پڑہون جب شیخ مکہ عبد اللہ یافعی نے یہ ادب مجہسے دیکہا تو تحسین کی اور دعاگو سے ادب نگاہ رکہا اسکے سوا اور جگہہ بہی ملفوظات حضرت مخدوم مین حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے یہان لبطور نمونہ کے اسی قدر پر کفایت کی گئی تاریخ وفات حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ از کتاب مخبر الواصلین تالیف ابو عبد اللہ محمد فاضل چشتی ترمذی اکبر آبادی رحمہ اللہ تعالی ۵

آن امامے کہ یافعی بودہ	تابع راہ شافعی بودہ
مقتدای خدا شناسان ست	صاحب فیض وجود واحسان ست
از مریدان او کہ دلخواہ ست	نوردین شاہ نعمت اللہ ست
سال ترحیل آن ستودہ سرشت	خرم قطب اوج خلد نوشت ۷۶۸
ہست در مکہ قبر آن مغفور	زائرش روز و شب ملائک وحور

ترجمہ ابو الشیخ بن حیان صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالی

ابو الشیخ بن حیان عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی انکی کنیت ابو محمد ہے حافظ ذہبی نے کہا ہے ابو الشیخ الحافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی صاحب التصانیف سلخ محرم سنہ ۳۶۹ مین بعمر ۹۵ سال انتقال ہوا حافظ ثبت متقن تہے تفسیر و کتب کثیرہ احکام وغیرہ مین تصنیف کئے کذا فی دائرۃ المعارف صاحب قاموس نے مادہ حین مین لکہا ہے ابو الشیخ عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الحیانی الاصفہانی اس سے معلوم ہوا کہ حیان بیای تحتیہ ہے

---

۱ شیخ رکن الدین نبیرہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے ہین جنکی خدمت شریف مین حضرت مخدوم نے اول تربیت پائی اور پیران سہروردیہ کا خرقہ حاصل کیا کذا فی تذکرۃ السادات ۱۲

۷۶۸

۱۳۳

ترجمہ لالکائی صاحب السنۃ رحمہ اللہ تعالی

ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور رازی طبری فقیہ شافعی محدث بغداد تھے انکی ایک کتاب سنت مین اور ایک کتاب رجال صحیحین مین اور ایک سیر مین تالیف ہے لیکن انکی موت نے جلدی کی جلد انتقال کر گئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی ثمار التنکیت

۱۳۴

ترجمہ عبد الجلیل قصری رحمہ اللہ تعالی

عبد الجلیل بن عطیہ قیسی قصری ابو داؤد و نسائی و بخاری نے تاریخ مین ان سے روایت کی ہے اور انکی حدیثون کو لائے ہین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب مین فرمایا ہے عبد الجلیل بن عطیۃ القیسی ابو صالح البصری صدوق یہم من السابعۃ

۱۳۵

ترجمہ ابن جریج رحمہ اللہ تعالی

عامری نے غربال مین کہا ہے عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج القرشی المکی اول من صنف الکتب فی الاسلام علی القول وقد اثنی علیہ ابن خلکان وغیرہ وفاتہ فی سنۃ خمسین ومائۃ انتہی کذا فی ثمار التنکیت ابن خلکان نے کہا ہے کہ کان عبد الملک احد العلماء المشہورین ویقال انہ اول من صنف الکتب فی الاسلام وکان یقول کنت مع معن بن زائدۃ بالیمن فحضر وقت الحج ولم یحضرنی نیۃ فخطر ببالی قول عمر بن ابی ربیعۃ المخزومی

باللہ قولی لہ من غیر معتبۃ	ماذا اردت بطول المکث فی الیمن
ان کنت حاولت دنیا او نعمت بہا	فما اخذت بترک الحج من ثمن

قال فدخلت علی معن فاخبرتہ انی قد عزمت علی الحج فقال لی ما یدعوک الیہ ولم تکن تذکرہ فقلت لہ ذکرت بیتین لعمر بن ابی ربیعۃ وانشدتہ ایاہما فجہزنی وانطلقت وکانت ولادتہ سنۃ ثمانین للہجرۃ وقدم بغداد علی ابی جعفر المنصور وتوفی سنۃ تسع واربعین ومأتہ وقیل سنۃ خمسین وقیل احدی وخمسین ومائۃ رحمہ اللہ تعالی وجریج بضم الجیم وفتح الراء وسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وبعدہا جیم ثانیۃ انتہی

ترجمہ جُوَیبر رحمہ اللہ تعالیٰ

ف ۱۳۶

تقریب مین فرمایا ہے جویبر تصغیر جابر ویقال اسمہ جابر و جویبر لقب ابن سعید الازدی ابو القاسم البلخی نزیل الکوفۃ راوی التفسیر ضعیف جداً من الخامسۃ مات بعد الاربعین

ہناد بن السری

ف ۱۳۷

بکسر الراء الخفیفۃ ابن مصعب التمیمی ابو السری الکوفی ثقۃ من العاشرۃ مات سنۃ ثلث واربعین ولہ احدی وتسعون سنۃ کذا فی التقریب **ہنّاد بن السری** بن یحیی بن سری التمیمی قریب الذی قبلہ ثقۃ من الثانیۃ عشرۃ مات سنۃ احدی وثلاثین وثلث مائۃ کذا فی التقریب **علی بن معبد** بن شداد الرقی نزیل مصر ثقۃ فقیہ من کبار العاشرۃ مات سنۃ ثمان عشرۃ کذا فی التقریب **علی بن مَعبد** بن نوح البغدادی نزیل مصر وہو الصغیر من الحادیۃ عشرۃ مات سنۃ تسع وخمسین کذا فی التقریب **ہشام بن عمار** بن نصیر بنون مصغر السلمی الدمشقی الخطیب صدوق مقری کبر فصار یتلقن فحدیثہ القدیم اصح من کبار العاشرۃ وقد سمع من معروف الخیاط لکن معروف لیس بثقۃ مات سنۃ خمس واربعین علی الصحیح ولہ اثنتان وتسعون سنۃ وکذا فی التقریب **خلف بن ہشام** بن ثعلب بالمثلثۃ والمہملۃ البزار بالراء آخرہ المقری البغدادی ثقۃ لہ اختیارات فی القراآت من العاشرۃ مات سنۃ تسع وعشرین کذا فی التقریب *

ف ۱۳۸ — ف ۱۳۹ — ف ۱۴۰ — ف ۱۴۱ — ف ۱۴۲

ترجمہ حارث بن ابی اسامہ رحمہ اللہ صاحب مسند

ف ۱۴۳

کنیت انکی ابو محمد ہے اور انکو ابن ابی اسامہ بنسبت بجد کہتے ہین انکے والد کا نام محمد ہے اور اونکا نام ابو اسامہ داہر ہے یہ قبیلۂ بنی تمیم ساکنان بغداد سے ہین یزید بن ہارون وروح بن عبادہ وعلی بن عاصم وواقدی ودیگر علمای حدیث اخذ اس علم کا کیا ہے معتبر لوگون کو انسے استفادہ کرنے اور انکی شاگردی کرنیسے تردد تہا اسلئے کہ یہ روایت حدیث پر روپیہ لیتے تہے اور اُجرت چاہتے تہے لیکن ابو حاتم وابن حبان وابراہیم حبرتی ودارقطنی ودیگر محققین اس شان نے یعنی احوال رجال کے لوگون نے انکی توثیق کی ہے اور انکو صدوق جانا ہے اور روایت حدیث پر انکا روپیہ لینا اس سبب سے تہا کہ یہ مرد فقیر وعیالدار تہے اور بیٹیان بے خاوند کی گہر مین رکہتے تہے کہتے تہے کہ مین چہہ بیٹیان رکہتا ہون کہ

اونمین سے بڑی ستتر برس کی عمر کی ہے اور اونمین کی چھوٹی تریسٹھ برس کی ہے اور کسی کا بیاہ نہین کیا ہے اسلئے کہ اسباب بیاہ دینے کا میسر نہ آیا برقانی نے حبیب دارقطنی سے پوچھا کہ مین انکی حدیث کو صحاح مین داخل کرون فرمایا البتہ داخل کر ستانوے ۹۷ برس کی عمر پائی ۲۲۰ھ ہجری مین رحلت کی انکی وفات کے دن عرفہ تہا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان

ترجمہ شیخ ابن حجر مکی صاحب زواجر رحمہ اللہ تعالیٰ

شہاب الدین احمد ابن الحجر المکی الہیتمی بالفوقیہ صاحب الزواجر والصواعق وغیرہما حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے انکا ترجمہ زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین مین یون لکہا ہے کہ وہ اپنے وقت مین اعظم علماء وفقہا و شیخ الاسلام مکہ معظمہ تہے فقاہت مین نظیر نہین رکہتے تہے علم حدیث شریف و دیگر علوم مین ماہر تہے اگرچہ شیخ ابن حجر عسقلانی بزرگ کے ساتھ علم حدیث مین کوئی نسبت نہین رکہتے تہے لیکن علم فقہ مین احتمال ہے کہ مساوی بلکہ فائق ہون یہ شیخ زکریا مصری کے شاگرد ہین جو شیخ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد ہین انکی تصانیف ہین منہج شیخ زکریا پر ایک شرح لکہی ہے غایت بسط و اطناب مین اور انکی شرح ہے شمائل ترمذی و اربعین نووی پر اور مشکوٰۃ پر بہی ایک شرح لکہی ہے اوسمین فقاہت کی داد دی ہے انکی ایک اور تصنیف ہے زواجر نام بیان کبائر مین نہایت مفید اسکے سوا اور تصانیف ہین شیخ علی متقی ابتدای قدوم مکہ معظمہ مین شاگرد شیخ ابن حجر کے تہے آخر مین وہ خود کو تلمیذ حقیقی شیخ کا کہتے تہے اور خرقہ خلافت کا پہنا ۹۷۵ھ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف

ترجمہ عماد الدین بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو حامد محمد بن یونس بن محمد بن منعہ بن مالک بن محمد ملقب بہ عماد الدین فقیہ شافعی یہ اپنے وقت کے امام تہے مذہب و اصول و خلاف مین اور اپنے زمانے مین انکا بڑا شہرہ تہا دور دور شہرون سے شغل علم کے لئے فقہا انکے پاس آئے اور ایک خلق کثیر نے انسے علم حاصل کیا وہ سب کے سب ائمہ مدرسین مشار الیہم ہو گئے اول شغل علم کا انہون نے اپنے والد سے کیا اور یہ موصل مین تہے پہ بغداد کی طرف متوجہ ہوئے مدرسہ نظامیہ مین سدید محمد سلماسی پر تفقہ کیا اور وہین حدیث شریف کا سماع کیا ابو عبدالرحمن

محمد بن محمد کشمیہنی سے جبکہ وہ بغداد مین آئے اور ابو حامد محمد بن ابی الربیع غرناطی سے بہی سماع کیا اور
موصل کو واپس گئے وہان کئی مدرسون مین تدریس کی اور کئی کتابین مذہب مین تصنیف فرمائین
منجملہ اونکی کتاب المحیط فی الجمع بین المہذب والوسیط اور شرح وجیز امام غزالی رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ کی ہے
اور جدال و عقیدہ و تعلیقہ خلاف مین تصنیف کیا لیکن اوسکو تمام نہین کیا اُنکا ورع بہت بڑا ہوا تہا
نئے کپڑے کو بدون دہونیکے نہین پہنتے تہے اور بغیر ہاتہہ دہوئے قلم کو لکہنے کے واسطے نہین چہوتے
تہے اُنکی ولادت قلعہ اربل مین ۵۳۵ھ سنہ ہجری کو ہوئی اور جمعرات کے دن نوین تاریخ ماہ جمادی الآخر
سنہ ۶۱۰ کو موصل مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ **خواب** ملک معظم مظفر الدین صاحب اربل رحمہ اللہ تعالیٰ
کہتے تہے کہ مین نے شیخ عماد الدین کو بعد اونکی وفات کے خواب مین دیکہا مینے اونسے کہا کیا تم مر نہین گئے
کہا ہان ولیکن مین محترم ہون ابن خلکان نے اِنکا ترجمہ فی الجملہ بسط سے لکہا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمۂ شیذلہ رحمہ اللہ صاحب کتاب الاخلاص

ابو المعالی عزیزی بن عبد الملک بن منصور جیلی معروف بشیذلہ فقیہ شافعی و اعظ تہے فقیہ فاضل و اعظ ماہر
فصیح اللسان حلو العبارت کثیر المحفوظات تہے انہون نے فقہ و اصول دین و وعظ مین تصنیف کی بہت
سے اشعار عرب کے جمع کئے بغداد کے باب ازج مین متولی قضا کے ہوئے اِنکے اخلاق مین کچہہ حدت
تہی ایک جماعت کثیرت بہت کچہہ حدیث شریف سُنی مذہب اشعری کا ظاہر کرتے تہے منجملہ اِنکے کلام کے
ایک یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے جو لن ترانی کہا گیا سو اسلئے کہ تب اون سے کہا گیا کہ تم پہاڑ کی
طرف نظر کرو تو اونہون نے اوسکی طرف نظر کی پس اونسے کہا گیا یا طالب النظر الینا لم تنظر
الی سوانا یعنی اے طلب کرنیوالے نظر کے طرف ہمارے تو ہمارے غیر کی طرف کیون نظر کرتا ہے اور

اس باب مین یہ شعر پڑہتے ہ

یا مدعی بمقالۃ	صدق المحبۃ والاخاء
لوکنت تصدق فی المقا	ل لما نظرت الی سوائی
فسلکت سبل محبتی	واخترت غیری فی الصفاء

	دمحبتین علی استواء	هیہات ان یحوی العفاء	

کہاکہ میرے والد جسوقت بغداد سے حج کی طرف نکلے تو مجھے یہ شعر سنائے ؎

مددت الی تودیع کفا ضعیفۃ	واخرعلی الرمضاء فوق فؤادی
فلاکان ہذا العہد اخرعہدنا	ولاکان ذاالتودیع آخر زادی

جمعے کے دن ۷ ماہ صفر ۴۹۴ ہجری کو بغداد مین وفات پائی اور باب ابرز مین شیخ ابو اسحق شیرازی رحمہ اللہ کے محاذی دفن ہوئے عزیزی بفتح عین مہملہ و بدو زای معجمہ درمیان اونکے یای مثناۃ تحتیہ ساکنہ اور بعد زای دوم کے یای تحتیہ دوسری شیذلہ بفتح شین معجمہ وسکون یای مثناۃ تحتیہ و فتح ذال معجمہ ولام اور بعد اوسکے ہای ساکنہ یہ اونکا لقب ہے ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین اسکے معنی نہین جانتاہون مع کشفی عنہ واللہ اعلم وقال السید آزاد البلگرامی رحمہ اللہ تعالی فی سبحۃ المرجان ونقل السیوطی رحمہ اللہ تعالی فی قولہ تعالی سندس خضر عن شیذلۃ ان السندس رقیق الدیباج بالھندیۃ اقول شیذلہ بالشین والذال معجمتین بینہما یاء تحتانیہ لخنیعلۃ لقب عزیزی بن عبدالملک صاحب کتاب البرہان تفسیر متشابہ القرآن انتہے

ترجمہ طیبی شارح مشکوۃ شریف رضی اللہ عنہ

حسین بن محمد بن عبداللہ طیبی صاحب شرح مشکوۃ امام مشہور وعالم مبرور تھے اول عمر مین صاحب ثروت عظیم تھے وجوہ خیرات مین مال خرچ کرڈالا یہانتک کہ آخر عمر مین فقیر ہوگئے بدر طالع مین کہاہے کہ یہ حسن المعتقد شدید الرد تھے فلاسفہ و مبتدعہ پر اونکے فضائح ظاہر کرتے باوجود اسکے کہ وہ انکے عہد مین بلاد مسلمین پر مستولی تھے اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت محبت رکھتے تھے کثیر الحیا وملازم جمعہ وجماعت ملازم تدریس طلبہ کے علوم اسلامیہ مین تھے استخراج دقائق پر کتاب وسنت سے متوجہ رہتے تھے انکا حاشیہ کشاف پر اوسکے حواشی سے علی الاطلاق انفس ہے اوسمین احادیث پر کلام کیا ہے بعض حالات مین جبکہ حال اسکا مقتضی ہوا ہے طریقہ محدثین پر یہ اونکے ارتفاع

طبقے پر دلالت کرتا ہے علم معقول و منقول مین تفسیر مین ایک کتاب جمع کرنا شروع کیا تھا اور ایک مجلس عظیم واسطے قرات کتاب بخاری کے منعقد کی تھی سو صبح سے ظہر تک تفسیر مین قرات کرتے اور عصر تک واسطے بخاری سُنانیکے یہانتک کہ اونکی وفات کا دن ہوا تو وہ قرات تفسیر سے فارغ ہو چکے تھے اور مجلس حدیث شریف کی طرف متوجہ ہوئے اونکے گہر کے نزدیک ایک مسجد تھی اوسمین داخل ہوئے پہر بیٹھکر نفل نماز پڑہی اور اقامت فرض کے منتظر بیٹھے پس قبلے کی طرف مونہہ کئے ہوئے اونکا انتقال ہوگیا ماہ شعبان سنہ ۵۴۳ ہجری اونکی تاریخ وفات ہے رحمہ اللہ تعالی ✦

۱۴۸

ترجمہ ابن سکرہ رحمہ اللہ تعالی

حسین بن محمد بن فیرہ بن حیون معروف با بن سکرہ انہون نے باجے سے روایت کی اور مشرق کی طرف رحلت کی اور حج کیا پہر بصرے کی طرف چلے اور بغداد و واسط مین داخل ہوئے وہانکی ایک جماعت حفاظ سے سماع کیا اور اندلس کو وطن ٹہیرایا اور اوسکی جامع مسجد مین بیٹھ کے حدیث کرنے لگے لوگ شہرون سے رحلت کرکے طرف اونکے آئے اور اونکا سماع اونپر بہت کچھہ ہوا حدیث و طرق حدیث کے عالم اور اوسکے علل و اسماء رجال و ناقلین کے عارف اور مصنفات حدیث شریف کے حافظ اور اونکے متون و اسانید و رواۃ کے ذاکر تھے منجملہ اونکے صحیح بخاری کو ایک سفر مین اور صحیح مسلم کو ایک سفر مین لکھا تھا ان دونون کتابونپر مع سنن ترمذی کے قائم تھے فتنۂ کندہ مین سنہ ۵۱۴ ہجری کو مفقود ہوگئے کذا فی التاج المکلل ✦

۱۴۹

ترجمہ حافظ ابو موسی مدینی رحمہ اللہ تعالی

ابو موسی محمد بن ابی بکر عمر بن ابی عیسی احمد بن عمر بن محمد بن ابی عیسی اصبہانی مدینی حافظ مشہور اپنے عصر کے حفظ و معرفت مین امام تھے انکی حدیث و علوم حدیث مین توالیف مفید ہین انہون نے کتاب مغیث ایک مجلد مین تصنیف کی اس سے کتاب غریبین ہروی کا تکملہ کیا اور ہروی پر استدراک فرمایا یہ ایک کتاب نافع ہے انکی دوسری کتاب کتاب الزیادات ایک جزء لطیف مین ہے اوسکو ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی اپنے شیخ کی کتاب کا ذیل ٹہیرایا ہے جسکا نام کتاب الانساب رکہا ہے جن لوگون کو اونکے شیخ نے چہوڑ دیا اور جو کچہہ اوسمین قصور کیا اوسکا انہون نے ذکر کیا ہے

طلب حدیث شریف مین اصفہان سے رحلت کی پہر لوٹ کر اصبہان مین آئے اور یہان اقامت کی
ولادت انکی ۵۰۱ھ ہجری مین ہوئی اور شب چہارشنبہ نہم جمادی الاولی ۵۸۱ھ کو اصفہان مین وفات پائی
مدینی نسبت ہے طرف مدینہ اصفہان کے حافظ ابو سعد سمعانی نے کتاب الانتساب مین اس نسبت کو طرف
کئی شہرون کے ذکر کیا ہے اول مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا مرو تیسرا نیسابور چوتہا
اصبہان پانچوان مدینہ مبارک قزوین چہٹا بخارا ساتوان سمرقند آٹہوان نسف اور ذکر کیا ہے کہ نسبت
ان سب شہرون کی طرف مدینی ہے اور کہا کہ اکثر جو نسبت کہ طرف مدینہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کیجاتی ہے وہ مدنی ہے کذا فی التاج اتحاف مین ذکر کیا ہے کہ راوی نے کہا ڈیڑہ
برس مینے اونکے نزدیک آمد ورفت کی اس مدت مین کوئی چیز خلاف مروت مینے اونسے نہین دیکہی
ہنوز اونکے دفن سے فارغ نہوئے تہے کہ بہت بارش ہجوم کر آئی موسم گرمی کا تہا پانی اصفہان مین اون
دنون کم تہا اوسوقت کے بعض صلحا نے خبر دی کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
دیکہا کہ گویا آپنے وفات پائی مین ایک معبر کے پاس گیا اوسنے کہا کہ اگر تیرا خواب راست ہے تو کوئی امام
ائمہ مسلمین سے کہ بے نظیر وقت ہوگا انتقال کریگا کیونکہ اسی طرح کا خواب وقت رحلت امام شافعی
ووفات سفیان ثوری وامام احمد بن حنبل کے بہی دیکہا تہا خواب دیکہنے والے نے کہا کہ ہنوز شام نہین
ہوئی تہی کہ وفات ابو موسی کی خبر کوچہ وبازار مین شایع ہوگئی +

ترجمہ منذری رحمہ اللہ تعالی صاحب ترغیب وترہیب

عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ حافظ امام زکی الدین ابو محمد منذری مصری سے تاج مکلل مین کہا ہے
کہ قرء وتادب علی جماعة من اہل العلم وبرع وسمع من جماعة وخرج لنفسہ معجما
کبیرا مفیدا انسے دمیاطی وابن دقیق العید اور ایک خلق کثیر نے روایت کی جامع ضافری قاہرہ
مین درس دیا پہر دار حدیث کاملیہ کی مشیخت انکے سپرد ہوئی اور قریب بیس برس کے اسی پر رہے
انکی ولادت ۵۸۱ھ ہجری مین ہوئی اور ۶۵۶ھ مین وفات پائی انکی کتاب ترغیب وترہیب نہایت
مفید ونافع ہے ۱۲۹۸ھ ہجری کو دہلی مین طبع ہوچکی اور ایک شرح ابوداؤد کی ہے اوسکو مختصر

منذری کہتے ہین رجال ابو داؤد پر دو مین کلام کیا ہے سُنا ہے وہ بہی طبع ہو رہی ہے اور انکی تلخیص صحیح مسلم ہے چنانچہ جناب توفیق دام مجدہ نے اوسکی شرح سراج وہاج نام تحریر فرمائی ہے یہ شرح دو مجلد کلان ہے طبع ہو کے مطبوع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرمائے +

ترجمۂ حافظ ابن کثیر صاحب تفسیر رحمہ اللہ تعالی

۱۵۱

حافظ ابن کثیر عماد الدین بن اسمعیل بن عمر فقہ و تفسیر و نحو مین بارع و فائق ہوئے رجال و علل حدیث شریف مین امعان نظر کیا منجملہ انکے مشائخ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی ہین یہ اونکی خدمت کے ملازم رہے اور اونسے بہت محبت رکہتے تہے کما ذکر معنی ذلک الحافظ ابن حجر فی الدرر تاج مکلل مین کہا ہے وافتی و درس ولہ تصانیف مفیدۃ منہا التفسیر المشہور وھو فی مجلدات وقد جمع فیہ فاوعی ونقل المذاہب والاخبار والآثار وتکلم باحسن کلام و انفسہ وھو من احسن التفاسیر مات سنہ ۷۷۴ ہجری رحمہ اللہ تعالی یہ تفسیر حاشیہ فتح البیان پر مصر قاہرہ مین طبع ہو چکی ہے وللہ الحمد

ترجمۂ ابن قانع صاحب معجم رحمہ اللہ تعالی

۱۵۲

ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق الاموی بالولاء البغدادی الدار حارث بن اسامہ وابراہیم حربی ومحمد بن مسلمہ اسمعیل بن فضل بلخی وابراہیم بن ہیثم بلدی اور اونکے طبقے سے روایت کرتے ہین انہون نے سفر بہت کیا اور بہت احادیث جمع کئے دارقطنی وابو علی شاذان وابو القاسم بن بشران اور دیگر محدثین انسے روایت کرتے ہین برقانی نے کہا کہ علماء بغداد نے انکی توثیق کی ہے اور انکو معتبر شمار کیا ہے اور میرے نزدیک وہ ضعیف ہین دارقطنی نے کہا انکا حافظہ اچہا تہا لیکن خطا کرتے تہے خطیب نے کہا کہ آخر عمر مین اونکو اختلال عقل وسوء حفظ ہو گیا تہا سنہ ۲۶۵ ہجری مین پیدا ہوئے اور سنہ ۳۵۱ ماہ شوال مین انتقال کیا انکی معجم مشہور ہے کذا فی الاتحاف +

ترجمۂ حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ تعالی صاحب مختارہ

۱۵۳

محمد بن عبد الواحد بن احمد المقدسی الحافظ الکبیر ضیاء الدین محدث عصر انکی شہرت اطناب ذکر سے مغنی ہے

انکی ولادت سنہ ۵۶۹ ہجری مین ہوئی ابن جوزی اور اونکے طبقے سے بغداد مین بہت کچھ سنا دو بار اصفہان کی رحلت کی اور وہان اس قدر سماع کیا کہ اوسکی کثرت کا وصف نہین ہو سکتا ہے اپنے خط سے بہت بڑی بڑی کتابین لکھین کہتے ہین کہ اونہون نے زیادہ پانسو شیخ سے لکھا ہے اور اصول کثیرہ کی تحصیل کی اور ایک مدت ہرات و مرو مین اقامت کی انکو سلفی سے اجازت ہے ابن نجار نے کہا ہے مینے انسے لکھا ہے اور یہ حافظ متقن ثبت ثقہ صدوق نبیل حجہ عالم بالحدیث و احوال رجال ہین انکی مجموعات و تخریجات ہین یہ اکل حلال مین محتاط اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے ولعمری ما رأت عینائی مثلہ پھر ایک جماعت کثیر حفاظ نے ثنا کی ہے منجملہ اونکے عمر بن حاجب ہین کہا کہ مینے ایک جماعت محدثین کو دیکھا ہے کہ انہون نے اونکا ذکر کیا اور اونکے حق مین غلو کیا اور اونکے حفظ و زہد کی تعریف کی ہے اونمین سے اونکے برزالی و ابن نابلسی و صیرفینی ہین ذہبی نے [illegible] سے نقل کیا ہے کہ وہ حافظ عبد الغنی سے حدیث و رجال کے زیادہ تر عالم تھے اور اونکے وقت مین اونکا مثل نہ تھا ذہبی یون کہا ہے کہ امام عالم حافظ محدث شام شیخ السنہ ضیاء الدین نے تصنیف و تصحیح و تلیین و ترجیح و تعدیل کی اس شان مین طرف اونکے رجوع تھا اور شیخ ابو العباس کا یہ قول ہے کہ وہ اس شان کے امام عارف باحوال رجال و عارف صحیح و سقیم حدیث تھے فقط انہون نے باوجود فقر و قلت کے ایک مدرسہ واسطے محدثین و غرباء واردین کے بنایا اور خود اپنی ذات سے اوسمین کام کرتے تھے اور کسی سے کچھ قبول نہین کیا انکے مناقب حصر سے زیادہ ہین انکی مؤلفات سے احادیث مختارہ ہین قال ابن رجب وهي الاحاديث التي يصلح ان يحتج بها سوى ما في الصحيحين خرجها من مسموعاته كتب منها تسعين جزءا ولم تكمل قال بعض الائمة هي خير من صحيح الحاكم وله كتاب مناقب اصحاب الحديث اربعة اجزاء واطراف الموضوعات لابن الجوزي وجزء في الاستدراك على الحافظ عبد الغني وجزء الامر باتباع السنن واجتناب البدع الى غير ذلك مما لا يحصى توفي رحمه الله تعالى سنه ۶۴۳ ودفن بسفح قاسيون

كذا في التاج المكلل

ترجمۂ واحدی صاحب تفسیر رحمۃ اللہ تعالیٰ

۱۵۴

امام ابو الحسن علی بن احمد ابو احدی النیسابوری انکی تین تفسیرین ہین ایک کا نام بسیط دوسری وسیط تیسری وجیز اور ان سب کے مجموع کا نام حاوی ہے انکی وفات ۴۶۸ھ ہجری مین ہوئی امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ مرأۃ الجنان مین بذیل حوادث ۴۶۸ھ فرماتے ہین وفیہا توفی الامام المفسر ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری استاذ عصرہ فی النحو والتفسیر تلمیذ ابی اسحق الثعلبی واحد من برع فی العلم وصنف التفاسیر الشہیرۃ المجمع علی حسنہا والمشتغل بتدریسہا والمرزوق السعادۃ فیہا وہی البسیط والوسیط والوجیز ومنہ اخذ ابو حامد الغزالی رضی اللہ عنہ اسماء کتبہ الثلاثۃ ولہ کتب اخری بعضہا فیما یتعلق باسماء اللہ الحسنی وکتاب اسباب النزول وشرح کتاب المتنبی شرحا مستوفی قیل ولم یکن فی شروحہ مع کثرتہا مثلہ وذکر فیہ اشیاء غریبۃ منہا انہ تکلم فی شرح ہذا البیت

وبنات اعوج کل شیء یجمع	واذا المکارم والصوارم والقنا

ثم قال اعوج فحل کریم کان لبنی ہلال بن عامر وانہ قیل لصاحبہ ما رایت من شدۃ عدوہ قال ضللت فی بادیۃ وانا راکبہ فرایت سرب قطا یقصد الماء فتبعتہ وانا اعض من لجامہ حتی توافینا الماء دفعۃ واحدۃ وہذا شیء غریب فان القطا شدید الطیران واذا اقصد الماء اشتد طیرانہ اکثر من غیر قصد الماء وہو کان یعض من لجامہ ای یکفہ عن شدۃ العدو وقیل انما لقب اعوج لانہ کان صغیرا فجاءتہم غارۃ فہربوا منہا وطرحوہ فی خرج وحملوہ لعدم قدرتہ علی المشی معہم لصغرہ فاعوج ظہرہ من ذلک فقیل لہ اعوج والواحدی نسبۃ قیل الی الواحد بن نہرہ علی ما حکاہ العسکری +

ترجمۂ حافظ حمیدی رضی اللہ عنہ مؤلف الجمع بین الصحیحین

۱۵۵

مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۴۸۸ھ ہجری لکھا ہے وفیہا توفی الامام الحافظ العلامۃ

ابو عبد اللہ الحمیدی محمد بن ابی نصر الاندلسی مولف الجمع بین الصحیحین کان احد اوعیۃ العلم صحب ابن حزم الظاہری بالاندلس وابن عبد البر ورحل وسمع بالقیروان والحجاز ومصر والشام والعراق وکتب عن خلق کثیر وکان کثیر الاطلاع ذکیا فطنا صینا ورعا اخباریا متفننا دؤبا فی تحصیل العلم کثیر التصانیف حجۃ ثقۃ ظاہری المذہب وله جزوة المقتبس فی تاریخ علماء الاندلس وکان یقول ثلاثۃ اشیاء من علوم الحدیث یجب تقدیم الاہتمام لہا کتاب العلل واحسن کتاب وضع فیه کتاب الدارقطنی وکتاب الموتلف والمختلف واحسن کتاب وضع فیه کتاب الامیر ابی نصر بن ماکولا وکتاب وفیات الشیوخ ولیس فیه کتاب قال وقد کنت اردت ان اجمع فیه کتابا فقیل لی رتبه علی حروف المعجم بعد ان رتبته علی السنین قال ابوبکر بن طرخان فشغله عنه الصحیحان الی ان مات وقال ابن طرخان المذکور انشدنا ابو عبد اللہ الحمیدی المذکور لنفسہ ؎

لقاء الناس لیس یفید شیئا	سوی الہذیان من قیل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لاخذ العلم او اصلاح حال

انتہی بستان المحدثین میں فرمایا ہے ابوبکر شاشی کہ از مشاہیر فقہای شافعیہ ست بروی نماز جنازہ خواند ونزد قبر شیخ ابواسحٰق شیرازی مدفون شد ووی قبل از موت بارہا بمظفر کہ رئیس الرؤسا بغداد بود و این خدمت از خدمات عمدۂ آن وقت بود کہ صاحب آن بمنزلۂ چودھری تمام شہر می شد وصیت کردہ بود کہ مرا نزد بشر حافی دفن خواہی کرد رئیس الرؤسا در آن وقت بسبب مانعی با او دیگر خلاف وصیت او بعمل آورد بعد موت او را بخواب دیدند کہ نہایت گلہ وشکایت این میکند ناچار در ماہ صفر سنہ نود ویک از انجا نقل کردہ متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ مدفونش ساختند کرامات حمیدی کفن او تازہ وبدن او ہرگز نکاہیدہ بود وخوشبو از وی تا دور میرفت ۔

ترجمۂ امام سہیلی صاحب کتاب الروض الانف رحمہ اللہ تعالی

امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث سنہ ۵۸۱ ہجری فرماتے ہیں وفیہا الامام الحافظ العلامۃ المشہور ابو زید عبد الرحمن بن الخطیب عبد اللہ بن الخطیب احمد الخثعمی السہیلی الاندلسی المالقی صاحب کتاب الروض الانف فی شرح سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام وکتاب نتائج الفکر ومسئلۃ رویۃ اللہ سبحانہ فی المنام ورؤیۃ النبی علیہ افضل الصلوۃ والسلام ومسئلۃ السر فی عور الدجال ومسائل کثیرۃ مفیدۃ وقال ابن دحیۃ انشدنی وقال ماسأل اللہ تعالی بہا حاجۃ الا اعطاہ ایاہا

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع	انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلہا	یا من الیہ المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن	امنن فان الخیر عندک اجمع
مالی سوی قرعی لبابک حیلۃ	فلان رددت فای باب اقرع
من ذا الذی ادعو واہتف باسمہ	وان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا	الفضل اجزل والمواہب اوسع

قلت قولہ فان الخیر عندک اجمع یحتاج الی تاویل فی اعرابہ والا لزم ان یکون من الاقوال المعیب فی الشعر فان اجمع تاکید للخیر وہو منصوب فیکون منصوبا ولہ اشعار کثیرۃ نافعۃ اخذ القراءۃ عن جماعۃ وروی عن ابن المغربی والکبار وبرع فی العربیۃ والنحو واللغۃ وفی الاخبار والاثار وکان ببلدہ یتصف بالعفاف ویتبلغ بالکفاف حتی نما خبرہ الی صاحب مراکش وطلبہ الیہا واحسن الیہ واقبل بوجہ الاقبال علیہ واقام بہا نحو ثلاثۃ اعوام وتوفی بہا والسہیلی نسبۃ الی قریۃ بالقرب من مالقۃ سمیت باسم الکوکب لانہ لایری فی بلاد الاندلس الا من

جبل مطل علیہا وما لقہ بفتح المیم واللام والقاف مدینۃ کبیرۃ بالاندلس وغلط السمعانی فی قولہ انہا بکسر اللام

ترجمہ ابن منیع صاحب مسند رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد بن منیع بن عبد الرحمن البغوی ابو جعفر الاصم الحافظ صاحب المسند عن ھشیم وابن عیینۃ وابن المبارک ومروان بن شجاع وابی بکر بن عیاش وخلق وعنہ (خ م ۴) لہ فی (خ) فرد حدیث اقام نحو اربعین سنۃ یختم فی کل ثلاث وثقہ صالح جزرۃ والنسائی مات سنۃ اربع واربعین ومأتین عن اربع وثمانین سنۃ کذا فی خلاصۃ اسماء الرجال

ترجمہ علامہ مقبلی صاحب منار و ابحاث مسددہ وغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ

صالح بن مہدی بن علی معروف بہ مقبلی صنعانی ثم المکی ۱۰۴۷ھ ہجری مین پیدا ہوئے ابن وزیر پر تلمذ کیا بدر طالع مین کہا ہے کہ درمیان انکے اور درمیان علماء صنعاء کے مناظرات واقع ہوئے یہی مناظرات موجب منافرت ہوئے انمین حدت اور مقتضای دلیل پر تصمیم تھی اور تقلید کی طرف ملتفت نہ تھے پھر طرف مکہ معظمہ کے رحلت کی وہان امتحانات واقع ہوئے وہین مقیم رہے یہانتک کہ ۱۱۰۸ھ مین وفات پائی یہ منجملہ اون لوگون کے ہین جو کہ جمیع علوم کتاب و سنت مین بارع و فائق ہوئے ہین اور اصول و عربیت و معانی و بیان و حدیث و تفسیر کو محقق کیا اور ان سب مین فائق ہوئے انکی مؤلفات ہین وہ سب علماء کے نزدیک مقبول و محبوب ہین اونمین رغبت کرتے ہین اور اونکی ترجیحات سے حجت پکڑتے ہین اور وہ اسی لائق ہین انکی عبارتونمین ایسی قوت و فصاحت و سلاست ہے جسپر کان عاشق ہوتے اور اوسسے دل لذت پاتے ہین منجملہ انکی مؤلفات کے ایک کتاب الاتحاف لطلبۃ الکشاف ہے اسمین بہت سے مباحث کا زمخشری پر انتقاد کیا ہے اور جو اون کے نزدیک راجح ہے اوسکا ذکر کیا ہے اور ایک کتاب ابحاث مسددہ ہے اسمین مباحث تفسیریہ و حدیثیہ و فقہیہ و اصولیہ کو جمع کیا ہے زمانہ اقامت مکہ معظمہ مین محمد بن عبد الرسول مدنی برزنجی رحمہ اللہ

وفی الکلاباذی مات سنۃ
قال الخطیب
واربعین ام ملقن

سے اور انسے مناظرہ ہوا اور یہ بہی ذکر کیا ہے کہ مکے مین انہون نے شیخ ابراہیم کردی رحمہ اللہ سے اخذ
کیا ہے یہ تلخیص ہے تاج مکلل کی **فرزدق رحمہ اللہ تعالی** ابو فراس ہمام تمیمی معروف بہ فرزدق
ایک بڑے شاعر مشہور ہین انکے والد کا نام غالب اور والدہ کا نام لیلی بنت حابس خواہر اقرع بن حابس
ہے انکے والد کے مناقب ومحامد معروف مشہور ہین بعض کا ذکر ابن خلکان نے کیا ہے اور ان کا
حال خوب لکھا ہے انہون نے سلیمان بن عبد الملک کو قصیدۂ میمیہ سنایا اوسکے بعض اشعار مین ذکر
زنا کا تہا اوپر سلیمان نے کہا کہ تو نے میرے روبرو زنا کا اقرار کیا اور مین امام ہون تجہپر حد قائم کرنا
ضرور ہے فرزدق نے کہا ای امیر المؤمنین آپنے مجہپر کہان سے حد واجب فرمائی سلیمان نے کہا
اللہ تعالی فرماتا ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ فرزدق نے
کہا کہ اللہ کی کتاب نے تو مجہسے اس قول حد کو دفع کر دیا ہے والشعراء یتبعہم الغاوون الم تر انہم
فی کل واد یہیمون وانہم یقولون ما لا یفعلون سو مینے وہ بات کہی ہے جو نہین کی سلیمان
نے تبسم کیا اور کہا تیرے لئے لائق تر ہے **حکایت** محمد بن حبیب نے کہا کہ ولید بن عبد الملک منبر پر تہا
ناقوس کی آواز سنی کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ بیعہ ہے ولید نے اوسکی ہدم کا حکم دیا اور کچہہ خود
اپنے ہاتہہ سے گرایا پہر لوگ پیہم گرانے لگے آخر شاہ روم نے ولید کو لکہا کہ اس بیعی کو اون لوگون نے
برقرار رکہا جو تجہسے پہلے تہے سو اگر اونہون نے اچہا کیا تو تو نے خطا کی اور اگر تو نے اچہا کیا تو اونہون نے
خطا کی ولید نے کہا اسکا جواب کون دیتا ہے لوگون نے کہا کہ فرزدق پس فرزدق نے طرف اوسکے
یہ آیت کریمہ لکہی وداؤد وسلیمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت فیہ غنم القوم وکنا
لحکمہم شاہدین ففہمناہا سلیمان وکلا آتینا حکما وعلما الآیۃ اس قسم کے اخبار
بہت کچہہ ہین انکی وفات بصرے مین ۱۱۰ھ کو چالیس دن پہلے جریر سے ہوئی کسی نے کہا اسی
دن پہلے ابن جوزی نے کتاب شذور العقود مین کہا ہے کہ دونون ۱۱۱ھ مین مرے عسکری نے
کہا کہ فرزدق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملے ہین سنہ ایک سو دس یا بارہ یا چودہ مین وفات پائی
حکایت مبرد نے کتاب کامل مین ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق ایک

جنازے مین ملے فرزدق نے حضرت حسن سے کہا ای ابوسعید کیا آپ جانتے ہین کہ لوگ کیا کہتے ہین
وہ کہتے ہین کہ اس جنازے مین خیر الناس وشر الناس جمع ہوئے ہین حضرت حسن نے فرمایا ہرگز یون
نہین ہے نہ تو اونکا خیر ہی ہے اور نہ اونکا شر ہے ولیکن تو نے اس دن کے لئے کیا تیار کیا ہے کہا شہادة
ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ ساٹھہ برس سے مینے تیار کر رکہی ہے بعض تمیم والون کا یہ
زعم ہے کہ فرزدق کو خواب مین دیکہا اونسے پوچہا کہ تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے
بخشدیا پوچہا کس سبب سے کہا بسبب وس کلمے کے جسکا مینے حسن سے نزاع کیا تہا فرزدق بفتح فا و
را و سکون زای و فتح دال مہملہ اور بعد اوسکے قاف ہے یہ انکا لقب ہے ابن قتیبہ کا کلام اس لقب کے
وجہ مین مختلف ہے ادب الکاتب مین یون کہا ہے کہ فرزدق قطعات آرد سرشتہ کو کہتے ہین واحد
اسکا فرزدقہ ہے یہ لقب انکا اسلئے ہوا کہ ہ سخاف چہرہ نہ تہے اور کتاب طبقات الشعرا مین اور
وجہ بیان کی ہے صحیح یہی وجہ ہے کیونکہ انکے چہرے مین چیچک نکلی تہی پہر اوس سے اچہے ہو گئے
پس انکا چہرہ چیچک زدہ رہگیا کذا فی ابن خلکان رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ باجی رحمہ اللہ تعالی

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التجیبی المالکی الاندلسی الباجی یہ جملہ علمای
وحفاظ اندلس کے ہین شرق اندلس مین سکونت کی اور ۴۲۶ھ یا اسکے قریب مشرق کی طرف سفر کیا
مکہ معظمہ مین ہمراہ ابوذر ہروی کے تین برس اقامت فرمائی اس مدت مین چار حج کئے پہر بغداد کی طرف
رحلت کی یہان تین برس مقیم رہے فقہ کا درس دیتے اور حدیث شریف پڑہتے تہے یہان سادات
علما کی ملاقات کی جیسے ابو الطیب طبری فقیہ شافعی اور شیخ ابو اسحق شیرازی صاحب مہذب سال
بہر موصل مین ہمراہ ابو جعفر سمنانی کی اقامت کی اونپر درس فقہ کا کرتے تہے انکی اقامت مشرق
مین قریب تیرہ برس کے تہی انہون نے حافظ ابوبکر خطیب سے روایت کی اور خطیب نے انسے بہی روایت
کی خطیب کہتے ہین ابو الولید باجی نے مجہے یہ شعر اپنے سنائے ؎

بان جمیع حیاتی کساعة	اذا کنت اعلم علما یقینا

فلم لا اکون ضنینا بھا	واجعلھا فی صلاح وطاعۃ

بہت سی کتابین تصنیف کین منجملہ اونکے یہ کتب ہین کتاب المنتقی کتاب احکام الفصول فی احکام الاصول کتاب التعدیل والتجریح فیمن روی عنہ البخاری فی الصحیح وغیر ذلک یہ ایک امام ہین ایمہ مسلمین سے کہتے تھے کہ مینے ابوذر عبد بن احمد ہروی کو کہتے سنا ہے کہ لو صحت الاجازۃ لبطلت الرحلۃ یہ پہر اندلس کی طرف لوٹ آئے اور وہان متولی قضا ہوئے یہ بہی کہا ہے کہ قضای حلب کے بہی متولی ہوئے تہے واللہ اعلم انکی ولادت روز سہ شنبہ نصف ذی قعدہ ۴۰۳ھ کو مدینہ بطلیوس مین ہوئی اور مریہ مین شب پنجشنبہ کو درمیان عشائین کے ۱۹ رجب ۴۷۴ھ کو وفات پائی اور رباط مین کنارہ دریا پر مدفون ہوئے اور اونکے فرزند قاسم نے انپر نماز پڑہی ابو عمر بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے انسے اخذ کیا ہے درمیان انکے اور درمیان ابو محمد بن حزم ظاہری کے مجالس و مناظرات وفصول ہوئے اوسکی شرح مین طول ہے باجی بفتح بای موحدہ او بعد الف کے جیم یہ نسبت ہے طرف باجہ کے یہ ایک شہر ہے اندلس مین یہان ایک اور باجہ ہے اور وہ ایک شہر ہے افریقیہ مین اور ایک اور باجہ ہے وہ ایک قریہ ہے قرای اصبہان سے کذا فی ابن خلکان ✤

ترجمہ اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ تعالی

ابو یعقوب اسحق بن ابی الحسن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن مطر بن عبید اللہ بن غالب بن عبد الوارث بن عبید اللہ بن عطیۃ بن مرۃ بن کعب بن ہمام بن اسد بن مرۃ بن عمرو بن حنظلۃ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مرۃ الحنظلی المروزی المعروف بابن راہویہ جامع حدیث وفقہ وورع اور ایک امام ائمہ اسلام کے تہے دارقطنی نے انکا ذکر اون لوگون مین کیا ہے جنہون نے شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے بیہقی نے انکا شمار اصحاب شافعی مین کیا ہے انہون نے مسئلہ جواز بیع دور مکہ معظمہ مین شافعی سے مناظرہ کیا تہا شیخ فخر الدین رازی نے اوس مجلس کی صورت کا جو درمیان اونکے جاری ہوئی تہی اپنی کتاب مین استیفا کیا ہے جسکا نام مناقب الامام الشافعی رکہا ہے جب اسحق نے امام شافعی کے فضل کو پہچان لیا تو اونکی کتابون کو لکہا او مصر مین اونکی مصنفات کو جمع کیا امام احمد رضی اللہ

عنہ نے فرمایا ہے کہ اسحق ہمارے نزدیک ایک امام ہین ائمہ مسلمین سے وما عبر الجسر افقہ من اسحق یعنی پل سے کسی نے گذر نہین کیا کہ فقیہ تر ہو اسحق سے اسحق نے فرمایا ہے کہ مین ستر ہزار حدیثین یاد رکھتا ہون اور ایک لاکھ حدیثون کے ساتھہ مذاکرہ کرتا ہون مینے کبھی کوئی چیز نہین سنی مگر اوسکو یاد کرلیا اور نہ کسی چیز کو حفظ کیا پہر مین اوسکو بھولا ہون انکا ایک مسند مشہور ہے انہون نے حجاز و عراق و یمن و شام کی کی طرف سفر کیا اور سفیان بن عیینہ اور جو لوگ اونکے طبقے مین تھے اونسے سنا بخاری و مسلم و ترمذی اونسے سماعت رکھتے ہین انکی ولادت سنہ یکصد و شصت و یک یا شصت و سہ یا شصت و شش مین ہوئی آخر عمر مین نیسابور جا بسے تھے اور شب پنجشنبہ نصف شعبان یا روز یکشنبہ یا شنبہ سنہ دوصد و سی و ہشت یا سی و ہفت یا سی کو وفات پائی رحمہ اللہ تعالی راہویہ بفتح راء مہملہ و ہای ساکنہ بعد الف پھر واو مفتوحہ اور بعد اوسکے یای تحتانیہ ساکنہ اور بعد اوسکے ہای ساکنہ انکے والد ابو الحسن ابراہیم کا لقب ہے وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ یہ مکے کی راہ مین پیدا ہوئے طریق کو فارسی مین راہ کہتے ہین اور ویہ کے معنی وجد کے ہین یعنے یہ راہ مین پائے گئے راہویہ کو بضم ہاء و سکون واو و فتحہ یای بھی کہا ہے **حکایت** اسحق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبد اللہ بن طاہر امیر خراسان نے مجھسے کہا کہ تجھے ابن راہویہ کیون کہتے ہین اور اسکے کیا معنی ہین اور آیا تو مکروہ رکھتا ہے کہ تیرے واسطے یہ کہا جائے مینے کہا ای امیر تم جان لو کہ میرے والد راہ مین پیدا ہوئے تو مراوزہ نے اونکو راہوی کہدیا اس لئے کہ وہ راہ مین پیدا ہوئے تھے میرے والد اسکو مکروہ رکھتے تھے رہا مین سو اسکو مکروہ نہین رکھتا ہون کذا فی ابن خلکان رحمہ اللہ

ترجمہ ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ تعالی

ابو الحسن علی بن اسمعیل بن ابی بشر اسحق بن سالم بن اسمعیل بن عبد اللہ بن موسی بن بلال بن ابی بردہ عامر بن ابی موسی الاشعری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ صاحب اصول اور قائم بنصرت مذہب سنت ہین انہین کی طرف طائفہ اشعریہ منسوب ہے انکی تعریف مین طول کرنیسے انکی شہرت مغنی ہے قاضی ابو بکر باقلانی رحمہ اللہ انکے مذہب کے ناصر اور انکے اعتقاد کے مؤید ہین یہ ایام جمع مین

ابو اسحق مروزی فقیہ شافعی کے حلقے مین اندر جامع منصور کے جو کہ بغداد مین ہے بیٹھا کرتے تھے انکی
ولادت سنہ دو صد و ہفتاد یا شصت کو بصرہ مین ہوئی اور سنہ سہ صد او رکچہ اوپر تیس یا سنہ سہ صد و بست
و چہار یا سنہ سی کو بغداد مین ناگہان وفات پائی حکاہ ابن الہمدانی فی ذیل تاریخ الطبری اور درمیان
کرخ و باب بصرہ کے مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی اشعری بفتح ہمزہ و سکون شین معجمہ و فتح عین مہملہ
او ر بعد اوسکے راء مہملہ نسبت ہے طرف اشعر کے او ر نام اشعر کا نبت بن ادد بن زید بن یشجب ہے اشعر کہنے
کی یہ وجہ ہے کہ اونکو اونکی مان نے جنا اس حال مین کہ اونکے بدن پر بال تھے سمعانی نے اسی طرح
کہا ہے واللہ اعلم حافظ ابو القاسم ابن عساکر نے انکے مناقب مین ایک مجلد تصنیف کیا ہے ابو الحسن
اشعری اول معتزلی تھے پھر قول بالعدل اور خلق قرآن سے بصرے کی جامع مسجد مین جمعے کے دن توبہ
کی کرسی پر چڑہے اور با آواز بلند ندا کی کہ جس شخص نے مجھے پہچانا سو وسنے پہچان لیا اور جسنے مجھے نہین
پہچانا تو مین خود کو اوسے پہچنواتا ہون مین فلان فلان کا بیٹا ہون مین خلق قرآن کا قائل تھا اور اس
بات کا کہ ابصار اللہ تعالی کو نہین دیکھینگے اور افعال شر کے مین خود کرتا ہون مین تائب ہون یکسو ہون
معتقد ہون رد کا معتزلہ پر اور اونکے فضائح و معائب کا نکالنے والا ہون انکی طبیعت مین خوش طبعی دل لگی
تھی انکی کتابین یہ ہین کتاب اللمع کتاب الموجز کتاب ایضاح البرہان کتاب التبیین عن اصول الدین کتاب
الشرح والتفصیل فی الرد علی اہل الافک والتضلیل انکی اور کتب ہین ایک ملاحدہ وغیرہ کی رد مین جیسے معتزلہ
و رافضہ و جہمیہ و خوارج اور سائر اصناف مبتدعین و دفن فی مشرع الزوایا فی تربۃ الی جانبہا مسجد و بالقرب
منہ حمام و ہو عن یسار المار من السوق الی دجلۃ و کان یاکل من غلۃ ضیعۃ وقفہا جدہ بلال بن ابی بردۃ
بن ابی موسی علی عقبہ و کانت نفقتہ فی کل یوم سبعۃ عشر درہما کذا قالہ الخطیب و قال ابو بکر الصیرفی کانت
المعتزلۃ قد رفعوا رؤسہم حتی اظہر اللہ الاشعری فحجزہم فی اقماع السمسم و قال ابو محمد علی بن حزم الاندلسی ان
ابا الحسن لہ من التصانیف خمسۃ و خمسون تصنیفا کذا فی ابن خلکان +

ترجمہ ابن عدی صاحب کامل رحمہ اللہ تعالی

عبد اللہ بن عدی الجرجانی ابو احمد احد الائمۃ مرزا محمد بدخشی رحمہ اللہ نے تراجم الحفاظ مین لکھا ہے

ابواحمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد الجرجانی المعروف بابن القطان الحافظ من اہل جرجان یہ اپنے زمانے کے حافظ تھے مابین اسکندریہ سے سمرقند تک شہرون کا سفر کیا اور شیوخ کو پایا ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی علی بن سعید رازی قاسم بن عبداللہ اخمیمی قاسم بن زکریا مطرز اور ایک خلق سے ملے اونکے ذکر مین طول ہے حاکم ابوعبداللہ حافظ ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی ابوبکر احمد بن حسن جبری وغیرہم نے اِنسے روایت کی انہون نے اول حدیث لکھی جرجان مین ۲۹۰ سنہ ہجری کو احمد بن حفص وغیرہ سے اور ۲۹۷ سنہ مین عراق وشام ومصر کی طرف رحلت کی معرفت ضعفاء محدثین مین ایک کتاب بقدر ساٹھہ جزو کے تصنیف کی اوسکا نام کامل رکھا اور احادیث مالک بن انس واوزاعی وسفیان ثوری وشعبہ واسمعیل بن ابی خالد اور ایک جماعت مقلین کو جمع کیا اور کتاب مزنی پر ایک کتاب تصنیف کی اوسکا نام انتصار رکھا یہ حافظ متقن تھے اِنکے وقت مین اِنکا مثل نہ تہا تفرد بالاحادیث وقد کان وھب احادیث لم ینفرد بھا لبنیہ عدی وابی زرعۃ ومنصور تفرد وابروایتھا عن ابیھم وابنہ عدی سکن سجستان الی ان مات بھا وحدث بھا حمزۃ بن یوسف سہمی کہتے ہین کہ مینے دارقطنی سے اس بات کا سوال کیا کہ ضعفاء محدثین مین ایک کتاب تصنیف کرین تو کہا کیا تیرے پاس کتاب ابن عدی نہین ہے مینے کہا ہان ہے کہا اسمین اوسپر زیادہ نہین ہوسکتی ہے اِنکی ولادت روز شنبہ غرۂ ذی قعدہ سنہ دوصد وہفتاد وہفت مین ہوئی اور یہ وہی سال ہے جسمین ابوحاتم رازی نے وفات پائی اور غرۂ جمادی الآخرہ سنہ سہ صد وشصت وپنج کو جرجان مین انتقال کیا ابوبکر اسماعیلی نے اونپر نماز پڑہی پہلوی مسجد کرزین دبرہ جانب راست قبلہ مین دفن ہوئے مینے اونکی قبر کی زیارت کی ہے انتہے مرزا بدخشی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ذہبی وابن ناصرالدین نے طبقات حفاظ مین اِنکا ذکر کیا ہے رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ ابن بطہ رحمہ اللہ تعالی

عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العکبری المعروف بابن بطہ ذکرہ السمعانی فی نسبۃ البطی وقال بفتح الباء الموحدۃ والطاء المشددۃ المکسورۃ ہذہ النسبۃ الی البطۃ وہو لقب لبعض اجداد المنتسب الیہ ادرہ ابوعبداللہ

عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان بن بطۃ العکبری البطی اہل عکبرا سے ہین امام فاضل عالم بحدیث وفقہ حدیث تھے حدیث کا بہت کچھہ سماع کیا اور ایک جماعت عراق سے سنا فقہاء حنابلہ سے تھے تصانیف حسنہ مفیدہ تصنیف کئے ابو القاسم بغوی وابو محمد بن صاعد وابو بکر بن عبد اللہ بن زیاد نیسابوری وابو طالب احمد بن نصر حافظ و ابو ذر بن باغندی و ایک جماعت کثیرہ عراقیین وغربا سے حدیث کی بصرہ وشام وغیرہ بلاد کی طرف بہت سفر کیا ابو الفتح محمد بن ابی الفوارس حافظ وابو علی حسن بن شہاب عکبری وعبد العزیز بن علی ازجی وابراہیم بن عمر برمکی اور ایک جماعت سوای انکے اہل بلد وغربا نے ان سے روایت کی نقل کیا ہے کہ جسوقت یہ سفر سے لوٹ کر آئے تو چالیس برس اپنے گہر مین چہپے رہے ان برسون مین سے کسی دن کسی بازار مین دیکہے نہین گئے اور نہ انکو سوای روز فطر واضحی کے مفطر دیکہا امر بالمعروف بہت کرتے تھے جس منکر کی انکو خبر پہونچی اوسکو متغیر ہی کر دیا وتکلم ابو الحسن الدارقطنی فی سماعہ کتاب السنن لرجاء بن المرجا فان ابن بطۃ کان یرویہا عن حفص بن عمر الاردبیلی وحکی ابن حفص ان اباہ لم یسمع من رجاء شیئا وکان یصغر عن السماع عنہ وتکلموا فی روایتہ عن ابی القاسم البغوی المعجم ایضا ومات بعکبرا فی المحرم سنۃ سبع وثمانین وثلثمأۃ ودفن یوم عاشورا قلت وزرت قبرہ بعکبرا انتہی کلامہ فی نسبۃ البطی ثم اعاد ذکرہ فی نسبۃ الحنبلی وقد مر تحقیقہا فی ترجمۃ الامام احمد بن محمد بن حنبل فقال واشتہر بہذہ النسبۃ جماعۃ منہم ابو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان بن بطۃ العکبری الحنبلی من اہل عکبرا صنف التصانیف وکان فاضلا زاہدا حدث عن ابی القاسم البغوی وابی بکر بن ابی داؤد روی عنہ ابو محمد الحسن بن علی الجوہری وابو اسحق ابراہیم بن احمد البرمکی وغیرہما انتہی قال المرزا البدخشی فی تراجم الحفاظ ذکرہ ابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ ولم یذکرہ الذہبی رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ عقیلی صاحب کتاب الضعفاء رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن عمرو بن موسی العقیلی المکی ابو جعفر احد الائمۃ ذکرہ السمعانی فی نسبۃ العقیلی وقال بضم العین المہملۃ وفتح القاف وسکون الیاء المنقوطۃ باثنتین من تحتہا وفی آخرہا اللام ہذہ النسبۃ الی عقیل بن کعب بن عامر ابن ربیعۃ بن عامر بن صعصعۃ بن معاویۃ بن بکر ثم ذکر فیمن ذکر من المشہورین بہذہ النسبۃ صاحب الترجمۃ فقال وابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی الحافظ قال ابو الفضل المقدسی ہو منسوب الی عقیل انتہی ولم یزد علی ہذا قال المرزا محمد البدخشی فی تراجم الحفاظ ہو صاحب کتاب الضعفاء وکان من الحفاظ الکبار روی عن ابی عبد الرحمن النسائی والحسن بن الطیب البلخی وزکریا الساجی وعلی بن عبد العزیز البغوی واحمد بن علی الابار ومحمد بن اسماعیل الصائغ ومحمد بن موسی البلخی واسحق الدبری وخلق روی عنہ ابو بکر بن المقری ومحمد بن نافع الخزاعی ومسلمۃ بن قاسم وطائفۃ مات سنۃ اثنتین وعشرین وثلثمائۃ ارخہا الذہبی وابن ناصر الدین وذکراہ فی طبقات الحفاظ رحمہ اللہ تعالیٰ +

ترجمۂ مالینی رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الہروی ابو سعد المالینی ذکرہ فی نسبۃ المالینی وقال بالمیم والیاء المنقوطۃ من تحتہا باثنتین بعد اللام المکسورۃ وفی آخرہا النون ہذہ النسبۃ الی مالین وہی اسم موضعین احدہما قری مجتمعۃ علی فرسخین من ہراۃ یقال لجمیعہا مالین واہل ہراۃ یقولون مالان ومالین ایضاً من قری باخرز فاما ابو سعد احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن حفص بن الخلیل الانصاری الصوفی المالینی فمن مالین ہراۃ کان احد الرحالین فی طلب الحدیث والمکثرین منہ کتب الحدیث ببلاد خراسان ثم خرج الی الرحلۃ وطاف

مابین الشاش الی الاسکندریة وادرك المشائخ وسمع الحدیث وسمع منه وکان فاضلا عالما صوفیا ورعا متخلقا باحسن الاخلاق سمع اباعمر واسماعیل بن نجید السلمی وابا احمد عبداللّٰه بن عدی الحافظ وابابکر احمد بن ابراهیم الاسمعیلی وابا محمد الحسن بن رشیق العسکری وابابکر محمد بن عدی بن زهر المنقری واباالقاسم تمام بن محمد عبداللّٰه الحافظ الدمشقی وجماعة کثیرة روی عنه ابوبکر احمد بن الحسین البیهقی وابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد الذکوانی وابوعبداللّٰه الحسین بن احمد بن طلحة النعالی وکان سمع وکتب من الکتب الطوال والمصنفات الکبار ما لم یکن عند احد وذکره مشهور مدون فی الکتب ومات بمصر فی شوال سنة اثنتی عشرة واربع مائة انتهی قال المرزا محمد البدخشی فی تراجم الحفاظ ذکره الذهبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ +

١٦٦

ترجمه ابوعمرو احمد بن محمد نیسابوری رحمه اللّٰه تعالی

قال فی تراجم الحفاظ احمد بن محمد بن عمرو المنیسابوری ابوعمرو الخفاف ذکره فی نسبة الخفاف وقال بفتح الخاء المعجمة وتشدید الفاء الاولی هذه الحرفة لعمل الخفاف التی تلبس ثم ذکر جماعة من المشهورین بهذه الحرفة الی ان قال وابوعمرو احمد بن محمد بن عمرو الخفاف من اهل نیسابور کان من الحفاظ یروی عن ابی زرعة حدث عنه عبداللّٰه بن عدی الحافظ انتهی ولم یورخ وفاته +

١٦٧

ترجمه ابوبکر برقانی رحمه اللّٰه تعالی

احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی ابوبکر البرقانی احد الائمة ذکره فی نسبة البرقانی وقال بفتح الباء المنقوطة بواحدة وسکون الراء المهملة وفتح القاف وفی آخرها النون هذه النسبة الی قریة من قری کاث بنواحی خوارزم خربت اکثرها وصارت مزرعة والمشهور بهذه النسبة ابوبکر احمد بن محمد بن احمد

بن غالب البرقانی الخوارزمی الفقیہ الحافظ الادیب الشاعر کانت له معرفة تامة بالحدیث جمع المجموع وتلمذ فی الحدیث لابی الحسن الدارقطنی ببغداد ولابی بکر الاسمعیلی بجرجان وکان سمع بخوارزم ابا العباس احمد بن محمد بن حمدان النیسابوری وبهروعبد الله بن عمر بن علک الجوهری وبهراة ابا الفضل بن حمدویة الهروی وبنیسابور ابا عمرو محمد بن احمد حمدان الحیری وباسفرائن ابا اسمعیل بشر بن احمد الاسفرائنی وبجرجان ابابکر احمد بن ابراهیم الاسمعیلی وببغداد ابا علی محمد بن احمد بن الحسن ابن الصواف وغیرهم من الشیوخ وغیرها من البلاد وروی عنه ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب الحافظ وابو یعلی محمد بن احمد العبدی البصری وابو اسحق ابراهیم بن علی بن یوسف الشیرازی وابو الفضل محمد بن عبد السلام الانصاری وابو المعالی ثابت بن بندار المقری وابو مسعود سلیمان بن ابراهیم الحافظ وخلق ذکره الخطیب ابوبکر الحافظ فی تاریخ بغداد وقال سمع ببلده وورد بغداد وسمع بها ثم خرج الی جرجان وکتب باسفرائن وسمع فی بلاد اُخر من خلق یطول ذکرهم ثم عاد الی بغداد فاستوطنها وحدث بها وکتبنا عنه وکان ثقة ورعا متقنا مثبتا فهما لم نر فی شیوخنا اثبت منه حافظا للقرآن عارفا بالفقه له حظ من علم العربیة کثیر الحدیث حسن الفهم له والبصیرة فیه وصنف مسندا ضمنه ما اشتمل علیه صحیح البخاری ومسلم وجمع ولم یقطع التصنیف الی حین وفاته کان حریصا علی العلم منصرف الهمة الیه وسمعته یوما یقول لرجل من الفقهاء معروف بالصلاح وقد حضر عنده ادع الله ان ینزع شهوة الحدیث من قلبی فان حبه قد غلب علی فلیس لی اهتمام فی اللیل والنهار الا به وکانت ولادته فی آخر سنة ست وثلاثین وثلثمائة ووفاته اول یوم من رجب سنة خمس وعشرین واربعمائة ببغداد ودفن فی مقبرة

الجامع انتهی قال فی تراجم الحفاظ ذکرہ الذھبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ

١٦٨

ترجمۂ ابو بکر البرقی رحمہ اللہ تعالی

احمد بن عبداللہ بن عبد الرحیم المصری ابو بکر المعروف بابن البرقی ذکرہ فی نسبۃ البرقی وقال بفتح الباء المنقوطۃ بواحدۃ وسکون الراء بعدھما القاف ھذہ النسبۃ الی برقۃ وھی بلدۃ من اعمال المغرب ثم ذکر جماعۃ من المنسوبین الیھا الی ان قال وابو بکر احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم بن سعید بن زرعۃ البرقی مولی بنی زھرۃ حدث عن عبد الملک بن ھشام وعمرو بن ابی سلمۃ وسعید بن ابی مریم واسد بن موسی وابی صالح کاتب اللیث وغیرھم وکان ثقۃ ثبتا توفی فی شھر رمضان سنۃ سبعین ومائتین فجاءۃ ضربتہ دابۃ فی سوالدواب انتھی قال البدخشی رحمہ اللہ تعالی ذکرہ الذھبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ +

١٦٩

ترجمۂ زمخشری صاحب کشاف

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر الخوارزمی الزمخشری الامام الکبیر فی التفسیر والحدیث والنحو واللغۃ وعلم البیان کان امام عصرہ من غیر مدافع تشد الیہ الرحال فی فنونہ اخذ الادب عن ابی منصور نصر وصنف التصانیف البدیعۃ منھا الکشاف فی تفسیر القرآن العزیز لم یصنف قبلہ مثلہ والمحاجاۃ بالمسائل النحویۃ والمفرد والمرکب فی العربیۃ والفائق فی تفسیر الحدیث واساس البلاغۃ فی اللغۃ وربیع الابرار ونصوص الاخبار ومتشابہ اسامی الرواۃ والنصائح الکبار والنصائح الصغار وضالۃ الناشد والرائض فی علم الفرائض والمفصل فی النحو وقد اعتنی بشرحہ خلق کثیر والانموذج فی النحو والمفرد والمؤلف فی النحو ورؤس المسائل فی الفقہ وشرح ابیات سیبویہ والمستقصی فی امثال العرب وصمیم العربیۃ وسوائر الامثال ودیوان التمثیل وشقائق النعمان فی حقائق النعمان وشافی العی من کلام الشافعی

رضی الله عنه والقسطاس فی العروض ومعجم الحدود والمنهاج فی الاصول ومقدمة الادب وديوان الرسائل وديوان الشعر والرسالة الناصحة والامالی فی کل فن وغیر ذلك وكان شرع فی تالیف المفصل فی غرة شهر رمضان سنة ثلاث عشرة وخمسمأته و فرغ منه فی غرة المحرم سنة خمس عشرة وخمسمأته وكان قد سافر الی مكة حرسها الله تعالی وجاور بها زمانا فصار يقال له جار الله لذلك وكان هذا الاسم علما عليه قال ابن خلكان وسمعت من بعض المشائخ ان احد رجليه كانت ساقطة وانه كان يمشی فی جارن خشب وكان سبب سقوطها انه كان فی بعض اسفاره ببلاد خوارزم اصابه ثلج كثير وبرد شديد فی الطريق فسقطت منه رجله و انه كان بيده محضر فيه شهادة خلق كثير ممن اطلعوا علی حقيقة ذلك خوفا من ان يظن من لم يعلم صورة الحال انها قطعت لريبة والثلج والبرد كثيرا ما يؤثر فی الاطراف فی تلك البلاد فتسقط خصوصا خوارزم فانها فی غاية البرد ولقد شاهدت خلقا كثيرا ممن سقطت اطرافهم بهذا السبب فلا يستبعده من لا يعرفه ورأيت فی تاريخ بعض المتاخرين ان الزمخشری لما دخل بغداد واجتمع بالفقيه الحنفی الدامغانی سأله عن سبب قطع رجله فقال دعاء الوالدة وذلك انی كنت فی صبای امسكت عصفورا وربطته بخيط فی رجله فافلت من يدی فادركته وقد دخل فی خرق فجذبته فانقطعت رجله فی الخيط فتالمت والدتی لذلك و قالت قطع الله رجلك الابعد كما قطعت رجله فلما وصلت الی سن الطلب رحلت الی بخاری لطلب العلم فسقطت عن الدابة فانكسرت رجلی وعملت علی عملا اوجب قطعها والله اعلم بالصحة وكان الزمخشری المذكور معتزلی الاعتقاد متظاهرا به حتی نقل عنه انه كان اذا قصد صاحبا له واستاذن عليه فی الدخول يقول لمن ياخذ له الاذن قل له ابو القاسم المعتزلی بالباب واول ما صنف كتاب الكشاف

يعنی الله تعالیٰ منه

کتب استفتاح الخطبة الحمد لله الذی خلق القرآن فیقال انہ قیل لہ متی ترکتہ علی
ھذہ الصیئة ھجرہ الناس و لا یرغب احد فیہ فغیرہ لیقو لہ الحمد للہ الذی جعل
القرآن وجعل عندھم بمعنی خلق والبحث فی ذلک یطول ورایت فی کثیر من النسخ
الحمد للہ الذی انزل القرآن وھذا اصلاح الناس لا اصلاح المصنف وکان الحافظ ابو الطاھر
احمد بن محمد السلفی قد کتب علیہ من الاسکندریة وھو یومئذ مجاور بمکة
حرسہا اللہ تعالی یستجیزہ فی مسموعاتہ ومصنفاتہ فرد جوابہ بما لا یشفی الغلیل
فلما کان فی العام الثانی کتب الیہ ایضاً مع الحجاج استجازة اخری اقترح فیہا
مقصودہ ثم قال فی آخرہا ولا یحوج ادام اللہ توفیقہ الی المراجعة فالمسافة
بعیدة وقد کاتبتہ فی السنة الماضیة فلم یجب بما یشفی الغلیل ولہ فی ذلک
الاجر الجزیل فکتب الیہ الزمخشری جوابہ ولولا خوف التطویل لکتبت الاستدعاء
والجواب لکن نقتصر علی بعض الجواب وھو ما مثلی مع اعلام العلماء الا کمثل السہا مع مصابیح السما والجہام
الصفر من الرہام مع الغوادی الغامرة للقیعان والاکام والسکیت المخلف مع
خیل السباق والبغاث مع الطیر العتاق وما التلقیب بالعلامة الا شبہ الرقم
بالعلام والعلم مدینة احد بابیہا الدرایة والثانی الروایة وانا فی کلا البابین
ذو بضاعة مزجاة ظلی فیہ اقلص من ظل حصاة اما الروایة فحدیثة المیلاد
قریبة الاسناد لم تستند الی علماء نحاریر ولا الی اعلام مشاہیر واما الدرایة فثمد
لا یبلغ افواہا وبرض ما یبل شفاہا ثم کتب بعد ھذا ولا یغرنکم قول فلان فیّ
ولا قول فلان وعدد جماعة من الشعراء والفضلاء مدحوہ بمقاطیع من الشعر و
اوردہا کلہا ولا حاجة الی الاتیان بہا ھہنا فلما فرغ من ایرادہا کتب فان
ذلک اغترار منہم بالظاہر المموہ وجہل بالباطن المشوہ ولعل الذی غرہم
منی ما رأوا من حسن النصح للمسلمین وتبلیغ الشفقة علی المستفیدین وقطع المطامع

عنهم وافادة المبارّ والصنائع عليهم وعزّة النفس والربء بها عن السفاسف الدنيات والاقبال على خويصتى والاعراض عمّا لا يعنينى فجللت فى عيونهم وغلطوا فىّ ونسبونى الى ما لست منه فى قبيل ولا دبير وما انا فيما اقول بها ضم نفسى كما قال الحسن البصرى رحمه الله تعالى فى قول ابى بكر الصديق رضى الله عنه وليتكم ولست بخيركم ان المؤمن ليهضم نفسه وانما صدقت الفاحص عنى وعن كنه روايتى ودرايتى ومن لقيت واخذت عنه وما بلغ علمى وقصارى فضلى واطلعته طلع امرى وافضيت اليه بخبيّة سرّى والقيت اليه عجرى وبجرى واعلمته بخمى وشجرى واما المولد فقرية مجهولة من قرى خوارزم تسمى زمخشر وسمعت ابى رحمه الله تعالى يقول اجتاز بها اعرابى فسأل عن اسمها واسم كبيرها فقيل له زمخشر فقال لا خير فى شرّ ورد ولم يلمم بها ووقت الميلاد شهر الله الاصم فى عام سبع وستين واربعمائة والله المحمود والمصلى على محمد وآله وصحبه هذا آخر الاجازة وقد اطال الكلام فيها ولم يصرح له بمقصوده فيها وما اعلم هل اجازه بعد ذلك ام لا وبينى وبينه فى الرواية شخص واحد فانه اجاز زينب بنت الشعرى ولى منها اجازة ثم ذكر ابن خلكان من نظمه الرائق وشعره الفائق الى ان قال ومما انشده لغيره فى كتابه الكشاف عند تفسير قوله تعالى فى سورة البقرة ان الله لا يستحيى ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها فانه قال انشدت لبعضهم ؎

يا من يرى مدّ البعوض جناحها	فى ظلمة الليل البهيم الاليل
ويرى مناط عروقها فى نحرها	والمخ فى تلك العظام النحل
اغفر لعبد تاب عن فرطاته	ما كان منه فى الزمان الاول

وكان بعض الفضلاء قد انشدنى هذه الابيات بمدينة حلب وقال ان الزمخشرى المذكور اوصى ان تكتب هذه الابيات على لوح قبره ثم انشدنى الفاضل الرئيس

بیتین وذکران صاحبہما اوصی ان یکتبا علی قبرہ وہما ؎

الٰہی قد اصبحت ضیفک فی الثریٰ	وللضیف حق عند کل کریم
فہب لی ذنوبی فی قرای فانہا	عظیم ولا یقری بغیر عظیم

واخبرنی بعض الاصحاب انہ رای بجزیرۃ سواکن تربۃ ملکہا عزیز اللہ ولتہ یحان و علی قبرہ مکتوب

یا ایہا الناس کان لی امل	قصر بی عن بلوغہ الاجل
فلیتق اللہ ربہ رجل	امکنہ قبل موتہ العمل
ما انا وحدی نقلت حیث تری	کل الی ماتقلت ینتقل

وکانت ولادۃ الزمخشری یوم الاربعاء السابع والعشرین من شہر رجب سنۃ سبع و ستین واربعمأتہ بزمخشر وتوفی لیلۃ عرفۃ سنۃ ثمان وثلاثین وخمسمأتہ بجرجانیۃ خوارزم بعد رجوعہ من مکۃ رحمہ اللہ تعالی وزمخشر بفتح الزای والمیم وسکون الخاء المعجمۃ وسکون الشین المعجمۃ وبعدہا راء وہی قریۃ کبیرۃ من قری خوارزم وجرجانیۃ قصبۃ خوارزم وہی علی شاطئ جیحون کذا فی ابن خلکان

ترجمۃ ابن سینا رحمہ اللہ تعالی

الرئیس ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن سیناء الحکیم المشہور کان ابوہ من اہل بلخ وانتقل الی بخارا وکان من العمال الکفاۃ وتولی العمل بقریۃ من ضیاع بخارا یقال لہا خرمیثنا من امہات قراہا وولد الرئیس ابو علی وکذلک اخوہ بہا واسم امہ ستارۃ وہی من قریۃ یقال لہا افشنۃ بالقرب من خرمیثنا ثم انتقلوا الی بخارا وانتقل الرئیس بعد ذلک فی البلاد واشتغل بالعلوم وحصل الفنون ولما بلغ عشرۃ سنین من عمرہ کان قد اتقن علم القرآن العزیز والادب وحفظ اشیاء من اصول الدین وحساب الہند والجبر والمقابلۃ ثم توجہ نحوہم الحکیم ابو عبد اللہ الناتلی فانزلہ ابو الرئیس ابی علی عندہ فابتدأ ابو علی یقرأ علیہ کتاب ایساغوجی واحکم علیہ علم المنطق واقلیدس

والمجسطی وفاته اضعافا کثیرة حتی اوضح له منها رموزا وفهمه اشکالات لم یکن الناتلی یدریها وکان مع ذلک یختلف فی الفقه الی اسمعیل الزاهد یقرأ ویبحث ویناظر ولما توجه الناتلی نحو خوارزم شاه مامون بن محمد اشتغل ابو علی بتحصیل العلوم کالطبیعی والالهی وغیر ذلک ونظر فی الفصوص والشروح وفتح الله علیه ابواب العلوم ثم رغب بعد ذلک فی علم الطب وتامل الکتب المصنفة فیه وعالج تادبا لا تکسبا وعلمه حتی فاق فیه الاوائل والاواخر فی اقل مدة واصبح فیه عدیم القرین فقید المثیل واختلف الیه فضلاء هذا الفن وکبراؤه یقرؤن علیه انواعه والمعالجات المقتبسة من التجربة وسنه اذذاک نحو ست عشرة سنة وفی مدة اشتغاله لم ینم لیلة واحدة بکمالها ولا اشتغل فی النهار بسوی المطالعة وکان اذا اشکلت علیه مسئلة توضأ وقصد المسجد الجامع وصلی ودعا الله عز وجل ان یسهلها علیه ویفتح مغلقها له وذکر عند الامیر نوح بن نصر السامانی صاحب خراسان فی مرضه فاحضره وعالجه حتی برئ واتصل به وقرب منه ودخل الی دار کتبه وکانت عدیمة المثل فیها من کل فن من الکتب المشهورة بایدی الناس وغیرها مما لا یوجد فی سواها ولا سمع باسمه فضلا عن معرفته فظفر ابو علی فیها بکتب من علم الاوائل وغیرها وحصل نخب فوائدها واطلع علی اکثر علومها واتفق بعد ذلک احتراق تلک الخزانة فتفرد ابو علی بما حصله من علومها وکان یقال ان ابا علی توصل الی احراقها لینفرد بمعرفة ما حصله منها وینسبه الی نفسه ولم یستکمل ثمانی عشرة سنة من عمره الا وقد فرغ من تحصیل العلوم باسرها التی عاناها الی ان قال ابن خلکان وکان نادرة عصره فی علمه وذکائه وتصانیفه وصنف کتاب الشفا فی الحکمة والنجاة والاشارات والقانون وغیر ذلک مما یقارب مائة مصنف ما بین مطول ومختصر ورسالة فی فنون شتی وله رسائل بدیعة منها رسالة حی بن یقظان ورسالة سلامان وابسال ورسالة الطیر وغیرها وانتفع الناس بکتبه وهو احد فلاسفة

المسلمين وله شعر ثم ذكر قصيدته المشهورة فی النفس ثم قال وفضائله كثيرة مشهورة وكانت ولادته فی سنة سبعين وثلثمائة فی شهر صفر وتوفی بهمدان يوم الجمعة من شهر رمضان سنة ثمان وعشرين واربعمائة ودفن بها وحكى شيخنا عز الدين ابو الحسن علی بن الاثير فی تاريخه الكبير انه توفی باصبهان والاول اشهر رحمه الله تعالى وسيناء بكسر السين المهملة وسكون الياء المثناة من تحتها وفتح النون وبعدها الف ممدودة

ترجمۂ جزولی رحمۃ اللہ تعالی

ابو موسى عيسى بن عبد العزيز بن يللبخت بن عيسى بن يوماريلی الجزولی اليزدكتنی كان اماما فی علم النحو كثير الاطلاع علی دقائقه وغريبه وشاذه وصنف فيه المقدمة التی سماها بالقانون ولقد اتی فيها بالعجائب وهی فی غاية الايجاز مع الاشتمال علی شئ كثير من النحو ولم يسبق الی مثلها واعتنی بها جماعة من الفضلاء فشرحوها ومنهم من وضع لها امثلة ومع هذا كله فلا تفهم حقيقتها واكثر النحاة ممن لم يكن قد اخذها عن موقف يعترفون بقصور افهامهم عن ادراك مراده منها فانها كلها رموز واشارات قال ابن خلكان ولقد سمعت من بعض ائمة العربية المشار اليه فی وقته وهو يقول انا ما اعرف هذه المقدمة وما يلزم من كونی ما اعرفها ان لا اعرف النحو وبالجملة فانه ابدع فيها وسمعت ان له امالی فی النحو ولكنها لم تشتهر ورايت له مختصر الفسر لابن جنی فی شرح ديوان المتنبی ويقال انه كان لا يدری شيئا من المنطق ودخل الديار المصرية وقرأ علی الشيخ ابی محمد بن بری وقد نقل عنه شيئا فی المقدمة المذكورة ان قال وتوفی الجزولی سنة عشر وستمائة بمدينة مراكش رحمه الله تعالى هكذا سمعت جماعة يذكرون تاريخ وفاته ثم وقفت علی ترجمته وقد ربتها ابو عبد الله بن الابار القضاعی فقال فی سنة ست او سبع و

ستمائة مات الجزولی وجزولی بضم الجیم والزای وسکون الواو وبعدها لام هذه النسبة الی جزولة ویقال لها ایضاً کزولة بالکاف وهی بطن من البربر مشهور

ترجمهٔ مریسی

ابو عبد الرحمن بشر بن غیاث بن ابی کریمة المریسی الفقیه الحنفی المتکلم هو من موالی زید بن الخطاب رضی الله عنه اخذ الفقه عن القاضی ابی یوسف الحنفی الا انه اشتغل بالکلام وجرد القول بخلق القرآن وحکی عنه فی ذلك اقوال شنیعة وکان مرجئاً والیه تنسب الطائفة المریسیة من المرجئة وکان یقول ان السجود للشمس والقمر لیس بکفر ولکنه العلامة الکفر وکان نیاظر الامام الشافعی رضی الله عنه وکان لا یعرف النحو ویلحن لحنا فاحشا وروی الحدیث عن حماد بن سلمة وسفیان بن عیینة وابی یوسف القاضی وغیرهم رحمهم الله تعالی ویقال ان اباه کان یهودیا صباغا بالکوفة وتوفی فی ذی الحجة سنة ثمان عشرة وقیل تسع عشرة ومأتین ببغداد والمریسی بفتح المیم وکسر الراء وسکون الیاء المثناة من تحتها وبعدها سین مهملة هذه النسبة الی مریس وهی قریة بمصر کذا فی ابن خلکان وقیل فی هذه النسبة غیر ذلك

ترجمهٔ بلخی

ابو القاسم عبد الله بن احمد بن محمود الکعبی البلخی العالم المشهور کان راس طائفة من المعتزلة یقال هم الکعبیة وهو صاحب مقالات ومن مقالاته ان الله سبحانه وتعالی لیست له ارادة وان جمیع افعاله واقعة منه بغیر ارادة ولا مشیئة منه لها وکان من کبار المتکلمین وله اختیارات فی علم الکلام وتوفی مستهل شعبان سنة سبع عشرة وثلثمائة رحمه الله تعالی والکعبی نسبة الی بنی کعب والبلخی نسبة الی بلخ احدی مدن خراسان ابن خلکان

ترجمہ جبائی

ابو علی محمد بن عبد الوہاب بن سلام بن خالد بن حمران بن ابان مولی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ المعروف بالجبائی احد ائمۃ المعتزلۃ کان اماما فی علم الکلام واخذ هذا العلم عن ابی یوسف یعقوب بن عبد اللہ الشحام البصری رئیس المعتزلۃ بالبصرۃ فی عصرہ ولہ فی مذهب الاعتزال مقالات مشهورة وعنہ اخذ الشیخ ابو الحسن الاشعری شیخ السنۃ علم الکلام ولہ معہ مناظرة روتها العلماء فیقال ان ابا الحسن المذکور سأل استاذہ ابا علی الجبائی عن ثلاثۃ اخوۃ احدهم کان مؤمنا برا تقیا والثانی کان کافرا فاسقا شقیا والثالث کان صغیرا فماتوا فکیف حالهم فقال الجبائی اما الزاهد ففی الدرجات واما الکافر ففی الدرکات واما الصغیر فمن اهل السلامۃ فقال الاشعری ان اراد الصغیر ان یذهب الی درجات الزاهد هل یوذن لہ فقال الجبائی لا لانہ یقال لہ ان اخاک انما وصل الی هذہ الدرجات بسبب طاعاتہ الکثیرة ولیس لک تلک الطاعات فقال الاشعری فان قال ذلک الصغیر التقصیر لیس منی فانک ما ابقیتنی ولا اقدرتنی علی الطاعۃ فقال الجبائی یقول الباری جل وعلا کنت اعلم انک لو بقیت لعصیت وصرت مستحقا للعذاب الالیم فراعیت مصلحتک فقال الاشعری فلو قال الاخ الکافر یا الہ العالمین کما علمت حالہ فقد علمت حالی فلم راعیت مصلحتہ دونی فقال الجبائی للاشعری انک مجنون فقال لا بل وقف حمار الشیخ فی العقبۃ وانقطع الجبائی وهذہ المناظرة دالۃ علی ان اللہ سبحانہ خص من شاء برحمتہ وخص آخر بعذابہ وان افعالہ غیر معللۃ بشیٔ من الاغراض قال ابن خلکان ورایت فی کتاب المسالک والممالک لابن حوقل فی فصل خوزستان ان جبی مدینۃ ورستاق عریض مشتبک العمائر بالنخل وقصب السکر وغیرهما قال ومنها ابو علی الجبائی وکانت ولادتہ فی سنۃ خمس وثلاثین ومائتین وتوفی فی شعبان سنۃ ثلثمائۃ رحمہ اللہ تعالی +

ترجمة هارون الرشيد رحمه الله تعالى

قال الامام اليافعي رضي الله عنه في مرآة الجنان وفيها اي في سنة ثلاث وتسعين ومائة توفي الخليفة ابو جعفر هارون الرشيد بن المهدي محمد بن المنصور عبد الله بطوس وكانت ولايته ثلاثا وعشرين سنة ومولده بالري سنة ثمان واربعين ومائة روى عن ابيه وجده ومبارك بن فضالة حج مرات في خلافته وغزا عدة غزوات حتى قيل فيه

فمن يرد ن لقاءك او تره	فبالحرمين او اقصى الثغور

وكان شهما شجاعا حازما جوادا ممدحا ذا فهم ودين وسنة وتخشع وقيل كان يصلي في اليوم مائة ركعة ويتصدق في كل يوم من صلب ماله بالف درهم وكان يخضع للكبار ويتادب معهم ووعظه الفضيل وابن السماك وغيرهم وله مشاركة في الفقه وبعض العلوم والادب وانهماك على اللذات وبقيان الجواري الفائقات الجمال وسماع اشعار مغار لاتهن بلسان الحال مانظمه الشعراء من الابيات النفائس وقد ذكر شيئا في ترجمة ابي نواس وكذلك في ترجمة الاصمعي ذكر اشياء كثيرة جرت له معه ومع غيره فيها عجائب وغرائب +

ترجمة زبيدة رحمها الله تعالى

ام جعفر زبيدة بنت جعفر بن ابي جعفر المنصور عبد الله بن محمد بن علي بن عبد الله بن العباس بن عبد المطلب بن هاشم وهي ام الامين محمد بن هارون الرشيد وكان لها معروف كثير وفعل خير وقصتها في حجها وما اعتمدته في طريقها مشهورة فلا حاجة الى شرحها قال الشيخ ابو الفرج بن الجوزي في كتاب الالقاب انها سقت اهل مكة الماء بعد ان كانت الراوية عندهم بدينار وانها اسالت الماء عشرة اميال بحط الجبال ونحت الصخر حتى غلغلته من الحل الى الحرم وعملت عقبة البستان

فقال لها وكيلها يلزمك نفقة كثيرة فقالت اعملها ولو كانت ضربة فاس بدينار وانه
كان لها مائة جارية يحفظن القرآن ولكل واحدة ورد عشر القرآن وكان يسمع فى قصرها
كدوى النحل من قراءة القرآن وان اسمها امة العزيز ولقبها جدها ابو جعفر المنصور
زبيدة لبضاضتها ونضارتها قال الطبرى فى تاريخه اعرس بها هارون الرشيد فى
سنة خمس وستين ومائة وكانت وفاتها سنة ست عشرة ومائتين فى جمادى
الاولى ببغداد رحمها الله تعالى وتوفى ابوها جعفر بن المنصور فى سنة ست
وثمانين ومائة رحمه الله تعالى انتهى من ابن خلكان رحمه الله تعالى قال الامام اليافعى
رضى الله عنه فى مرآة الجنان وهذه العين المذكورة التى اجرتها آثارها باقية
مشتملة على عمارة عظيمة مما يتنزه برؤيتها على يمين الذاهب الى منى من مكة
ذات بنيان محكم فى الجبال تقصر العبارة عن وصف حسنه وينزل الماء منه الى
مصنع تحت الارض عميق ذى درج كثيرة جدا لا يوصل الى قراره الا بهبوط كثير
كالبئر يسمونه المظلمة يفزع بعض الناس اذا نزل فيه وحده نهارا فضلا عن
الليل انتهى

ترجمهٔ متوکل رحمہ اللہ تعالیٰ

جعفر بن محمد المتوكل على الله بن المعتصم بن الرشيد بويع له بالخلافة بعد
موت اخيه الواثق وذلك فى ذى الحجة سنة اثنتين وثلاثين ومائتين وقتل
سنة سبع واربعين ومائتين وكان اسمر مليح العينين نحيف الجسم خفيف
العارضين ولما استخلف اظهر السنة وتكلم بها فى مجلسه وكتب الى الآفاق
برفع المحنة واظهار السنة وبسط اهلها ونصرهم وقال ابراهيم بن محمد
التيمى قاضى البصرة الخلفاء ثلاثة ابو بكر الصديق رضى الله تعالى عنه قاتل
اهل الردة حتى استجابوا وعمر بن عبد العزيز رد مظالم بنى امية والمتوكل

محی البدع واظہر السنہ رآہ بعضہم فی النوم فقال لہ ما فعل اللہ بک قال غفرلی بقلیل من السنۃ احییتہ ورؤی ایضاً کانہ بین یدی اللہ تعالی فقیل لہ ما نصنع ھہنا قال انتظر محمدا ابنی اخاصمہ الی اللہ الحکیم الکریم العظیم وکان المتوکل قد امر فی سنۃ ست وثلاثین ومائتین بھدم قبر الحسین رضی اللہ تعالی عنہ وبھدم ما حولہ من الدور وان یعمل مزارع ویحرث ومنع الناس عن زیارتہ وبقی صحراء وکان معروفا بالنصب فتالم المسلمون لذلک وکتب اہل بغداد شتمہ علی الحیطان وھجاہ الشعراء دعبل وغیرہ وفی ذلک یقول یعقوب بن السکیت و قیل ھی للبسامی ؎

تاللہ ان کانت امیۃ قد اتت	قتل ابن بنت نبیہا مظلوما
فلقد اتاہ بنو ابیہ بمثلہ	ھذا لعمرک قبرہ مھدوما
اسفوا علی ان لا یکونوا شارکوا	فی قتلہ فتتبعوہ رمیما

ترجمہ قسطلانی رضی اللہ عنہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن الحسین القسطلانی المصری الشافعی ولادت انکی ۸۵۱ھ ہجری بارہوین ذی قعدہ کو مصر مین ہوئی ابتدای نشو و نما مین مشغول بعلم قرارت ہوئی ساتون قراتین یاد کرلین بعد کو اور فنون مین مشغول ہوئے صحیح بخاری کو پانچ مجلس مین احمد بن عبد القادر ساوی پر پڑہا جامع عمری مین درس و وعظ کا شغل رکہتے تہے ایک عالم انکا وعظ سننے کو جمع ہوتا تہا اس باب مین اپنے وقت کے بی نظیر تہے انکی بات پُر اثر ہوتی تہی بعد مدت دراز کے تصنیف کا شوق ہوا تصانیف مقبولہ انسے یادگار رہین بزرگتر انکی تصانیف کی شرح بخاری ہے تالیف کی ہے دوسری مواہب لدنیہ کہ اپنے باب مین بے عدیل ہے انکے سوا سات کتابین اور اتحاف مین ذکر کی ہین شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کو انسے شکایت تہی کہتے تہے کہ انہون نے میری کتابون سے مواہب لدنیہ مین مدد لی بدون اعلام اس امر کے کہ میری کتابون سے نقل کرتے ہین یہ بات ایک نوع کی خیانت ہے

نقل ہین اور ایک شمہ کتمان حق کا بہی ہے جب یہ شکایت شائع ہوئی تو شیخ الاسلام زین الدین زکریا
کے حضور مین محاکمہ ہوا سیوطی نے قسطلانی کو بہت جگہہ الزام دیا منجملہ اونکے یہ کہا کہ انہون نے
مواہب مین چند جگہہ بیہقی سے نقل کیا ہے مؤلفات بیہقی سے اِنکے پاس کتنی مؤلف ہین یہ پتہ
بتائین کہ ان مؤلفات سے کون مؤلف مین دیکہکر انہون نے نقل کیا ہے قسطلانی تعیین موضع
نقل مین عاجز ہوئے سیوطی بولے کہ یہ نقلین میری کتابون سے کی ہین اور مینے بیہقی سے کی ہین
پس واجب تہا کہ یون کہتے کہ نقل السیوطی عن البیہقی کذا وکذا تاکہ میرے استفادہ کا حق بہی بجالاتے
اور تصحیح نقل کے عہدے سے بہی فارغ الذمہ ہوجاتے قسطلانی ملزم ہوکے مجلس سے اوٹہہ گئے ہمیشہ دل
مین رکہتے تہے کہ شیخ جلال الدین سیوطی کے دل سے اِس کدورت کو دور کرین یہ بات اونکو میسر نہین ہوتی
تہی ایک دن باین قصد شہر مصر سے روضہ تک کہ دور دراز مسافت ہے پیادہ گئے اور سیوطی کے دروازے
پر کہڑے ہوکر دستک دی شیخ نے پوچہا تو کون ہے کہا مین ہون احمد کہ برہنہ پا و برہنہ سر تمہارے دروازے
پر کہڑا ہون تاکہ تم مجہسے دل کی کدورت دور کرو اور راضی ہوجاؤ شیخ نے گہر کے اندر سے جواب دیا کہ مینے
دل کی کدورت دور کی لیکن نہ دروازہ کہولا نہ ملاقات کی وفات قسطلانی کی شب جمعہ ساتوین محرم سنہ ۹۲۳
ہجری کو قاہرۂ مصر مین ہوئی بعد نماز جمعہ کے جامع ازہر مین اونپر نماز پڑہی مدرسۂ عینیہ مین جو کہ اونکے پڑوس
مین تہا دفن کردیا کذا فی البستان اس حکایت کو شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ بہی زاد المتقین مین باختصار
لائے ہین کذا فی الاتحاف ❖

ترجمۂ ابن المنیر رحمہ اللہ تعالی

العلامہ ناصر الدین ابو العباس احمد بن محمد بن منصور الجذامی الاسکندرانی یہ ایک امام ہین ائمۂ متبحرین
علوم تفسیر و فقہ و اصول و نظر و عربیت و بلاغت و انشا سے انہون نے ایک جماعت سے اخذ کیا ہے منجملہ
اونکے ابن الحاجب ہین شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے الدیار المصریہ تفتخر
برجلین فی طرفیہا ابن دقیق العید بقوص وابن المنیر بالاسکندریۃ منجملہ انکی تصانیف کے
یہ کتب ہین تفسیر قرآن انتصاف من الکشاف اسرار الاسرار مناسبات تراجم البخاری مختصر التہذیب

فی مختصر انکی ولادت سنہ ۶۲۲ ہجری مین ہوئی اور اول ربیع الاول سنہ ۶۹۳ کو اسکندریہ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ تعالی

ابو الفضل زین الدین الحافظ الامام الکبیر عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن العراقی حافظ العصر ولادت انکی منشاۃ المہرانی مین مابین مصر و قاہرہ کے ماہ جمادی الاولی سنہ ۷۲۵ ہجری مین ہوئی انہون نے فن حدیث شریف کا اعتنا و اہتمام کیا اوسمین بارع و فائق ہوئے اور یہانتک متقدم ہوئے کہ معرفت علوم مین اونکے عصر کے شیوخ اونپر ثنا کرتے تھے جیسے سبکی و علائی و ابن کثیر وغیرہم اسنوی نے اپنے مہمات مین نقل کیا اور بحافظ العصر انکا وصف کیا اسی طرح ابن سید الناس نے انکے ترجمہ مین انکی بہت کچھ تعریف توصیف کی ہے فن حدیث مین انکی مؤلفات بدیعہ ہین جیسے الفیہ کہ مشہور آفاق ہے اور اوسکی شرح اور نظم اقتراح اور تخریج احادیث احیاء العلوم اور تکملہ شرح ترمذی لابن سید الناس سنہ ۷۹۳ مین املا شروع کیا حق تعالی نے انکے سبب سے سنت املا کو بعد اسکے کہ پرانی پڑ گئی تھی از سر نو زندہ کیا پس انہون نے چارسو مجلس سے زیادہ املا کیا تھا صالح متواضع تنگ معیشت تھے آٹھوین شعبان سنہ ۸۰۶ مین انتقال فرمایا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انکے مرثیہ مین ایک قصیدہ طولانی لکھا ہے اتحاف مین اوسکے اشعار کو نقل فرمایا ہے رحمہ اللہ تعالی ؞

ترجمہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی

نور الدین علی بن محمد سلطان القاہری الہروی الفقیہ الحنفی سید محمد بن ابی بکر الباعلوی نے انکا ترجمہ عقد الجواہر والدرر مین یون لکھا ہے کہ علی قاری جامع علوم عقلیہ و نقلیہ و متضلع تھے سنت نبویہ سے جماہیر اعلام و مشاہیر اولی الحفظ والافہام سے ایک شخص تھے ہرات مین پیدا ہوئے اور طرف مکہ معظمہ کے رحلت کی خاتمۃ المحققین احمد بن حجر ہیتمی مکی سے اخذ کیا چند فنون مین صاحب تصانیف کثیرہ ہین منجملہ اونکے یہ کتب ہین شرح المشکوۃ شرح الشمائل شرح الوتریہ والجزریہ شرح علی شرح النخبہ اصول حدیث مین شرح شفا و شاطبیہ و رقاموس کی تلخیص کی اور اوسکا نام ناموس رکھا الاثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ شرح

ثلاثیات البخاری نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ لیکن بسبب اعتراض کرنیکے ائمہ پر خصوصاً
امام شافعی اور اونکے اصحاب پر ممتحن ہوئے اور امام مالک رحمہ اللہ پر مسئلہ ارسال یدین فی الصلوٰۃ مین
اعتراض کیا اور اس باب مین ایک رسالہ لکھا پس شیخ محمد مکین نے اوسکا جواب دیا اور اونکے اعتراضات
کو اونہین پر رد کر دیئے ولہذا تجد مؤلفاتہ لیس علیہا نور العلم ومن ثم نہی عن مطالعتہا کثیر من العلماء
والاولیاء وتوفی فی سنۃ اربع عشرۃ والف انتہی کلامہ جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین فرمایا
ہے کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ان رسالون کا جواب الجواب دیا ہے اور انکی تصانیف سے قریب چالیس
رسالون کے اونکے خط خاص کے فقہ وحدیث مین میرے پاس ہین شرح فقہ اکبر اور حزب اعظم انکے
اشہر مؤلفات سے ہین انکی ساری تالیف مقبول اور اہل علم مین متداول ہے پس اونپر نور علم نہونیکے
کیا معنی ہین بلکہ فقہاء حنفیہ مین کم کوئی شخص ان جیسا منصف مزاج محقق طبع اس دور مین اوٹھا ہو
تحریر عبارت عربی مین انکا ایک طور خاص اور ایک طرز مخصوص ہے کہ جزکے جز ایک وضع کے مسجع ومقفی
لکھتے ہین اور تحقیق فقہ وحدیث اور دریافت علوم کلام ومعقول مین ید طولی رکھتے ہین انکی ہر
کتاب سے رتبہ تحقیق نمایان ہے اور دستگاہ انکی اوس علم مین عیان ہے انکا اعتراض ارسال
مالک رحمہ اللہ پر اور اصحاب امام شافعی رحمہ اللہ پر بعض مسائل مین کچھہ براہ عصبیت وہوا نہین ہے
بلکہ اسلیئے ہے کہ ادلہ اوسکے خلاف پر واضح ہین اس قسم کا اختلاف جمیع اصناف علماء مین قدیماً
وحدیثاً موجود ہے کچھہ مخصوص اونکے ساتھہ نہین ہے زاد المتقین مین بذکر شیخ علی متقی رحمہ اللہ
تعالی لکھا ہے کہ مردی بود از اہل عجم خوش خط او را ملا علی قاری گویند بملاحظہ فضیلت واہلیت و
افلاس او تفسیر جلالین بدوازدہ جدید خریدند وہنوز میگفتند کہ عجائب مشقت کشیدہ ست بزیادہ
می توان گرفت وتفسیر مذکور بخط اہل مکہ بیک جدید ہم میرسد انتہی کذا فی الاتحاف ٭

صاحب طریقہ محمدیہ رحمہ اللہ تعالی

و ۱۹۲

محمد بن پیر علی المعروف ببرکلی المتوفی سنہ ۹۸۱ ہجری یہ کتاب مفید ومعتبر ہے اول اوسکا یہ ہے
الحمد للہ الذی جعلنا امۃ وسطا خیر الامم الخ علماء نے اسکی بہت سی شرحین لکھی ہین صاحب

کشف الظنون نے اوسکا تفصیلاً ذکر کیا ہے تاریخ اتمام کتاب مذکور شب چہار شنبہ سترہوین تاریخ ماہ شعبان سنہ ۹۹۰ ہجری ہے

ترجمہ مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی رضی اللہ عنہ

ابو المجد الشیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ الترک الدہلوی البخاری رحمہ اللہ تعالی خود حضرت نے اپنا حال خاتمہ اخبار الاخیار مین یون تحریر فرمایا ہے کہ مین چار رسالہ تھا کہ میرے والد نے اس گروہ کی باتین اس حقیر کے کام جان مین ڈال کر تربیت باطنی کو شفقت ظاہری کا ضمیمہ کیا اونمین سے بعض باتین بالخصوصیات وقت ابتک خزینۂ خیال مین رہی ہین خالی غرابت سے نہین ہین اور اونسے غریب تر بات یہ ہے کہ فقیر کو اپنے دودھ چھڑانے کی حالت کہ مدت عمر دو یا اڑہائی سال کی ہوگی ایسی دل مین ہے کہ گویا کل کی حکایت ہے وہ قرآن مجید سے سبق در سبق لکھتے اور مین پڑہتا تھا اسی قدر سیکہکر دو تین ماہ مین قرآن شریف تمام کرلیا اور مقدار ایک ماہ مین قدرت کتابت کی اور سلیقہ انشا کا پیدا ہوگیا نظم و اشعار کی کتابون سے شاید چند جز بوستان و گلستان و دیوان حافظ تعلیم کئے ہون بعد ختم قرآن شریف کے میزان صرف یاد کرائی مصباح و کافیہ تک خود تعلیم فرمائی اور رُتبِ ارشادت سے مین شاید ایک جزو لے لیا تھا بارہ برس کا تھا کہ مین شرح شمسیہ شرح عقائد پڑہتا تھا پندرہ برس کی عمر مین مختصر و مطول پڑہ لیے بعد اسکے قرآن شریف کے حفظ کی بہی مجھے توفیق ہوئی اور اسی قیاس پر سائر کتب پر مین نے عبور کرلیا سات آٹھ برس کی مدت تک بعض دانشمندان ماوراء النہر کے درس کا ملازم رہا وہ کہتے تھے کہ ہم تجھسے مستفید ہین ہماری تجھپر کوئی منت نہین ہے لڑکا پن سے مین نہین جانتا ہون کہ کہیں کیا چیز ہے نیند کیا ہے آرام کیا ہے آسایش کیا ہے ہرگز شوق کسب علم مین کھانا وقت پر نہین کہایا اور نیند محل مین نہین کی سردی گرمی مین مدرسہ دہلی کی طرف کہ دو میل دور ہے جاتا تھا اور سایہ چراغ مین جز کہینچتا تھا اور باوجود احاطہ اوقات کے مطالعہ و بحث مین جو کچھہ شروح و حواشی سے نظر مین آتا تھا اوسکا لکھکر مقید کرلینا ضروری وقت سے تھا چند بار پگڑی اور سر کے بالونمین چراغ سے آگ لگ گئی اور اوسکی حرارت حجرۂ دماغ مین پہونچنے تک مجھکو خبر نہین اور باوجود اسکے کثرت صلوٰۃ و اوراد و شب خیزی و مناجات مین بہی بزمانہ طفولیت

ایسا جد و اجتہاد وجود مین آتا تھا کہ لوگ حیران ہوتے تھے ابتک تعلیم و افادہ معاذ اللہ بلکہ تعلم و استفادہ
مین بسر کرتا ہون حضور و جمعیت میری موقوف اختلاط خلق کی نہین رہی ہے ذکر زید و عمرو سے بھی
کہ تراکیب نحو مین مذکور ہوتے ہین ملال مین ہون اور بحکم وصیت پدر کہ میگفت ہان تا ملای خشک
و ناہموار نباشی ہمیشہ عشق و محبت کا دم مارتا ہون چارہ گر بیچارگان نے مجھکو اپنی طرف بلایا اور
اپنے گھر کی طرف کھینچا جو کچھ کہ انعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مینے بشارت پائی ہے اوسکا
اشارہ نہین کر سکتا ہون طریقت مین مرید سید موسی کا اولاد شیخ جیلانی سے طریقۂ علیۂ قادریہ مین
ہون انتہےٰ ملخصاً آپ کی لوح سنگ مزار پر چند سطرین لکھی ہوئی ہین کہ وہ آپکے احوال کی محصل
ہین یہان مآثر الکرام تاریخ بلگرام سے نقل کیا جاتا ہے ابو المجد عبد الحق نے مبادی شعور سے طاعت
حق و طلب علم کے واسطے کمر باندہی نزدیک باوان بلوغ اکثر علوم دین حاصل کر لئے بائیس برس
کی عمر مین اون سب سے فارغ ہوگئے اور کلام مجید حفظ کر لیا مسند افادہ پر جلوس فرمایا عنفوان جوانی
ہی مین جاذبۂ الٰہی آپہونچا یکبارگی یار و دیار سے دل اوٹھا کر حرمین شریفین کی طرف متوجہ ہوئے
ایک مدت مدید اون مقامات شریفہ مین اقامت گزین رہے اقطاب زمان اور اولیای کبار کی
صحبت مین رہکر دولت ارجمند اور رخصت ارشاد طالبون کے ساتھہ اختصاص پایا علاوہ اسکے
فن حدیث شریف کی تکمیل کرکے بہت سے برکات لیکر وطن مالوف کی طرف مراجعت فرمائی باون سال
بجمعیت ظاہر و باطن ہمگی اولاد اور طالبون کی تکمیل بجالائے اور نشر علوم خصوصاً علم شریف حدیث
مین اوس طور پر مشغول رہے کہ دیار عجم مین متقدمین و متاخرین علما سے کسی کو میسر نہوا فنون علمیہ
خاصتہً فن حدیث شریف مین ایسی معتبر کتابین تصنیف کین کہ علماء زمان اونکے ساتھہ اعتناء کرکے اپنا
دستور العمل رکھتے ہین اور خواص و عوام اہل دانش جان سے اونکی خریداری کرتے ہین انکی تصانیف
چھوٹی بڑی سو مجلد کو اور بحسب شمار ابیات پانصد ہزار کو پہونچتے ہین ماہ محرم سنہ ۹۵۸ ہجری مین آپ کی
ولادت ہوئی اور سنہ ۵۲ ہجری کو بتمام آگہی و کشادہ پیشانی عالم قدس کو تشریف لیگئے تاریخ ولادت
شیخ اولیا اور تاریخ رحلت فخر العالم ہے انتہےٰ کلامہٗ آپ کا مقبرہ شریف دہلی مین کنارہ حوض شمسی پر

واقع ہے آپ کی اشہر مؤلفات سے لمعات شرح مشکوٰۃ عربی مین اور اشعۃ اللمعات فارسی مین اور شرح سفر السعادت اور اخبار الاخیار و مدارج النبوت و ماثبت بالسنہ و چہل رسالہ و جذب القلوب الی غیر ذالک ہین آپ کی اطلاع اور عبور کتب فقہ حنفیہ پر اتنا ہے کہ اوسکا بیان نہین کر سکتے ہین جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ مین مرقد شریف کی زیارت سے مکرر فیضیاب ہوا ہون ایک عجیب کشش و بستگی غریب اوس مقام مین پائی آپ کی تالیفات بلاد ہند مین قبول و شہرت تام رکہتی ہین اور سب کے سب نافع و مفید ہین شعر کی طرف بہی میل خاطر رکہتے اور حقی تخلص فرماتے تہے منجملہ آپ کے اشعار کے یہ شعر ہین

حقی کجا و صحبت کس کز خیال دوست	دارد بخود چو مردم دیوانہ عالمے
حقی بیان شوق بپایان نمی رسد	کوتاہ ساز قصہ دور و دراز را

آپ کا ایک قصیدہ ہے نعت نبوی مین قریب ساٹہہ بیت کے کہ مدینے مین پہونچنے کے بعد بارگاہ عالی جاہ عالم پناہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضوری مین پڑہا گیا ہے اول اوسکا یہ ہے

بیا ای دل زمی از ہستی خود ترک دعوی کن	میفگن چشم بر صورت نظر در عین معنی کن

جناب توفیق دام مجدہ کو آپ کے الفاظ و عبارت کے ساتہہ عجیب فریفتگی ہے اور ایک غریب تعلق روحانی ہے اسی لئے اپنی تالیف مین کئی جگہہ آپ کا ترجمہ تحریر فرمایا ہے اور بہت کچہہ مدح و ثنا کی ہے حقیقت مین حضرت شیخ رحمہ اللہ ایسے ہی بابرکت شخص ہین کہ مسلمان کو لئیے محبت رکہنی چاہئے انکی محبت رکہنا للہ فی اللہ ہے اس قسم کی محبت عالم آخرت مین نافع ہو گی اور اجر عظیم کا ثمرہ دیگی ای اللہ تو ہمکو اپنے اور اپنے دوستون کی محبت عطا فرما اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین اور جو لوگ تیرے دوستون سے براہ تعصب وہوای نفس و خود پرستی بغض رکہتے ہین اونکو ہدایت کر اور اونکے قلب سے حجاب ہوا کو دور کردے اور صراط مستقیم پر لگادے تو ہر شئی کر سکتا ہے آمین

ترجمہ صاحب مجمع البحار رضی اللہ عنہ

محمد بن طاہر الفتنی مؤلف مجمع البحار فی غریب الحدیث خادم حدیث نبوی و ناصر سنت مصطفوی شہر بلدہ نہروالہ مین سنہ ۹۱۴ ہجری کو پیدا ہوئے علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل اپنے عصر کے علما و فضلا سے کی

جیسے استاذ الزمان علامۃ ومولانا شیخ ناگوری وشیخ برہان الدین سمہودی ومولانا یداللہ سوہی بعدہ حرمین شریفین کا سفر کیا وہان کے دیار کرامت آثار کے علماء ومشائخ سے استفادہ واستفاضہ فرمایا جیسے شیخ ابو عبداللہ زبیدی وسید عبداللہ عدنی وشیخ عبداللہ حضرمی وشیخ جاراللہ مکی وشیخ ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ وشیخ علی مدنی وشیخ برخوردار سندی وشیخ ابوالحسن البکری المکی خصوصاً حاشیۂ محفل فیض منزل شیخ اجل علی بن حسام الدین متقی سے بہت سے فیض حاصل کئے اور فائز بسعادت ارادت ہوئے پھر وطن اصلی کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنگامۂ افادۂ علوم واعلاء کلمۃ الحق کا گرم کیا اور تصانیف نفیسۂ بدیعہ مین مشغول ہوئے منجملہ اونکی کتاب مجمع البحار ہے کہ اوس سے شیخ علی متقی رحمہ اللہ اپنے شیخ کی خدمت کا توسل کیا اور اوسکے دیباچہ مین ثنای بلیغ اونکی کی ہمیشہ حسب وصیت شیخ خود واسطے امداد نسخہ نویسان علوم کے سیاہی حل کیا کرتے تھے یہانتک کہ وقت درس کے بہی اوسکے حل کرنے مین مشغول رہتے تہی تاکہ ہاتہہ بہی کام مین رہے انہون نے بوا ہیر مہدویہ کی شکست مین کہ انکے ہم قوم تھے اور اقتدا سید محمد جونپوری مدعی مہدویت کا کرتے تھے مثل اپنے اوستاذ کے کمر باندہی اور عہد کیا کہ جب تک اونکی پیشانی سے بدعت کا داغ نہ دہو ڈالین تب تک سر پر پگڑی نہ باندہین جسوقت اکبر بادشاہ نے ۹۰۸ سنہ ہجری مین گجرات کو مسخر کیا تو پٹن مین شیخ سے ملاقات ہوئی بادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے شیخ کے سر پر دستار باندہی اور کہا کہ باعث ترک دستار کا ہمارے کان مین پہونچا دین متین کی نصرت تمہارے ارادے کی موافق میرے ذمۂ معدلت پر لازم ہے اوسی سال حکومت گجرات کی خان اعظم میرزا عزیز کوکہ کے سپرد ہوئی اوس کی اعانت سے اکثر رسوم بدعت کے منہدم ہو گئے لیکن عنقریب صوبۂ گجرات عبدالرحیم خانخانان پر قرار پایا اوسکی حمایت سے پہر طائفۂ مہدویہ کمین سے کود پڑے شیخ نے سر سے پگڑی اوتار ڈالی اور آگرہ کا ارادہ کیا کہ اس ماجرے کو اکبر بادشاہ کے کان تک پہونچائین اور کوئی تدارک عمل مین لائین شیخ وجیہ الدین علوی نے ہر چند بطریق کنایہ منع کیا اور فرمایا کہ عالم مظہر اسمای جلالی وجمالی ہے ہر اسم کے آثار واحکام کا حفظ کرنا صراط مستقیم ہے یہ بات کچہ سودمند نہ ہوئی کوچ کردیا ایک جماعت مخالفون کی پیچھے لگی مابین اوجین وسارنگپور کے شیخ کو شہید کر ڈالا یہ حادثہ سنہ ۹۸۶ ہجری کو واقع ہوا شیخ کے

لاش کو مالوہ سے پٹن مین لاکر اونکے اسلاف کے مقابر مین دفن کردیا کذا فی مآثر الکرام تاریخ بلگرام للسید آزاد رحمہ اللہ تعالی وغیرہ اور حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی مؤلف قصر الآمال نے حالات الحرمین مین لکھا ہے کہ جس وقت اکبر بادشاہ پٹن مین واسطے ملاقات شیخ محمد طاہر کے کہ اوسوقت مین علوم ظاہر و باطن مین منجملہ اکابر عہد کے تھے آیا تو کہا کہ آپ کوئی خدمت فرماؤ شیخ نے فرمایا کہ میری آرزو یہ ہے کہ میرے لڑکون مین سے اگر کوئی تمہارے پاس یا تمہارے لڑکون کے پاس آوے تو اوسکو اپنی طرف راہ مت دو اور نکال دو اور بعد ذرا توقف کے فرمایا کہ میرا یہ کہنا فائدہ نہین رکھتا ہے وہ آئینگے اور تم اون کو راہ دوگے آخر کو انکے پوتون مین سے ایک نزدیک عالمگیر بادشاہ کے آیا اور بلقب شیخ الاسلام ہوا اور جاہ عظیم پائی انتہی میر آزاد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص انکے احفاد مین سے شیخ عبد القادر بن شیخ ابو بکر مکہ معظمہ کے مفتی تھے علم و فضل و فصاحت و بلاغت خصوصًا فقاہت مین ممتاز عصر تھے سالہا افتای حرم محترم کی مسند پر سربلند رہے انکی تالیفات سے ایک فتاوی ہے چار مجلد مین اور نسخہ منشآت ۱۱۳۸ ہجری مین انتقال کیا شیخ عبد اللہ طرفہ انصاری مکی شافعی انکے اوستاذ تھے شاگرد کی مدح مین ایک قصیدہ نظم کیا اوسمین شیخ محمد طاہر انکے دادا کا نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف پہونچا کر کہتے ہین ؎

قد کان جد ابیک بل ضریحہ	من اوحد العلماء والفضلاء
اعنی محمد طاہر من ینتمی	الصدیق حققہ بغیر مراء

لیکن محمد طاہر باتفاق جمہور قوم بوہرہ سے ہین اور کلام شیخ عبد الحق رحمہ اللہ تعالی کا اخبار الاخیار مین بھی تصریح کرتا ہے بعض کہتے ہین کہ صدیقی باعتبار نسب کے مان کی طرف سے تھے بعض نے یون کہا کہ جہت اعتقاد سے تھے چونکہ شیعہ خود کو حیدری کہتے ہین اونھون نے اپنے آپ کو صدیقی کہا انتہی کلامہ جناب توفیق اتحاف النبلاء مین فرماتے ہین کہ قول ثانی ارجح معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ نسب مان سے نہین ہوتا ہے بلکہ باپ سے ہوتا ہے خصوصًا شیخ محمد طاہر جیسے عالم محقق سے اوسکا اعتبار کرنا بہت بعید ہے لیکن طرفہ کا بیت مذکور مین حققہ بغیر مراء ناظر ہے صحت مین اونکی صدیقیت کی قطع نظر اس سے کہ مان کے

جانب سے ہو یا باپ کی طرف سے واللہ اعلم ولیکن صحیح تر یہی ہے کہ بوہرہ تہے حالات الحرمین مین لکہا ہے کہ شیخ محمد طاہر اونہین سے تہے یعنی بوہرہ سنی سے اور کہا کہ بوہرہ ایک قوم جم غفیر ہے اصل انکی صوبہ گجرات سے اور سب کے سب سوداگر تجار و پیشہ ور و اہل حرفہ ہین اور غالبًا انکی شہرت ساتہہ اس لقب کے بسبب اشتغال تجارت کے ہے کہ ہندی مین بیوپار کہتے ہین یہ دو فرقے ہین ایک شیعۂ اسمعیلیہ کہ اسمعیل بن امام جعفر صادق علیہ السلام کو امام جانتے ہین اور باقی ائمہ کے منکر ہین اور تقیہ و اخفاء عقیدے اپنے مین نہایت مبالغہ رکہتے ہین اور انکو جماعت خُرد کہتے ہین تمام مُلک مالوہ اوجین و سرونج وغیرہ انسے ہے اور فضائح و شنائع مذہب رسوم و عادات انکے بہت ہین منجملہ ایک یہ ہے کہ ہر عصر مین انکا ایک امام ہوتا ہے اور اب وہ اوجین مین ہے اور وہ کسب نہین کرتا ہے ورمثل ملوک کے اونپر حکمرانی فرماتا ہے اور ہمیشہ مثل رعایا کے اوسکی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہین کوئی دقیقہ اوسکے حکم سے تجاوز کا جائز نہین رکہتے ہین اور جب کوئی مرجاتا ہے تو وارث میت کا امام یا نائب کے پاس کہ ہر شہر مین رہتا ہے جاتا ہے اور واسطے میت کے سفارش نامہ چاہتا ہے اور وہ بقدر حال کے ایک مقدار مال سے مقرر کر کے لیتا ہے چنانچہ ہزارون تک نوبت پہونچتی ہے اور بقدر اوس مال کے ایک مکان بہشت کا اوسکے ہاتہہ فروخت کرتا ہے اور جبریل علیہ السلام کی طرف باین مضمون خط لکہدیتا ہے کہ یا جبریل فلان المیت من اتباعی رجل صالح فادخلہ فی الجنۃ الفردوس او العدن فی فلان القصر او تحت ظل الرمان او التفاح اسی طرح منکر نکیر کو بہی رقعہ لکہدیتا ہے کہ اوسکی کفن مین رکہتے ہین الی غیر ذلک من الہفوات والہذیانات عہد احمد شاہ عالمگیر ثانی مین بلدۂ سورت کا علی نواز خان ایک حاکم تہا ایک برس امام بوہرون کا اوجین سے سورت مین آیا علی نواز خان نے اوسکو اپنے پاس بلا کر کہا کہ ہم اور تم سب بنی آدم ہین اور بہشت میراث آدم کی ہمکو اور تمکو سب کو پہونچی حالانکہ تمنے بہشت کو لوگون کے ہاتہہ بیچڈالا اور ہمارا حصہ بزعم خود تصرف مین لائے چاہیئے کہ ہمکو کچہہ دو تاکہ دروازہ بہشت پر ایک مکان مختصر ہم اپنے واسطے بنائین یہ کہا اور بضرب و قید شدید ایک لاکہہ روپیہ لے لیا دوسری قسم اہل سنت و جماعت ہین انکو بڑی جماعت کہتے ہین یہ لوگ پٹن و گجرات و احمد آباد مین ساکن ہین اور انمین سے ایک جماعت کثیر بندر سورت وجدہ و حرمین شریفین مین تجارت و حرفہ کا شغل رکہتے ہین

اور متصف بفضائل دینیہ ہین انکے رسوم و عادات بسبب تاکید علما و اکابر دین کے کہ اس قوم مین
گزرے ہین اکثر موافق سنت کے ہین شیخ محمد طاہر مذکور بہی انہین سے تہے زمان سابق مین ہر دو فریق
باہم مختلط رہتے تہے کسی طرحکا امتیاز اونکے درمیان مین نہ تہا شیخ محمد طاہر پٹن مین اور سید جعفر احمد آباد مین
دو عالم بزرگ تہے باشارۂ نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دونون فریق کو ایک دوسری سے جُدا کردیا اور اس
باب مین سعی بلیغ بصرف فرمائی یہانتک کہ دونون فریق ایک دوسرے سے جدا ہوگئے بعد اسکے اختلاط
باہمی کا امکان نرہا چہوٹی جماعت صوبہ گجرات سے نکلکر صوبہ مالوہ مین متفرق ہوگئی عجائب حکایت سے
کہ اس قوم کے حال لکہنے پر باعث ہوئے یہ حکایت ہے کہ بزبانی مولوی ولی اللہ سنا گیا اور بعد
اوسکے محمد بن جمال الدین نام اس قوم کے شخص سے بہی کہ سفر دریا مین شریک جہاز کا تہا تصدیق اوسکی
سُنی گئی کہ بزمانہ شیخ محمد طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ پٹن مین ایک درویش مسافر وارد ہوا و بانکے بعض ساکنین
سے اوسکے ساتہہ بدسلوکی ظہور مین آئی اوس درویش نے بددعا کی اور کہا خداوندا اس قوم کی روزی
سفر مین مقدر کر جس وقت یہ خبر شیخ محمد طاہر کو پہونچی اور جان لیا کہ اوسکی دعا محل اجابت مین پہونچ گئی
تو اونہون نے دعا کی کہ خدایا تو انکی روزی سفر حرمین مین مقدر کر اوس دن سے ابتک اس قوم مین
سنت مستمرہ ہے کہ جسطرح والدین بعد تولد پسر کے اوسکی شادی بیاہ ختنہ و نکاح کی تدبیر مین رہتے
ہین اوسی طرح اپنے لڑکے کو حرمین بہیجنے کی اونکو فکر رہتی ہے جسوقت لڑکا بارہ تیرہ برس کا ہوگیا
اوسکو پٹن سے مکۂ مکرمہ کو بہیجدیا ہر سال چند آدمی اِنکے اطفال سے حرمین کو جاتے ہین اور وہان
پہونچکر نزدیک بزرگان قوم کے رشتہ دار ہون یا اجنبی برسم خادمی کے رہتے ہین اور ہر قسم کی خدمت
مثل خدمتگارون کے بجالاتے ہین اور اس زمانے مین زبان عربی اور فنون معاملات سے آشنا ہوجاتے
ہین پہر اگر والد اوس لڑکے کا مرد کمایہ ہے تو وہ آدمی جسکی خدمت لڑکا کرتا ہے جبکہ اوسمین آثار
رشد کے معاینہ کرتا ہے تو ایک مقدار اپنے مال سے اوسکو قرض دیتا ہے کہ وہ اوسکا راس المال
ہوجائے تاکہ وہ اوس سے تجارت کرے اور چند سال مین کہ وعدہ کرتا ہے قرض کو ادا کردیتا ہے اور
منافع کو اپنا راس المال کرلیتا ہے اور اگر اوسکا والد مالدار ہے تو بقدر استطاعت کے ایک مقدار روپیہ

ہمراہ لڑکے کے بہیجتا ہے اور وہ مال اوسکے مخدوم کے حوالے ہوجاتا ہے اور اوسکے منافعہ سے ثلث حق التعلیم مخدوم کا ہے باقی حق لڑکے کا اور خدمت مین مثل دوسرون کے مشغول رہتا ہے اور بعد اسکے کہ مدت دس سال بیس سال تیس سال مین جمعیت پیدا کرلی اور سرمایہ بہم پہونچالیا گہر کو آتے ہین اور شادی بیاہ کرلیتے ہین پہر اگر چاہین تو ہندوستان مین دکان کرین چاہین عربستان مین چلے جائین اسلیے اس قوم مین کوئی ایک ایسا ہندی ہے الامن شاء اللہ تعالی کہ اوسنے مکرر حج نہ کیا ہو اور زبان عربی نہ جانتا ہو ایک اور رسم کہ اس قوم مین معمول وجاری ہے یہ ہے کہ ہر چند روز مین جیسے ہفتہ یا عشرہ ضیافت تمام قوم کی حاضر ہون کہین ہون کیجاتی ہے اور عمدہ کہانا پکاکر ایک جگہہ کہاتے ہین اگر دعوت شہر مین قرار پاتی ہے تو ہر محلہ مین مہمانخانہ جدا ہے اور اگر باہر شہر کے باغ یا مزار کسی بزرگ مین قرار پاتی ہے تو خیمہ وغیرہ مایحتاج مہمان خانہ سے وہان جاتا ہے اور سرانجام اسکا ایک شخص کے حوالے ہوتا ہے اور جو کچہہ صرف ضیافت و ماہوار خدام وقیمت خرید خیمہ و فرش و دیگر لوازم مہمانخانہ کا سال بہر مین ہوتا ہے سب کے سب ابراد اکرتے ہین اور ہر شادی مین کہ برادری مین ہوتی ہے اور وقت واپس آنیکے سفر عرب سے شکرانہ دوستون کا کہ اس دیار کے عرف مین اوسکو شادخوری کہتے ہین جسقدر کہ معین ہے ضیافت خانہ مین پہونچاتا ہے اس سبب سے رابطۂ الفت ومحبت وموانست آپس مین موکد ومستحکم رہتا ہے جزئیات اس رسم کے بہت ہین اور سب محمود و مستحسن اور اوس طور پر قرار دیئے ہین کہ نہ کسی پر دشوار ہے اور نہ منت واحسان ایک کا دوسرے پر یہ رسم چہوٹی جماعت کے لوگون مین بہی معہود ہے لیکن انہون نے امام یا نائب امام کا عہدہ کردیا ہے کہ وہ ضیاوفت کرتا ہے اور وجہ صرف اوسکی تحصیل فرماتا ہے انتہی کلامہ حالات الحرمین اخبار الاخیار مین بذیل ترجمہ میان غیاث ساکن بروج صوبہ گجرات کہ ایک شخص صلحاء وقت سے تہے یون لکہا ہے کہ شیخ عبدالوہاب خلیفہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ تعالی فرماتے تہے کہ مینے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا پوچہا یا رسول اللہ من افضل الناس فی ہذا الزمان یعنی اس وقت مین افضل کون ہے فرمایا افضل الناس میان غیاث ثم شیخک ثم محمد طاہر انتہے بلفظہ ذکر بوہرہ کا بیان مقصود نہ تہا لیکن چونکہ حضرت الیشان

یعنی شیخ محمد طاہر رضی اللہ عنہ اس قوم سے تھے اس لئے اونکے حال کی تحقیق اس جریدے مین بحکم الشئی بالشئی یذکر ضرور ہوئے والامالی وللبوہر دولنعم ما قیل ؎

امید بوی تو از نو بہار بود مرا	وگرنہ با گل و گلشن چہ کار بود مرا

وباللہ التوفیق کذا فی الاتحاف

ترجمہ سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب عواصم و قواصم

سید محمد بن ابراہیم بن علی بن المرتضیٰ بن مفضل بن المنصور یہ حفاظ کبار حدیث و علماء مجتہدین یمانین سے تھے سخاوی نے انکے ترجمہ نسب مین غلطی کی ہے جیسا کہ کتاب بدر طالع سے ظاہر ہوتا ہے قال الشوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ ھو الامام الکبیر المجتہد المطلق المعروف بابن الوزیر انکی ولادت ۷۷۵ھ ہجری مین ہوئی سخاوی نے کہا کہ تقریباً ۷۶۵ھ مین پیدا ہوئے یہ تقریب بعید ہے صواب اول ہی ہے جمیع علوم مین متبحر او اقران پر فائق ہوئے انکا شہرہ ہوا انکا ذکر دور دور پہونچا انکا علم اقطار و اطراف مین سائر دائر ہوا صاحب مطالع البدور نے کہا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے انکا ترجمہ درر کامنہ مین لکھا ہے انتہی اس قول کی کچھ اصل نہین ہے کیونکہ حافظ صاحب مرحوم نے انکا ترجمہ درر مین نہین لکھا ہے بلکہ انباء الغمر مین تحریر فرمایا ہے اور تقی بن فہد نے اپنے معجم مین انکا ترجمہ رقم کیا ہے انہون نے زیدیہ کی رد مین عواصم و قواصم لکھی اور اوسکا اختصار روض باسم کیا ان کا ترجمہ تاج مکلل مین خوب لکھا ہے

فصل شیخ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ

یہ زبان وقت اور اپنے فن کے امام تھے ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ انکے داماد و شاگرد مین کسی نے انسے نزول کا پوچھا تو ان دو بیتون سے جواب دیا ؎

خلیلی ھل ابصر تما او سمعتما	باکرم من رب تمشی الی عبد
اتی زائرا من غیر وعد و قال لی	اصونک من تعلیق قلبک بالوعد

حکایت ایک دن رَی مین پہونچے ایک شخص نے اونکو پہچانا اور کہا یہ ابو علی دقاق ہے بزرگ لوگ

آئے درس کی درخواست کی قبول نہ کیا اونہون نے الحاح واصرار کیا اور منبر پر کہدیا تاکہ وعظ کہین منبر پر چڑہے اور سید ہی طرف اشارہ کیا اور کہا اللہ اکبر اور موںہہ طرف قبلے کے کیا اور کہا رضوان من اللہ اکبر بائین جانب اشارہ کیا اور کہا واللہ خیر وابقی خلق یکبارگی مختلط ہوگئی اور شور اوٹہا اور چند آدمی اوسی جگہہ مرگئے اوس مشغلے مین منبر سے اوترے اور چلدئے بعد اوسکے اونکو تلاش کیا نہ پایا رضی اللہ عنہ

ابو سلیمان دارائی رضی اللہ عنہ

یہ مشائخ قدمای شام سے ہین ملقب بریحان القلوب انکی قبر شریف قریہ دارہ مین ہے یہ ایک دیہہ تہا دیہات دمشق سے سنہ ۲۱۵ ہجری مین وفات پائی یہ فرماتے ہین ربما ینکت الحقیقۃ فی قلبی اربعین یوما فلا اذن لها ان تدخل فیہ الا بشاهدین الکتاب والسنہ اور فرمایا کہ جو چیز تجہکو حق سے مشغول کرے وہ تجہپر شوم ہے اور جو تیری عادت طرف اسباب کے کرے وہ تیری دشمن ہے اور جو سانس کہ غفلت مین نکلے وہ تجہپر داغ ہے اور فرمایا ابلغ الاشیاء فیما بین اللہ وبین العبد المحاسبۃ ایک شخص نے نزدیک اونکے معصیت کا ذکر کیا بہت روئے اور کہا بخدا کہ مین طاعت مین اتنی آفت دیکہتا ہون کہ حاجت معصیت کی نہین ہے فرماتے ہین کہ لکل شئ صدأ وصدأ نور القلب الشبع یعنی ہر شئی کے لئے ایک زنگ ہے اور زنگ نور قلب کا سیر شکمی ہے یہ بہی فرمایا کہ من اظہر الانقطاع الی اللہ فقد وجب علیہ خلع ما دونہ من رقبتہ احمد حواری نے کہ انکے مرید تہے کہا کہ ایکرات مینے خلوت مین نماز پڑہی راحت عظیم پائی شیخ نے فرمایا تو ضعیف مرد ہے کہ خلا مین اور ہے اور ملا مین اور رضی اللہ عنہ ٭

ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ

یہ طبقۂ ثانیہ کے ہین حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ پہلے پہل علم فنا وبقا مین انہین نے کلام کیا انکو لسان التصوف کہا ہے انہون نے علم تصوف مین چار سو کتابین تصنیف کین انکی جای ولادت بغداد ہے حضرت ذو النون رضی اللہ عنہ کو دیکہا تہا علماء ظاہر نے انپر انکار کیا اور تکفیر کرڈالی یہ ورع مین کلام کررہے تہے مہدی عباسی گزرا کہا تو شرماتا نہین ہے بناء دوانقی کے نیچے بیٹہتا اور حوض زبیدہ کا پانی پیتا ہے اور ورع مین کلام کرتا ہے انہون نے کہا تو سچ کہتا ہے اوسنے کہا مجھکو

مخیر کیا ہے درمیان قرب و بعد کے ہینے بعد کو اختیار کیا اِسلئے کہ ہینے طاقت قرب کی نہین رکہی کہا کہ
دشمنی فقرا کی بعض کے ساتہہ بعض کی غیرت الہی سے ہے کہ آپس مین آرام نہ پکڑین فرمایا جس کسی نے
یہ گمان کیا کہ مین جہد سے طرف حق کے پہونچ جاؤنگا او سنے خود کو بے نہایت رنج مین ڈالا اور جو کوئی چاہتا ہے
کہ بی جہد کے پہونچے وہ اپنے تئین تمنای بی غایت مین ڈالتا ہے فرمایا کہ اللہ تعالی اولیا کو کہ عتاب
و مواخذہ کرتا ہے اوس جہت سے ہے کہ اونہون نے اللہ تعالی کو سب پر اختیار کیا ہے وہ روا نہین
رکہتا ہے کہ کوئی واسطہ درمیان مین ہووے اور اونکو راحت ہو جائے کسی چیز سے سوا اوسکے فرمایا
من ظن انہ ببذل المجہود یصل فمتعن و من ظن انہ بغیر بذل المجہود یصل فمتمن و لنعم

ما قیل ؎

بجستجوی نیابد کسی مراد و لے		کسی مراد بیابد کہ جستجو دارد	

فرمایا کہ وقت ماضی کا تدارک کرنا وقت باقی کا ضائع کرنا ہے یہ دو بیت آپکے اشعار آبدار سے ہین ؎

الوجد یطرب من فی الوجد راحتہ	والوجد عند وجود الحق مفقود	
قد کان یطربنی وجدی فاذہلنی	عن رویۃ الوجد من بالوجد مقصود	

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

آپ مذہب ابو ثور کا رکہتے تہے کہا ہے کہ مذہب ثوری کا درمیان صوفیہ کے معروف ہے آپکو سلطان
المحققین و اعدل المشائخ و طاؤس العلماء و لسان القوم و لسان التصوف کہتے ہین اکثر اولیا رکرام کا
توسل و ارادت آپ ہی سے ہے مناقب الاولیا مین آپ کا حال بسط سے لکہا ہے **حکایت** ایک دن ایام
صغر مین آپ لڑکون کے ساتہہ کہیلتے تہے حضرت سری سقطی نے فرمایا ما تقول فی الشکر یا غلام
یعنی ای لڑکے تو شکر کے باب مین کیا کہتا ہے فرمایا الشکر ان لا تستعین بنعمتہ علی معاصیہ
یعنی شکر یہی ہے کہ تو اوسکی نعمت کے ساتہہ اوسکے معاصی پر مدد نہ لی **حکایت** ایک جوان آدمی
بلباس یہود آپ کی مجلس مین کہڑا ہوا اور کہا ای شیخ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اتقوا
فراستہ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ کے کیا معنی ہین فرمایا تو مسلمان ہو جا اس لئے کہ تیرے

اسلام کا وقت آپہونچا امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لوگ گمان کرتے ہین کہ حضرت جنید کے اس جواب مین ایک کرامت ہے اور مین کہتا ہون کہ دو کرامتین ہین ایک تو اطلاع اوس جوان کی کفر پر دوسری اطلاع اس بات پر کہ وہ فی الحال اسلام لاتا ہے آپنے فرمایا ہے استغراق الوجد فی العلم خیر من استغراق العلم فی الوجد اور فرمایا اشرف المجالس واعلاہا الجلوس مع الفکرۃ فی میدان التوحید آپسے پوچھا کہ بلا کیا ہے فرمایا ہو الغفلۃ عن المُبلی رضی اللہ عنہ

شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ

یہ طبقہ رابعہ سے ہین انکی نسبت طرف کسری کے پہونچتی ہے عالم و فقیہ و محدث و ادیب و امام زمانہ تھے نزع کے وقت یہ شعر پڑہا ؎

وحقک لانظرت الی سواکا	بعین مودۃ حتی اراکا

فرماتے ہین کہ وشنس مقال کا فعال پر منقصت ہے اور عکس اسکا مکرمت اور فرمایا کہ علامۃ اعراض اللہ عن العبد ان یشغلہ بما لا ینفعہ اور فرمایا مالم تخرج من کلیتک لم تدخل فی حد المحبۃ رضی اللہ عنہ +

احمد بن خضرویہ بلخی رضی اللہ عنہ

انسے وصیت کی درخواست کی فرمایا امت نفسک حتی تحییہا یعنی تو اپنے نفس کو مار ڈال تاکہ تو اوسکو زندہ کرے فرمایا الطریق واضح والحق لائح والداعی قد اسمع فما التحیر بعد ھذا الامن العمی آپ حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے مرید اور بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کے مصاحب ہین سپاہیون کا لباس پہنتے تھے ابو حفص حداد نے فرمایا اگر احمد نہوتے تو فتوت و مروت ظاہر نہ ہوتی انکی عیال فاطمہ کہ ناظر بلخ کی بیٹی تہین ریاضت و طریقت مین ایک برہان تہین حضرت بایزید نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی مرد کو عورتون کے لباس مین دیکھے تو اوس سے کہو کہ فاطمہ کو دیکھے احمد فرماتے ہین کہ مین نفس کو کسی آرزو کو نہین پہونچاتا تہا یہانتک کہ اوسنے آرزو لڑائی کی کی مینے جانا کہ طاقت روزہ کی نہین رکہتا ہے مینے کہا البشر طبیکہ وہ روزہ افطار نہ کریگا قبول کیا مین سمجھا کہ شب بیداری نہین کر سکتا ہے مینے کہا البشر طیکہ رات کو قائم رہونگا قبول کیا مینے دریافت کیا کہ عزلت نہین چاہتا ہے مینے کہا

۱۹۰

کہ خلق کے ساتھہ آمیزش رکھونگا پسند کیا مین، رویا کہ خداوندا اسکے مکر سے آگاہ فرما اقرار کیا کہ تو مجھکو ہر روز
بخلاف مراد کے صد بار قتل کرتا ہے تو مینے چاہا کہ لڑائی مین جاؤن تا کہ یکبارگی مارا جاؤن تجسسے رہا ہو جاؤن
اور تجھکو شہادت کے ساتھہ مشتہر کردون مینے کہا سبحان اللہ ایسا نفس پیدا کیا ہے کہ حیات مین بہی منافق
ہے اور ممات مین بہی مین گمان کرتا تہا کہ تو رستہ طاعت کا چلتا ہے یہ نہ جانتا تہا کہ تو زنار ڈہونڈہتا ہے

حضرت خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ

خواجہ بہاء الدین نقشبند محمد بن محمد بخاری انکے شیوخ محمد بابا سماسی اور شیخ امیر کلال اور شیخ عبد الخالق
غجدوانی ہین اور بحسب حقیقت اویسی تہے فرماتے ہین کہ تو سب احوال مین جادۂ امر و نہی پر قدم رکہے
اور عزیمت و سنت کے ساتہہ عمل بجالائے اور رخص و بدع سے دور رہے اور ہمیشہ احادیث مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اپنا پیشوا کرے اور اخبار و آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کبار کا متفحص
و متجسس رہے کسی نے آپ سے پوچہا کہ درویشی آپ کی موروث ہے یا مکتسب فرمایا بحکم جذبة من
جذبات الحق توازی عمل الثقلین کے ساتہہ اس سعادت کے مشرف ہوا ہون پوچہا آپ کے
طریقے مین ذکر جہر و خلوت و سماع ہوتا ہے فرمایا نہین ہوتا ہے پوچہا آپ کا طریقہ کیا ہے فرمایا خلوت
در انجمن یعنے بظاہر ساتہہ خلق کے اور بباطن ساتہہ حق کے رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع
عن ذكر الله اشارہ ہے طرف اس مقام کے خواجہ کے غلام و لونڈی کچہہ نہ تہے جب پوچہا تو فرمایا کہ بندگی
ساتہہ خواجگی کے راست نہین آتی ہے کسی نے کہا کہ آپ کا سلسلہ کس جگہہ پہونچتا ہے فرمایا کہ سلسلہ سے کوئی کسی
جگہہ نہین پہونچتا ہے عرض کیا کہ فلان بیمار ہے دریوزۂ توجہ دارد یعنی درخواست توجہ کی رکہتا ہے فرمایا
اول بازگشت خستہ باید آنگاہ توجہ خاطر شکستہ یعنی اول اوسکو توبہ کرنا چاہیے تا کہ توجہ کا کچہہ اثر ہو
فرمایا تم نفس کو متہم رکہو کیونکہ جس شخص نے نفس کی بدیون کو اور اوسکے مکر کو پہچان لیا عمل باسانی
پایا اور فرمایا کہ طریقہ ہمارا صحبت ہے کیونکہ خلوت شہرت ہے اور شہرت مین آفت کسی نے خوب کہا ہے

اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو	کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را

اور فرمایا کہ یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله اس طرف اشارہ ہے کہ ہر طرفة العین مین اس وجود طبیعی

حسیٰ کی نفی کرنی چاہیئے اور اثبات معبود حقیقی کا اور فرمایا کہ نفی وجود کی نزدیک ہمارے اقرب طرق ہے مگر بغیر ترک اختیار اور دید قصور اعمال کے حاصل نہین ہوتی ہے فرماتے تھے کہ اس راہ کے چلنے والے کو تعلق بماسوی اللہ ایک بڑا حجاب ہے اہل حقیقت نے ایمان کی یون تعریف کی ہے کہ الایمان عقد القلب بنفی جمیع ما تولعت القلوب الیہ من المنافع والمضار سوی اللہ تعالیٰ آپ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ عروہ وثقیٰ ہے متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن مین چنگل مارنا اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اقتدا کرنا ہے اور اس طریقے مین تھوڑے عمل سے فتوح بہت ہے لیکن سنت کی رعایت کرنا ایک بڑا کام ہے جو کوئی ہمارے طریقہ سے مونہہ پھیرتا ہے وہ خطرہ دین کا رکھتا ہے اور فرمایا لا الہ نفی الطبیعت کی ہے و الا اللہ اثبات ہے معبود بحق کا اور محمد رسول اللہ خود کو مقام فاتبعونی مین لانا ہے فرمایا مقصود ذکر سے یہ ہے کہ کلمۂ توحید کی حقیقت کو پہونچین اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ کلمے کے کہنے سے ماسوی کی بکلی نفی ہوجائے بہت کہنا شرط نہین ہے آپ سے کرامات کی طلب کی فرمایا ہماری کرامات ظاہر ہے کہ باوجود اتنے گناہون کے ہم زمین پر چل سکتے ہین ۷۹۱ھ ہجری شب دوشنبہ بستم ماہ ربیع الاول کو آپ نے وفات پائی خواجہ محمد پارسا اور مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہما منجملہ آپکے خلفا کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ صدر الدین قونوی رضی اللہ عنہ

۱۹۲

آپ جامع علوم عقل ونقل وفنون ظاہر وباطن تھے درمیان آپکے اور نصیر الدین طوسی کے سوال و جواب واقع ہوئے قطب شیرازی حدیث شریف مین انکے شاگرد ہین جامع الاصول کو اپنے خط سے لکھکر اونپر پڑہا اور اسکا فخر کرتے تھے کبھی نے آپ سے پوچھا کہ من این الی این وما الحاصل فی البین آپ نے فرمایا من العلم الی العین والحاصل فی البین تجد دنسبۃ جامعۃ بین الطرفین ظاہرۃ بالحکمین مناقب الاولیا مین کہا ہے کہ یہ فرزند ومرید شیخ محی الدین بن عربی کے ہین جسوقت شیخ روم سے طرف قونیہ کے پہونچے بعد ولادت صدر الدین اور وفات اونکے والد کے تو انکی مان شیخ محی الدین کے نکاح مین آئین اور صدر الدین نے شیخ کی خدمت مین تربیت پائی کلام شیخ کے نقاد ہین مسئلہ وحدت وجود کا

مطابق عقل وشرع کے انکی تحقیقات کے تتبع سے دریافت کرنا چاہیے منجملہ انکی تصنیفات کے نصوص و فکوک ونفحات آلٰہیہ مشہور ہین مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کے ساتھہ بہت اختصاص رکھتے تہے اور مولانا روم نے اپنی نماز کی وصیت انکو کی +

سنہ ۶۹۱

شیخ شرف الدین مصلح بن عبد اللہ السعدی الشیرازی رضی اللہ عنہ

افاضل صوفیہ و اعاظم شافعیہ سے تہے علم سے بہرۂ تمام اور آداب سے نصیب کامل رکھتے تہے سفر بہت کیا اور اقالیم کا گشت فرمایا اور بت خانۂ سومنات ہند مین جاکر بڑے بت کو مثل ابراہیم علیہ السلام کے توڑ ڈالا بہت سے مشائخ کو پایا اور بارہا سفر حج کا پیادہ کیا اور شیخ شہاب الدین سہروردی کی صحبت مین پہونچے اور اونکے ہمراہ ایک کشتی مین سفر دریا کا کیا انکی کتاب گلستان و بوستان جہانگیر ہے اور وہانتک قبول لفظ و معنی مین پہونچے ہین کہ مختلف زبانون مین ترجمہ ہوا اور ایک جہان اصلاح ظاہر و باطن مین اونکے مضامین بلاغت آگین کا گرویدہ ہوا اور معارف بلند دحقائق ارجمند کو پہونچا اس قسم کی پذیرائی و دلربائی و قبولیت کسی اور کے کلام مین نہین پائی جاتی ہے سنہ ۶۹۱ مین وفات پائی

فرماتے ہین ؎

گفتی برہم منشین یا از سر جان برخیز	برگرد سرت گردم بنشینم و برخیزم

سنہ ۶۳۴

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ قدس سرہ

آپ خلیفۂ بزرگ ہین حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے آپ اکابر اولیاء و اجلۂ اصفیاء سے ہین بغایت ترک و تجرید و فقر و فاقہ کے ساتھہ موصوف تہے اور نہایت استغراق رکھتے تہے شیخ نوربخش نے سلسلۃ الذہب مین کہا ہے کہ لہ فی احوال الباطن شان کبیر بین المکاشفین دلیل العارفین مین کہا ہے کہ کلام حکایت ملک الموت مین تہا فرمایا کہ دنیا بغیر موت کے ایک دانہ برابر بہی نہین ہے کہا کیون فرمایا اسلئے کہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی دنیا ایک پل ہے کہ دوست کو دوست کی طرف پہونچاتا ہے وقت خلافت کے حضرت خواجۂ بزرگ رضؓ نے اونسے فرمایا کہ چار چیزین گوہر نفس کی ہین اول درویشی کہ تونگری ظاہر کرے دوسرے بہوکا کہ سیری ظاہر کرے تیسرا غمگین کہ خوشی ظاہر

کرے چوتہا جسکے ساتھہ دشمنی ہو دوستی ظاہر کرے آپ دہلی مین تشریف لائے اور ساکن ہو گئے ایک قوال نے شیخ احمد جام رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیت پڑہی اوس بیت نے خواجہ مین اثر کیا چار رات دن تحیر مین تھے اور اوس بیت پر ذوق رکہتے تھے پانچوین شب انتقال فرمایا میر حسن دہلوی نے اوس غزل مین جو اس زمین مین کہی ہے اس قصے کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

جان برین یک بیت داد ست آن بزرگ	آری این گوہر ز کان دیگر ست
کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جان دیگر ست

یہ واقعہ سنہ ۶۳۳ ہجری مین ہوا مناقب الاولیاء مین کہا ہے کہ اوش ایک موضع ہے فرغانہ کا اور کاکی اس سبب سے کہتے ہین کہ نان کاک یعنی خشک اونسے نکلی ہے بیس برس پیر کی خدمت مین رہے بعدہ سیاحی کی جب بغداد مین پہونچے تو شیخ شہاب الدین سہروردی کو دیکہا اور ملتان مین شیخ بہاء الدین زکریا رضی اللہ عنہ کو پایا ایک شخص آپ کی خدمت شریف مین اس نیت سے آیا کہ دنیا طرف اوسکے متوجہ ہو فرمایا کہ دوستان خدا کے پاس آتے ہین اور دشمن گرفتہ خدا کو طلب کرتے ہین رضی اللہ عنہ خاکسار وقت ورود دہلی شریف کے زیارت مرقد منور حضرت خواجہ صاحب سے مشرف ہوا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمپر برکات وخیرات فرمائے آمین

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ

آپ کا نام و کام دونون محمود ہین آپ خلیفہ ہین حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے اور اونکے اوراد صاحب سرود [illegible] احوال بنہایت اتباع شیخ کا رکہتے تھے طریقہ آپکا فقر و صبر و رضا و تسلیم تہا جس مجلس مین کہ مرید شیخ کے سرود سنتے تھے آپ اوس سے اوٹھے تاکہ چلے جائین دوستون نے بیٹھنے کی تکلیف دی فرمایا خلاف سنت ہے اونہون نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پہر گئے فرمایا حجت نہین ہوتا ہے دلیل کتاب و سنت سے چاہئے بعض غرض گو لوگون نے یہ بات خدمت شیخ مین پہونچائی کہ شیخ محمود ایسا کہتے ہین شیخ کو اونکا صدق معاملہ معلوم تہا فرمایا وہ سچ کہتا ہے حق وہی ہے جو وہ کہتا ہے سیر الاولیاء مین لکہا ہے کہ حضرت نظام اولیاء کی مجلس مین مزامیر نہ تہی اور تصفیق نکرتے

یعنی ہاتھہ پر ہاتھہ نہین مارتے تھے بلکہ یارون کو اس سے منع فرماتے اور کہتے کہ خوب نہین کرتے ہین انتہی چراغ
دہلی فرماتے ہین کہ غم ایمان کا کہانا چاہئے دربی کرامت کے ہونا چاہئے یہ بہی فرماتے تھے کہ مین حیران ہون کہ
خلق بدون مشاہدہ کے کیونکر جیتی ہے خیرالمجالس مین کہا ہے کہ ایک عزیز نے آپسے پوچہا وہ حال کہ درویشون کو
ہوتا ہے کہان سے ہے اور کیونکر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے صحت اعمال کا اور عمل دو طرح ہے ایک تو جوارح یعنی اعضا سے
اور وہ معلوم ہے دوسرا عمل دل کا ہے اوسکو مراقبہ کہتے ہین والمراقبۃ ان تلازم قلبک بان اللہ ناظر الیک یعنی
تو اپنے دل مین اس بات کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالی تیری طرف دیکہہ رہا ہے فرمایا کہ اگر درویش رات کو ہوکا سو جائے
اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور اوسکے باطن کا کسی چیز سے تعلق نہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاہدہ
کرے خواہ اسی وقت کوئی شخص جائے اور ترک علائق کا کرے اور مجاہدہ اختیار فرمائے یہ حال پیدا ہو جائے گا
اسمین کوئی شبہہ نہین ہے اور فرمایا کہ نظر دل پر رکہے اور دل کو طرف حق کے متوجہ شمار کرے اور ساتہہ اوسکے
مشغول رہے اور غیر حق کو دل سے نفی کرکے بیٹہنا چاہئے تو کیا کچھ پیدا ہو فرمایا کہ درویش جو آستین کو کوتاہ کرتے
ہین یہ ہے کہ صوفی جسوقت سلوک مین آیا تو یہ تقاضا کیا کہ اپنے ہاتہہ کو قلم کرے تاکہ کسی مخلوق کے آگے نہ پہیلائے
اور نہ لینے کی چیز کو نہ لیوے اور اگر ہاتہہ کو قلم کر ڈالے گا تو اون عبادتون سے محروم رہیگا جیسے وضو غسل اور بہائی
مسلمان سے مصافحہ پس کیا کرے جو نزدیک ہاتہہ کے ہے یعنی آستین سو اوسکو کوتاہ کرے تاکہ یہ اوسکو ہاتہہ کاٹنے
کی یاد دلائے اور اسی طرح کپڑے کے دامن کا کوتاہ کرنا اور سر کے بال منڈانا یہ ہے کہ جب طریقت مین آیا تو چاہا
تہا کہ اپنے سر کو قلم کرتا کیونکہ اول قدم اس راہ مین سربازی ہے لیکن اگر سر کو قلم کر ڈالیگا تو ساری چیزون سے
باز رہیگا پس کیا کرے سر کے بالون سے دست بردار ہو جسنے سر کے بال تراشے گویا اوسنے اپنے سر کو کاٹ ڈالا
جیسا کہ سر بریدہ سے کوئی کام نہین بنتا ہے چاہئے کہ اسی طرح سر تراشیدہ سے بہی کوئی نامشروع وجود مین
نہ آئے آپسے پوچہا کہ جاہدوا فینا سے کیا مراد ہے فرمایا مین کہتا ہون اوسکے بیان مین ایک ایسی تقریر
فرمائی کہ سننے والون کی سمجھہ وہانتک نہ پہونچے فرمایا نیچے اوترتا ہون ایک آسان تقریر کی اور فرمایا فینا ای
لاجلنا وفی اللہ ای لاجل اللہ یعنی واسطے ہمارے اور واسطے اللہ تعالی کے کلمۂ فی مین وہ شدت
اتصال ہے جو کہ کلمۂ لام مین نہین ہے فی واسطے ظرف کے ہے اور ظرف مین مظروف ہوتا ہے اور واسطے

سند کے یہ آیۂ کریمہ پڑہی انما الصدقات للفقراء الی قوله و فی الرقاب فرمایا کہ اسکو بکلمۂ فی کہا اون دوسرون مین کلمۂ لام کہا اسلئے کہ رقاب مین وہ شدت ہے جو کہ اون مین نہین ہے یہ بیان تو علم نحو و معانی و بیان کا تہا رہا بیان مشائخ کا سو وہ یہ ہے کہ مجاہدہ کرنے والا تین حال سے خالی نہین ہے یا تو ترس دوزخ سے کریگا یا بامید بہشت کے یا خاص واسطے ذات پاک حق جل ذکرہ کے وہ مجاہدہ لہ ہوتا ہے اور یہ فی اللہ ہوتا ہے یہ چاہیے کہ سخت تر ہو تا کہ حق مجاہدہ کا بجالایا جائے وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ فرمایا کہ قدر مطلوب کو نہین جانتے ہین اسلئے مجاہدہ اختیار نہین کرتے ہین فرمایا قبول اعمال کا جذبے پر موقوف ہے یعنی ہر عمل کہ کرتے ہین جب تک جذبہ نہین آیا ہے قبول نہین ہے جسوقت جذبہ اوسکے حال کا نامزد ہوگا تو جو عمل وہ کریگا قبول ہوگا اور اوس جذبے کا وقت معین نہین ہے یا لڑکا پن مین ہوتا ہے یا جوانی مین یا بڑہاپے مین لیکن جذبے کے مراتب ہین جذبہ عوام کا توفیق پانا ہے اعمال مین جذبہ خواص کا توجہ قلب کی ہے طرف حق کے ساتہہ انقطاع کے اوسکے ماسوا سے منجملہ فضلای عصر جو کہ آپکے حلقۂ ارادت مین تہے ایک مولانا مطہر کڑہ مین دوسرے حمید شاہ قلندر جامع کتاب خیر المجالس کے جو ۷۵۶ھ ہجری مین ختم کی اور احوال و حکایات کو سادہ اوسے تفصیل لکہا رضی اللہ عنہ ؃

حضرت سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ و قدس سرہ

حضرت شیخ نظام الدین بدایونی شیخ فرید الدین شکر گنج رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہین آپ کا نام نامی محمد بن احمد بن علی بخاری ہے اور آپ کا لقب مبارک سلطان المشائخ اور نظام اولیا آپ محبوبان و مقربان درگاہ الٰہی سے ہین دیا ہندوستان آپکے آثار برکات انوار سے مملو و مشحون ہے آپنے دہلی مین علم پڑہا حدیث شریف مصابیح کی مقامات حریری کو یاد کیا پہر اجودہن تشریف لیگئے اور چہ پارہ قرآن شریف کے حضرت گنج شکر قدس سرہ سے تجوید سیکہی اور چہ باب عوارف کی بہی سند حاصل فرمائی پوچہا کیا حکم ہے تعلم کو ترک کرون اور اوراد و نوافل مین مشغول ہوؤن فرمایا ہم کسیکو تعلم سے منع نہین کرتے ہین وہ بہی کرو یہ بہی کرو یہانتک کہ کون غالب آتا ہے درویش کو قدرے علم چاہیے بعد اوسکے نعمت خلافت سے مشرف ہوئے اور دہلی مین بموضع غیاث پور کہ اب خانقاہ اوسی جگہہ ہے ساکن ہوئے اور قبول عظیم پایا اور ابواب فتوح آپ پر

مفتوح ہوئے آپ تنہا شب کو حجرے مین رہتے اور دروازہ بند فرما دیتے تھے ساری رات راز و نیاز مین رہتے
جب دن ہوتا تو جس کسی کی نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑتی تو تصور کرتا کہ ایک مست ہین اور از بس بیداری
شب سے آپ کی مبارک آنکھین سرخ ہوتی تھین کہا ہے کہ میر خسرو رحمۃ اللہ نے یہ شعر آپ کے وصف مین کہا ہے

تو شبینہ می نمائی بہر کہ بودی امشب	۵	کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد

اس جگہہ تبرکاً بعض ملفوظات آپ کے لکھے جاتے ہین ۱ فرمایا کہ مجھکو واقعہ مین ایک کتاب دی اوسمین لکھا ہوا تھا کہ جب تک تجھسے ہو سکے دل کو راحت پہونچا اسلئے کہ دل مؤمن کا ظہور ربوبیت کا محل ہے ۲ فرمایا کہ بازار قیامت مین کسی سامان کو ایسا رواج نہوگا جیسا کہ دریافت دلون کو ہوگا ۳ حکایت کسی متعلم نے دوسرون کے ہدیون کے ساتھہ تھوڑی سی مٹی راہ سے اوٹھائی اور ایک کاغذ مین لپیٹی جسوقت آپ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا تو ہر آدمی نے کوئی چیز آپ کے روبرو رکھی اوس متعلم نے لپٹی ہوئے کاغذ کو رکھدیا خادم نے اون سب ہدایا کو اوٹھانا شروع کیا چاہا کہ اوس کاغذ کو بھی اوٹھائے فرمایا اسکو یہین چھوڑدے کیونکہ یہ سرمۂ شریف خاص ہماری آنکھہ کے واسطے ہے وہ متعلم تائب ہوا ۴ حکایت ایک وقت کسی شخص نے رقعہ لکھا کہ خط اوسکا نہایت برا تھا او حضرت شیخ کے دست مبارک مین دیا آپ کو اوسکے مطالعہ مین دیر ہوئی فرمایا مولانا یہ خط آپ کا ہے مولانا بمعذرت پیش آئے اور عرض کیا کہ جی ہان مخدوم بندے کا خط طبعی ہے شیخ نے تبسم کیا اور فرمایا زہی طبع ۵ حکایت آخر وقت مین کہ آپ اس عالم سے رحلت فرما رہے تھے پوچھتے تھے کہ نماز کا وقت ہوا اور مینے نماز پڑھ لی اگر لوگ عرض کرتے کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہے تو فرماتے کہ دوبارہ پڑھ لین ہر نماز کو مکرر ادا فرماتے تھے آپ کی وفات ۷۲۵ ہجری مین ہوئی ۶ فرمایا کہ قفل سعادت کی کنجیان ہین سب کنجیون کے ساتھہ تمسک کرنا چاہئے اگر ایک سے نہ کھلے شاید دوسرے سے کھل جائے ۷ فرمایا کہ جسوقت خواجہ نے مجھکو خلافت دی تو فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے علم دیا عقل دی عشق دیا جسمین یہ تین صفتین ہون وہ شایان خلافت مشائخ کا ہوتا ہے اوس سے یہ کام خوب بنتا ہے ۸ شیخ احمد بدایونی رحمۃ اللہ تعالی اُمّی تھے تمام مسائل شرعیہ کی تحقیق مین رہتے تھے جب اونھون نے دنیا سے رحلت کی تو ایک رات مینے اونکو خواب مین دیکھا وہ اوسی طرح پر حکم معہود یعنی حسب عادت مجھسے

مسائل و احکام پوچھتے تھے مینے کہا کہ یہ جو تم پوچھتے ہو حالت حیات مین کام آتا ہے آخر تم مرے نہین ہو
کہا تو اولیای خدا کو مردہ کہتا ہے رضی اللہ عنہ ۹ مولانا احمد رحمہ اللہ حافظ مرد خدا و دانشمند تھے آپ نے
فرمایا کہ ایک وقت میرا ارادہ شیخ شکر گنج رضی اللہ عنہ کی زیارت کا تہا احد و د قصبہ سرسی مین میری ملاقات
اونسے ہوئی کہا کہ جسوقت تم روضۂ متبرکہ شیخ پر پہونچو تو میرا سلام پہونچانا اور کہنا کہ مین دنیا نہین طلب
کرتا ہون اوسکے طالب تو بہت ہین اور عقبی بہی یہی حکم رکہتی ہے مین تو یہی چاہتا ہون کہ توفنی مسلما
والحقنی بالصالحین ۱۰ شمس الملک اپنے وقت مین صدور و افاضل روزگار سے تھے اور علم و فضل کے ساتھ
ممتاز حضرت شیخ نے مقامات حریری انہین سے یاد کی اور انہی تلمذ کیا فرمایا کہ مین جب سبق ناغہ کرتا اور دوسرے
دن انکے روبرو جاتا تو فرماتے ؎

آخر کم از ان کہ گاہ گاہے	آئی و بما کنی نگاہے

تاج زمرد نے کہ شعراء وقت سے تھے واسطے شمس الملک کے یہ کہا ہے ؎

صدرا کنون بکام دل دوستان شدی	فرمان دہ ممالک ہندوستان شدی

ف خاکسار ذرۂ بمیقدار ننگ روزگار کا نسب شمس الملک رحمہ اللہ تعالی سے باین طور متصل ہوتا ہے
کہ ذوالفقار احمد بن ہمت علی بن شاہ ولی بن شاہ عالم بن سردار عالم بن ثناء اللہ بن عزیز اللہ بن محب اللہ بن شاہ ولی بن
شاہ محمد بن سید قمرالدین علی المعروف بسید چاند المخاطب بمختار الملک ابن راجہ محمد بن عبدالخالق بن عبدالرحمن
بن فتح محمد بن سید حسین بن امام الدین بن محمد اشرف بن شمس الدین اعلی اوستاد حضرت سلطان الاولیا
رضی اللہ عنہ ابن امیر قاسم بن علاؤالدین المعروف بسلطان العارفین ابن شرف الدین بن سید علی الحسین
النقابی ابن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید حسین کی بن سید عبداللہ المقلب بعلی الاکبر ابن امام علی نقی بن امام محمد
تقی بن امام موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر الصادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین
بن امام حسین بن سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین اباو اجداد سے اسی طرح سنا ہے اور
نسب نامہ قدیم مین اسی طرح ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ف تاریخ فرشتہ مین بذیل حال حضرت سلطان
الاولیاء قدس سرہ یون لکہا ہے کہ در انمدت در دہلی فاضلی بود متبحر و سرآمد علما وقت بود موسوم بخواجہ

شمس الدین خوارزمی کہ بادشاہ غیاث الدین بلبن اوراد آخر بخطاب شمس الملک نواختہ منصب وزارت تفویض فرمود چنانچہ تاج الدین سنگ ریزہ در مدح او گفتہ ؎

فرماندہ ممالک ہندوستان شدی	شمسا کنون بکام دل دوستان شدی

وقبل ازان کہ وزیر شود بدرس اشتغال داشت پس شیخ او را دیدہ در سلک تلامذہ اش کشید او حجرہ مید اشت کہ خاصہ جہت مطالعہ اش بود دو شاگردان صاحب استعداد سہ کس بودند کہ دران حجرہ درس میخواندند و باقی شاگردان را در صفہ درس میگفت و آن سہ تن یکی ملا قطب الدین نافلہ دوم ملا برہان الدین عبد الباقی سیم نظام الدین اولیا قدس سرہ و چون بر مولویت وصدت فہم شیخ آگاہی یافت از دیگران تعظیم او بیشتر منود انتہی حضرت سلطان الاولیا قدس سرہ کی ملفوظات حسن علا سنجری رحمہ اللہ آپکے مرید نے فوائد الفواد نام کتاب مین نہایت اچھی طرح سے لکھے ہین نہایت منور کتاب ہے اوسکے مطالعہ سے چشم کو نور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے اوسکے الفاظ و معانی سے شعاع نور چمکتی ہین ذوق و شوق کے باب کے باب کہلتے ہین جزاہ اللہ تعالی خیر الجزا +

علی بن حسام شاذلی چشتی معروف بعلی متقی رضی اللہ عنہ

سلطان بہادر کو جبکہ ہمایون بادشاہ سے ہزیمت ہوئی تو آپ اس معرکہ مین حرمین شریفین تشریف لیگئے شیخ ابن حجر مکی صاحب صواعق آپکے اوستاد بہی ہین اور مرید بہی ہین حالت احتضار مین حکم کیا کہ وقت ازہاق روح تک مقابلہ کتاب جامع کبیر کا ہاتھ سے نہ دین شیخ نے کہا سبحان اللہ الی الآن یصنف کتب الحدیث والی ھذا الوقت یصححہا و یتتبع سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منجملہ آپ کے ملفوظات کے ہے کہ جو چیز وجہ حلال سے کسب کرتے ہین وہ ہرگز ضائع نہین ہوتی ہے اور اگر اوسکو گم کرین تو پہر اوسکو پالین اتحاف التقی فی فضل الشیخ علی المتقی ایک کتاب ہے کہ آپکے خلیفہ شیخ عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالی نے آپکے مناقب مین لکھی ہے اوسمین کہا ہے کہ آپ کی وفات ۹۷۵ ھ ہجری مین ہوئی اور حضرت شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ نے زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین مین ایک باب آپکے حال و مآل کا منعقد فرمایا ہے اور شیخ محمد طاہر فتنی رحمہ اللہ نے آپکے مدح عنوان مجمع البحار مین کی ہے حاصل یہ ہے کہ آپ بڑے بزرگ و عالم و عارف کامل تہے اور طریقہ آپکا کتب حقایق واشارات توحید وامثال آن از کلمات شطح وطامات سکوت وتسلیم تہا اور اعتقاد سماع مین وہی تفصیل وتقسیم تہی

جو کتب متقدمین قوم مین ہے اوراوسکے عمل مین توقف و اجتناب کرتے تھے جوامع سیوطی رحمہ اللہ تعالی کو آپ نے
ابواب فقہ پر ترتیب کیا ہے لوگون نے کہا ہے کہ للسیوطی منۃ علی العالمین وللعلی منۃ علیہ شیخ عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ مینے ایک گہر دیکہا کہ شیخ علی متقی اوسمین بیٹھے ہین اور انہار وجداول صغر وکبر مین مختلف صحن خانہ مین جاری
ہین ایک نہر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جامع کبیر ہے اور دوسری نہر کی طرف کہ یہ جامع صغیر ہے اور ایک جدول
کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فلان رسالہ ہے دوسری جدول کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فلان مقالہ ہے اسی طرح اپنی
کتب و رسائل کا نام لیا اور ہر ایک کو ساتھ ایک نہر و جدول کے معین فرمایا رضی اللہ عنہ شروع فصل سے
یہانتک یہ سب تراجم حضرات اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے کتاب تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار تالیف
جناب توفیق دام مجدہ سے لکھے گئے یہ کتاب اپنے باب مین بے مثل واقع ہوئی ہے اسمین ایک جم غفیران حضرات
بابرکات کا حال لکہا ہے عبارت اوسکی فارسی سہل ممتنع بغایت خوش محاورہ ومتین وفصیح و بلیغ ومضمون خیز ہے
اللہ سبحانہ قبول فرماوے اور بطفیل اپنے احباب کے توفیق عمل حسن بخشے اور دنیا سے بایمان اونہائے اور معاصی
وذنوب سے درگذر فرمائے اور جنت الفردوس مین بجوار رحمت جگہ دیوے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وبارک وسلم

فصل

ترجمہ میر محمد زاہد بن القاضی محمد اسلم الہروی الکابلی رحمہما اللہ تعالی

سید غلام علی آزاد بلگرامی رحمہ اللہ تعالی اسنے سبحۃ المرجان مین لکھا ہے کہ انکی ولادت ہند مین ہوئی
اور ہند ہی مین نشو ونما پایا اور اپنے والد سے اور اون کے سوا اور علماء ہند سے پڑہا صاحب ذہن
ثاقب وفکر صائب تھے شاہجہان بادشاہ نے انکو منصب عطا فرمایا اور وقائع نگاری کابل پر ماہ
رمضان سنہ ۱۰۶۲ ہجری مین مامور کیا یہ کابل مین آئے اور ایک مدت مدید خدمت مفوضہ کو انجام
دیا جب شاہ عالمگیر بادشاہ ہوئے تو کئی دن تک یہ اوسی خدمت پر باقی رہے پہر عالمگیر بادشاہ
کی لشکر کی طرف آئے اونہون نے خدمت احتساب لشکر سنہ ۱۰۷۰ مین انکو تفویض کی پہر انہون
نے کابل کی صدارت بادشاہ سے طلب کی وہ انکو سپرد کی پہر یہ لوٹ کر کابل کو گئے وہان مسند

افادہ کو زینت دی اور طلبہ کو نفع پہونچایا اور تصانیف غرا تصنیف کئے جنمین علما اعلام نے رغبت کی وہ تالیفات یہ ہین حاشیۂ شرح مواقف حاشیۂ شرح تہذیب علامۂ دوانی حاشیۂ تصور وتصدیق ملا قطب الدین رازی حاشیۂ شرح ہیاکل سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ مینے اسلم سلمہ اللہ انکے پوتے سے وفات کا سنہ پوچھا تو کہا کہ سنہ اکہتر ہے اور مدفن اونکا کابل ہے پھر سید صاحب مرحوم نے انکے والد ماجد کا حال ذکر کیا ہے اور بعض تحقیقات علمی کو بیان فرمایا ہے ؛

فصل

۱- ابوالفضل طوسی صاحب عیون الاخبار ....

۲- ابو محمد سمرقندی صاحب فضائل القرآن ....

۳- ابوالحسین بن السری صاحب کتاب کرامات الاولیا ....

۴- قاضی ابوالحسین بن العریف صاحب الفوائد ....

۵- ابوالربیع المسعودی صاحب الفوائد ....

۶- ابوالحسن بن البراء صاحب کتاب الروضہ ....

۷- ابوبکر عبدالعزیز بن جعفر الفقیہ الحنبلی صاحب کتاب الشافی فی الفقہ

۸- ابن الضریس صاحب فضائل القرآن ....

۹- ابو اسحق ابراہیم بن سفیان ختلی صاحب کتاب دیباج ....

۱۰- ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم صاحب سداسیات ....

۱۱- ابن فارس کتبی صاحب ابن جوزی ....

۱۲- ابو عبید صاحب فضائل القرآن ....

۱۳- ابو القاسم ازہری صاحب کتاب فضائل القرآن ....

۱۴- حافظ شمس الدین بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی ....

۱۵ طاہر بن محمد الصدفی صاحب کتاب السر المصون فیما اکرم بہ المخلصون کشف الظنون مین یون کہا ہے للشیخ طاہر الصدفی المتوفی سنہ انتہی ....

۱۶- ابو القاسم سعد بن علی زنجانی صاحب فوائد ۱۷- فاکہانی ۱۸- ابن رشیق بن یونس ۱۹- عبد العزیز صاحب الخلال ف۔ اِن لوگون کا حال کتب موجودہ مین جو بالفعل زیر نظر تہین نہین ملا اِسلئے بطور فہرست اونکے اسماء مبارک آخر تراجم مین لکھدئے گئے اور کچہہ حال نہین لکہا گیا اگر کسی برادر مسلمان کو اِنکا حال ملجائے تو اس رسالے مین ملحق فرمائے اور اگر مجھے آیندہ ملیگا تو انشاء اللہ تعالیٰ بشرط حیات مین ملحق کر دونگا والسلام *

فصل بیانمین بعض تراجم علمائے دہلی شریف کی جنکا ذکر طی الفراسخ مین آگیا ہی بر حمیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب انفاس العارفین وغیرہ مؤلفات نافعہ

ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین الشہید بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قواذن بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بدہا بن عبد الملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین المفتی بن شیر ملک بن محمد عطا ملک بن ابو الفتح ملک بن عمر الحاکم ملک بن عادل ملک بن قارون بن جرجیس بن احمد بن محمد شہریار بن عثمان بن ہامان بن ہمایون بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہکذا ذکرہ فی الامداد فی مآثر الاجداد پس نسب آپکا طرف خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تیس واسطے سے پہونچتا ہے خود آپنے اپنا حال برکت اشتمال جزء لطیف نام رسالے مین لکہا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ولادت باسعادت آپکی روز چہارشنبہ چہارم شوال مقارن طلوع شمس سنہ چودہ مین بارہوین قرن کے واقع ہوئی یعنی سنہ ۱۱۱۴ ہجری بعض دوستون نے عظیم الدین تاریخ پائی اور حضرت والد وایک جماعت صلحاء نے مبشرات بسیار حق مین اس فقیر کے قبل ولادت وبعد ولادت کے دیکہی چنانچہ بعض اخوان اعزہ

وخلان اجلہ نے تفصیل اون وقایع کی مع اور واقعات کے ایک رسالے مین ضبط کی اور اوسکا نام القول الجلی
رکہا ہے جب پانچوین برس آئی تو مکتب مین بیٹہا ساتوین برس پدر بزرگوار نے نماز پر کہڑا کیا اور روزہ رکہنے
کو فرمایا اور ختنہ بہی اسی برس مین واقع ہوئی اور دل مین ایسا رہا ہے کہ اسی سال کے آخر مین قرآن عظیم
ختم کیا اور کتب فارسیہ و مختصرات پڑہنی شروع کردئے دسوین برس مین شرح ملا پڑہتا تہا مطالعہ کی راہ
فی الجملہ کہل گئی چودہوین برس بیاہ کی صورت ہوئی پندرہوین برس والد سے بیعت کی اور اشغال صوفیہ
خصوصًا نقشبندیہ مین مشغول ہوا اور اوسی سال کچہہ بیضاوی پڑہی والد نے بہت سا کہانا تیار کیا اور
خاص و عام کی دعوت کی اور فاتحۂ اجازتِ درس پڑہی فنون متعارفہ سے حسب رسم اس دیار کے پندرہوین
برس فراغ حاصل ہوا علم حدیث شریف سے ساری مشکوٰۃ پڑہے گئے اور صحیح بخاری سے کتاب الطہارت
تک اور شمائل النبیؐ تمام اور کچہہ بیضاوی و مدارک اور چند بار مدارست قرآن کریم مین ساتہہ تدبر معانی
اور شان نزول تفاسیر کی طرف رجوع کرکے خدمت مین والد کے حاضر ہوا یہ معنی فتح عظیم کا سبب ہوا
اور فقہ سے شرح وقایہ و ہدایہ بتمامہا مگر کچہہ ذرا سا دونون سے اور اصول سے حسامی اور کچہہ توضیح و تلویح
سے اور منطق سے شرح شمسیہ اور کچہہ شرح مطالع اور کلام سے پورا شرح عقائد مع بعض خیالی کے اور شرح
مواقف سلوک سے کچہہ عوارف اور ایک پارہ رسائل نقشبندیہ وغیرہ سے اور حقائق سے شرح رباعیات
مولوی جامی رحمہ اللہ او مقدمۂ شرح لمعات اور مقدمۂ نقد النصوص اور خواص اسما و آیات سے مجموعۂ
خاص والد کا اور مأتہ فوائد اور طب سے موجز القانون اور حکمت سے شرح ہدایۃ الحکمت اور نحو سے کافیہ و شرح ملا
اور معانی سے مطول و مختصر اور ہیئت و حساب سے بعض رسائل مختصرہ اور اس درمیان مین بلند باتین ہر فن
کی دل مین گذرتی نہین سترہوین برس والد بیمار ہو کر انتقال فرما گئے اور بیعت و ارشاد کی اجازت دی
اور مکرر یدہ کیدی کا کلمہ فرمایا سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ والد نے نہایت رضامندی مین فقیر سے انتقال
فرمایا اور اونکی توجہ طرف فقیر کے اوس توجہ کے مانند نہین ہے جو آبا کو ابنا کے ساتہہ ہوتی ہے اونکی
وفات کے بعد بارہ سال کمابیش کتب دینیہ و عقلیہ کے درس کے ساتہہ مواظبت کی بعد ملاحظہ کتب مذاہب
اربعہ اور اونکے اصول اور اون حدیثون کے جو اون کا متمسک ہین بمدد نور غیبی روش فقہاے محدثین قرار داد

خاطر ہوئے بعد اسکے سنہ ۱۱۴۳ھ مین مشرف بحج ہوا اور ایک سال مجاورت حرمین وروایت حدیث کے ساتھ شیخ ابوطاہر مدنی وغیرہ مشائخ سے موفق ہوا اور ہمراہ ستوطنان حرمین علماء وغیرہم کی رنگین صحبتون کا اتفاق ہوا اور خرقہ جامعہ شیخ ابوطاہر کا پہنا کہ جسکو جمیع خرقہای صوفیہ کا حاوی کہہ سکتے ہین اس سال کے آخر مین حج اداکر کے اوائل سنہ ۱۱۴۵ھ مین متوجہ وطن کا ہوا روز جمعہ چودہوین رجب کو صحیح وسالم وطن مین پہونچا نعمت عظمی اس صفت پر ورد گار کی اوسکو فاتحیت کا خلعت دیا اور دورہ بارہسین کا فتح اوسکے ہاتھہ پر کیا اور ارشاد فرمایا کہ مرضی فقہ مین کیا ہے اوسکو جمع کرکے فقہ حدیث کی سر سے سے بنیاد کی اور اسرار حدیث ومصالح احکام وترغیبات اور اوس سب کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی سے لائے ہین وہ ایک فن ہے کہ اس فقیر سے پہلی اس فقیر کی بابت مضبوط تر اوسکو کسی نے ادا نہین کیا ہے باوجود جلالت اوس فن کے اگر کسی کو اس حرف مین شبہہ ہو تو اوس سے کہہ کہ قواعد کبری کو دیکہہ کہ شیخ عزالدین نے اوس بگہہ کیا کچہہ جدکیا ہے اس فن کے عشر عشیر کو نہین پہونچے اور طریقہ سلوک کا الہام فرمایا جو کہ اس زمانے مین مرضی حق ہے اور اس دورے مین فائز ہوتا ہے اوسکو ہمعات والطاف القدس مین ضبط کیا ہے اور قدمای اہل سنت کے عقائد کا دلائل وحجتون سے اثبات کیا اور اوسکو معقولیون کے خس وخاشاک سے پاک کیا اور ایسے طور پر مقرر کیا کہ بحث کا محل نرہا اور علم کمالات اربعہ یعنی ابداع وخلق وتدبیر وتدلی بخشا باوجود اس عرض وطول کے اور علم استعدادات نفوس انسانیہ کا بخشا اور کمال ومآل ہر شخص کا افاضہ فرمایا اور یہ دو علم جلیل ہین اس فقیر سے پہلے کوئی اوسکے گرد نہین پہرا ہے اور حکمت عملی کہ جسمین اس دورے کی صلاح ہے بوسعت تمام افادہ کی اور توفیق اوسکے مضبوط کرنیکے ساتھہ کتاب وسنت وآثار صحابہ کی دی اور علم دین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور جو محرف ومدخول ہے اور جو سنت ہے اور جو کچہہ ہر فرقے نے بدعت نکالی ہے اس سب کی تمیز پر افادہ کیا

ولوان لی فی کل منبت شعرۃ	لسانا لما استوفیت واجب حمدہ	

انتہی کلامہ رضی اللہ عنہ آپ کی تصانیف بہت ہین اور سب کے سب نافع ومفید اور بعض اونمین سے اپنے باب مین عدیم النظیر غیر مسبوق بہا ۱ کتاب حجۃ اللہ البالغہ ۲ ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء یہ دونون

۱۲۸۵ھ ہجری ہیں انہیں نے ہمت منشی محمد جمال الدین خان مرحوم مدار المہام بھوپال طبع ہو چکی ہیں ۲ مصفی شرح
فارسی موطا ۳ مسوی شرح عربی موطا ۵ فیوض الحرمین ۶ انسان العین فی مشائخ الحرمین ۷ فوز الکبیر
فی اصول التفسیر ۸ قول الجمیل ۹ ہمعات ۱۰ الطاف القدس ۱۱ تاویل الاحادیث ۱۲ مقالہ وضیہ
فی النصیحۃ والوصیۃ ۱۳ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید ۱۴ انصاف فی بیان سبب الاختلاف
۱۵ سرور المحزون ۱۶ لمعات ۱۷ سطعات ۱۸ المقدمۃ السنیہ فی انتصار الفرقۃ السنیہ
۱۹ فتح الرحمن ترجمہ فارسی قرآن ۲۰ انفاس العارفین ۲۱ خیر کثیر ۲۲ شفاء القلوب ۲۳
فتح الخبیر ۲۴ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ۲۵ البدور البازغہ ۲۶ الزہراوین انکے سوا
ایک کتاب تفہیمات ہے اوسمین دوسو رسالون سے زیادہ بلکہ کئی سو ہین الی غیر ذلک تفہیمات مین
فرمایا ہے ومن نعم اللہ علیّ ولا فخر ان جعلنی اللہ ناطق ہذہ الدورۃ وحکیمہا وقائد
ہذہ الطبقۃ وزعیمہا فنطق علی لسانی ونفث فی نفسی فان نطقت باذکار القوم
واشغالہم نطقت بجوامعہا واتیت علی مذاہبہم جمیعہا وان تکلمت علی نسب القوم
فیما بینہم وبین ربہم زویت لی مناکبہا وبسطت فی جوانبہا ووافیت ذروۃ سنامہا
وتبضت علی مجامع خطامہا وان خطبت باسرار اللطائف الانسانیۃ تغوصت
قاموسہا وتلمست ناعوسہا وتبضت علی جلابیبہا واخذت بتلابیبہا وان
تمطیت ظہر علم النفوس ومبالغہا فانا ابو عذرتہا آتیہم بعجائب لا تحصی وغرائب
لا تکتنہ ولا اکتناہہا یرجی وان بحثت عن علم الشرائع والنبوات فانا لیث عرینہا
وحافظ جرینہا ووارث خزائنہا وباحث مغابنہا ۵

وکم للہ من لطف خفی   یدق خفاہ عن فہم الذکی

شیخ اکمل شرف الدین محمد نے اپنی کتاب مسمی بوسیلۃ الی الدین کہا ہے ومن کان لہ لطف قریحۃ
وطالع مصنفاتہ الشریفۃ وتحقق بقوانینہا وقواعدہا لم تبق لہ ریبۃ فی تصدیق
ہذا المطلب الاسنی والمقصد الاقصی قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء

نلیکفر خصوصاً کتاب حجۃ البالغۃ واللمحات والطاف القدس والھمعات والمکتوب المرسل الی المدینۃ والمسوی وغیر ذلک انتھی تفہیمات مین فرمایا ہے لما تمت بی دورۃ الحکمۃ البسنی اللہ خلعۃ المجددیۃ فعلمت علم الجمع بین المختلفات انتھی انصاف یہ ہے کہ اگر اونکا وجود صدر اول وزمانۂ ماضی مین ہوتا تو امام الائمہ وتاج المجتہدین مین شمار کیے جاتے ثنای علمای عصر ومشائخ دہر کی اوپر اس قدر ہے کہ یہ مختصر اوسکی نقل کی طاقت نہین رکھتا ہے ایک جمع بیشمار نے اونکے حاشیۂ بساط سے علوم ظاہر وباطن مین تبحر حاصل کیا اور اعلای مدارج کمالات صوری ومعنوی کو فائز ہو گئے خصوصاً اونکی اولاد امجاد کہ اونمین سے ہر ایک بی نظیر وقت وفرید دہر وحید عصر علم وعمل وعقل وفہم وقوت تقریر وفصاحت تحریر وتقوی ودیانت وامانت ومراتب ولایت مین تہا اور اسی طرح اونکی اولاد کی اولاد ہ

	این سلسلہ از طلای ناب ست		این خانہ تمام آفتاب ست	

قول جلی مین اونکے کلام فیض نظام سے ذکر کیا ہے کہ فرمایا کہ یہ لڑکے کہ لطف آلہی نے ہمکو عطا کئے ہین سب سعدا ہین ایک نوع کی ملکیت اونمین ظہور کریگی لیکن تدبیر غیب تقاضا کرتی ہے کہ دو شخص اور پیدا ہون کہ مکہ ومدینہ مین سالہا احیای علوم دین کرین اور اوسی جگہہ وطن اختیار کرین مان کی طرفسے نسب اونکا ہماری طرف متمکن ہو کیونکہ آدمی زادہ مان کے وطن کی طرف میلان طبعی رکہتا ہی انتقال ایک جماعت کا جو اپنی والدہ کے وطن مین متمکن ہون کسی اور سرزمین کی طرف بالطبع مستحیل ہے مگر بقسر قاسر انتہی بلفظہ محرر سطور کہتا ہے کہ مصداق اس آگاہی کا وجود ہر دو نواسۂ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ کا ہے مولوی محمد اسحق اور مولوی محمد یعقوب رحمہما اللہ تعالی کہ دہلی سے ہجرت کرکے مکہ مکرمہ مین اقامت فرمائی اور سالہا باحیای روایت حدیث شریف باہل عرب وعجم مشغول رہے واللہ اعلم ولیکن اس وقت مین یہ خاندان علم وکمال کا بتمامہا منقرض ہو گیا اور کوئی ایک اونمین سے باقی نرہا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید میل طبیعت کبہی طرف نظم عربی وفارسی کے بہی فرماتے تہے منجملہ اونکی منظومات کے ایک قصیدہ طویل الذیل ہے نعت نبوی مین اول اوسکا یہ ہے ہ

کان نجوماً او مضت فی الغیاہب ۵ عیون الافاعی او رؤس الاقارب

الی آخر القصیدہ اور اشعار فارسی سے یہ اشعار ہین ۵

علمی کہ نہ ماخوذ ز مشکوٰۃ نبی ست | والسد کہ سیرابی از ان تشنہ لبی ست
جائی کہ بود جلوۂ حق حاکم وقت | تابع شدن حکم خرد بو لہبی ست

کہ باور دارد این حرف از فقیر خاکسار من ۵ کہ ظل عالم قدس ست انکار و قبول او
ندارد باطنش از خویش آئینہ صفت رنگی | طلسم حیرت آمود ست تمکین و فضول او
شعاع آفتاب از راہ این روزن ہمی ریزد | بجز این نکتہ نتوان بست مضمون وصول او

نخستین بادہ کاندر جام کردند ۵ مزاجش عکس آن گلفام کردند
شراب وحدت از خمخانۂ غیب | مر اصبح ازل در کام کردند
چو غلطیدم ز مستیہا بہر سو | حریفان مستی از من وام کردند

دلی دارم ز خود خالی حبابش میتوان گفتن ۵ در و کیفیت جوش شرابش میتوان گفتن
سویدای دل ما یابی اندر پیچ و تاب او | نفوس عالم ام الکتابش میتوان گفتن

تا بکی محنت مہجوری و دوری بکشم ۵ نازنین وطنم سوی وطن باز روم
تا بکی با خس و خاشاک بود صحبت من | صدر بزم چمنم سوی چمن باز روم
تا بکی ہمدمی سنگ شود شیوۂ من | گوہری از عدنم سوی عدن باز روم

۱۱۷۶ھ ہجری مین وفات پائی تاریخ وفات یہ مصرع ہے ع او بود امام اعظم دین ۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ آمین کذا فی الاتمام حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے کتاب انفاس العارفین خاص ذکر والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہ اور عم بزرگوار شاہ ابو الرضا محمد رضی اللہ عنہ مین تالیف فرمائی ہے اوسمین اونکے احوال و مقامات و کرامات و ملفوظات ذکر کیے ہین چونکہ اوسکے حصۂ اول کے آخر مین چند کلمات سودمند لکھے ہین اونکا لکھنا یہان مناسب معلوم ہوا فرماتے ہین کہ اس فقیر نے بعض یارون سے سنا تہا کہ نام اونکا عالم ملکوت مین ابو الفیض ہے مینے تنہائی مین اسکا استفسار کیا تبسم فرمایا اور

کہا اسی طرح ہے اور تیرا نام ابوالفیاض ہے ۲ ایک دن متصل نماز ظہر کے طرف اِس فقیر کے متوجہ ہوئے اور فی البدیہہ یہ دو بیتین فرمائین ؎

اگر تو راہِ حق بخواہی ای پسر	خاطر کس را مرنجان الحذر
در طریقت رکن اعظم رحمت است	این چنین فرمود آن خیر البشر

اوسوقت فرمایا کہ دوات و قلم حاضر کر اور اِسکو لکھہ کہ حضرت حق سبحانہ نے ناگاہ دل مین القا فرمایا ہے تاکہ تجھکو اوسکی وصیت کرون اوسوقت اشارہ فرمایا کہ یہ ایک عظیم نعمت ہے شکر اوسکا لازم ہے ۳ انفاس نفیسۂ حضرت الیشان سے یہ دو بیت ہین ؎

ایکہ نعمتہای تو از عد فزون	شکر نعمتہای تو از حد برون
عجز از شکر تو باشد شکر ما	گر بود فضل تو مارا رہنمون

اِس فقیر کو مجلس صحبت مین حکمت علمی اور آداب معاملہ بہت سکہاتے تہے منجملہ اونکے جو کچہہ حافظہ مین رہا ہے یہ ہے ۱ کہ فرماتے تہے کہ مجلس مین بُرائی مت کر کہ اہل پورب ایسے ہین اور اہل پنجاب ایسے اور افغان ایسے اور مغل ایسے ہین شاید درمیان اونکے کوئی آدمی اوس قوم کا اہل حمیت اوس قوم سے ہو تو اوسکو بُرا لگے اور صحبت منغص ہوجائے ۲ فرماتے تہے کہ کوئی بات مخالف جمہور کے عام مجالس مین ہرگز زبان پر مت لاگو وہ بات نفس الامر مین صحیح ہی کیون نہو کہ وہ اوسپر انکار کرین اور صحبت منغص ہوجائے ۳ فرماتے تہے اگر تجھکو کسی سے کوئی حاجت ہو تو اوسکے واسطے ایک تمہید شایستہ کر اور اوس حاجت کی طلب مین تدریج کر الیسا نہ چاہیئے کہ بات کو پتہر کی طرح ڈالدے ۴ فرماتے تہے مجلس عام مین ہرگز کسی پر رد صریح مت کر ۵ فرماتے تہے کہ آدمی کا لباس وزی الیسا ہونا چاہیئے کہ اوسکی صنعت و کمال پر مشعر ہو مثلاً جو آدمی دانشمند ہے اوسے چاہیئے کہ دانشمندون کا لباس پہنے اور اونہین کے آئین کے ساتہہ زندگانی کرے اور جو فقیر ہے اوسکو چاہیئے کہ فقیرون کا لباس پہنے اور اونہین کے آئین سے زندگانی کرے ۶ فرماتے تہے کہ بزرگون کے مخاطبہ مین سخن مغلق و موجز و آہستہ روا نہین ہے ۷ فرماتے تہے کہ اگر تجہسے شجاعت یا سخاوت یا فتوت ظہور

مین آئے تو چاہیے کہ ابنای روزگار اوسکو تجسے دیکہین عیادت کہ مقصود اعظم اوس سے رضامندی مریض کی ہے نہ محض اطلاع اوسکی کیفیت مزاج پر اور اسی طرح تعزیت اور ایسے ہی سفارش اور مثل انکے پس جو شخص یہ سب کام بجالائے اور صاحب معاملہ کو محنت پر مطلع نہ کیا تو اپنی محنت کو ضایع کر دیا اور اسی طرح ہر وہ چیز جسے مقصود اقامت مصلحت موافقت و تالیف میان جمہور مردم کے ہو **٨** محل تودیع یاران مین اور اونکی وصیت مین یہ بیت بہت پڑہتے تھے ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

٩ فرماتے تھے جن لوگون کا مرتبہ تیرے مرتبے سے فروتر ہے اگر وہ ابتدا بالسلام کرین تو اوسکو ایک نعمت نعم الٰہی سے جان اور شکر اوسکا بجالا اور اونکے رو برو منبسط ہو اور اونکے حال کا تفقد کہ بہت ہوتا ہے کہ ادنی التفات جو تیرے نزدیک کچہہ قدر نہین رکہتا ہے وہ اونکی آنکہہ مین عظیم دکہائی دیتا ہے اور وہ اوسکے ساتہہ پورا اعتنا کرتے ہین اور اگر اوسکو نہین پاتے ہین تو غمگین ہوتے ہین ؎

صد ملک دل بہ نیم نگہ می توان خرید
خوبان درین معاملہ تقصیر می کنند

١٠ فرماتے تھے احمقون کی خصلت سے ہے کہ ساتہہ کسی لباس و عادت کے نشانمند ہوتے ہین یا تکیہ کلام مقرر کرتے ہین یا کوئی کہانا مقرر کر لیتے ہین کہ اوس سے متنفر ہوتے ہین اور لوگ اوسکے سبب سے مسخرا پن کرتے ہین **١١** فرماتے تھے بعض آشنا محبت ذاتی رکہتے ہین کہ اگر تیری خبث تدریج اونکے دل مین جاگہہ پکڑتی ہے بعد اسکے کسی حالت مین اونکے دل سے باہر نہین جاتی ہے نہ سترا مین نہ ضرا مین اس یار کو غنیمت شمار کرنا چاہیے اور فرزند سے بہتر رکہنا چاہیے اور بعض آشناؤن کی آشنائی کا سبب ظہور کسی فضیلت کا ہے تجسے یا ارتباط کسی حاجت کا ساتہہ تیرے قدر ہر آدمی کی پہچاننا چاہیے اور سب کو ایک منزلت و رتبے مین نرکہنا چاہیے اور کسی آدمی پر زیادہ اوس سے جو اوسکا مرتبہ ہے اعتماد نہ کرنا چاہیے **١٢** فرماتے تھے کہ عاقلون حکیمون کا یہ کام ہے کہ فقط استیفاء لذت مقصود نہو بلکہ یون چاہیے کہ وہ ضمن مین کسی دفع حاجت یا کسی فضیلت کے اقامت یا کسی سنت کی ادائی مین واقع ہو **١٣** فرماتے تھے بات کہنے رستہ چلنے بیٹہنے اوٹہنے مین اقویا کی رسم و عادت پر کام کرا اگرچہ تو ضعیف ہی کیون نہو اور اگر کوئی عیب یا آئینہ

یا نجل ناگاہ تجسے صادر ہوجائے تو اوسکے کتمان واخفاء مین کوشش کرنا چاہیئے اور اوس سے شرمگین
ہونا چاہیئے اور خود کو بتکلف صفت مقابل مین ظاہر کرنا چاہیئے تاکہ نفس اوس آداب کے ساتھہ خوگر ہوجائے
۴۴ جب بات چیت سفر کے حال مین ہوتی تو چورون اوچکون سے بچاؤ کرنے مین غلو کرتے اور
اوس باب مین اپنے وقائع جو کہ سفر اکبر آباد مین دیکھے تھے بیان فرماتے +

ذکر اخلاق حضرتِ ایشان

اخلاق سلیمۂ رضیہ کے ساتھہ شجاعت و فراست و کفایت و غیرت سے بوجہ اتم متصف تھے اور عقل
معاش کی مثل عقل معاد کے کامل و وافر رکھتے تھے ہر امر مین توسط کو دوست رکھتے تھے نہ اتنا تنکر
و تعمق کرتے تھے کہ رہبانیت کی طرف کھینچ لیجاوے نہ اتنے آداب کے ترک تقید مین مسترسل تھے کہ
تہاون کی طرف میل کرے لباس مین ہمیشہ اونکی وضع شریف عدم تکلف تھا سخت و نرم بہر طور کہ میسر
ہوجائے یکسان جانتے تھے لیکن حق سبحانہ ہمیشہ اونکو نرم لباس دیتا تھا بغیر اختیار اونکے فرماتے تھے کہ
جب سے مینے ترک دنیا کیا ہے ابتک اپنے واسطے بازار سے کوئی لباس نہین خرید اہے نہ عمامہ نہ جامہ نہ
پاپوش حق سبحانہ سب کچھہ نزدیک حاجت کے وافر دیتا تھا **حکایت** ایک دن حضرت ایشان لباس
فاخر رکھتے تھے صوفی متقشف نے اس باب مین بحث کی فرمایا کہ ہر تار میرے لباس کا اگرچہ شال در شال
ہے کمند محبتِ الٰہی ہے اسلئے کہ میرے بے سعی و ارادے کے عطا فرمایا ہے اور ہر تار تیرے لباس کا اگرچہ
کرپاس لکہے اژدہا ہے اسواسطے کہ تونے اوسکو اپنی سعی و ارادے سے بہم پہونچایا ہے حضرت ایشان
امرا کے گہر نہین جاتے تھے یہ دروازہ بالکل مسدود کیا تھا اور اگر یہ گروہ اونکی زیارت کے واسطے بہت آتا تو
خلق سے پیش آتے اور کریم قوم کو مزید اکرام تخصیص فرماتے تھے اور اگر وہ نصیحت چاہتے تو نہایت رفق
ولین سے ادا کرتے اور امر معروف و نہی منکر مسائل منصوصہ مین بشرط ظن قبول رفق ولین سے کرتے
تھے ہمیشہ تعظیم علم و علماء کی اور نفرت جہل و جاہلون سے اونکا پیشہ تھا اور سب حال مین تتبع آثار
نبویہ کا کرتے تھے ایک اونکے آثار استقامت سے یہ تھا کہ کبھی اپنی عمر مین جماعت فوت نہ کی مگر بعذر
بزرگون نے کہا ہے الاستقامۃ خیر من الکرامۃ اور کسی حال مین امور ممنوعہ کی طرف میل نہ رکھتے تھے

نہ جوانی مین نہ لڑکاپن مین اتباعِ جادۂ محمدیہ اونکا خلق جبلی تہا اپنے امور ضروریہ مین تصرف بہ بیع وشرا
کرتے تہے عمامہ وغیرہ مین نہ تو فقہای متقشفہ کی ہیئت اختیار کرتے تہے نہ ہیئت فقراء آزاد کی بلکہ ہیئت
مشائخ صوفیہ پر فی الجملہ مائل بہ بے تکلفی زندگانی کرتے تہے قرض لینے کو مکروہ رکہتے مگر واسطے ضروری
حاجت کے اور اوس شخص کو جو کہ واسطے تنعم طعام و تفکہ و مثل اسکے قرض لیتا تہا ناخوش رکہتے تہے اور
ملامت کرتے تہے اور ہر علم سے بہرۂ معتد بہ رکہتے تہے اور ساتہہ ترک مناسبت کسی فن کے فنون سے
اونکی طبیعت راضی نہین ہوتی تہی طب مین حدس اونکا بغایت رسا و سلیم تہا **ذکر وظیفہ** وظیفہ اونکا
نوافل تہجد سے تہا بے تقیید عدد رکعات کے بلکہ بملاحظۂ نشاط و رغبت جسقدر کہ ہو اور اشراق وضحی اور
اور دو رکعت بعد مغرب کے واسطے ثوابُ الدین اور اپنے بڑے بہائی کے اور تلاوت مین ہمیشہ مشغول
رہتے تہے مگر لبند اور بغایت خوش آوازاور برعایت قواعد تجوید پڑہتے تہے اور غالبًا یاروں کے حلقے
مین علاوۂ تلاوت ہر روز کے دو تین رکوع بہ تدبر و بیان معانی پڑہتے تہے اور ایک ہزار بار درود شریف
اور ایک ہزار بار نفی واثبات بعض بجہر قبل فجر کے اور بعض بخفیہ اور بارہ ہزار بار اسم ذات ہمیشہ لازم تہا
خارج اوقات غیبت کے باوجود کبرسن و ضعف کے اور جسوقت متوجہ ہوتے تو غیبت ممتدہ کہینچتی بعد
وفات سیدنا و مخدومنا شیخ ابو الرضا محمد کے باستدعای بعض یاران اوسی اسلوب سے وعظ فرماتے اکثر
مشکوٰۃ و تنبیہ الغافلین و غنیۃ الطالبین سے اور آخر مین تفسیر شروع کی تہی جبکہ زہراوین کے بیان سے
فارغ ہوئے تو ضعف غالب ہوا اور وہ رشتہ موقوف رہا اس فقیر نے بارہا اونکی زبان سے سنا کہ
ہمنے جو کچہہ پایا وہ بدولت درود و توجہ مجرد کے پایا دوسرے ہر روز سورۂ مزمل گیارہ بار اور یا مغنی
گیارہ سو بار واسطے غنای ظاہری کے پڑہتے تہے اور ہمیشہ سارے احوال مین بے اسباب ظاہر کے
حق سبحانہ قلوب عباد کو اونکی خدمت مین مصروف کرتا تہا اونکی آخر عمر مین جب رمضان آیا تو صیام وقیام
بدستور قدیم کیا ہرچند بحسب شریعت رخصت افطار کے متحقق تہے کیونکہ وہ پیر فانی ہو گئے تہے اور روزے
کی طاقت نہین رکہتے تہے یہ فقیر اور سائر اہلبیت جب سوال کرتے کہ اتنی مقاسات تعب کا باوجود رخصت
شرع کے کیا سبب ہے تو فرماتے کہ زیادہ اس سے نہین ہے کہ ضعف کے سبب سے بیہوش ہو جاتا ہون اور بیہوشی

کے ساتھہ مین خوگر ہوا ہون اور اوس سے لذت لیتا ہون یعنی غیبت جب شوال آیا تو یکبارگی اشتہا ساقط ہوگئی اور ضعف غالب آیا اور ہینہ پیدا ہوگیا اوسقدر کہ امید حیات کی منقطع ہوگئی اور مردے کی طرح پڑے یہ فقیر حاضر تہا اس پڑے مین کلمہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم اونکی زبان سے نکلا بعد اسکے رو بصحت لائے اور فی الجملہ تخفیف ہوئی یہانتک کہ اوائل صفر مین پہر مرض غالب آیا اور قبل صبح صادق کے جب موت کے آثار ظاہر ہوئے تو غایت ہمت اونکی یہ تہی کہ فجر کی نماز فوت نہو چند بار اوس ضعف مین پوچہا کہ صبح طلوع ہوئی یا نہین حاضرین نے کہا نہین جب موت نزدیک پہونچی تو اون کہنے والون کو بسختی جواب دیا کہ اگر تمہاری نماز کا وقت نہین ہے تو ہماری نماز کا وقت تو پہونچا ہے اوسوقت کہا کہ مجہکو قبلے کی طرف متوجہ کردو اوسوقت باشارہ نماز ادا کی حالانکہ وقت مین شک تہا بعد اوسکے بذکر اسم ذات زیر لب مشغول ہوکے حیات کی ودیعت سپرد کی یہ واقعہ روز چہارشنبہ بارہوین صفر ۱۱۳۱ہجری اواخر عہد فرخ سیر مین واقع ہوا اور فرخ سیر بعد اونکے قریب پچاس روز کے قید ہوا تب مرج عظیم پیش آیا عمر شریف اونکی ستتر سال کی تہی فتح چتور کا قصہ اور عمارت جامع مسجد شاہجہان آباد کی یاد رکہتے تہے رضی اللہ عنہ وارضاہ

تاریخ وفات

در ہزار و یکصد و سی و یک از ہجر رسول	بامداد چہارشنبہ از صفر ثانی عشر
ہادی راہ طریقت شیخ دین عبدالرحیم	کرد از دنیای دون در جنت الماوی مقر

ترجمہ حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ صاحب فتح العزیز و بستان المحدثین وغیرہ

مصنفات نافعہ

حضرت شاہ عبدالعزیز بن الشیخ الاجل ولی اللہ محدث دہلوی بن الشیخ عبدالرحیم العمری رضی اللہ عنہم استاذ الاساتذہ وامام الجہابذہ بقیۃ السلف حجۃ الخلف خاتم المفسرین والمحدثین بالدیار الہندیہ ولادت شریف ۱۱۵۹ہجری مین ہوئی غلام حلیم نام تاریخی ہے اپنے وقت مین مرجع علماء و مشائخ تہے دستگاہ آپکی جمیع علوم متداولہ وغیر متداولہ مین فنون عقلیہ ونقلیہ سے فوق الوصف ہے کثرت حفظ وعلم تعبیر رؤیا وسلیقہ وعظ وانشا وتحقیقات نفائس علوم ومذاکرہ ومباحثہ باخصوص مین ممتاز اقران تہے اور

موافق ومخالف کے معتقد فیہ تمام عمر تدریس وافتاء وفصل خصومات ووعظ وتربیت مریدین وتکمیل
شاگردون مین گزاری اور جاہ وعزت صوری واحترام وتعظیم ظاہر کو ساتھہ کمالات باطنی کے جمع
رکھتے تھے ریاست علم وعمل بلاد ہند کی طرف اونکے اور اونکے بھائیون کے منتہی ہوئی علمای بلاد
ہندوستان بلکہ بلاد دیگر سے کم کوئی ہوگا کہ اوسنے نسبت تلمذ کی یا استفادہ باطن کی اس خاندان کے ساتھہ
درست نہ کی ہو اونکی شاگردی فخر ہے کبار علما کا اور اونکی کتب مؤلفہ معتمد علیہ ہین فضلا کی فقیر کے والد ماجد
بہی اونسے روایت رکہتے ہین انہون علوم کا اپنے والد ماجد اور اونکے خلفا سے کیا اور ایک خلق کثیر نے
اونکی جناب سے استفادہ کیا چونکہ اسانید اونکے علوم تحصیلیہ کی فقہ وحدیث وتفسیر وغیرہ اونکی تصانیف مین
مرقوم ہین اور لوگون مین مشہور اسلئے ضرورت اونکے لکہنے ذکر کی اسجگہ نہین ہے اونکی اشہر مصنفات جو کہ
دلیل ہے کمال اطلاع وعبور کی تفسیر فتح العزیز ہے دو مجلد کلان مین بمقدار سہ پارۂ کلام مجید اور مکرر
دیار ہند مین طبع ہو چکی ہے اور تحفۂ اثنا عشریہ رد مذہب شیعہ مین اور بستان المحدثین وسر الشہادتین وعجالۂ
نافعہ وفتاوای کثیرہ وفات انکی بعمر نود سال ۱۲۳۹ھ ہجری مین ہوئی شعرا وعلما نے تاریخین کہی ہین
آرامگاہ دہلی ہے پہلوی پدر بزرگوار مین آرام فرمایا انکا خاندان خاندان علوم حدیث وفقہ حنفی کا ہے خدمت
اس علم شریف کی جیسی کہ اس اہل بیت سے وجود مین آئی ویسی اس ملک مین اور خاندان سے علوم
ومعہود نہین ہے تخم عمل بالحدیث کا درحقیقت انکے والد نے اس سرزمین مین بویا اور انہون نے
اوسکو برگ وبار بخشا ورنہ بلاد ہند مین سوای فقہ حنفی کے کوئی بہی علم حدیث شریف کا اور اوسکے ساتھہ علم
وعمل مین تمسک کرنا نہین جانتا تہا جزاہ اللہ تعالی عنا خیر الجزا آمین کذا فی اتحاف النبلا راقم حروف عفا
اللہ عنہ وقت ورود دہلی شریف مزارات بابرکات ان حضرات کی زیارت سے مشرف ہوا ہے اس خاندان
عالیشان کا قبرستان دہلی دروازے کے باہر مہندیون مین واقع ہے ایک چبوترہ مسطح پر یہ سب قبور ہین
زمین سے متصل صرف بقدر ایک بالشت کے بلند ہین اول قبر حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کی ہے اونکے
پائین حضرت شاہ عبد القادر رضی اللہ عنہ صاحب موضح قرآن کا مزار شریف ہے آپکی وفات ۱۹۔ رجب روز
چہارشنبہ ۱۲۳۰ھ ہجری کو ہوئی ہے اور حضرت شاہ عبد الرحیم کے برابر شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا مزار ہے

اور اوسکے برابر حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ کی قبر شریف رضی اللہ عنہم +

ترجمہ خط میان سید احمد علی بجنوری متضمن حال پر اختلال انتقال حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ بطور اختصار

مختصر یہ ہے کہ ماہ رجب ۱۲۳۹ ہجری سے طریقہ خوراک حضرت صاحب کا ایسا مقرر ہوا تہا کہ بعد چار دن کے آدہ پاؤ بلکہ قدرے قلیل کہاتے تہے اور تمام رات تپ ہوتی تہی اور ابخرہ سوداویہ چڑہتی تہی آخر رمضان مین سابق سے زیادہ طبیعت بے مزہ ہوئی چنانچہ بست و نہم رمضان المبارک سنہ الیہ کو وقت شام غشی طاری ہوئی ہاتہہ پاؤن سرد ہوگئے ایک عجب قیامت گہر مین برپا ہوگئی اوسکی صبح کو کہ عید کا روز یوم روشنبہ تہا کچہہ افاقہ ہوا موافق معمول کے پہر دن چڑہے نماز عید کی ادا کی تہی کہ مسجد اکبر آبادی مین پہر غشی طاری ہوئی بہر حال گہر تشریف لائے طبیعت بے مزہ رہی روز سہ شنبہ کہ دن درس کا تہا بکمال بیطاقتی منبر پر آرام کرکے تفسیر آیہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم فرماکر بس کیا پہر پہر دن باقی رہے فقیر کو طلب فرماکے کاغذ وصیت نامہ مشتمل بر ہبہ فرش وکتب خاص ذات خود بمولوی محمد اسحق صاحب دام ظلہم ودیگر اموات کا لکہوا کر مہر فقیر کی اوسپر ثبت کرائی من بعد مولوی رشید الدین خانصاحب وغیرہ کو طلب کرکے اونکی مہرین ثبت کرائین اس دن حال بہت متغیر تہا دو تین گہڑی دن باقی رہا تہا کہ اجازت نامہ کتب احادیث مہری خاص اس فقیر کو عنایت فرمایا طعام بالکلیہ موقوف ہوا روز چہارشنبہ کو اطبا نے جمع ہوکر ایک نسخہ تجویز کیا اوسکو تناول فرمایا پہر دن چڑہے نماز اشراق ادا کی بعدہ اجابت ہوئی بعینہ دوا نکلی معلوم ہوا کہ قوت ماسکہ زائل ہوگئی اوس دن کی شام کو بہت لوگ مرید ہوئے روز پنجشنبہ کو حالت متغیر ہوگئی جمعے کے دن چاہا کہ موافق معمول کے مدرسہ مین آئین نہ آسکے درس موقوف ہوا مگر زیارت ان سب کو میسر ہوئی وقت شام کے تفسیر مدارک وتفسیر حمانی سُنی بعدہ جو کچہہ نقدی تہی اوسکو برادر زادون اور ذوی الارحام حاضر وغائب کو تقسیم فرمایا قصہ مختصر یہ ہے کہ شنبہ کو سکوت طاری ہوا اور نبض مختل ہوگئی مگر اوقات نماز پنجگانہ مین اشارہ سے نماز پڑہتے تہے اور سقوط قوت غریزی کا آنًا فآنًا ہوتا تہا روز شنبہ کو قریب دوپہر کے قرآن مجید طلب فرماکے مولانا محمد اسحق صاحب سے سورۂ ق ایک رکوع تک

شئی بعدہ فرمایا کہ قالت الاعراب آمنا سے کہ ابتدا درس کی ہوگی پڑہو بعد شام کے غلام حسین نامی ایک شخص
مرید ہوا آواز مفہوم ہوئی نماز عشا کی پڑہی چار گہڑی رات باقی رہی تہی کہ اضطراب لاحق ہوا دونکیے دائین
بائین ہلاتے تہے آرام نہین تہا برخلاف عادت کے کپڑے سوای ازار کے بدن سے اوتار ڈالے تہے بعد
نماز فجر کے ساتوین ماہ شوال روز یکشنبہ سنہ ۱۲۳۹ ہجری داعی اجل کو لبیک اجابت فرمائی اور اس دار
فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون سب شہر پر ایک ایسی حالت
واقع ہوئی کہ بیان مین نہین آتی ہے انتہے رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ متقلبہ ومثواہ آمین وصلی اللہ
علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ بارک وسلم الی یوم الدین آمین بالفعل ایک سالہ کمالات عزیزی نام
مصنفہ سنہ ۱۲۸۹ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری مؤلفہ مبارک علی خان ولد نواب فرحت اندیش خان نبیرہ نواب
خیر اندیش خان رئیس میرٹھہ خاکسار کی نظر سے گزرا دیکہا تو اوسمین ۵۳ حال لکھے ہین وہ سب گویا حضرت
صاحب کی کرامات ہین ۲۵ کرامت جو اس مقام کے مناسب ہے یہ ہے کہ جب حضرت مولانا صاحب کا اس
جہان فانی سے انتقال ہوا ہے کچہہ کہانا نہین کہایا تہا اور مرض کی شدت تہی وعظ کا دن آیا حضرت نے
فرمایا مجھکو پکڑے رہو جب مین بیان کرنے لگون تب چہوڑ دیجیو ویسا ہی کیا پہر بدستور وعظ فرمانے لگے ہزارون آدمی
جمع ہوتے تہے اور جسقدر آواز اشخاص قریب کی کان مین پہونچتی تہی اوسی قدر اشخاص بعید کے کانمین پہونچتی
تہی جو عالم فاضل سمجہتا تہا اوسیقدر جاہل سمجہتا تہا راقم نے ایک مرتبہ بچشم خود دیکہا کہ دو دو کاندار زیور فروش آپس
مین کہنے لگے کہ بہائی میرا جانا وعظ مین نہین ہوا تو گیا تہا کیا بیان فرمایا تہا اوسنے کل حال مفصل بیان
کیا بعد اسکے وعظ آیۂ شریفہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کا فرمایا اور اوسکے
مطابق نقدی واسباب سب تقسیم فرمایا بعد اسکے کچہہ اشعار عربی کے پڑہے اور کچہہ فارسی کے اور یہ
شعر مشہور من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل * آپ نے فرمایا من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل
اور بہت شعر ایسے کہ ایک مصرع مصنف کا اور دوسرا اپنا پڑہا کئی پہر آپنے فرمایا کہ کفن میرا اسی کپڑے
کا ہو جو مین پہنتا ہون کرتا آپ کا ادہوتر کا اور گاڑہے کا پایجامہ ہوتا تہا اور فرمایا کہ نماز جنازے کی باہر شہر کے
ہو اور بادشاہ میرے جنازے پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ۵۵ دفعہ نماز جنازہ کی ہوئی جوق جوق

لوگ آتے تھے اور پڑہتے تھے اسی کتاب مین لکھا ہے کہ ایک شخص دہلی مین وارد ہو کر لب دریای جمن ٹھیرے
اور بولتے نہ تھے حضرت مولانا صاحب تشریف لیگئے اوس شخص نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اس
طور پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے آپس مین بہت محبت رکھتے تھے اور بہت ملکون کی سیر کی ایک دفعہ دوست
میرا بیمار ہو گیا اور قضا کی جب ہم اونکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر مین تہا
وہ نکال کر قبر مین رکہدیا اور وہین بہول گیا بعدہ آدمی جب چلے آئے تو مجہکو وہ کٹار یاد آیا اور بڑا
افسوس اوسکا ہوا رات کے وقت مینے جاکر قبر کہودی تو دیکہا کٹار بدستور رکہا ہے لیکن وہ مردہ قبر
مین نہین ہے حیران ہوا ایک کہڑکی نظر آئی اندر گیا دیکہا کہ ایک باغ ہے اور وہ شخص دوست میرے
وہان بیٹہے ہین اور کلام مجید پڑہتے ہین وہ مجہکو دیکہکر بہت خوش ہوئے پہر اونہون نے کہا کہ تم
باغ کی سیر کرو مین سیر کرنے لگا پہر بیرون باغ بفاصلۂ بعید دیکہا کہ بہت بڑے کڑہاؤ چڑہے ہین ۔
اور لوگون کو پکڑ کر اونمین ڈالتے ہین ایک شخص نے میرا ہاتہہ زور سے پکڑا کہ اتبک اوسکی انگلیون کے
نشان موجود ہین اور کہا تو نے مجہسے فلان چیز چار پیسے کو مول لی تہی وہ میرے دے مینے کہا میرے
پاس پیسے نہین ہین یہ کٹار پانسو روپیہ کا ہے یہ تو لے لے اوسنے جواب دیا کہ اسکو مین کیا کرونگا غرضکہ
بہت بحث رہی اس عرصے مین وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہان آپہونچے اونہون نے
کہا کہ یہ مرے نہین ہین زندہ ہین میری ملاقات کو آگئے ہین بڑی مشکل سے اونہون نے چہڑایا
حب سے مین چار پیسے مانگتا ہون اور وحشت مزاج پر آگئی ہے حضرت نے پانی دم کرکے اونکو پلایا وہ وحشت
اونکی دور ہو گئی پہر اونکو اپنے ساتہہ لے آئے وہ شخص تا مدت عمر خدمت مین حاضر رہے **حکایت**
ایک لونڈی حضرت مولانا صاحب کی حالت نزع مین آیۂ شریفہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پڑہنے
لگی حاضرین کو تعجب ہوا اور اس کنیز سے اس آیہ کے پڑہنے کا باعث پوچہا اوسنے ہاتہہ اوٹہا کر بتایا کہ مجہکو
یہ دو آدمی پڑہاتے ہین مولانا صاحب کو اس بات کی اطلاع کی آپنے فرمایا کہ اس کنیز سے کہو کہ ان پڑہانیوالون
سے جو واقع مین فرشتے ہین دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث سے خداوند تعالی نے اسکو بہشت عطا
فرمائی چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا یہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہو کر آیا تہا

تو نے اوسکو آگ پر گرم کیا اوسمین سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک روغن زرد کو واپس دیا اور خود
تصرف نہین کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالی کو پسند آئی اور اوسکے عوض مین بہشت عطا فرمائی **لطیفہ**
ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتین مرتی ہین اونکے جنازے کی نماز پڑھنی درست
ہے یا نہین حضرت نے فرمایا جو کہ مرد اونکے آشنا ہین اونکی بھی نماز پڑھتے ہو یا نہین کہا کہ ہان پڑھتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ تو اونکے بھی جنازے کی نماز پڑھو اس کتاب کے مصنف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
مرید ہین حضرت مولانا اسحق صاحب رضی اللہ عنہ بعد آپکے جانشین ہوئے درس تدریس علوم حقہ مین مصروف
رہے بعد کو مع مولوی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے تا وفات اوقات شریف کو تدریس
تفسیر و حدیث و فقہ مین مصروف رکھا خاکسار جسوقت بتقریب حج ۱۲۶۹ ہجری مین مکہ معظمہ مین پہونچا تو
حضرت مولانا مولوی یعقوب صاحب رحمہ اللہ کی زیارت با سعادت سے مشرف ہوا عجیب با برکت تھے
اونکی تقریر دلکش اب تک سمع قلب مین جاگیر ہے زمانہ اقامت مکہ معظمہ مین بارہا اونکی زیارت سے فیضیاب
ہوا رضی اللہ عنہ علمای ہند کی سند حدیث شریف کی حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ تک منتہی
ہوتی ہے سب علما آپ ہی کے خوشہ چین ہین آپکے داماد و شاگرد رشید مولانا محمد عبد القیوم صاحب
رحمہ اللہ تعالی خلف الصدق مولانا مولوی محمد عبد الحی صاحب صدیقی رحمہ اللہ تعالی مع اپنے اہل و عیال
کے بھوپال مین مقیم رہے ایک مدت تک عہدۂ افتا کو زینت بخشی بعد کو ترک کردیا اور اپنے خانہ فیض
آشیانہ مین جادۂ استقامت و سداد پر قائم دائم رہے اوقات شریف کو علم تفسیر و حدیث و فقہ کی تدریس
و تعلیم سے معمور کیا یہانکے اہالی موالی رئیس و مرؤس سب اونکی صلاح و علم و فضل کے قائل و معتقد تھے
خوش اخلاق خوش وضع بے تکلف حسن المحاضرہ تھے تمام دن حدیث شریف کے درس مین گزرتا ذکر فکر کا
شغل رہتا ستر حال کو بہت پسند رکہتے تھے وفات سے کئی ماہ پہلے خاکسار نے ترجمہ موضح قرآن اونپر پڑھا
اور آٹھ دس پارے تفسیر جلالین کے سنائے سند عطا فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہے اور بیعت سے بھی
مشرف فرمایا بعدہ وطن کا قصد فرمایا بھوپال سے روانہ ہوکر بنارس پہونچے وہان کچھ اقامت فرما کے وطن
روانہ ہوئے سندیلہ تک پہونچے ارادہ تھا کہ حضرت مولانا مولوی فضل الرحمن صاحب دام ظلہم کی زیارت سے مشرف ہون

مگر بواسیر کی شدت ہوئی پہونچ نہ سکے وہان سے بخط مستقیم وطن پہونچے مرض مین زیادتی ہوئی آخر کو سنہ ۱۲۹۹

ہجری کو انتقال ہوا اپنے وطن مین مدفون ہوئے اور یہی اونکی خواہش دلی تہی اللہ سبحانہ نے اونکی تمنا

پوری کی چونکہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت قلبی تہی اور اکثر اتباع نبوی مرکوز خاطر رہتا

تہا اسلئے عجیب حسن اتفاق ہوا کہ سال وفات مین دو بار قرآن شریف کا دور فرمایا اور آپکے انتقال کے

بعد ہی صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کا انتقال ہوا حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دام فیضہم شاگرد رشید

حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہین ساری کتب حدیث اونہین سے پڑہی جسوقت

خاکسار شرف ملازمت و بیعت سے مشرف ہوا تو درخواست اجازت حدیث شریف کی کی فرمایا کہ مجہے زبانی

اجازت ہے مین بہی زبانی اجازت دیتا ہون پڑہو پڑہاؤ والحمد للہ علی ذلک حضرت مولانا صاحب مرحوم کے

دو صاحبزادے تہے اور ایک صاحبزادی اول بعد انتقال اونکے صاحبزادی صاحبہ کا انتقال ہوا من بعد

میان ابراہیم صاحب مرحوم فرزند خرد کا انتقال ہوا مولوی یوسف صاحب ولد اکبر موجود ہین مگر ایک مدت سے مرض

سخت مین گرفتار ہین اللہ جلشانہ شفای عاجل عنایت فرمائے یہ بہی مثل اپنے والد ماجد مرحوم کے درس

حدیث شریف مین مشغول رہتے ہین نہایت صالح و متدین ہین اللہ تعالیٰ انکی عمر مین برکت دے آمین

ذکر بعض مسائل متعلقہ برزخ جو کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ سے منقول ہین

مسئلہ شعور اموات بعد موت چہ میفرمایند علمای دین اندرین معنی کہ انسان رابعد موت ادراک

وشعور باقی می ماند چنانکہ زائر قبور خود را شناسد و سلام و کلام شان شنود یا نہ **جواب** انسان را بعد از موت

شعور و ادراک باقی می ماند و برین معنی شرع شریف و قواعد فلسفی اجماع دارند اما شرع شریف پس عذاب القبر

وتنعیم القبر بتواتر ثابت است و تفصیل آن دفتری طویل میخواہد در کتاب شرح الصدور فی احوال القبور

تصنیف شیخ جلال الدین سیوطی و دیگر کتب حدیث باید دید و اثبات عذاب القبر در کتب کلامیہ از مباحث عمدہ

ست حتی کہ بعض اہل کلام منکر آنرا تکفیر کردہ اند و عذاب و تنعیم بغیر ادراک و شعور نمی تواند شد و نیز در احادیث

صحیحہ مشہورہ درباب زیارت قبور و سلام بر موتی و ہم کلامی با آنہا کہ انتم سلفنا و نحن بالاثر و انا

انشاء الله بکم لاحقون ثابت و در بخاری و مسلم موجودست که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم با کفار مکه که در بدر کشته شده بودند خطاب فرمودند هل وجدتم ما وعد ربکم حقا مردم عرض کردند که یا رسول الله ما تکلم من اجساد لیس فیها ارواح فرمودند که ما انتم باسمع منهم ولکنهم لا یجیبون و در قرآن مجید ثابت ست و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما آتاهم الله من فضله بلکه از احوال پس ماندگان هم خوشوقتی و استبشار ثابت ست ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم لا خوف علیهم و لا هم یحزنون بالجمله انکار شعور و ادراک اموات اگر کفر نباشد در الحاد بودن او شبهه نیست و اما قواعد فلسفی پس بقاء روح بعد از مفارقت بدن و بقای شعور و ادراک او و لذات روحانی و آلام روحانی مجمع علیه فلاسفه است الا جالینوس و لهذا او را در فلاسفه نشمرده اند و ظاهر است که بدن دائما در تحلل ست و روح در شعور و ادراک دائما در ترقی پس مفارقت بدن در سلب ادراک و شعور او چه قسم تاثیر تواند کرد

سوال اگر ادراک و شعور می ماند بقدر حیات می ماند یا زیاده کم می شود **جواب** ادراک و شعور اهل قبور بعد از موت در بعضی امور زیاده می شود و بعضی کم در انچه تعلق با مور عینیه دارد ادراک آنها زیاده ست و در انچه متعلق با مور دنیویه باشد ادراک اینها کم و سببش آنست که التفات و توجه ایشان در امور عینیه زیاده ست و از امور دنیویه التفات و توجه کم باین جهت تفاوت واقع می شود والا اصل ادراک و شعور یکسان ست بلکه اگر تامل کرده شود در دنیا نیز بسبب توجه و التفات زیادتی و کمی در شعور و ادراک واقع می شود چنانچه دقائق علمیه را وکلای دربار بسیار کم می فهمند و لذائذ طعام و محاسن ساز و کیفیت نغمات و اوتار را امیرزادها خوب ادراک میکنند و علماء و فضلا در ادراک این چیزها بسیار قاصر اند و اینهمه بسبب قلت توجه و التفات است و کثرت آن

بیان منام مخالف ظاهر شریعت غراء سوال

حکایت طاهر قمی با برهان شاه که دعوت بمذهب امامیه نموده بود و شفا الیه او را امعین باختیار مذهب ائمه اثنا عشر ساخته باز رویای بادشاه جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم را او فرمودن آنجناب که فرزند تو

شفا یافت و گفتهٔ طاہر عمل کن از تاریخ فرشتہ منقول فرمودہ بودند و توجیہ آن بر مذہب اہل سنت استدعا نمودہ
جواب اوّل مہربان من این سوال و اشکال چند بار پیش فقیر آمدہ و در جواب آن تحریرات چند واقع شدہ
کہ اینوقت نہ در حافظۂ فقیر ست و نہ منقول پیش فقیر ماندہ لیکن الحال آنچہ در حل این اشکال کفایت میکنید
بلکہ ازین نوع اشکال چند واقعۂ مشہورہ زائل گردد بتحریر می آید و قبل از حل این اشکال مقدمۂ ممہدہ را
در ذہن محفوظ باید داشت بعد ازان بحل اشکال متوجہ باید شد **مقدمۂ ممہدہ** این ست کہ اسباب العلم
عندنا ثلاثۃ الحواس السلیمۃ والخبر الصادق والعقل والالہام لیس من اسباب العلم
بصحۃ الشئ عندنا ہکذا فی العقائد النسفیۃ وشرحہا وقال الفقہاء ادلۃ الشرع اربعۃ
الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس بالجملہ الہام وکشف و رؤیا کہ ازین ہر دو اضعف ست نہ دلیل احکام
شرعیہ می تواند شد و نہ دلیل امور واقعیہ بلکہ الہام وکشف و رؤیا ہرگاہ کہ معارض یکی ازین دلائل واقع شود آنرا
رد باید نمود و رجوع بہمین دلائل ہفتگانہ باید نمود زیراکہ در الہام وکشف و رؤیا احتمال غلط فہمی رائی و ناقل موجود
است و تدارک آن بسبب تنہائی رائی و ناقل مفقود و در دلائل ہفت گانہ مذکورہ احتمال غلط فہمی ضعیف است
و تدارک آن بسبب کثرت متاملین و محققین و غور کنندگان بوجہ احسن می تواند شد و بنا بر ہمین قاعدہ شیخ
عزالدین بن عبد السلام مقدسی کہ از مشاہیر علمای شافعیہ است و مصنف قواعد کبریٰ و دیگر تصانیف
مفیدہ اند **حکایت** ہرگاہ شخصی را شنیدند کہ می گفت کہ من در کار خیر دختران خود سراسیمہ بودم جناب
رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را بخواب دیدم فرمودند کہ در فلان موضع گنجی مدفون ست کافتہ برون آر و
خمس ازان رکاز ادا مکن بلکہ تمام و کمال آن گنج را خود متصرف شو فرمودند کہ این شخص را باید کہ خمس ادا نماید
زیراکہ در فی الرکاز الخمس حدیث صحیح مشہور ست کہ راویان آن در حالت بیداری و کمال حواس شنیدہ
نقل نمودہ اند و این شخص در حالت منام کہ سراسر غفلت و مظنۂ غلط فہمی ست این را شنیدہ و نقل نمودہ
محل اعتماد نیست و نیز شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ در بعض رسائل خود نوشتہ اند کہ **حکایت** در سنہ
فلان در مکہ و مدینہ استفسار وارد شد صورتش آنکہ شخصی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را بخواب
دید کہ می فرمایند کہ اشرب الخمر حالا او را چہ می باید کرد شراب بنوشد یا ننوشد علمای بخارا قاطبۃ ہمین جواب

نوشتند که در حرمت خمر نصوص قطعیه وارد اند واین خبر آحاد در حالت غفلت منام ست ومظنهٔ غلط فهمی پس روا
نیست که برین عمل نماید بلکه ظاهر اینست که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم لاتشرب الخمر فرموده باشند این
کس اشرب الخمر شنیده وفهمیده بدلیل آنکه **حکایت** حضرت ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها
چون شنیدند که عبدالله بن عمر رضی الله عنهما روایت می کنند که ان المیت یعذب ببکاء اهله علیه یعنی مرده
را بسبب گریهٔ اهل وعشائر خودش در قبر عذاب می شود فرمودند که رحم الله اباعبدالرحمن یعنی عبدالله
بن عمر را که او دروغ نه گفته است برآن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم لیکن غلط فهمیده است آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم بر یهودیه می گذشتند که کسان او بر وی می گریستند فرمودند این یهودیه را عذاب می شود وکسان
او بر وگریه می کنند از مجرد مقارنت بسبب فهمیدن نوعی از غلط فهمی ست وعلی هذا القیاس رواة حدیث را
در شنیدن وفهمیدن غلطی واقع شده لیکن هرگاه احادیث مشهور از طرق متعدده وارد می شوند تدارک غلطی زود
تر می شود بخلاف حالت منام که در شنیدن حدیث منامی تنها یک کس می باشد واو هم مخمور نشاء خواب کیست
که غلط فهمی او را تدارک کند چون این مقدمه ممهد شد پس می گوییم که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم برهان شاه
را همین فرموده باشند که فرزند تو شفا یافت ومطلب تو حاصل شده وبر گفته ظاهر عمل مکن واین شخص یعنی برهان
شاه چون گفته ظاهر را در مخیله مملو داشت بمجرد شنیدن این لفظ توهم کرد که شاید امر می کنند حالانکه ایشان نهی
می فرمودند این ست جواب تحقیقی **حکایت** وبعضی علما ازین حکایت جواب دیگر داده اند که چندان پسند
فقیر نیست اگرچه راه بدیهی دارد واین هم محتاج تمهید مقدمه الیست وآن مقدمه این ست که رویت جناب
رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم البته واقعی وحق می باشد لیکن گاهی شیطانی وجنی آواز خود را بآواز آنجناب
شبیه ساخته وحکایت کرده چیزی می گوید واین می پندارد که شاید آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم گفته باشند
حالانکه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم هیچ نه فرموده ند دلیلش آنکه حضرت صلی الله علیه وآله وسلم سورهٔ والنجم
می خواندند چون باین آیت رسیدند افرایتم اللات والعزی ومنات الثالثة الاخری شیطان آواز خود
بآواز آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم شبیه ساخته وحکایت نغمهٔ آن جناب نموده این عبارت بخواند تلک الغرانیق
العلی ومنها الشفاعة ترتجی مشرکین از شنیدن این آواز خوش شدند ومومنین غمگین وملول گشتند

جواب دوم حکایت برهان شاه

این آیت نازل شد وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فی سورة الحج پس چون حکایت تمنیهٔ آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در بیداری بوقوع آمده باشد در خواب برای اغوای برهان شاه اگر این قسم اراده کرده باشد چه تعجب باشد +

جواب سوم جواب حضرت مولانا عبد القادر صاحب قدس سره

آنکه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در منام همین قدر فرموده اند که بگفته طاهر عمل کن و نه فرموده اند که بمرضی طاهر عمل کن یا آنچه او تجویز کند بجا آر و طاهر در وقت تعلیق نذر همین گفته بود که مذهب دوازده امام را اختیار کن و بلاشبه مذهب دوازده امام باجماع اهل سنت حق ست و روش ایشان در سلوک و عبادت مقبول جمیع طوائف اهل سنت ست بلکه استناد اکثر طرق صوفیه بایشان ست پس مذهب دوازده امام اشاره بسلوک طرق صوفیه شد نورانیت باطن را با عبادت ظاهر جمع میکند و آنچه طاهر مقصود و مراد داشت یا آینده آنچه بگوید و تجویز نماید داخل امر جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم نشد **جواب چهارم** آنکه این یک خواب علی تقدیر صحته و عدم الغلط فی السماع والفهم دلالت بر حقیت مذهب امامیه میکند و منامات بیشمار و الهامات و کشوف بسیار از جماعهٔ کثیره اولیای اهل سنت که در کشف الهی و کشف کونی ید طولی دارند هزاران بار صدق منامات و کشوف آنها بتجربه رسیده گواهی ناطق بر بطلان آن مذهب می دهند اگر آنهمه منامات و کشوف را ترجیح برین یک خواب کذائی ندهیم تعارض نمود البته حاصل خواهد شد والدلیلان اذا تعارضا تساقطا وعند ذلك یجب الرجوع الی الدلائل الاخر من الکتاب والسنة والاجماع والاخبار الصادقة والعقل وبه یتم المقصود

جواب پنجم از مولانا رفیع الدین صاحب رحمه الله تعالی

تحقیق آن ست که در حدیث شریف وارد شده ست من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بصورتی و نفرموده اند که الشیطان لا یسمی باسمی و نه فرموده اند لا یدعی منصب نبوتی ولهذا البعض محققان تخصیص کرده اند که بآن صورت که در مدینهٔ منوره مدفون ست و بعضی تعمیم کرده اند بجمیع صورتها که در وقت نبوت بوده اند و بعضی تعمیم کرده اند بجمیع صورتها که در تمام حین حیات بوده اند مرجح

ومقدوح داشته اند قول کسی راکه در هر صورتے از نیک و بد رویت واقع شود چه گونه مرجوح و مقدوح نباشد
حالانکه می بینیم در جهان بسیار کسان را از غاویان و مغویان که مسمی باین اسم مبارک اند در هر مذهب و بسا
کس ادعای نبوت می کنند پس چه تعجب که شیطان خود را یکی از غاویان وانماید وابهام دعوی نبوت کند ولهذا
احتجاج بهمان افعال واقوال است که از زبان ثقات از صحت حیات مروی گشته پس شیطان بقرائن دریافته بود
که این بیمار را بحران تام بدیست و فی الفور شفا حاصل خواهد شد وقت را غنیمت شمرده برهان شاه را اغوا
نموده وچون برهان شاه ازین نکته واقف نبود تحقیق صورت و شباهت ناکرده در دام او افتاد حالانکه از
صحابهٔ کرام مثل عبد الله بن عباس و غیره رضی الله عنهم مروی ست که هرگاه کسی پیش ایشان دیدار جمال
باکمال آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم در خواب نقل میکرد ایشان از و تحقیق صورت می کردند پس جهالت
برهان شاه و بی خبری او مُعَد دست درازی شیطان گشت و او را از راه برد برین خواب او هیچ اعتماد نیست
انتهی **فائده** ملفوظات حضرت مخدوم جهانیان رضی الله مین لکھا ہے یاری از اصحاب ناوت پرسید اگر رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم را در خواب بیند شیطانی نبود جواب فرمود آری درین باب حدیث صحاح ست
قوله علیه السّلام من رأنی فقد رأی الحق فان الشیطان لا یتمثل بصورتی والمراد من الحق
ضد الباطل یعنی پیغامبر گفت هرکه مرا در خواب بیند قدبرای تحقیق ست پس بدرستیکه تحقیق راست مرا
دیده باشد بدرستی که شیطان مثل وصورت من نتواند ولیکن از محدثان آن طرف سماع دارم که هرگز در
هندوستان نه شنیده بودم شیطان صورت دیگر تواند شد و بگوید من پیغامبرم ولیکن مثل حلیهٔ رسول
نتواند هرگز پس واجب ست که حلیهٔ رسول نگاه دارد و یاد گیرد تا راست و دروغ معلوم گردد واگر یک نوع
از حلیه نباشد رسول نباشد که شیطان راهزن قدیم ست پس این فقیر و یاران اعلی را فرمودند برادران
بگیرید تقریر کردم انتهی کاتب الحروف عفا الله عنه گذارش پرداز ہے کہ اسی لئے حضرت مخدوم رضی الله
عنه کی اولاد امجاد مین سے ایک سید عالی النسب والاحسب یعنی حسن بن حسن حضرت توفیق دام ظله نے
ایک رسالۂ نفیس **بلوغ العلی بمعرفة الحلی** نام حلیهٔ حلیهٔ حضور صلی الله علیه وآله وسلم وخلفاء اربعه
وبقیهٔ عشرهٔ مبشره رضی الله عنهم مین بزبان اردو تالیف فرمایا ہے کہ حلیهٔ مبارکہ ہر مرد وزن وخرد وبزرگ

کے ذہن مین رہے تا کہ وقت رویت کے کسی طرحکا اشتباہ نہو جزاہ اللہ خیر الجزاء آمین **سوال** تعین و تقرر یک روز بعد سالے بنا بر زیارت قبور بزرگان جائزست یا نہ **جواب** رفتن بر قبور بعد سالی یک روز معین کردہ سہ صورت ست **اول** آنکہ یک روز معین نمودہ یک شخص یا دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر بر قبور محض بنا بر زیارت و استغفار بروند این قدر از روی روایات ثابت ست در تفسیر در منثور نقل نمودہ کہ ہر سر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بر مقابر میرفتند و دعا برای مغفرت اہل قبور می نمودند این قدر ثابت و مستحب ست **دوم** بہیئت اجتماعیہ مردمان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی و یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضران نمایند این قسم معمول در زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و خلفای راشدین نبود اگر کسی این طور بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیا و اموات را حاصل می شود **سوم** آنکہ طور جمع شدن بر قبور این ست کہ مردمان یک روز معین نمودہ و لباسہای نفیس فاخر پوشیدہ مثل روز عید شادمان شدہ بر قبور جمع می شوند و رقص و مزامیر و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود برای قبور و طواف کردن قبور می نمایند این قسم حرام و ممنوع ست بلکہ بحد کفر می رسند و ہمین ست محمل این ہر دو حدیث و لا تجعلوا قبری عیدا چنانچہ در مشکوٰۃ شریف موجود ست و اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد این ہم در مشکوٰۃ ست **سوال** اقرار غلامی بنسبت بہ بزرگان و خواجگان کہ نہ بزر خریدہ اند کردن جائزست یا نہ **جواب** لفظ غلام بدو معنی استعمال می کنند یکی بمعنی مملوک زر خرید و دویم بمعنی خادم نسبت کردن بمالک بمعنی اول ست و نسبت بہ بزرگان بمعنی اول دروغ ست کہ بزرگان این کس را ہرگز نہ خریدہ اند و بمعنی دوم می توان گفت لیکن چون لفظ موہم باشد اہل اسلام را این قسم الفاظ استعمال کردن نشاید زیرا کہ شرک چنانچہ در عبادت و قدرت می شود ہمین قسم شرک در تسمیہ ہم می شود و این قسم نام نہادن شرک در تسمیہ است ازین ہم احتراز لازم است چنانچہ در ترجمہ قرآن مسمی بفتح الرحمن در تحت آیت فلما آتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاھما فتعالی اللہ عما یشرکون مذکورست کہ ازینجا دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعی ست از شرک چنانکہ

اہل زمان ما غلام فلان و عبد فلان نام می نہند واللہ اعلم انتہی

فصل ترجمہ حضرت توفیق ابوالوفا دام مجدہ صاحب ثمار التنکیت و اتحاف النبلاء

وتاج مکلل وغیرہ مولفات نبیلہ ومصنفات جلیلہ

ولادت باسعادت آپ کی انیسوین جمادی الاولی روز یکشنبہ ۱۲۴۸ہجری کو بلدۂ بالنس بریلی مین واقع
ہوئی آپ اولاد مین حضرت مخدوم سید جلال بخاری رضی اللہ عنہ کے ہین کتاب فرع نامی مین نسب نامہ
آپکا مضبوط ہے اور ہنوز عشیرہ آپکا وطن مالوف مین بسادات بخاری معروف ہے پانچ برس کی عمر ہوئی
تھی کہ والد ماجد نے انتقال فرمایا سایہ پدر بزرگوار اوٹھا گر دیتیمی بیٹھی بزرگون مربیون مین سے سوا والدۂ
مہربان کے اور کوئی سرپرست وخبر گیر نرہا اونہون نے بمقتضای شفقت درونی کنارِ عطوفت مین
پرورش کی مکتب مین بٹھایا چند حرف بی پروائی سے کریما ومامقیمان کے پڑہے اور اوقات عمر عزیز کی
نا طائل گذری جب زمانہ شعور کا آیا تو گہر مین کوئی اسباب دنیا کا سوای کتب خانۂ دینی متروکہ والد مرحوم
کے اور کچہہ نہ دیکہا دلبستگی خاطر اوسی کے بست وکشاد مین منحصر تہی یہانتک کہ کتاب کے تماشے مین عبارات
کے ساتہہ آشنائی پیدا ہوئی فہم خطاب کی قدرت میسر آئی اسی وجہ سے علم کی طرف میل ہوا اور طبیعت
متقاضی ہوئی تو اوائل مختصرات فنون مثل میزان ومنشعب تصریف زبدہ تہذیب المنطق اور اوسکی شرح
اور مختصر معانی وغیرہ بدفعات اوقات مختلفہ مین برادر بزرگ اعیانی مولانا سید احمد حسن عرشی رحمہ اللہ سے
پڑہی اور ہدایۃ النحو وشرح ملا والیساغوجی وقطبی بامیر اور لوگون سے اخذ کی بعد اسکے داعیہ سفر ورحلت
پیدا ہوا چند سال نواح وطن مین مثل کانپور وفرخ آباد وغیرہ کے بنام طلب علم لہو ولعب مین بسر ہوئی
آخر کو جذبۂ باطن نے ناگہان دار العلم دہلی کی طرف کہینچا اواخر ۱۲۶۹ مین وہان ورود فرمایا اور صدر الافاضل فی الانس
عز الاماثل مفتی محمد صدر الدین خان بہادر مرحوم صدر الصدور دہلی کے حلقہ مین سعادت اندوز ہوئے
ایک سال آٹہہ ماہ کی مدت مین کتب دانشمندی کو سبقًا سبقًا حاصل کیا اور تحصیل کی سند حاصل فرمائی
کتب متداولۂ علوم رسمیہ جنکو اس مدت مین حاصل کیا یہ ہین مختصر معانی تا آخر عبادات شرح وقایہ معاملات
ہدایہ اوائل توضیح وتلویح اصول فقہ مین سلم مع ملا حسن وحمد اللہ وقاضی مبارک منطق مین میبذی تمام
اور قدری شمس بازغہ اور صدرا تا یعم الاجسام تک اور میر زاہد ملا جلال تا بحث الدلالت اور میر زاہد شرح
مواقف تا بحث الوجود اور میر زاہد رسالہ تا مذہب منصور اور تین چار جزو صحیح بخاری کے سماعًا اور اول تفسیر

بیضاوی کا قراءۃ اور دیوان متنبی نصف اول اور بعض دیوان حماسہ و سبعۂ معلقہ و مقالۂ اول تحریر اقلیدس
و قطبی مع میر و شرح عقائد نسفی تمام و حاشیہ بحر العلوم بر میر زاہد اور مقامات حریری و ہندی کے چند
مقامات شرح مطالع سماعاً اسکے سوا اور کتب ہین اسی اثنا مین بعض کتب و حواشی اپنے دست مبارک
سے لکھے اور بعض رسائل بھی تالیف کئے اِن علوم کی سند کا سلسلہ متصل ایک واسطے سے حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے اور حضرت شاہ صاحب سے اِن کتابون کے مصنفون تک
اوس طریقے پر جو اونکے ثبت مین مرقوم ہے آپکے مشائخ علم حدیث شریف مین متعدد ہین اونکا ذکر حطہ
مین مع نقل اجازات کے فرمایا ہے اور سلسلۃ العسجد مین زیادہ تر تفصیل سے لکھا ہے غرضکہ بعد اکتساب
علوم مذکورہ و حصول مرتبۂ اجازت و روایت کے توفیق الٰہی نے دستگیری فرمائی خدمت علم شریف حدیث
مین مستقیم و متمکن کیا یہ مبارک فن سارے فنون و کمالات پر غالب آیا اور سارے علوم و صناعات سے
جو کہ مایۂ اعتبار و فضیلت ابنای روزگار ہوتے ہین بیگانگی کلی حاصل ہوئی گویا کبھی اونسے آشنائی
ہی نہ تھی اور استعمال معقول سے اشتغال منقول مین مصروف ہو کے اس دولت کو اوس حالت کا
نعم البدل پایا اس علم شریف کی برکات سے ایک یہ ہے کہ دل اسباب دنیا و اہل دنیا سے بلکل افسردہ ہو گیا اور آرائش
و زیبائش ملابس و مآکل و مناکح و مساکن و مراکب و آلودگی محبت زخارف فانیۂ دنیا سے مر گیا اب جو
باقی رہا وہ صرف یہی علم حدیث شریف کی محبت اور ذوق اس علم کی تدریس و تالیف کا ہے بعد ملاحظۂ
دفاتر فقہ و اصول مذاہب اربعہ اور اون حدیثون کی جو کہ اونمین سے ہر گروہ کا متمسک ہے مدد غیبی
و اعانت الٰہی سے روش فقہای محدثین قرار داد خاطر عاطر و سکینۂ باطن شریف ٹھیرے اور اتباع طریقۂ
عصابۂ سنت غرا د نظر فیض اثر مین متجلی بجلوۂ استحسان ہوا بعد اسکے قائد توفیق نے اس طرف
رہنمونی کی کہ کلام نہ کرین مگر اون ابواب دین و ملت مین جو کہ شریعت غرا کی ترویج و تجدید کے باعث اور
حفظ عقائد و احکام سنت کے موجب ہون اور دائرۂ اعتدال و حیطۂ احتیاط سے قدم باہر نہ رکھین اور
اشارات وجودیہ و تاویلات کلامیہ و استحسانات فقہیہ کی طرف جو کہ اصول ثابتہ پر معتمد نہون ہاتھ نہ بڑہائین
کبرای دین کی وصیت آپکے حق مین یہی ہے کہ سنت صحیحہ پر عمل کرین بدع نا مرضیہ سے مجتنب رہین قدم

صدق وحق پر مستقیم ومتمکن ہے نہ ہین تقوی واخلاص کے ساتھ صواب کی پیروی کرین پہر وہ صواب کسی
کے پاس ہو اور کہین ہو اور حقائق ودقائق مین نہ بولین بلکہ خلق کو واسطے علم معاملات کو بیان فرمائین اور جو امور
اونکو معاش سے باز رکہین اونکا رستہ بتائین پس بموجب انہین وصایا کے آپکا طریقہ اکثر احوال مین تالیف
وتصنیف مین بہی نقل ہے ترجمہ عبارات قوم کے اور رجوع ہے طرف کلام ائمہ دین واکابر محدثین کے
جو کہ جامع طریقین ومتفق علیہ فریقین ہین اور اس مقام کے میدان کا صاف پاک کرنا ہے کلام فضول
سے حقیقت مین یہ طریقہ اسلم واکمل ہے اتفاق معنی واعتبار سخن واحتراز مین طغیان زبان وزلت قلم
سے اللہم مگر ضمن بیان مین کوئی بات واسطے شرح مقام ورفع ابہام کے لائی جائے کہ وہ بہی حکم نسل
مین ہوگی اللہ سبحانہ وتعالی سرو آزاد ہمت کو نشو ونمای استقامت کرامت فرمائے اور گل سرسبد توفیق
کو آب ورنگ ثبات مرحمت کرے آپ کی تالیفات چہوٹی بڑی تا زمانہ تالیف اتحاف النبلاء علوم رسمیہ
مین مثل صرف ونحو ومنطق وعروض وعربیت وادب وفقہ وکلام وجدل وتفسیر وحدیث کے مجموع اونکا
تیس کتابون سے زیادہ ہے اور وہ ابتدای طلب علم مین بطور مشق کے تالیف ہوئی تہین لیکن اکثر
اوس جنس سے ہین کہ زمانہ طلب وسیر کتب مین بطریق استفادہ واستفاضہ جمع کی گئین تہین اب
جب عبور وعشور دواوین کثیرہ علمای اسلام ومصنفات ومؤلفات فضلای اعلام پر ہوا جنکا شمار
الوف کو پہونچتا ہے تو سائر مجموعات ہیچ وپوچ نظر انور مین نظر آئے اور اونمین سے کسی ایک کے ساتھ
بہی خاطر عاطر راضی نہوئی کیونکہ وہ ضعیفۃ القوی ظاہیۃ الروی واہیۃ العدد کثیرۃ العدد ہین سواے
چند کتاب کے وہ دونون شرحین درر بہیہ کی عربی وفارسی وشرح بلوغ المرام وانتقاد رجنہ وخطوۃ رسالۂ ذم
کلام واربعین اخبار متواترہ وغیرہ اسی لئے اونمین سے اکثر کو فہرست تالیفات سے خارج فرمادیا حکایت
سرو آزاد مین نقل کیا ہے کہ عماد اصفہانی نے قاضی عبد الرحیم لبنانی کے کلام پر اعتراض کیا قاضی نے
جواب لکہا کہ قد وقع لی شئ وما ادری اوقع لك ام لا وهو ان الانسان لا یکتب شیئا
فی یومہ الا یقول فی غدہ لو غیر هذا لکان احسن ولو ترك ذلك لكان اولی وهذه
عبرة عظیمة وحجة مستقیمة علی استیلاء صفة النقصان علی طبع الانسان انتهی

یہ بات بہت ٹھیک ہے کہ جسقدر ملکات بڑھتے جاتے ہین اوسی قدر اگلا ساختہ پرداختہ تقویم پارینہ نظر آتا جاتا ہے آپ کو ابتدا مین نظم اشعار کی طرف بھی میل تہا کبھی واسطے رفع وحشت کے کچھ موزون فرماتے تھے یہ چند شعر اوسی عالم کے ہین ورنہ اب اس طرف کچھ خیال نہین ہے ؎

یا فتہ تا لذت پیکان ناپروای من	خندہ بر گل می زند زخم جگر فرسای من
لخت دل خالی نہ شد از ریزش اشک مژہ	کاش آید گریہ چون زخم از ہمہ اجزای من
ہمچو آن نرگس کہ سازندش بمینا از نہر	کرد جا چشم کسی اندر دل شیدای من

الی آخر القصیدہ یہ قصیدہ نہایت فصیح و بلیغ مدیح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقع ہوا ہے مخلص اسکا یہ ہے ؎

مرحبا ای نشأہ احمی خستمی پناہ	ریختی آب حیات معنی از لبہا من

اسی طرح بعض قصائد عربیہ نعت مین نظم فرمائے ہین ؎

لسلمة دار بالدخول وحومل	عفا ایھا نسج الجنوب وشمأل

الی آخر قصیدہ اسی طرح ایک پورا دیوان فارسی نفح الطیب نام مدح سنت مین لکہا ہے اور غزلیات ریختہ بھی قریب ایک دیوان کے ہین غرضکہ تینون زبانون کے نثر و نظم مین ید طولی ہے طبیعت ایسی مناسب و موزون واقع ہوئی ہے کہ بسہولت و سرعت ہر سہ زبان مین نثر و نظم نہایت فصیح و بلیغ خوش محاورہ دل فیض منزل سے صادر ہوتی ہے بعد اسکے آخر سنہ ۱۲۸۵ ہجری ستائیسوین شعبان روز شنبہ کو بعد نماز ظہر بہ نیت ادائے فریضہ حج بذوق و شوق تمام و کمال تمام خانہ فیض آشیانہ سے نکلی اور بعد دو نیم ماہ کے مکہ معظمہ مین ورود فرمایا اور یہ شعر پر اثر پڑہا ؎

ابطحاء مکة ھذا الذی	اراہ عیانا وھذا انا

آدہی رات تہی کہ شہر کے باہر سے پا پیادہ ہو کر سر سے قدم بنایا اور لبیک کہتے ہوئے حرم محترم مین پہونچے جمال پر جلال کعبۂ ذو الجلال پر نظر پڑتے ہی زبان صدق ترجمان سے یہ شعر نکلا ؎

ھذہ دارھم وانت محب	فما بقاء الدموع فی الاماق

دست مبارک دعا کے لئے اوٹھایا اور یون کہا اللھم اجعلنی مستجاب الدعوۃ بعدہ اعمال عمرے کے بجالائے صبح تک وہین بسر کی اوس مقام کریم کے غرائب اوقات وحالات سے ایک عجیب وقت وحالت طواف نیم شبی ہے اوسوقت وہان کے درو دیوار پر ایک تجلی خاص وعظمت مخصوص درستی ہے کہ تعبیر اوس سے سوای زبان وقت کے ممکن نہین ہے معنی بے کیف وکم جو ہین سو وہ اوسی گہر کے جمال ہین مدرک ہوتے اور دکہائی دیتے ہین تو پہر جو لوگ کہ صاحب خانہ کے آشنا ہین وہ کیا کچہ مشاہدہ کرتے ہونگے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ اوس درو دیوار مین کیا کچہ عظمت وبرکت وجذب رکہا ہے سفر کے سارے مشاق ومتاعب وتکالیف ایک ہی نظر مین دل سے فراموش ہو جاتی ہین ؎

جمال کعبہ مگر عذر رہروان خواہد	کہ جان خستہ دلان سوخت در بیابانش

اس طواف نیم شبی مین باوجودیکہ عین موسم تہا عجب تنہائی وقت وخلوت میسر آیا کہ ہر پہیری مین استلام حجر ہاتہہ آیا اور جو کچہ دل مین تہا وہ سب کچہ بدون کلفت اغیار کے حاصل ہوا ؎

سن از بوس حجر در کعبہ دل راشاد میکردم	مسی مالیدہ دندان کسی را یاد میکردم
درین دار الامان مشتاق تیغ قاتلی بودم	زبیتابی طواف خانۂ صیاد میکردم

جب دن ترویہ کا آیا تو حج کا احرام باندہکر ادای مناسک واعمال حج مین مشغول ہوئے کل مدت اقامت کی اس بلدۂ طیبہ مین قریب چار ماہ کے تہی سوای نمازہای پنجگانہ واوقات طواف ونوافل کے سارا وقت رات دن کا مطالعہ کتب ائمۂ کبار وکتابت رسائل محدثین ابرار مین گزرتا تہا جب ماہ صفر ۱۲۵۶ ہجری آیا تو مدینۂ منورہ کا سفر مبارک پیش آیا ؎

از مکہ سو مدینہ چون کردم تک	رفتم لوداع قبلۂ انس وملک
مازرکن ومقام وحجر وزمزم یک یک	آواز آمد کہ لیتنی کنت معک

الحمد للہ بعد بیس دن کے مدینۂ طیبہ مین فائز المرام ہوئے اور مشاہدۂ آثار وملاحظۂ انوار نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف حاصل فرمایا اور اپنے حسب حال یہ دو شعر پڑہے ؎

یا عین ان بعد الحبیب ودارہ	ونأت مراحلہ وشط مزارہ

فلقد ظفرت من الزمان بطائل	ان لم تراه فھذه اشاده

بعد پہونچنے اِس بلدۂ مبارکہ کے جو کام کہ اول وجود مین آیا وہ یہی حاضر ہونا مرقد منور مطہر پر باب السلام سے
اور عرض کرنا سلام کا باد پ تمام والتماس مرام بحسن انسجام تہا رباعی

من آیم و مے آورم از بارگہے	پیغام حرم بحسترم بادشہے
مضمون رسالت آنکہ بر ما و شما ست	عفو گنہی شفاعت روسیہے

ایک ہفتہ تک حسب عادت اوس دیارِ فیض آثار کے مزار فائض الانوار کی مجاورت سے سعادت اندوز ہوئے اور دیدۂ و
دل کو نور و سرور بخشا اور بمجبوری ضروری اوس بقعۂ مبارکہ کی مفارقت پر صبر کیا ٥

ضرورت ست وگرنہ خدای می داند	کہ ترک صحبت جانان نہ اختیار من ست

سرزمین مدینۂ منورہ کی ایک رائحۂ خاص و نفحۂ مخصوص ہے کہ اوس جنس کی خوشبو کسی عطر و طیب مین دیکھی
نہین گئی اور اوسکے کوہ و اطلال ایک غریب دلبستگی رکھتے ہین کہ کسی جگہہ اوسکا مشاہدہ نہین ہوا ٥

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا	فما المسك والكافور والمندل الرطب

جب وہان سے بادلِ شمیدہ و خاطرِ اندوہ آرمیدہ معاودت فرمائی تو شہر کے اندر سے عمرے کا احرام باندہا
حسن اتفاقات سے یہ ہے کہ اسوقت بہی ورود مکہ مکرمہ کا آدہی رات کو اتفاق ہوا اور مطاف کو بدستور
سابق اغیار سے خالی پایا باطمینان تمام عمرہ کر کے رات حرم شریف ہی مین بسر فرمائی بعد نیم ماہ کے اوائل
سنہ ۱۲۸۶ ہجری مین ہند کی طرف توجہ فرمائی اور روز شنبہ بارہوین ماہ جمادی الاولی سنہ صدر کو سالم غانم
وطن مین رونق افروز ہوئے ٥

اوقات خوش آن بود کہ با دوست بسر شد	باقی ہمہ بیحاصلی و بیخبری بود

الطف لطائف سے یہ شے ہے کہ وطن سے روانہ ہونا اور بعد ہشت و نیم ماہ کے پہر وطن مین واپس آنا دونون
ایک ہی دن یعنی روز شنبہ کے اتفاق ہوا گویا یہ سفر خیر دن بہر سے زیادہ نہ تہا وہ جو دل فیض منزل مین
تمنا باقی رہی تہے وہ یہی ہے کہ بخلال مختوم احد الحرمین مین واقع ہو خصوصاً مدینۂ طیبہ مین تقبلہا اللہ
تعالی آپنے اکتساب صنعت کتابت و تحریر عبارتِ فارسی و عربی و نثر و نظم مین کسی ایک اوستاد سے تلمذ

نہین فرمایا اور نہ کسی معلم کے روبرو زانوی ادب تہ فرمایا یہ سب کچھہ جو ہے سو صرف توفیق آلہی والہام ایزدی سے ہے کہ محض بفیض عام مبدأ فیاض ان چیزون مین آپ کو برکت وافر نصیب ہوئی ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

آپنے ایک دن مین اوس قدر کتابت فرمائی کہ کاتب سریع السیر چند روز مین اوسکو نہین لکھہ سکتا سفر حج کی آمد و رفت مین جہاز کے اندر مجلدات ضخیم لکھڈالی اور امکنۂ متبرکہ مثل منیٰ و عرفات مین اعمال و مناسک حج سے فارغ ہوکر بہت کچھہ کتابت فرمائی آپ کو مطالعۂ کتب سے سفراً و حضراً الفت جانی اور مشغلۂ علم دین خصوصاً خدمت کتاب و سنت سے اتحاد روحانی ہے فنون حقہ مین تلمذ معنوی احامد و محامد کے ساتھہ مستحکم کیا ہے اور اونکے ساتھہ یک جان و چند قالب کی کیفیت پیدا فرمائی ہے فیوض دینیہ و فتوحات سنیہ جو کہ آپکے پاس ہین وہ سب بطفیل انہین حضرات بابرکات کے ہین پس لبس یہ ایک غریب بات ہے کہ اللہ سبحانہ نے آپکو طبع موزون عطا فرمائی ہے باوجود اسکے کبھی مدح اغنیا مین بطمع زخارف فانی کوئی شعر نظم نہین کیا اسیطرح سی یہ امر بھی ابنای روزگار مین نادر ہے کہ کبھی اپنی عمر بھر مین کسی مخلوق کی منت کے متحمل نہین ہوئے اور نہ دوش ہمت والا نہمت کو کسی کے احسان سے گرانبار فرمایا اور اگر بحالت مجبوری کبھی کسی کے منت پذیر ہوئے کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے تو فوراً وقت اقتدار کے اوسکی مکافات کردی اور باوجود ہزار احتیاج کے کسی سے قرض کے طالب نہوئے اور نہ قرض لیا اور نہ کسی سے کچھہ سوال کیا اور نہ لوگون کے مال پر کبھی طمع کی آنکھہ جمائی خدمت خلق و نفع عباد مین حتی الامکان کسی طرحکا قصور و فتور نہ فرمایا قلم و درم و قدم سے کوتاہی نہین کی غرضکہ آپکے حق مین اللہ جلت عظمتہ و عم نوالہ کے احسانات و انعامات اس قدر ہین کہ زبان قلم و قلم زبان اوسکی شرح و بیان کے لکھنے سے معترف بعجز ہے و ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا اسی لئے ہر وقت آپکا مقولہ یہ شعر ہے ؎

ولو ان لی فی کل منبتِ شعرۃ	لسانا لما استوفیتُ واجب حمدہ

یہ چند حرف جو اس جگہہ لکھے گئے تلخیص مختصر ہے ترجمۂ مرقومہ اتحاف النبلا کی باقی تفصیل نکاح اول و

ثانی کے مع مراتب اعزاز واکرام ومناصب دینوی کے وہ سب اتحاف مین مذکور ہے اور ابقاء المنن بالقاء المحن جملہ سوانح ایام ولیالی کو تا زمان تالیف مذکور جامع وحافل ہے اسکے سوا ترجمہ آپکا اور چند کتب مین تفصیل مسطور ہے اور خود اس خاکسار نے آپ کا ترجمہ بزبان عربی لکھا ہے وہ تفسیر فتح البیان کے اول مین ثبت ہے علاوہ اسکے بعض اہل نثر ونظم نے آپکے مدائح مین کتب مستقل تدوین کئے ہین کسی نے آپ کی سوانح عمری صنعت تاریخ مین تحریر کی ہے آپکو مزید شغف علم قرآن مجید وحدیث شریف وعلم سلوک وادب سے ہے اکثر اوقات تالیف یا مطالعہ کتب مین بسر ہوتی ہے اہل علم واصحاب دل سے محبت قلبی ہے اگرچہ ایسے لوگ اسوقت مین میسر نہین آتے یا کم آتے ہین تسلط علم نے شغل دنیا کو مضمحل کر دیا ہے باوجود غنای ظاہری کے نہ شوق ملبوس ومأکول ومشروب ہے نہ ذوق منکوح ومسکن ومرکوب تمنای حسن خاتمہ ہر دم دامن گیر حال رہتی ہے کہتے تھے کہ مکہ مکرمہ مین پہونچکر یہ دعا کی تھی کہ ای رب تو مجھکو رزق بی سنت خلق دے اور اس صیغۂ ملازمت سے نجات بخش چنانچہ اللہ تعالی نے بعد معاودت کے حرمین شریفین سے اسقدر اور ارزق کیا جو اکثر معاصرین اہل علم کو میسر نہوا شوق سفر حجاز میمنت طراز اکثر دامنگیر رہتا ہے اللہ تعالی توفیق خیر رفیق طریق کرے اور احد الحرمین مین سفر آخرت پیش لائے اور حسن خاتمہ زاد راہ ہو اللہم آمین محبت نبوی وآل واصحاب وعلماء وصلحاء سلف وخلف گویا آپ کی فطرت ہے اور صحبت لایعنی اور کلام اہل دنیا سے نفرت جبلی حاصل ہے اگرچہ باسباب خارجی انفکاک کلی ابناء زمان سے میسر آنا دشوار ہے اور بحمدہ تعالی ریا وسمعہ سے بہی دوری حاصل ہے بلکہ قدح کو مدح اور مدح کو قدح سمجھ رکھا ہے اگر رات دن سامنے آپکے علم دین ومسائل شرع متین واحوال آخرت کا ذکر رہے تو ہرگز وحشت نہین ہوتی اور دنیا واحوال دنیا کے ذکر سے دل گھبراتا ہے اہل دنیا ہر چند بوجہ تمول وکثرت دولت ورفاہیت کے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ ہمارے بنی جنس ہین لاکن درحقیقت یہ دنیا بی طلب نزدیک آپکے آئی ہے کبہی واسطے تحصیل مال کے وہ کوشش وسعی نہین کی جو ابنای زمان کرتے ہین اللہ سبحانہ نے علم واولاد ودولت سے حصۂ کافی بخشا ہے لکن کسی ایک سے ایسا تعلق خاطر نہین ہے کہ اوسکے فقدان سے استقلال ہاتھہ سے جاتا رہے یا ملال لاحق حال ہو وذلك فضل اللہ

یؤتیہ من یشاء اللہ تعالیٰ نے صبر و قناعت و تحمل و عفو و نحوہا کو آپ کی جبلت مین ودیعت رکھا ہے اور
تکبر و بطر و اشر و انتقام وغیرہ سے بچایا ہے حکمت الٰہی کو دیکھنا چاہیے کہ اس جگہہ انکا کوئی دوست نہین ہے
الا من علمہ اللہ تعالیٰ اور سب یہ چاہتے ہین کہ یہان رہنا نہو اور یہ خود بھی فهل الی خروج من سبیل
کہتے ہین مگر نکلنا نہین ہوتا عسی ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم آپ سے پوچھو تو یہی کہتے ہین

کفی حزنا ان لا حیاۃ ھنیئۃ	ولا عمل یرضی بہ اللہ صالح

اسوقت آخرین کہ ہمعنان ساعت کبریٰ ہے تالیف مین نظیر سیوطی رحمہ اللہ کہنا چاہیے اسی تالیف
کی بدولت بہت سے تبعات پیش آئے اور آفات نے ہر طرف سے احاطہ کیا مگر الطاف خفیہ رحمانی چارہ گر رہا
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یہ تالیفات عرب و عجم مین منتشر ہین اور پسند خاطر اہل انصاف و ہنر
علاوہ تالیفات کے مؤلفات علماء سلف و خلف کا بھی بذریعہ الطبع خوب رواج دیا جزاہ اللہ خیرا
اس کام مین چند لک روپیہ بیدریغ صرف کیا اور کتاب نیل الاوطار امام شوکانی رحمہ اللہ اور خلاصہ اسماء
رجال اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مع مقدمہ اور ترغیب ترہیب منذری و نحوہا بصرف مبلغ خطیر طبع
کراکے تقسیم کئے اور ہمیشہ ہمت اشاعت علوم دینیہ مین مصروف رہتی ہے اور تمام عمر کسی شخص کی رد
و قدح مین کوئی تالیف نہین کی اور مناظرہ و جدال و مکابرہ سے علیحدہ رہے کتاب خانہ مین فی الحال
چند ہزار کتب نفیسہ مجتمع ہین از انجملہ بعض کتب ایسی ہین جنپر دستخط سید محمد بن اسمعیل امیر و امام شوکانی و
حافظ ابن حجر عسقلانی کی ہین رحمہم اللہ تعالیٰ کتاب خانہ کی آراستگی جلد و جزدان و الماری وغیرہ سے
لائق قدردانی کے ہے اکثر عمر و اکثر مال اسی شغل مین صرف ہوا ورنہ اہل دولت کو ایسے کامون سے
کیا تعلق ہوتا ہے یہ محض برکت علم و خلوص نیت و حسن طویت کا سبب ہے اللہم زد فزد بالجملہ آپکی تالیفات
عربی و فارسی و اردو تین سو ۳۰۰ سے زیادہ ہین سلسلۃ العسجد اور بعض کتب دیگر کے آخر مین اونکی فہرست
مرقوم ہے چند کتب عربی و فارسی و اردو جو خود آپ کو بہت پسند ہین اونکا ذکر کرتا ہون ۱ تفسیر فتح البیان
فی مقاصد القرآن مطبوع ہند چار مجلد مین اور مطبوعہ مصر دس مجلد مین ۲ نیل المرام فی آیات الاحکام
ایک مجلد ۳ مسک الختام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلان ۴ سراج وہاج شرح مختصر مسلم شریف دو مجلد کلان

عون الباری لحل ادلۃ البخاری شرح مختصر بخاری شریف دو مجلد کلان نزل الابرار یک مجلد حصول المامول من علم الاصول مجلد متوسط مکارم الاخلاق ترجمۂ ریاض الصالحین امام نووی رحمہ اللہ لسان العرفان علم سلوک مین خیرۃ الخیرہ ملفوظات صوفیۂ کرام ترجمۂ طبقات شعرانی رحمہ اللہ تقصار تراجم صوفیۂ کرام ریاض المرتاض علم سلوک مین فتح الخلاق ترجمۂ منن کبری شعرانی رحمہ اللہ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ دلیل الطالب ہدایۃ السائل خظیرۃ القدس ابجد العلوم تاج مکلل حضرات التجلی دین خالص ترجمان القرآن الی غیر ذلک من المؤلفات العظیم الشان والمصنفات الجلی البرھان اللہ سبحانہ ذات برکات کو حوادث دین ودنیا سے محفوظ و مصون رکھے اور عافیت دارین روزی فرماوے اور اپنی مرضیات کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین

ترجمۂ کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

احمد بن علی بن شاہ ولی بن شاہ عالم بن سردار عالم بن نثار اللہ بن عزیز اللہ بن محب اللہ بن شاہ ولی بن شاہ محمد بن سید قمر الدین علی معروف بہ سید چاند مخاطب بمختار الملک رحمہ اللہ انکا نسب حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی طرف بواسطہ شمس الدین اعلی اوستاد حضرت نظام الدین سلطان الاولیا قدس سرہ کے منتہی ہوتا ہے یہ سید چاند سارنگپور بلدۂ قدیم مالوۂ دکن مین متوطن ہوئے انکے اولاد کثیر ہوئی انکی قبر شریف سارنگپور مین ہے انکی اولاد سادات نقویہ کہلاتی ہے ولادت خاکسار کی بائیسوین تاریخ ماہ صفر تقریبا سنہ ۱۲۶۲ ہجری بلدۂ بھوپال مین واقع ہوئی پانچ برس کی عمر تھی کہ والد مرحوم کا انتقال ہوگیا والدہ مرحومہ کے کنار عاطفت مین یتیم رہا والدۂ مرحومہ کے مامون مفتی فضل اللہ صاحب مرحوم نے کمال شفقت وعطوفت فرمائی بمنزلہ اولاد کے تربیت کی جب ہوش آیا تو قرآن شریف شروع کرایا قریب ایک پارۂ عم کے خود پڑہایا پہر کریما و نام حق لطور روان نہایت عطوفت و مہربانی سے پڑہایا پہر آمدنامہ شروع کرایا جب فی الجملہ سمجھ ہوئی تو اور معلمون کے سپرد فرمایا اللہ تعالی اونکو جنت الفردوس عطا فرمائے اگر وہ اوسوقت ایسی شفقت و تربیت نہ فرماتے تو ہرگز حرف آشنائی کی کوئی صورت نہوتی اللہ اونکو جزای خیر دے اللھم ارحمہ کما ربانی صغیرا

اور مفتی صاحب مرحوم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد تھے جنکی ٹیکری بھوپال مین
مشہور ہے یہ بڑے زاہد متقی عالم فاضل صوفی قابل مفتی صاحب مرحوم کی پھوپھی کے فرزند ارجمند تھے
سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین وفات پائی قبر شریف انکی بھوپال سے جانب مغرب ٹیکری پر واقع ہے خاکسار کی
والدہ مرحومہ و نانی دونون مولوی صاحب مرحوم کی مرید تھین غرضکہ جب کچھہ اور سمجھہ آئی تو مولانا مولوی
معز الدین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالی سے قرآن شریف پورا کیا کچھہ انشاء جامی پڑھی مولانا صاحب نے
کمال شفقت سے تعلیم فرمائی پھر مولوی محمد جنید صاحب مرحوم ولد اصغر مفتی صاحب مرحوم نے صرف
کی طرف مصروف فرمایا میزان منشعب صرف میر اور کچھہ نحو میر پڑھائی مسودہ فارسی کی طرز ڈالی تحسین
اسلوب اوسکی اصلاح فرمائی بخشی محمد طاہر صاحب مرحوم نے رقعات قتیل پڑھائی گلستان شروع کرائی چھہ
باب تمام کرائے بغایت شفقت مربیانہ فرمائی پھر انوار سہیلی کی نوبت آئی کچھہ اونسے پڑھی باقی منشی
احمد علی صاحب مرحوم سے پوری کی اور خط نستعلیق و شکست بھی منشی صاحب مرحوم سے حاصل
کیا مفتی محمد رسول صاحب دام ظلہ نے قواعد فارسی پڑھائی یعنی چہار گلزار مخزن الفوائد اور کچھہ رقعات
مادھورام پر مرور کرایا بعد اسکے شرح مائۃ عامل و ضریری مولوی معز الدین احمد صاحب سے پڑھی ہدایت النحو
مع درایہ مولوی عبد الخالق صاحب پنجابی سے پڑھی اور کافیہ مرفوعات تک باقی مولوی جان محمد صاحب
پنجابی سے پورا کیا ترکیب کافیہ مولانا شیخ العلماء سید عبد اللہ صاحب مرحوم سے پڑھی اور شرح ملا و سعدیہ
مولوی شاہ صاحب پشاوری سے اخذ کیا اور کچھہ شرح ملا شیخ العلماء اور مولوی جان محمد صاحب سے
الفیہ مولوی علی عباس صاحب مرحوم چریاکوٹی سے اخذ کیا اوائل رسائل منطق مولوی شاہ صاحب
سے اور قطبی مع میر شیخ العلماء سے مع ملا حسن شرح سلم شاشی و نور الانوار و حسامی اصول مع بعض
توضیح تلویح مولوی جان محمد صاحب مرحوم سے پڑھی اور بعض تفسیر بیضاوی شیخ العلماء سے حاصل
کی تفسیر جلالین کامل مع صحاح ستہ مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم پنجابی شاگرد حضرت مولانا عبد القیوم
صاحب رحمہ اللہ سے پڑھا اور مختصر معانی کامل اور مطول تا بحث ما انا قلت اور بعض مغنی اللبیب
اور میبذی مولوی احمد گل صاحب مرحوم نائب مفتی سے اخذ کی اور شمائل ترمذی کامل اور ابوداود

مع مسندی مولانا شیخ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی سے حاصل کی اور سند صحاح ستہ وغیرہ کی عنایت فرمائی
بعض صدرا اور شرح چغمینی کامل مولانا مولوی مفتی عبدالحق صاحب سلمہ اللہ سے پڑہی اور بعض ملا جلال مولو
عبدالعلی صاحب رامپوری سے پڑہا حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ سے ترجمۂ موضح القرآن
پڑہا اور آٹھ دس پارے تفسیر جلالین کے سنائے بنظر مراحم مربیانہ سند عنایت فرمائی جب ۱۲۷۹ھ ہجری مین
سفر حجاز میمنت طراز پیش آیا تو مکہ معظمہ مین مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر کی خدمت شریف
مین قریب نصف صحیح بخاری مع بعض جامع ترمذی کے سماعت کی حضرت مولانا مولوی یعقوب صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت حاصل ہوئی شیخ جمال مفتی حنفیہ کا درس تفسیر سنا شیخ کمال محدث اوستاد مولوی
محمد صاحب کے درس حدیث شریف مین شرکت نصیب ہوئی شیخ دحلان مرحوم مفتی شافعیہ کی زیارت کی مولانا
نواز ش علی صاحب مرحوم کا درس سنا اور اونکے جنازے مین تا معلے شریک ہوا سید محمد بن ناصر حازمی
رحمہ اللہ تلمیذ امام شوکانی رحمہ اللہ سے باب ابراہیم مین ملاقات ہوئی حدیث رحمت کا سماع کیا اوس مجلس
مین مولوی قاضی محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ اور مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم اور شیخ حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالی اور مولوی محمد صاحب سہارنپوری بہی حاضر تہے بار دگر جب ۱۲۸۷ھ ہجری مین اتفاق سفر
حجاز کا ہوا تو مکہ معظمہ مین شاہ عمر صاحب مرحوم اور شاہ عبدالرشید صاحب سے اور ابراہیم رشیدی صاحب مرحوم
سے ملاقات ہوئی مولوی عبدالرشید صاحب مرحوم کا بعد حج کے انتقال ہوا جنت المعلی مین بعد مغرب اونکو
دفن کیا سید محمد منتظر صوفی جفار سے ملاقات ہوئی بعض فصوص الحکم کا اونسے سماع کیا جب مدینہ منورہ مین
پہونچا تو حضرت مولانا مولوی عبدالغنی صاحب محدث کو مسجد شریف مین دیکہا اونکی زیارت سے شرف حاصل
ہوا شاہ عبدالمغنی صاحب مرحوم کی بہی زیارت ہوئی غرضکہ ع

	زہر گوشۂ توشۂ یافتم		زہر خرمنی خوشۂ یافتم	

اللہم اغفر لنا ولوالدینا ولاولادنا وازواجنا ومشائخنا واحبابنا وسائر المسلمین
وارزقنا حسن الختام وجوار سید الانام بجاہ نبینا ومولانا محمد لبنۃ التمام صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ البررۃ الکرام وصحبہ خیرۃ العظام ما تکرر اللیالی والایام وتعاقب النور

والظلام امین خاکسار کا قصد نہ تہا کہ یہان اپنا ترجمہ لکہے کیونکہ مین کیا میرا ترجمہ کیا لیکن چونکہ گل کو خار سے بل کو خمار سے فلک غبار سے گزیر وگریز نہین ہے و نیز بحکم من لا یسعنی ردہ واسطے ضبط سال ولادت ولقای علماء و مشائخ و بیان واقعی تحصیل علم وغیرہ چند سطر مشتمل بر حال فرد سیر حجاز سیمنت طراز وغیرہ لکہی اسلیے کہ

مگر صاحبدلی روزی برحمت	کند در حق این مسکین دعائے

خاتمہ بیان مین بعض فوائد و قواعد کے
فصل بیان مین طبقات کتب حدیث شریف کے

حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے عجالہ نافعہ مین اسکی خوب تفصیل تحریر فرمائی ہے یہان کچہہ مضامین اوسکے بطور تلخیص بیان کیے جاتے ہین تاکہ درمیان کتب کے تمیز حاصل ہو جاننا چاہیے کہ حدیث شریف کی کتابین باعتبار صحت و شہرت و قبول کے چند طبقے پر ہین مراد صحت سے یہ ہے کہ مصنف صحیح یا حسن حدیثون کے لانیکا التزام کرے اونکے سوا اور حدیثون کو وہان نہ لائے اور اگر لائے تو اوسکے ضعف و غرابت و علت و شذوذ کا حال بیان کردے کیونکہ ضعیف و غریب و معلول حدیث کا لانا مع اوسکے بیان حال کے قادح نہین ہے اور مراد شہرت سے یہ ہے کہ اہل حدیث طبقۃً بعد طبقۃٍ اوس کتاب کے ساتہہ بطریق روایت و ضبط مشکل و تخریج احادیث اوس کتاب کے مشغول ہون تاکہ اوسمین سے کوئی چیز غیر مبین نرہی اور مراد قبول سے یہ ہے کہ نقاد حدیث اوس کتاب کا اثبات کرین اور اوسپر اعتراض نہ فرمائین اور اوس کتاب کے بیان حال احادیث مین حکم صاحب کتاب کی تصویب و تقریر کرین اور فقہاء بدون اختلاف و انکار کے اون حدیثون سے تمسک کرین پس کتب حدیث کے **اول طبقے** کی تین کتابین ہین **موطا۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم** قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کتاب مشارق الانوار کو مخصوص واسطے شرح ان تین کتابون کے لکہا ہے یہ مشارق سوا اوس مشارق صنعانی کے ہے جسمین احادیث صحیحین کو بحذف اسناد و قصہ جمع کیا ہے نسبت ان کتابون مین یہ ہے کہ موطا گویا اصل و ام صحیحین ہے اور کمال شہرت مین پہونچی ہے ہزار آدمیون نے علمای عصر امام مالک سے موطا کو روایت کیا ہے جیسے امام شافعی امام محمد یحیی بن یحیی المصمودی یحیی بن یحیی تمیمی یحیی

بن بکیر ابو مصعب قعنبی اس کتاب کی عدالت وضبط مجمع علیہ ہے مدینہ ومکہ وعراق وشام ویمن ومصر و
مغرب مین مشہور ہوئے فقہاء امصار کی بنا اوسی پر ہے امام مالک رحمہ اللہ کے زمانے مین اور بعد
اونکے زمانے کے بہی علماء نے موطا پر تخریج کرتے مین اور اوسکی متابعات وشواہد کے ذکر کرنے مین
سعی بلیغ کی شرح غریب وضبط مشکلات وبیان فقہ وسائر وجوہ بیان مین اوس قدر اہتمام کیا ہے
کہ زیادہ اوسپر متصور نہین ہے صحیح بخاری وصحیح مسلم ہر چند لبسط وکثرت احادیث مین دہ چند موطا
کے ہین لیکن طریقہ روایت احادیث وتمیز رجال وراہ اعتبار واستنباط کی موطا سے سیکھی ہے اور
باوجود اسکے یہ دونون کتابین بہی مخدوم طوالف انام وجمیع علماء اسلام ہین ایک گروہ نے انکے
واسطے مستخرجات لکہے جیسے اسماعیلی وابوعوانہ اور ایک طائفے نے انکی شرح غریب وضبط مشکل
وبیان فقہ واحوال رُواۃ کا قصد کیا ہے یہ دونون شہرت وتلقی بالقبول مین درجۂ علیا کو پہونچی ہین
صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوے ۹۰ ہزار
آدمیون نے سُنا ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان تینون کتابونکی حدیثین اصح الاحادیث ہین اگرچہ بعض
حدیثین ان تینون کی صحیح تر بعض سے ہین اور اگر بنظر تفحص دیکہا جائے تو موطا کی مرفوع حدیثین غالبًا
صحیح بخاری مین موجود ہین پس صحیح بخاری باعتبار احادیث مرفوعہ کے موطا پر مشتمل ہے ہان صحابہ و
تابعین کے آثار موطا مین زیادہ ہین پس ان تینون کتابون کو طبقۂ اولی مین رکہنا چاہیئے **دوسرے**
طبقے کی وہ حدیثین ہین کہ ان تین صفتون مین درجۂ احادیث صحیحین کو نہین پہونچی ہین لیکن ان
صفتون مین صحیحین کے قریب ہین وہ حدیثین **جامع ترمذی وسنن ابوداؤد وسنن**
نسائی کی ہین کہ مصنف ان تینون کتابون کے مشہور ومعروف ہین ساتہہ وثوق وعدالت وحفظ
وضبط وتبحر کے فنون حدیث مین اور ان کتابون مین تساہل وتسامح کو پسند نہین کیا ہے اور بقدر
امکان حدیث کے حال وعلت کو بیان فرما دیا ہے اور اِسی لئے درمیان علماء اسلام کے شہرت
پائی ہے پس ان چہہ کتابون کو صحاح ستہ کہتے ہین ابن اثیر نے جامع الاصول مین ان چہہ کتابون
کی حدیثون کو جمع کیا ہے اور شرح غریب کے اور ضبط مشکلات واسماء رجال اور دیگر متعلقات

کو بیان فرمادیا ہے پس کتاب جامع الاصول گویا ان چھہ کتابونکی شرح ہے جسطرح کہ مشارق الانوار تین کتاب اول کی شرح ہے صاحب جامع الاصول نے ابن ماجہ کو صحاح مین شمار نہین کیا ہے بلکہ چھٹی کتاب موطا کو قرار دیا ہے اور حق بہی اونہین کے ہمراہ ہے لیکن حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ فرماتے ہین کہ مسند احمد کا نزدیک فقیر کے اسی دوسرے طبقے سے ہے اور وہ اصل ہے معرفت مین صحیح کے سقیم سے اور اسی سے وہ حدیث پہچانی جاتی ہے جسکی اصل نہین ہے اوس حدیث سے کہ اوسکی اصل ہے مگر ہان مسند احمد مین ضعیف حدیثین بہت ہین کہ اونکا حال بیان نہین کیا ہے لیکن جو حدیثین کہ اوسمین ہین وہ اون حدیثون سے بہتر معلوم ہوتی ہین جنکی متاخرین نے تصحیح کی ہے اور علمای حدیث وفقہ نے اوسکو اپنا پیشوا بنایا ہے اور حقیقت مین رکن اعظم ہے فن حدیث مین اور اسی طرح سنن ابن ماجہ کو بہی اسی طبقہ مین شمار کرنا چاہئے ہر چند بعض حدیثین اوسکی غایت ضعف مین ہین **تیسری طبقی** کی وہ حدیثین ہین کہ ایک جماعت علماء نے جو زمانہ بخاری ومسلم سے متقدم ہین یا اونکے ہمعصر یا اونکے لاحق ہین اونہون نے اون حدیثون کو اپنی تصانیف مین روایت کیا ہے اور التزام صحت کا نہین فرمایا ہے اور اونکی کتابین شہرت وقبول مین طبقۂ اولی وثانیہ کو نہین پہونچی ہین ہر چند ان کتابون کے مصنف موصوف تہے ساتہہ تبحر کے علوم حدیث مین اور ساتہہ وثوق وعدالت وضبط کے اور احادیث صحیح وحسن وضعیف بلکہ متہم بالوضع بہی ان کتابونمین پائے جاتے ہین اور رجال یعنی راویان حدیث ان کتابون کے بعض موصوف بعدالت ہین اور بعض مستور اور بعض مجہول اور اکثر وہ حدیثین فقہاء کے نزدیک معمول بہ نہین ہوئی ہین بلکہ اجماع اونکے خلاف پر منعقد ہوا ہے ان کتابونمین بہی تفاضل وتفاوت ہے بعض بعض سے قوی تر ہین نام ان کتابون کے یہ ہین مسند امام شافعی سنن ابن ماجہ مسند دارمی مسند ابویعلی موصلی مصنف عبد الرزاق مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ مسند عبد بن حمید مسند ابوداؤد طیالسی سنن دارقطنی صحیح ابن حبان مستدرک حاکم کتب بیہقی کتب طحاوی تصانیف طبرانی۔ چوتھے طبقی کی وہ حدیثین ہین جنکا نام ونشان قرون سابقہ مین معلوم نہ تہا اور متاخرین نے اونکو روایت کیا ہے پس

اونکا حال دو شق سے خالی نہین ہے یا تو سلف نے تفحص کیا اور اونکی کوئی اصل نہ پائی کہ اونکی روایت
کرنے مین مشغول ہوتے یا پائی اور اوسمین کوئی قدح و علت دیکھی کہ وہ باعث ہوئی اُن سب کو ترک روایت
پر اون حدیثون کے بر ہر تقدیر یہ حدیثین قابل اعتماد کے نہین ہین کہ کسی عقیدے یا کسی عمل کے اثبات
مین اونسے تمسک کیا جائے و لنعم ما قال بعض الشیوخ فی امثال ہذا ؎

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ	وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

اس قسم کی حدیثون نے بہت سے محدثین کی راہ ماری ہے اور بسبب کثرت طرق ان حدیثون کی کہ اس قسم
کی کتابون مین موجود ہین مغرور ہوکے حکم اونکے تواتر کا کردیا اور بمقام قطع و یقین مین اونسے تمسک
کرکے برخلاف احادیث طبقات اولی و ثانیہ و ثالثہ کے کوئی مذہب نکال لیا اس قسم کی حدیثون
مین بہت سی کتابین تصنیف ہوئی ہین اونمین سے تھوڑی سی کتابون کو ہم یہان شمار کئے دیتے ہین
کتاب[1] الضعفا لابن حبان تصانیف[2] حاکم کتاب[3] الضعفاء عقیلی کتاب[4] الکامل ابن
عدی تصانیف[5] ابن مردویہ تصانیف[6] خطیب تصانیف[7] ابن شاہین تفسیر[8] ابن
جریر فردوس[9] دیلمی بلکہ انکی ساری تصنیف تصانیف[10] ابی نعیم تصانیف[11] جوزقانی تصانیف[12]
ابن عساکر تصانیف[13] ابو الشیخ تصانیف[14] ابن نجار بشیر مساہلہ و وضع احادیث ان ابواب مین
واقع ہوا ہے مناقب[1] یعنی فضائل مثالب[2] یعنی معائب تفسیر[3] بیان[4] اسباب نزول تاریخ[5] ذکر احوال[6]
بنی اسرائیل قصص[7] انبیای سابقین ذکر[8] بلدان و اطعمہ[9] و اشربہ[10] و حیوانات[11] اور طب[12] ورقی[13] یعنی منتر
و عزائم[14] یعنی افسون و دعوات[15] و ثواب[16] نوافل مین بھی یہ حادثہ پیش آیا ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے
اپنی موضوعات مین غالب ان حدیثون کو مجروح و مطعون کیا ہے اونکی وضع و کذب کے دلائل کو
مبرہن کیا ہے ان حدیثون کے دفع غائلہ مین کتاب تنزیہ الشریعہ کافی ہے اکثر مسائل نادرہ مثل اسلام
ابوین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور روایات مسح رجلین کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
اور امثال ان نوادر کے انہین کتابون سے نکلتے ہین اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا مایہ
تصانیف رسائل و نوادر مین خود یہی کتابین ہین ان کتب کی حدیثون مین مشغول ہونا اور اونسے

احکام کا استنباط کرنا لاطائل معلوم ہوتا ہے اور باوجود اِسکے اگر کسی کو ان کتب کی تحقیق کی رغبت ہو تو میزان الضعفا ذہبی اورلسان المیزان ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالی واسطے احوال رجال ان کتابون کے اوسکے کام مین آئین گی اور واسطے شرح غریب اور توجیہات عبارات اونکی کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر بوہرہ گجراتی رحمہ اللہ سارے مواد سے مغنی ہے *

فصل بیان مین علامات وضع حدیث و کذب راوی کی

یہ چند باتین ہین **اول** یہ ہے کہ خلاف تاریخ مشہور کے روایت کرے جیسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین مین ایسا کہا حالانکہ عبداللہ بن مسعود عہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین وفات پاچکے ہین اور اِسی قبیل سے یہ ہے ہ

درجمل چون معاویہ بگریخت	خون خلقی بسی بیہودہ ریخت

اِس قسم کی موضوعات کو ادنی تتبع و تامل سے پہچان سکتے ہین **دوم** یہ ہے کہ راوی رافضی ہو اور طعن صحابہ رضی اللہ عنہم مین حدیث روایت کرے یا راوی ناصبی یعنی خارجی ہو اور حدیث مطاعن اہل بیت علیہم السّلام مین ہو و علی ہذا القیاس لیکن اسجگہ تامل کرنا چاہئے اگر وہ راوی اوس حدیث کے ساتھہ منفرد ہے تو اعتبار نہ کیا جائے اور اگر دوسرے بہی روایت کرتے ہین تو اوسکی توجیہ و تاویل مین فکر کرنی چاہئے **سوم** یہ ہے کہ کوئی چیز ایسی روایت کرے کہ سارے مکلفین پر اوس چیز کی معرفت اور اوسپر عمل کرنا فرض ہو اور وہ راوی اوس روایت کے ساتھہ متفرد ہو یہ قرینۂ قوی ہے کذب و وضع پر **چہارم** یہ ہے کہ وقت و حال راوی کے کذب پر قرینہ ہو **حکایت** چنانچہ غیاث بن میمون کو اتفاق ہوا تہا کہ وہ مجلس خلیفۂ مہدی عباسی مین حاضر ہوا اور وہ کبوتر اوڑانے مین مشغول تہے پس غیاث نے حدیث روایت کی کہ لاسبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح لفظ جناح کو واسطے خوشامد مہدی کے زیادہ کردیا **پنجم** یہ ہے کہ مقتضای عقل و شرع کے مخالف ہو اور قواعد شرعیہ اوسکی تکذیب کرین جیسے قضاء عمری اور جو اِسکے مثل ہے اور جیسے یہ روایت کرتے ہین کہ لا تاکلوا البطیخ حتی تذبحواہ **ششم** یہ ہے کہ حدیث مین امر حسّی واقعی کا کوئی ایسا قصہ ہو کہ اگر

فی الحقیقت وہ متحقق ہوتا تو اوسکو ہزاروں آدمی نقل کرتے مثلاً کوئی شخص روایت کرے کہ آج کے دن
کہ روز جمعہ تھا خطیب کو بر سر منبر مار ڈالا اور اوسکی کھال کھینچ ڈالی حالانکہ وہی راوی اس قصے کے
ساتھہ منفرد ہے اور دوسرا کوئی اوسکو روایت نہ کرے **ہفتم** یہ ہے کہ لفظ و معنی رکیک ہوں مثلاً
کوئی لفظ ایسا روایت کرے کہ وہ قواعد عربیت پر درست نہوئے یا ایسے معنی کہ شان نبوت و وقار
کے مناسب نہوں **ہشتم** افراط وعید شدید مین گناہ صغیر پر یا افراط وعد عظیم مین فعل قلیل پر جیسے یہ
روایت ہے کہ من صلی رکعتین فلہ سبعون الف دار و فی کل دار سبعون الف بیت فی
کل بیت سبعون الف سریر علی کل سریر سبعون الف جاریۃ بلکہ اس طرز کی
حدیثین خواہ ثواب مین ہون یا عقاب مین اونکو موضوع جاننا چاہیئے **نہم** یہ ہے کہ عمل قلیل پر ثواب
حج وعمرے کا ذکر کرے **دہم** یہ ہے کہ کسی کے واسطے عاملان خیر سے ثواب انبیا کا موعود کرے یا کہے
ولہ ثواب سبعین نبیا اور مثل اسکے **یازدہم** یہ ہے کہ خود حدیثین بنانے کا اقرار کرے **حکایت**
جیسا کہ نوح بن ابی عصمہ کو واقع ہوا کہ اوسنے فضائل قرآن شریف مین ایک ایک سورت کی حدیثین وضع کین
اور اونکی ترویج و تشہیر کی چنانچہ یہ حدیثین تفسیر بیضاوی مین ہر سورت کے آخر مین مذکور ہین پھر جب
اوسکو پکڑا اور اونکی تصحیح سند سے خیال کیا تو اقرار کیا کہ ان حدیثون کے وضع کرنے پر باعث مجھکو نیت
خیر ہے وہ یہ ہے کہ مینے لوگون کو دیکھا کہ اونھون نے قرآن شریف سے اعراض کیا ہے اور دوسرے
علوم جیسے تاریخ و سیر و فقہ امام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ مین مشغول ہوئے ہین سو مینے واسطے ترغیب لوگون
کے ان حدیثون کو بنایا ہے تاکہ وہ علوم قرآن شریف کی طرف میل کرین اور باعتقاد ثواب کے تلاوت
و درس قرآن شریف مین مشغول ہون یہ عذر اونکا گناہ سے بدتر ہے کیونکہ صحیح حدیثین جو کہ فضائل قرآن شریف مین
وارد ہوئے ہین وہ ترغیب کے واسطے کافی تھین اسی طرح تمباکو و حقہ و قہوہ مین بہت سی حدیثین
وضع کی ہین کہ اونکے الفاظ و معانی کی رکاکت ظاہر و باہر ہے و شناعین بہت گذری ہین اور انکی
غرضین بھی متنوع و متکثر یعنی انواع و اقسام کے ہین فرقۂ زنادقہ کہ اونکو شرائع کا باطل کرنا اور امور
شرعیہ کے ساتھہ تہکم و تمسخر کرنا منظور ہے جیسے ابن الراوندی کہ حدیث الباذنجان لما اکل کا واضع ہے

اور غرض اوسکی تمسخر ہے ساتھہ شریعت کے حدیث القرآن لما قرئ اور ماء زمزم لما شرب لہ کے واسطے ساتھہ تعریض کرتا ہے کہتا ہے کہ وضع زنادقہ سے چودہ ہزار حدیثین مشہور ہوئی ہین اہل بدع واہوا کہ واسطے نصرت اپنے مذہب کے اور واسطے طعن کے مذہب مخالف مین اس کام کے مرتکب ہوئے ہین روافض ونواصب وکرامیہ نے اس کام مین سب فرقون پر پیشدستی کی ہے خوارج ومعتزلہ وزیدیہ اوس قدر اس امر شنیع کے مرتکب نہین ہوئے ہین ایک اور فرقہ ہے کہ اوسکو علم حدیث کا مایہ نہ تہا اور محدثین کو موقر ومعظم دیکہا چاہا کہ خود کو بہی اس فن مین داخل کرین تو یہ صنعت قبیحہ اختیار کی جیسے ابوالبختری وہب بن وہب القاضی وسلیمان بن عمر النخعی وحسین بن علوان واسحق بن نجیح اور غالباً یہ فرقہ وعظ وتذکیر مین مشغول تہا ایک اور فرقہ اہل زہد وعبادت ودیانت کا ہے کہ اونہون نے خواب یا معاملہ مین کوئی چیز زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ اطہار رضی اللہ عنہم سے سُنی اور بسبب جزم ویقین کے اپنے خواب ومعاملہ پر اوسکو سہم روایت کیا اور لوگون نے گمان کیا کہ یہ حدیث واقعی ہے کہ راہ ظاہر سے اونکو پہونچی ہے ابوعبدالرحمن سلمی اور دوسرے صوفیون کو کہ مذاق حدیث شریف سے آشنا نہ تہے اس علت کے ساتھہ متہم کیا ہے اونکی روایت کو حیز اعتبار سے نکال دیا ہے ایک اور فرقہ مصاحبین خلفاء وملوک وامراء کا ہے کہ اونہون نے واسطے استمالت اونکی خاطر کے حدیثین وضع کی ہین اور اپنے دین کو دنیا کے ساتھہ فروخت کیا ہے ایک اور فرقہ ہے کہ اونہون نے بغیر قصد وتعمد کے حدیث وضع کی ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ اونہون نے بسبب غفلت وتوہم کے کوئی کلام صاحب تجربہ یا صوفی یا کسی حکیم حکماے سابقین سے سُنا اور اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کیا اس گمان پر کہ یہ کلام با حکمت سواے پیغمبر کے اور کسی سے نہوگا اس فرقے کی کوئی حد ونہایت نہین ہے اکثر عوام اسمین مبتلا ہوئے ہین واللہ الموفق والعاصم یہ بیان تہا خاتمۂ عجالۂ نافعہ کا +

فصل بیان مین اقسام کتب حدیث شریف کے

قسم اول جامع اصطلاح محدثین مین جامع وہ ہے کہ اوسمین سب قسم کی حدیثین پائی جائین یعنے احادیث عقائد[1] احادیث احکام[2] احادیث رقاق[3] احادیث آداب اکل وشرب[4] وسفر وقیام وقعود احادیث[5]

متعلقہ بتفسیر احادیث تاریخ وسیر احادیث فتن احادیث مناقب وشالب علماء حدیث نے ہر فن مین ان
آٹھہ فنون سے جدا جدا تصنیف فرمائی ہے پس احادیث عقائد کو علم التوحید والصفات کہتے ہین ابوبکر بن
خزیمہ نے کتاب التوحید لکھی اور بیہقی کی بہی کتاب الاسماء والصفات ہے اور احادیث احکام کا نام سنن
ہے کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک ترتیب فقہ پر اس باب مین بیشمار کتابین تصنیف ہوئی
ہین اور احادیث رقاق کو علم سلوک و زہد کہتے ہین امام احمد وابن المبارک اور ایک جماعت دیگر نے
کتاب الزہد جدا لکھی ہے اور احادیث آداب کو علم الآداب کہتے ہین اس فن مین بخاری رحمہ اللہ کے
ایک کتاب مبسوط ہے جسکو کتاب الادب المفرد کہتے ہین اور احادیث متعلقہ تفسیر کو تفسیر کہتے ہین
تفسیر ابن مردویہ تفسیر دیلمی تفسیر ابن جریر وغیرہ مشاہیر تفاسیر حدیث کے ہین اور کتاب دُرمنثور شیخ جلال الدین
سیوطی کی سب کی جامع ہے اور احادیث تاریخ وسیر کو دو قسم کیا ہے جو حدیثین کہ خلق آسمان وزمین و
حیوانات وجن وشیاطین وملائکہ وانبیاء ماضین وامم سابقین کے متعلق ہین اونکو بدء الخلق کہتے ہین
اور جو حدیثین کہ وجود باجود ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام وآل عظام سے
متعلق ہین اونکو سیرہ کہتے ہین سیرۂ ابن اسحق وسیرۂ ابن ہشام وسیرۂ ملا عمر و دیگر کتب بسیار اس
باب مین تصنیف ہوئی ہین اور بالفعل نسخہ صحیحہ روضۃ الاحباب میر جمال الدین محدث حسینی کا اگر میسر
آجائے جو کہ الحاق وتحریف سے خالی ہو تو وہ اس باب کی ساری تصانیف سے بہتر ہے اور مدارج
النبوت شیخ عبدالحق محدث رحمہ اللہ اور سیرت شامیہ اور مواہب لدنیہ مبسوط ترین سیر ہے اور احادیث
فتن کو علم الفتن کہتے ہین نعیم بن حماد نے کتاب الفتن بہت طویل وعریض لکھی ہے اور رطب ویابس
اوسمین لائے ہین اور لوگون کے بہی اس باب مین تصانیف ہین اور احادیث مناقب ومثالب کو
علم المناقب بولتے ہین اس باب مین بہی تصانیف متعددہ الانواع واقسام کے واقع ہوئی ہین بعض
محدثین نے بالخصوص بعض آل واصحاب کی کسی غرض متعلق کے واسطے جدا مناقب لکھے ہین جیسے
مناقب قریش مناقب الانصار مناقب العشرۃ المبشرۃ الباب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ المبشرۃ
نام تصنیف محب طبری رحمہ اللہ کی ہے ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی حلیۃ الکمیت فی مناقب

اہل البیت للدیباج فی مناقب الازواج اور بہت سی کتابین مناقب خلفای راشدین رضی اللہ عنہم مین تصنیف ہوئی ہین اور بالتخصیص القول الصواب فی مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ القول الجلی فی مناقب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نسائی رحمہ اللہ نے مناقب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ مین ایک رسالہ دراز لکہا تہا نواصب شام نے بسبب فرط تعصب و عداوت کے اونکو دمشق مین اسی کام پر شہید کر ڈالا رحمۃ اللہ علیہ پس جامع وہ ہے کہ اوسمین سے ہر فن کا نمونہ رکہتا ہو جیسے جامع بخاری و جامع ترمذی اور صحیح مسلم مین ہرچند ان فنون کی حدیثین ہین لیکن جو حدیثین کہ متعلق تفسیر و قراءت کے ہین وہ اوسمین نہین ہین اسی لئے اوسکو جامع نہین کہتے ہین **دوسری قسم تصانیف حدیث شریف سنی مسانید** سے ہے مسند اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ حدیثون کو ترتیب صحابہ پر موافق حروف تہجی یا موافق سوابق اسلامیہ یا موافق شرافت نسب کے ذکر کرین سواگر حروف تہجی پر جمع کرین تو احادیث مرویہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقدم لکہین اور احادیث اسامہ بن زید و انس بن مالک رضی اللہ عنہما کو و علی ہذا القیاس دوسرے صحابۂ کبار کی حدیثون پر مقدم لکہینگے اور اگر موافق سوابق اسلامیہ کے لکہین تو عشرۂ مبشرہ کو مقدم رکہین اور خلفای راشدین کو ترتیب خلافت پر اور سب سے پہلے ذکر کرین بعد اوسکے اہل بدر و اہل حدیبیہ بعد اوسکے مسلمۃ الفتح بعد اوسکے صحابی بی بیون کی حدیثین ذکر کیجائینگی اور ازواج مطہرات کو سب عورتون پر مقدم کرینگے اور بنات مطہرہ یعنی آپ کی صاحبزادیون سے حدیثون کی روایت واقع نہین ہوئی مگر قدر قلیل حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے اسلئے کہ اکثر صاحبزادیان آپ کے حضور ہی مین داخل بہشت ہوگئین اور حضرت سیدۃ النساء بقدر چہ مہینے کے بعد آپ کی وفات شریف سے دنیا مین رہین بعد اوسکے اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب فیضمآب سے جاملین اسلئے فرصت روایت کی نہین پائی اور اگر قبائل و نسب پر مسند کو ترتیب کرین تو اول بنی ہاشم کی مسانید خصوصاً حسنین و امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہم کو ذکر کرین بعد اوسکے ہر وہ قبیلہ مقدم ہوگا جو کہ آپ سے از روے نسب کے زیادہ تر قریب ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیثین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیثون پر مقدم ہونگی اور حدیثین حضرت صدیق کی اور طلحہ بن عبید اللہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیثون پر مقدم ہونگی

وعلی ہذا القیاس **تیسری قسم معاجم ہے** مُعْجَم اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ حدیثون کو ترتیب شیوخ پر ذکر کرین اور یہان بہی تقدم وفات شیخ کا اعتبار کرینگے یا موافق حروف تہجی کی ترتیب دین یا موافق فضیلت و تقدم کے علم و تقوی مین ترتیب کرین لیکن اکثر اسی حروف تہجی پر ترتیب کرتے ہین معاجم ثلثہ طبرانی اسی قسم سے ہین **چوتہی قسم اجزا ہے** جزو اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ ایک شخص خاص کی روایت کی ہوئی حدیثین جمع کیجائین خواہ وہ شخص طبقہ صحابہ مین ہو یا بعد اوسکے مثلاً جزو حدیث حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جزو حدیث مالک رحمہ اللہ وعلی ہذا القیاس یہ قسم بہت ہے اور کبہی اون مطالب مین سے جو کہ ذکر جامع مین گزر چکی ہین ایک مطلب کو اختیار کرتے ہین اور اوسمین ایک مبسوط التصنیف فرماتے ہین جیسے کہ ابوبکر بن ابی الدنیا نے باب النیۃ کی ایک کتاب مبسوط لکہی ہے اور باب رویۃ اللہ تعالی الکو آجری نے تصنیف کیا ہے اور ذم دنیا کی بہی ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب مبسوط لکہی ہے اور علی ہذا القیاس رسائل جزئیہ اون امور مین کہ جزئیات مطالب ثمانیہ مذکورہ کی ہین بہت تصنیف کیگئی ہین وہانتک کہ احصاء و تعداد اونکا طوق بشری سے خارج ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ تعالی تصنیف رسائل مین بہت کچہ وسعت رکہتے ہین تصانیف احادیث سے ایک دوسری قسم ہے کہ اوسکو اربعین بولتے ہین یعنی **چہل حدیث** ایک باب یا ابواب متفرقہ مین ایک سند یا متعدد سندون سے جمع کرتے ہین اربعینات بہی بیشمار ہین دیکہے سُنے جاتے ہین پس تصانیف حدیث کی چہ قسم ہین جوامع مسانید معاجم اجزا و رسائل اربعینات اور رسائل کو کتب بہی کہتے ہین کذا فی عجالہ نافعہ ایک قسم اور ہے کہ اوسکو **امالی** کہتے ہین املا یہ ہے کہ ایک عالم بیٹہے اور اوسکے گرد اوسکے شاگرد دوات و کاغذ لیکر حلقہ کرین اور وہ اون علوم کے ساتہہ کلام کرے جو اللہ تعالی نے اوسپر مفتوح کئے ہین اور شاگرد اوسکو لکہین پس یہ لکہا ہوا ایک کتاب ہو جاتی ہے اسکا نام املا ہوتا ہے سلف اہل حدیث و فقہ و عربیت کی عادت افادہ علوم مین بزمانہ قدیم اسی طرح تہی علمای شافعیہ ایسے امور کو تعلیق کہتے ہین یہ امالی بہت ہین ایک جملہ صالحہ انکا اتحاف مین لکہا ہے +

فصل ذکر شارحین حدیث شریف

مشارق الانوار توضیح معانی احادیث صحیحین وموطا مین کافی ہے اور جامع الاصول کتب ستہ مین مغنی ہے
اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کی جمیع کتب حدیث کی تحقیق مین یعنی طبقات اربعۂ مذکورہ مین کافی ہے اور
نیز شرح عبد الرؤف مناوی کی جامع صغیر شیخ جلال الدین سیوطی پر واسطے اکثر احادیث کے کفایت کرتی ہے
لیکن اس قدر جان لینا چاہیے کہ شرح وتوجیہ احادیث مین کلام گوناگون اور رطب ویابس بہت کچھہ واقع
ہوا ہے اب اون اشخاص کو پہچان کہنا چاہیے جوکہ اس باب مین محل اعتماد ہین اور اونکی کتب وتصانیف
سے فائدہ لینا چاہیے

امام نووی محی السنہ بغوی ابوسلیمان خطابی

منجملۂ علمای شافعیہ کے بہت معتمد علیہ ہین اور انکی بات متین ومضبوط واقع ہوئی ہے خصوصًا شرح السنہ
بغوی فقہ حدیث وتوجیہ مشکلات مین کافی وشافی ہے اور گویا شرح مصابیح ومشکوٰۃ کی اوس سے حاصل ہے
اور شرح صحیح مسلم امام نووی کی ہے اور معالم السنن شرح ابوداؤد کی خطابی کی ہے اور **طحاوی** منجملۂ
علمای حنفیہ کے شرح احادیث مین سرآمد وپیشوا ہین انکی کتاب معانی الآثار اس باب مین دستاویز
حنفیونکی ہے اور **ابن عبد البر** مقدم جماعۂ مالکیہ ہین کتاب استذکار وتمہید اس باب مین اونکی یادگار ہے
شراح کتب حدیث شریف بہت ہین کہ تعداد اونکے اسماء وکتب کی ایسی عجلت کے وقت ممکن نہین ہے
ہر ایک کی بات کا ایک اور ہی قماش ہے لیکن وہ سب نہین چند آدمیون سے آخذ ومستفید ہین جنکا ذکر
ہوچکا ہے پس اگر اس جماعت کی کتابین ہاتھہ آجائین توتشویشات وتکلفات باردۂ متاخرین سے
حاجت مرتفع ہوجاتی ہے

فصل بیان مین ضبط بعض نامون کی قاعدہ ا

حدیث شریف کی کتابون مین جس جگہہ لفظ سلام کا آوے اوسکو بتشدید لام پڑہنا چاہیے مگر پانچ جگہہ **اول**
عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کہ صحابی ہین اور احبار یہود سے ہین بشرف ایمان مشرف ہوئے
اور دخول جنت کی بشارت دیئے گئے **دوم** محمد بن سلام بیکندی کے باپ کہ شیخ بخاری کے ہین بیکند
بکسر بای موحدہ وسکون تحتیہ مثل تاشکند نام ایک گانون کا ہے توابع بخارا سے **سوم** سلام بن محمد

بن ناہض المقدسی اس شخص کا ذکر صحاح ستہ مین نہین ہے انسے ابو طالب اور طبرانی روایت کرتے
ہین اور انکا نام سَلَامہ ذکر کیا ہے **چہارم** محمد بن عبد الوہاب بن سلام مغربی معتزلی کے دادا یہ بہی اوپان
صحاح ستہ سے نہین ہے **پنجم** سلام بن ابی الحقیق کہ یہودی تہا غایت عداوت وعناد مین اسکی شرارت
وفساد کا ذکر حدیث مین بہت ہے ان پانچ آدمیون کے نامون کو تخفیف لام پڑہنا چاہئے اور
سوای ان پانچ کے بتشدید لام **۲ عُمَارہ** جہان کہین ہو بضم عین مہملہ ہے مگر ابی بن عمارہ کے باپ کا
نام کہ بکسر ہے یہ صحابی ہین **۳ کریز** ہر جگہہ بفتح کاف ہے قبیلۂ خُزاعہ مین اور بضم کاف ہے ساتہہ تصغیر
کے قبیلۂ بنی عبد الشمس مین یعنے نسب مین کسی کا یہ نام ہو تو دیکہنا چاہئے اگر وہ خزاعی ہے تو بفتح کاف
ہے اور اگر عبشمی ہے تو اوسکو مصغر پڑہنا چاہئے **۴ حرام** اگر صاحب اس نام کا قریشی ہے تو اوسکو بزای
معجمہ وکسر حای مہملہ پڑہین اور اگر وہ انصاری ہے تو اوسکو بہ فتح حای مہملہ وفتح رای مہملہ پڑہنا چاہئے
۵ عسل ہر جگہہ بکسر عین وسکون مہملتین کے ہے مگر عسل بن ذکوان الاخباری البصری کہ بفتح عین
وسین ہے لیکن صحیحین مین اس شخص کا مذکور نہین ہے **۶ غنّام** جہان کہین ہو بفتح غین معجمہ وتشدید
نون ہے مگر عثّام بن علی العامری الکوفی کہ بفتح عین مہملہ وتشدید مثلثہ ہے اور غنام بن اوس صحابی
بدری قبیل اول سے ہین **۷ قمیر** ہر جگہہ تصغیر قمر کی ہے یعنی بضم قاف وفتح میم اور نام ایک مرد کا ہے
مگر قمیر نام مسروق بن الاجدع کی عورت کا کہ عمرو کی بیٹی ہے اوسکو طویل کے وزن پر پڑہنا چاہئے
۸ مِسْوَر ہر جگہہ بوزن مِضرَب اسم آلہ ہے مگر دو آدمی ایک مسور بن یزید صحابی دوسرے مسور بن عبد الملک
الیربوعی ان دو نون کو بوزن محمد پڑہنا چاہئے +

فصل بیان مین بعض نسبتون کی قاعدہ ۱

جہان کہین لفظ جمّال کا واقع ہو بجیم ہے مگر باپ موسی بن ہارون الحمّال کہ یہ بحای مہملہ ہے **۲ عیسی**
اگر یہ صورت بصریون کی اسناد مین واقع ہو تو اوسکو عَیشی پڑہنا چاہئے نسبت طرف عیش ضد موت
کے اور اگر کوفیون کی اسناد مین واقع ہو تو عبسی بہای موحدہ وسین مہملہ پڑہی جائے اور اگر شامیون کے
اسناد مین ہے تو عنسی تو بجای موحدہ کے نون ہوگا **منجملہ لطائف** اس فن کے ایک یہ ہے

کہ بعض جگہہ اگر تصحیف لفظی واقع ہوجائے تو غلط نہین ہوتا ہے جس صورت پر پڑہین درست ہے
مثل عیسی بن ابی عیسی الحناط ومسلم بن الخیاط کہ اگر ان دونون کو حناط پڑہین تو
نسبت طرف حنطہ فروشی کے ہے اور اگر حبّاط پڑہین تو نسبت طرف حبط فروشی کے ہے حبط بفتح حای مہملہ وبای
موحدہ آخر مین طای مہملہ بمول کے پتون کو کہتے ہین جنکو واسطے چاریون کے ذخیرہ کرتے ہین اور بیچتے
ہین اور اگر خیّاط پڑہین تو نسبت طرف پیشۂ خیاطت کے ہے یعنی سینا پرونا یہ دونون آدمی تینون پیشے رکہتے
تہے ایک کو بعد دوسرے کے اختیار کیا ہے لیکن مشہور تر اول شخص مین حنّاط ہے نسبت طرف حنطہ یعنی
گندم فروشی کے اور دوسرے شخص مین زیادہ تر مشہور حباط ہے نسبت طرف حبط فروشی کی ؀

فصل بیانمین بعض اسما موطا وصحیحین کی قاعدہ ۱

یسار جس جگہہ یہ صورت واقع ہو تو اوسکو بتقدیم یای تحتیہ بر سین مہملہ پڑہنا چاہئے مگر نام والد محمد
بن بشار کا کہ یہ بای موحدہ اور شین معجمہ سے ہے یہ شخص بخاری ومسلم کے اوستاد ہین ۲ جس جگہہ
موطا وصحیحین مین لفظ بشر واقع ہو تو بکسر موحدہ وشین معجمہ پڑہنا چاہئے مگر چار آدمی کہ وہ بضم موحدہ
وسین مہملہ ہین عبد اللہ بن بسر صحابی بسر بن سعید بن عبد اللہ حضرمی بسر بن محجن ۳ جس جگہہ ان تین کتابون
مین لفظ بشیر واقع ہو اوسکو بروزن طویل بشارت سے پڑہنا چاہئے کہ بمعنی خبر خوش ہے مگر چار آدمی کہ
وہ بصیغۂ تصغیر ہین اونمین سے دو بشین معجمہ بشیر بن کعب عدوی وبشیر بن یسار اور دو کو سین مہملہ
سے پڑہین ایک اور شخص ہین کہ اونکو بضم یای تحتیہ پڑہین یسیر بن عمرو ایک اور ہین کہ اونکو بنون
مضمومہ پڑہنا چاہئے وہ قطن بن نسیر ہین ۴ صورت برید کی ہر جگہہ بصیغۂ مضارع زیادت سے ہے
مگر تین آدمی ایک برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ کہ بضم بای موحدہ ورا مہملہ مفتوحہ ہے تصغیر برد بمعنی
ژالہ یعنی اولا دوسرے نام محمد بن عرعرہ بن البرند کے دادا کا کہ یہ بکسر موحدہ ورای مہملہ ونون ساکنہ ہے
اور بعض دونون کا فتح پڑہتے ہین تیسری نام علی بن ہاشم بن البرید کے دادا کا کہ یہ بفتح بای موحدہ
وکسر رای مہملہ ویای تحتیہ ہے ۵ ہر جگہہ لفظ براء کو تخفیف رای مہملہ وفتح بای موحدہ پڑہین مگر دو آدمی
ابو العالیۃ البرّاء وابو معشر البرّاء کہ بفتح بای موحدہ وتشدید رای مہملہ ہین ۶ حارثہ کی صورت کو بجاے

مہملہ وراء مکسورہ وثاء مثلثہ مفتوحہ پڑھنا چاہئے مگر چار جگہ بجیم ورای مہملہ ویای تحتانیہ جانین جاریہ بن قدامہ یزید بن جاریہ عمرو بن سفیان بن اسید بن جاریہ الاسود بن العلاء بن جاریہ

۷ صورت حریز کو ہر جگہ بجیم وتکریر رای مہملہ جاننا چاہئے مگر دو آدمی کہ اونکے اول نام مین حاے مہملہ ہے اور آخر مین زای معجمہ حریز بن عثمان الرحبی کہ منسوب طرف رحبہ کوفے کے ہین اور ابو حریز عبداللہ بن حسین کہ راوی عکرمہ کے ہین ۸ خراش ہر جگہ بکسر خای معجمہ ہے مگر نام ربعی بن خراش کے باپ کا کہ بحای مہملہ ہے ۹ حصین ہر جگہ بصیغۂ تصغیر اور بصاد مہملہ ہے مگر ابو حصین عثمان بن عاصم کہ بروزن طویل ہے مگر حصین بن المنذر ابو ساسان کہ بصیغۂ تصغیر وضاد معجمہ ہے ۱۰ حازم ہر جگہ تینون کتابون مین بحای مہملہ وزای منقوطہ ہے مگر نام ابو معاویہ محمد بن خازم کے باپ کا کہ مشہور بضریر کوفی ہین شاگرد اعمش کے یہ بخای معجمہ ہے ۱۱ حبان بن منقذ اور جد محمد بن یحیی بن حبان اور خود اور دادا حبان بن واسع بن حبان اور حبان بن ہلال کہ یہان بفتح حای مہملہ وتشدید بای موحدہ پڑہنا چاہئے اور حبان بن عطیہ اور حبان بن موسی اور حبان بن العرقہ ان تینون کو بکسر حای مہملہ وتشدید موحدہ پڑہین ۱۲ حبیب ہر جگہ بفتح حای مہملہ وکسر بای موحدہ بروزن طویل حب ومحبت سے جاننا چاہئے مگر تین جگہ مین بضم خای معجمہ بصیغۂ تصغیر جانین خبابت بمعنی زیرکی سے خبیب بن عدی خبیب بن عبدالرحمن ابو خبیب کنیت عبداللہ بن الزبیر کی ۱۳ حکیم کو ہر جگہ بوزن طویل حکمت سے پڑہین مگر زریق بن حکیم کے باپ اور حکیم بن عبداللہ کہ یہ دونون تصغیر ہین حکم کے ۱۴ رباح ہر جگہ بباى موحدہ ورای مفتوحہ ہے مگر باپ ابو قیس زیاد بن ریاح کی کہ یہ بیای تحتیہ وکسر رای مہملہ ہین ۱۵ زبید صحیحین مین بضم زای معجمہ وبای موحدہ مفتوحہ پڑہنا چاہئے تصغیر زبد بمعنی مسکہ اور موطا مین زییل تصغیر زید کی پڑہین جو کہ مشہور نام ہے ۱۶ سلیم ہر جگہ تینون کتابون مین بصیغۂ تصغیر ہے مگر سلیم بن حیان بروزن طویل ہے ۱۷ اسلم ہر جگہ بفتح سین مہملہ وسکون لام ہے ۱۸ شریح ہر جگہ بضم شین معجمہ ہے اور آخر مین حاء مہملہ ہے مگر تین آدمی لسین مہملہ مضمومہ وبجیم ہین سریج بن یونس سریج بن النعمان احمد

بن ابی سریج **۱۹ سُلیمان** ہر جگہہ بتصغیر معروف ہین مگر چہہ آدمی سلمان فارسی سلمان بن عامر ضبی سلمان الاغر عبد الرحمن بن سلمان ابو حازم کہ راوی ابو ہریرہ کے ہین نام انکا سلمان ہے ابو رجا مولای قلابہ نام انکا بہی سلمان ہے **۲۰ سَلَمہ** ہر جگہہ بفتحات ہے مگر دو جگہہ بکسر لام پڑہنا چاہیے عمرو بن سلمۃ الجرمی کہ امام مسجد بصرے کے تہے بنی سلمہ کہ ایک قبیلہ ہے انصار کا **۲۱ عُبَیدہ** ہر جگہہ بتصغیر واقع ہوا ہے مگر چار جگہہ عَبیدہ سلمانی شاگرد حضرت علی رضی اللہ عنہ عَبیدہ بن حمید عَبیدہ بن سفیان عامر بن عَبیدۃ الباہلی **۲۲ عُبادہ** ہر جگہہ بضم عین مہملہ وتخفیف بای موحدہ ہے مگر محمد بن عَبادہ الواسطی استاذ بخاری کہ بفتح عین ہے **۲۳ عبدہ** ہر جگہہ بفتح عین مہملہ وسکون بای موحدہ ہے مگر عامر بن عبدہ جو کہ خطبہ کتاب مسلم مین واقع ہوا ہے اوسکو بفتحتین پڑہنا چاہیے اور بجالہ بن عَبدہ **۲۴ عَبّاد** ہر جگہہ بفتح مہملہ وتشدید موحدہ ہے مگر قیس بن عباد کہ بضم عین مہملہ وتخفیف موحدہ ہے **۲۵ عقیل** بفتح عین مہملہ وکسر قاف ہے مگر تین آدمی بصیغۂ تصغیر ہین عُقیل بن خالد شاگرد ابن شہاب زہری یحیی بن عقیل بنی عقیل قبیلۂ مشہور ومعروف **۲۶ واقِد** ہر جگہہ بقاف ہے **۲۷** لفظ **نضر** اگر معروف باللام واقع ہو تو اوسکو بضاد معجمہ پڑہنا چاہیے مثل ابی النضر والنضر بن الحارث اور اگر بے لام تعریف کی ہو تو اوسکو بصاد مہملہ پڑہین یہ فرق اصطلاحی ہے کہ واسطے امتیاز کے کتابت مین اختیار کیا ہے مثل عُمر وعَمرو **۲۸ عُبَید وحُمَید** ہر جگہہ مصغر ہین **۲۹ - اَیلی** منسوب طرف اَیلہ کے کہ ایک شہر ہے حدود شام مین بفتح ہمزہ وسکون یای تحتانی وتخفیف لام اس صورت کے ساتھ **اُبُلّی** مشتبہ ہوتا ہے یہ منسوب ہے طرف اُبُلّہ کے بضم ہمزہ وبای موحدہ مضمومہ وتشدید لام لیکن صحیحین مین کوئی شخص اُبُلّی واقع نہین ہوا ہے اور اگر واقع ہوا ہے تو اوسکی نسبت مذکور نہین ہوئی مثل شیبان بن فرّوخ کہ مسلم نے اِنسے روایت کی ہے لیکن انکو ابلی نہین کیا ہے **۳۰ بزّاز** ہر جگہہ بدو زای منقوطہ یعنی پارچہ فروش من البزّ وھی الثیاب مگر دو آدمی بزّار ہین یعنی اول زای معجمہ اور آخر مین رای مہملہ بی نقطہ اور بزّار عربی مین بزر فروش یعنی تخم فروش کو کہتے ہین اس پیشے کے آدمی کو ہندی

یعنی بیاری بولتے ہین خلف بن ہشام البزار الحسن بن الصبّاح البزار ۳۱- البصری ہر جگہہ بابای موحدہ ہے نسبت طرف شہر بصرہ کے مگر تین آدمی نون کے ساتھہ ہین نسبت طرف بنی نصر کے کہ ایک قبیلہ معروف ہے مالک بن اوس النصری عبد الواحد بن عبد اللہ النصری سالم بن فلان مولی النصریین ۳۲- الثوری ہر جگہہ ثبای مثلثہ ہے مگر ابو یعلی محمد بن الصلت التوزی تبای مثناۃ فوقانیہ و تشدید واو ہے نسبت طرف توز کے کہ ایک شہر ہے فارس مین اور اوسکے آخر مین زای منقوطہ ہے ۳۳- الجُرَیری ہر جگہہ بجیم و تصغیر ہے مگر یحیی بن ایوب جریری بفتح جیم ہے اور یحیی بن بشر حریری اوستاذ بخاری و مسلم بفتح حای مہملہ منسوب طرف حریر کے ہے یعنی ابریشم ۳۴- السَّلَمی ہر جگہہ بفتح لام ہے اور جگہہ اہل الحدیث بکسر و نہ فیما جاء منسوبا الی بنی سلمۃ من الانصار ۳۵- الہَمْدانی سب بسکون میم ہے نسبت طرف قبیلہ ہمدان کے رہا ہمدان بفتح میم سو وہ نام ایک شہر کا ہے عراق عجم کے شہرون سے صحیحین مین اس شہر کی طرف نسبت واقع نہین ہوئی ہے

فصل

محدثون کا قاعدہ ہے کہ راوی کو کنیت و نسب و نسبت و نام و صنعت و پیشہ سے ذکر کرتے ہین غرض اونکی اس مبالغے مین احتیاط کامل ہے کیونکہ محض نام کبھی مشترک ہوتا ہے اور محض کنیت بھی کبھی مشترک ہوجاتی ہے پس تمیز راوی کا اوسکے غیر سے بدون مبالغہ کے متحقق نہین ہوتا ہے بلکہ بعض جگہہ نام راوی کا اور نام اوسکے باپ کا مشترک واقع ہوا ہے لکھا ہے کہ خلیل ابن احمد چھہ آدمی گزرے ہین اور انس بن مالک پانچ آدمی اور بعض جگہہ نام راوی کا اور نام اوسکے باپ دادا کا مشترک واقع ہوا ہے جیسے احمد بن جعفر بن حمدان چار آدمی ہین کہ نام خود اونکا اور اونکے باپ دادون کا متفق واقع ہوا ہے اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو آدمی ہین اور بعض جگہہ کنیت و نسب متفق واقع ہوا ہے ابو عمران جونی دو شخص ہین ایک کا عبد الملک بن حبیب نام ہے اور دوسرے کا موسی بن سھل اور ابوبکر بن عیاش تین آدمی ہین حاصل یہ ہے کہ محدثین کے اسقدر تعمق کو

رائگان گننا نہ چاہئے غرض اونکی احتیاط ہے تمیز مین تاکہ راوی ضعیف ساتھہ راوی قوی کے
مشتبہ نہو جاوے اور اگر دو آدمی صفت عدالت و وثوق مین متفق ہووین تو اشتباہ ضرر نہین کرتا
ہے لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز مین بہی قرائن و اشارات ہین جیسے سفیان ثوری اور سفیان
بن عیینہ کہ انکے شیوخ و تلامذہ سے امتیاز حاصل ہوتا ہے اور جب شیوخ و تلامذہ بہی متحد ہوئے
ہین تو امتیاز بہت مشکل ہوتا ہے اور اسی مواضع مین محدثیت کا امتحان کرتے ہین او نیز بصرے
مین دو امام فن حدیث کے ایک وقت مین ہوئے ہین اونکو حمادین کہتے ہین حماد بن زید بن درہم
اور حماد بن سلمتہ پس صحیحین مین جہان کہین روایت عارم کی حماد سے ہووے تو جان لینا چاہئے
کہ حماد بن زید ہے اور اگر موسی بن اسمعیل تبوذکی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے عبداللہ
مطلقاً اندر صحیحین کے درجۂ صحابہ مین عبداللہ بن مسعود ہین او ردرجۂ ایمۃ الحدیث مین عبداللہ بن المبارک
ہین ابو جمرہ براے مہملہ شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہین اور ابو حمزہ بحاے مہملہ وزاے
معجمہ بہی اونکے شاگرد ہین او رشعبہ دونون سے روایت رکہتے ہین پس اصطلاح یہ ہے کہ شعبہ جسوقت
مطلق ابو جمرہ کہین تو مراد نصر بن عمران ہین جو کہ بجیم ہے اور جب مقید کرین ساتھہ نسب کے تو مراد ابو حمزہ
بحاے مہملہ ہے واللہ اعلم بعض جگہہ مان کا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہوجاتا ہے لیکن خوض و تعمق سے معلوم
ہوجاتا ہے کہ نام مان کا ہے نہ باپ کا جیسا کہ حدیث مُعاذ مُعَوِّذ ابنی عفراء پس عفراء اونکی مان ہین
اور باپ اونکا حارث ہے بعض روایات مین آیا ہے بلال بن حمامہ یہ بلال بن رباح ہین خادم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکی مان کا نام حمامہ ہے اور نیز صحیحین مین آیا ہے عبداللہ بن بُحَینہ
انکی مان کا نام بحینہ ہے اور باپ کا نام مالک ہے بعض جگہہ جمع کرکے کہا ہے عبداللہ بن مالک ابن
بحینۃ پس اس جگہہ نام اونکی مان کا اونکے دادا کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے اس لئے مقرر کیا ہے کہ
درمیان لفظ مالک اور بحینہ کے ابن کے الف کو ثابت رکہتے ہین ساقط نہین کرتے تاکہ معلوم ہوجائے
کہ صفت عبداللہ کی ہے نہ صفت مالک کی اور جیسے محمد بن الحنفیہ کہ انکے والد بزرگوار حضرت
امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہین اور حنفیہ نسبت ہے طرف اونکی مان کے اور نام اون کا

خولہ بنت جعفر ہے کہ سردار یمامہ کا اور سید بنی حنیفہ کا تہا اور جیسے اسمعیل بن عُلَیّہ نام انکے باپ کا
ابراہیم ہے اور نسبت شخص کی طرف اُسکے دادا کے کتب حدیث بلکہ محاورات عرب مین شائع و مشہور ہے
انا ابن عبدالمطلب اسپر گواہ ہے تعجب یہ ہے کہ نسبت کبہی دادی کی طرف کرتے ہین جیسے یعلی
بن مُنْیَہ صحابی منیہ انکی دادی کا نام ہے کہ انکے باپ کی مان تہی اور بشر بن الخصاصیہ بہی اسی
باب سے ہے اور جو نسبت کہ طرف دادا کے ہوتی ہے وہ بہت ہے جیسے ابوعبیدۃ بن الجراح کہ نام انکے
باپ کا عبداللہ بن الجراح ہے اور جیسے ابن جریج کہ نام انکا عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج
ہے اور احمد بن حنبل انکے والد کا نام محمد ہے اور کبہی طرف متبنی کے کرتے ہین یعنی کسی کو بیٹا
بنا لینا جیسے مقداد بن الاسود اصل مقداد بن عمرو بن ثعلبۃ الکندی ہین انکو اسود بن عبدیغوث
زہری قرشی نے پرورش کیا اور متبنی کرلیا اوسکی طرف منسوب ہوگئے اور جیسے حسن بن دینار کہ اصل
مین حسن واصل ہین اور دینار انکی مان کے خاوند تہے یہ سب عجالۂ نافعہ سے لکہا گیا ہے اس قدر
واسطے بصیرت کے کافی وافی ہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصّلٰوۃ والسّلام
علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم آمین الی یوم الدین حرر
فی ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری وقد استحسنت ان اختم ہذہ المقالۃ علی ابیات
العلامۃ السہیلی رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع	انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلہا	یا من الیہ المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن	امنن فان الخیر عندک اجمع
مالی سوی فقری الیک وسیلۃ	فلان رددت فای باب اقرع
من ذا الذی ادعو واہتف باسمہ	ان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا	الفضل اجزل والمواہب اوسع

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم — تمّت

مناجات

مومنون عجز و التجا کے ساتھ
اب دعا کے لئے اوٹھاؤ ہاتھ
ایخدا صدقہ کبریائی کا
صدقہ اوس نور مصطفائی کا
سیدہا رستہ چلائیو ہمکو
پیچ و خم سے بچائیو ہمکو
مرتے دم غیب سے مدد کیجو
ساتھ ایمان کے اوٹھا لیجو
جب دم واپسین ہو یا اللہ
لب پہ ہو لا الہ الا اللہ
دین و دنیا کی آبرو دیجو
دونون عالم مین سرخرو کیجو
کینہ دہو مومنون کے سینے سے
سینے ہو جائین پاک کینے سے
سبکو اک راستہ دکہا یارب
دور ہو اختلاف بیجا سب
دین ہو دین احمدی کل کا
ہو طریقہ محمدی کل کا
ہے خدا تو بڑا سمیع و مجیب
بیمرادون کو کر مراد نصیب
کل مریضون کو تندرستی دے
ناتوانون کی تن مین چستی دے
بیوطن کو وطن مین پہونچا دے
قید سے قیدیونکو چہڑوا دے
کر غریبون سے تنگدستی دور
تنگدستون سے فاقہ مستی دور
رکہتے کثرت سے ہین جو اہل و عیال
کر عطا اونکو حسب حاجت مال
جو ہین مظلوم اونکی سن فریاد
اور کر غمزدون کے دلکو شاد
تیرے بندے ہین سب یتیم و اسیر
تیرے محتاج کل غریب امیر
لے خبر بیکسون غریبون کی
مشکلین کہول کم نصیبونکی
نر ہے کوئی خستہ دل غمگین
سبکی پور مراد ہو آمین

رحمه الله تعالی رحمة لاتغادر دنیا ولاتدع حوبا وتظله ظل طوبی وتغفر ذنوبا وتسقیه ماء مسکوبا آمین

فہرست مضامین الروض الممطور فی ذکر تراجم علماء شرح الصدور

صحت نامۂ روض ممطور

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٢	١٠	غرابت	وغرابت	٣٠	٣	قعبنی	قعنبی
٣	٦	اوسکو	وہ	٣٨	٤	سنہ ٦٠٢	سنہ ٢٠٦
″	١٠	فضول	فصول	٣٩	٢٠	مویہ	امویہ ٥١
٥	٢٠	کے	کسی	٤١	١٥	تھی	تھے
٦	٤	منہاج	منہاج	٤٢	١٣	اشتہ	اشعۃ
٨	″	زمامۂ	زمانۂ	٤٣	١	حَصُنہ	حضنہ
″	٦	تصوف	وتصوف	٤٦	٦	اکے	انکے
٩	١٠	نہ کری	کری	″	٢١	فضل	ابن فضل
″	″	نہوئے	ہوئے	٤٧	١	اِنہار	اَنہار
″	١٢	شَب	سَبَ	٥١	١٤	کرکے	کرکے عراق مین آئے
١٠	٨	وہ پہر	پہروہ				
١٢	٦	کمال	اکمال	٥٢	١٥	جمعے	جمعہ
١٥	٩	سے	ہینے	٥٣	١	المعادی	المغازی
″	١٩	حضر	حَضُر	″	١٤	سنہ ١٤٣	سنہ ٢٤٣
١٩	١٥	بہی	یہی	٦٤	٨	لذوی	ازوے
٢٢	٣	العلامتہ	العلامۃ	٦٥	١٨	کشی	کَتی
٢٤	١١	دارالہجرہ	امام دارالہجرہ	٦٨	٦	اسفرائن	ہیہ اسفرائن
٢٥	١	لیشمین	لیثیین	٧٠	٩	وحذف	وتنقیح وحذف

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٧٠	١٧	متقی	منتقی	٩٦	٦	النجیرۃ	النجبرۃ
٧٢	١٠	شبیلیہ	اشبیلیہ	٩٧	٧	وجد	جدّ
٧٤	٧ حاشیہ	قیبتہ	قتیبہ	٩٨	٣	الضیع	الصنیع
〃	٨ حاشیہ	الافاضل	الفاضل	٩٩	١١	مرورروذ	مروروّذ
〃	١٨ حاشیہ	ابن	ابی	١٠٠	١٠	جبرہ	حیرہ
٧٥	١٠	تد	قد	١٠١	٧	جنیر	وحنیر
٧٦	٩	الدین	لدین	١٠٢	٩	اسکانی	اسکافی
٧٨	١٦	لمولوی	للمولوی	١٠٥	٣	تبجج	تَبَجُّح
٨٠	٩	اخذکیا	علم اخذکیا	١٠٦	٧	کیا ہے	کرتے ہین
٨١	٥	ودورقی ومحد	دورقی ومحمد	١٠٧	١٠	بالصدیقتہ	بالصدیقیۃ
٨٢	١٩	شریف	شریف کے	١٠٩	٢	حرورہ	خرورہ ط
٨٤	٩	وبجیر	وبجر	١١١	١٣	ومحمد بن محمد	ومحمد بن محمد بن محمد
〃	١ حاشیہ	المحاضر	المحاضرۃ	١١٣	١٣	ستر ہزار	ستر ہزار ٧٠٠٠٠
〃	١٦	ہین	تہی	١١٤	٨	شہر المحرم	فی شہر المحرم
٨٦	٥	دو	وُدّ	〃	١٨	کئی بار	کئی برس
٨٧	١٥	وعلل	علل	١١٦	١٤	اوسکواوسپر	اوسپر
٩٠	١٣	شریف حدیث	حدیث شریف	١١٧	١٧	التاریخ	تاریخ
٩١	٢	عبدالرحمن	ابوعبدالرحمن	١١٨	٣	ایک دیوان	انکا ایک دیوان
〃	٧	المقنقی	المقتفی	〃	٧	سقنی	سقتنی
٩٣	٢	نقی	تقی	〃	٢٠	النقلبہ	الفقیہ

ط بوزن نسود وضع کیتہ صحیح البخاری ١٢

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۹	۱	مفیدہ	المفیدۃ	۱۳۴	۸	ورس	ودرس
۱۲۰	۵	فوائد	الفوائد	۱۳۵	۱۷	جزاءً	جُزُأً
״	۱۴	لمولوی	للمولوی	״	۱۹	وجزء	وجزؤ
۱۲۲	۳	اور	دو	״	۲۰	بسفخ	بسفح
۱۲۳	۵	اخلی لکتاب	اخلاء الکتاب	۱۳۶	۹	المتبنی	المتنبی
״	۱۸	الیمینی	الیمنی	״	۱۱	واذ	واذا
״	۲۰	وکرامات	وکمالات	۱۳۷	۲	ابن حزم	ابن حَزم
״	۱۲ حاشیہ	جہانیان گشت	جہانیان جہان گشت	۱۳۸	۱۳	وان	اِن
۱۲۶	۲	مصلا	اور مصلا	״	۱۶	الاقوال	الاقواء
״	״	عالم	شیخ عالم	״	״	تاکیدا	تاکیدٌ
״	״	رکن الدین	شیخ رکن الدین	۱۳۹	۲ حاشیہ	نحط	بخط
۱۲۸	۱	جونیبر	جُوَیبِر	۱۴۰	۹	الغادون	الغاوون
״	۴	راء	الراء	۱۴۴	۱۸	اطہر	اظہر
״	۱۱	وکذا	کذا	״	״	المسم	السمسم
۱۳۰	۳	رضی	و رضی	۱۴۸	۵	اللہُ	اللہِ
۱۳۱	۹	البلحرامی	البلجرامی	״	۸	عمل	عند
״	۱۰	سبحۃ الموجان	سبحۃ المرجان	۱۴۹	۲۰	الآیہ	الآیۃ
״	۱۱	معجمتین	المعجمتین	۱۵۰	۱۷	السامی	اسامی
۱۳۲	۲	ظر	ظہر	۱۵۱	۱۶	فتاملت	فتالمت
۱۳۳	۱۶	مصری نے	مصری	۱۵۲	۵	علیہ	الیہ

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
١٥٣	٣	النانلی	الناتلی	١٨٤	١٩	ابُسنا	سنا
١٥٥	٧	ایمه	أئمة	١٨٧	١٥	٦	٩
١٥٦	١٩	ان قال	الی ان قال	١٨٨	٦و٧	بن یونس	+
١٥٧	٦	مرحباء	مرحبًا	١٩٠	١٧	اورعلم	اورجوعلم
〃	٨	العلامة	علامة	١٩١	١٢	سنا	سنامہا
١٥٨	١٤	لعصبت	لعصیبت	١٩٥	٢	ایسے	ایسی ہی
〃	٢١	سنة	سنة ثلاثلث	〃	٢١	جبین	جبن
١٥٩	١٢	مغار	مغاز	١٩٩	١١	سنه ١٢٣١	سنه ١٢٣٩
〃	〃	الخال	الحال	٢٠٣	٤	که مرد	مرد که
١٦٢	٢١	اسر	اسرار	〃	〃	کہا	اوسنے کہا
١٦٣	١٦	القاہری	القاری	〃	١١	نتہی	منتہی
١٦٧	١	مشکواة	مشکوة	٢٠٥	٤	ولاتقولوا لمن یقتل	ولاتحسبن الذین قتلوا
١٦٩	١٥	منجے					
١٧٠	٦	انسے	انسے پر	〃	٦	لا	أَلَا
١٧١	〃	حکایت	حکایات	٢١٠	〃	اجماعیه	اجتماعیه
١٧٣	٢٠	اصوتك	اصونك	٢١٦	١	ظفرت	ظفرتِ
١٧٨	١	حِتّی	حتّی	〃	〃	تراه	تَرَيه
١٨٠	١٤	سَتره	سُترة	٢٢٠	٦	برکات	بابرکات
١٨١	٥	اِن	اَنْ	٢٢٢	٨	وحلال	وحلان
١٨٤	١٧	المقلب	الملقب	٢٢٣	٢	فلك	فلك کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۲۳	۱۵	صنعانی	صنعائی
۲۲۵	۷	تذکرہ	تذکیر
۲۳۱	۱۰	کو مقدم لکھین ہیں	[illegible]
〃	〃	عنہما کو	عنہما کو مقدم لکھین گے
〃	۱۳	ہدیبیہ	حدیبیہ
۲۳۳	۱۵	احبار	احبار
۲۳۴	۱۸	عسی	عیسے
〃	۲۱	توسجاے	سجاے
۲۳۵	۳	خط	خطہ
〃	۴	چاریون	چارپایون
〃	۱۱	چارسہ	
〃	۱۲	برید	یزید
۲۳۶	۶	خراش	حراش

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۳۶	۷	مگر حصین	دیگر حصین
〃	۱۸	زید	زبد
۲۳۷	۲	الاعزا	الاغرا
〃	۵	عبید	عَبیدہ
〃	۶	مامر	عامر
〃	۱۳	معروف	معرف
〃	۱۷	اُبلّی	اُبُلّی
〃	〃	اُبلّہ	اُوبُلّہ
۲۳۸	۸	اور جگہہ	و
〃	〃	جامر	جار
〃	۹	بن	من
۲۴۰	۱۰	حسن	حسن بن

تمت

طبع في مطبع مفيد عام الواقع في آگره

سنہ ۱۳۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله العزیز السلام علی اشرف نعمه نعمة الاسلام ثم علی جمیع الائه التی لا تحد ولا تعد علی
مرور الدهور وکرور الدهور والاعوام والصلوة والسلام علی رسوله ونبیه سید المرسلین شفیع المذنبین
رحمة للعالمین سیدنا ومولانا محمد وعلی اله الکرام وصحبه العظام ما تم العشایا وتکرر الغدایا الی
یوم البعث وساعة القیام اما بعد خاکسار ذو الفقار احمد نقوی عفا الله عنه ما جناه ووفقه لما یحبه ویرضاه عرض پرداز
ہے کہ جب بحمدہ تعالی طی الفراسخ جو کہ شرح الصدور وغیرہ کتب علم برزخ کا ترجمہ ہے تمام ہوئی تو یہ خیال آیا کہ جو لوگ اصحاب کتب
ستہ وغیرہم جنسے شرح الصدور وغیرہ مین نقل کیا ہے اگر اونکی تراجم لکہی جائین تو خالی از فائدہ معتد بہا نہو گا چنانچہ بفضلہ سبحانہ اونکے
تراجم کتاب اتحاف النبلا وبستان المحدثین وکشف الظنون وابن خلکان وغیرہ سے لکہکر ایک رسالہ مرتب کیا اور اوس کا نام
الروض الممطور فی ذکر علماء شرح الصدور رکہا اور وہ مطبوع ہوکر ملحق کتاب مذکور کیا گیا پہر یہ جی مین آیا کہ راویان اخبار
وناقلان آثار شرح الصدور کے تراجم لکہی جائین تا کہ جس راوی کا حال دریافت کرنا منظور ہو جلد معلوم ہو جای اللہ تعالی
کے فضل سی یہ کام بہی انجام کو پہونچا ایک رسالہ حدائق الزہور فی رجال شرح الصدور نام کتب اسمای رجال مثل
تقریب وخلاصۂ تہذیب واسد الغابہ ومیزان الاعتدال سی مرتب کیا اور ترتیب اسمار کی موافق اصل کتاب کے رکہی جن
لوگون کا حال ان کتب سی معلوم ہوا وہ رسالہ مذکور مین لکہدیا گیا اور جن راویون کا حال معلوم نہوا اون کو ترک کیا اس
رسالی کا حجم قریب سات جزو کے ہو گیا چونکہ اس رسالی کی تہذیب وتنقیح بسبب امراض وغیرہ کی ابہی تک ہونی نپائی تہی اور
طی الفراسخ بہمہ وجوہ تیار ہو گئی اسلیے یون مناسب معلوم ہوا کہ اس رسالی کا ایک ملخص لکہا جای جس سی ہر راوی کا نام وولدیت
وکنیت وتاریخ وفات اور کچہہ حال مختصر معلوم ہو جاے اور ثقہ کی غیر ثقہ سی تمیز کر لیجائی چنانچہ بفضل الہی وبرکت رسالت پناہی
رسالہ مذکور سی ایک جدول اس قسم کی مرتب کی اور ترتیب حروف ہجا کی رکہی تا کہ استخراج اسمار رواۃ کا سہل ہو اور جن راویونکے
نام کتب موجودہ مین میسر آئی یا بسبب تشابہ کی تمیز دشوار ہوا اون ناموں کو ہر حرف کی بعد جدا لکہدیا تا کہ جن حضرات کو اونکا
حال معلوم ہو وہ لکہدین اور اجر حاصل کرین اور چونکہ یہ جدول بعجلت تیار کی گئی ہے اس لیی سکا نام القول المیسور فی
رجال شرح الصدور رکہا اللہ سبحانہ وتعالی اس کو قبول فرمای اور ہماری ذنوب وسیئات کو اپنی عفو وکرم فیاض سے
بخشدی اور اعمال صالح کی توفیق عطا کری اور عذاب برزخ وآخرت سی بچا کر داخل خلد برین فرمای یا سیدی ویا مولائی
ما ذلک علیک بعزیز فانک علی ما تشاء قدیر وبالاجابة جدیر والحمد لله اولا وآخرا والصلوة والسلام علی سیدنا
وسید الخلائق محمد وعلی اله وصحبه واتباعهم باحسان الی یوم الدین آمین

حرف الہمزۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱	حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ	دس برس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی بدر میں حاضر ہوئے	سنہ ۹۰ ہجری یا بعد اسکے بصرے میں
۲	حضرت ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر دوسی رض	صحابی جلیل القدر کثیر الحدیث ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کہتے تھے	سنہ ۵۹ عمر ۷۸ سال
۳	حضرت ابن عباس عبد اللہ رضی اللہ عنہ	ابن عم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حبر امت و ترجمان قرآن	سنہ ۶۸ بطائف
۴	حضرت ام الفضل لبابہ بنت الحارث الہلالیۃ زوجۃ العباس رضی اللہ عنہا	بعد حضرت خدیجہ کی عورتوں میں اول یہی مسلمان ہوئیں پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتی تھیں	
۵	حضرت ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ	صحابی ہیں جنگ صفین و جمل سی علحدہ رہے	سنہ ۵۱ ہجری
۶	ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ	تابعی ہیں حضرت ابو امامہ و انس رضی اللہ عنہما سی راوی ہیں	سنہ ۵۲ ہجری
۷	ابو سعید بن المعلی بن لوذان رضی اللہ عنہ	انکا نام رافع ہی بخاری نی انسی ایک حدیث روایت کی ہی	سنہ ۷۳ ہجری
۸	حضرت ابن عمر عبد اللہ رضی اللہ عنہما	امام متین واسع العلم کثیر الاتباع وافر العبادۃ کبیر القدر تہی	سنہ ۷۴ ہجری
۹	حضرت ابو عبس غفاری عبد الرحمن بن جبر رض	بدری جلیل ہیں بخاری نی انسے ایک حدیث روایت کی ہی	سنہ ۳۴ ہجری
۱۰	حضرت ابو ذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ	ابو داود نی کہا علم میں حضرت ابن مسعود کی برابر تھے	سنہ ۳۲ بربذہ
۱۱	ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ	احد الاعلام انکا کوئی نام نہیں ہے یا عبد اللہ یا اسمعیل یا نام کنیت ایک	سنہ ۹۴ یا سنہ ۱۰۴
۱۲	ابو عثمان عبد الرحمن بن مل الکوفی	ثقہ ہیں بڑی عابد تہی ساٹھہ بار حج و عمرہ کیا حضرت صلعم کو نہیں دیکہا	سنہ ۹۵ یا سنہ ۱۰۰ عہ
۱۳	ابو مسہر عبد الاعلی بن مسہر غسانی رضی اللہ عنہ	نہایت فصیح تہی امام احمد رحمہ اللہ نی فرمایا کان اثبتہ	سنہ ۲۱۸ در قید مامون
۱۴	ابو عبد اللہ عبد الرحمن صنابحی بن عسیلہ	مخضرم ہیں ابن سعد نی انکی توثیق کی حضرت ابو بکر و عمر سی روایت	در خلافت عبد الملک
۱۵	حضرت ام الدرداء صغری ہجیمہ بنت یحیی	فقیہ عالم زاہد لبیب تھے ان کا قول ہی افضل العلم المعرفۃ	سنہ ۸۰ کی بعد تک رہیں
۱۶	حضرت ابو الدرداء عویمر بن زید رضی اللہ عنہ	بدر کی دن مسلمان ہوی احد میں حاضر ہوی حضرت عمر نی انکو مدینہ کی ساتھ لاحق کیا	سنہ ۳۲
۱۷	ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ سوائی رضی اللہ عنہ	یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کبار اصحاب و خواص سی تھے	سنہ ۷۴
۱۸	ابو عنبۃ الخولانی عبد اللہ بن عنبہ رض	انکی صحبت میں اختلاف ہی انکی ایک حدیث ہی اوسمین سماع کی تصریح ہے	در ایام عبد الملک
۱۹	احمد ابو الحسن بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ	زاہد احد الاعلام حضرت جنید رح نی انکو ریحانۃ الشام فرمایا ہی	سنہ ۲۴۶ مولد سنہ ۱۶۴ عہ
۲۰	ابو قتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ	احد اور دیگر مشاہد میں حاضر ہوی حضرت کی فارس تہی	سنہ ۵۴ مدینہ و ہو الاصح
۲۱	اشجع لقب کا احمد بن عبدہ عہ رحمہ اللہ تعالی	بخاری نی منکر الحدیث حافظ نی ضعیف من الخامسہ کہا ہی	
۲۲	ابن سابط عبد الرحمن قرشی جمحی مکی رح	ابن معین نی انکی توثیق کی اور کہا ابو امامہ سی نہیں سنا	سنہ ۱۱۸ در مکہ مکرمہ

عہ خلاصہ میں اسی طرح ہی اس حساب سے انکی عمر ۱۰۳ کی ہوتی ہی واللہ اعلم انکی عمر اتنی ہوئی یا بیان کچھ ہیگیا سنہ ۱۱۱ ایک سو تین برس سے زیادہ عمر پائی ۱۲

عہ خلاصہ و تقریب میں صرف اشجع ہے انکی باپ کا نام عبدہ ذکر نہیں کیا ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۳	ابو حازم سلمان اشجعی کوفی رضی اللہ عنہ	پانچ برس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجالست کی امام احمد و ابن معین نے ان کی توثیق کی	در خلافت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ
۲۴	ابو حازم سلمہ بن دینار اعرج تمار مدنی	قاص زاہد احد الاعلام ثقہ ہیں اپنی وقت میں بے مثل تھی	سنہ ۱۳۵ یا سنہ ۱۴۰
۲۵	ابو سعید خدری سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	زیر درخت بیعت کی ما بعد احد میں حاضر ہوی علما صحابہ میں ہیں	سنہ ۷۴ ہجری
۲۶	ابراہیم نخعی ابن یزید ابو عمران کوفی ثقہ	فقیہ جلیل ہیں ارسال بہت کرتے ہیں لیکن انکی مراسیل مراسیل شعبی سے اچھی ہیں	سنہ ۹۶
۲۷	ابو غالب بصری حزور صاحب ابو امامہ	دار قطنی نے توثیق ترمذی نے انکی حدیث کی تصحیح کی نسائی نے ضعیف کہا	
۲۸	ابن اسحق محمد ابو عبد اللہ مدنی رحمہ اللہ	احد الائمۃ الاعلام خصوصا مغازی و سیر میں حسن الحدیث صدوق ہیں	سنہ ۱۵۱
۲۹	اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ	امام احمد رحمہ اللہ نے ان کی توثیق کی	سنہ ۱۲۵
۳۰	ابو قیس اودی عبد الرحمن کوفی رضی اللہ عنہ	ابن معین و عجلی نے توثیق کی اور امام احمد نے کہا مخالف ہے	سنہ ۱۲۰
۳۱	ابو المثنی حمصی ضمضم املوکی رحمہ اللہ تعالی	ابن حبان نے ان کی توثیق کی	
۳۲	ابراہیم بن یزید ابو ہدبہ فارسی پھر بصری	میزان میں انکا حال خوب لکھا ہے انکو غیر معتبر بتایا ہے	سنہ ۲۰۰ تک باقی رہے
۳۳	ابن جریج عبد الملک رضی اللہ عنہ	فقیہ احد الاعلام ابن معین نے کہا ثقہ ہیں جبکہ کتاب سے روایت کریں	سنہ ۱۵۰
۳۴	ابو الشعثاء جابر بن زید رضی اللہ عنہ	فقیہ احد الائمہ حضرت ابن عباس نے کہا ہو من العلماء	سنہ ۹۳ یا سنہ ۱۰۳
۳۵	اعمش سلیمان بن مہران رضی اللہ عنہ	احد الاعلام الحفاظ القراء عجلی نے کہا ثقہ ثبت ہیں	سنہ ۱۴۸ العمر ۸۴ سال
۳۶	ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم رازی	حافظ احد الاعلام والائمہ قال الامام احمد ما جاوز الجسر احفظ من ابی زرعہ	سنہ ۲۶۴
۳۷	ابو زرعہ دمشقی ضحاک بن عبد الرحمن رحمہ اللہ	واثلہ کو دیکھا دحیم نے کہا ثقہ ثبت ہیں	
۳۸	ابو زرعہ عبد الرحمن بن عمرو رحمہ اللہ دمشقی	حافظ کبیر ابو حاتم نے کہا صدوق ہیں	سنہ ۲۸۱
۳۹	ابو زرعہ یحیی بن ابی عمرو حمصی رحمہ اللہ	امام احمد و دحیم نے ان کی توثیق کی	سنہ ۱۴۸
۴۰	اوزاعی عبد الرحمن بن عمرو ابو عمرو شامی	ابن سعد نے کہا کان ثقۃ مامونا فاضلا خیرا کثیر الحدیث والعلم والفقہ	سنہ ۱۵۷
۴۱	ابن ابی ملیکہ عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ	تیس صحابہ کو پایا ابو حاتم و ابو زرعہ نے انکی توثیق کی	سنہ ۱۱۷ قالہ البخاری
۴۲	ام الحسن خیرہ والدہ حسن بصری مولاۃ ام سلمہ	ابن حبان نے انکی توثیق کی	
۴۳	حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ ام المومنین	انسے تین سو اٹھتر حدیثیں مروی ہیں	سنہ ۵۹ آخر الامہات وفاۃً
۴۴	ابو عمران جونی عبد الملک بن حبیب ازدی	اعلام میں جندب و انس رضی اللہ عنہما ابن معین نے انکی توثیق کی	سنہ ۱۲۸
۴۵	ابو العالیہ رفیع بن مہران ریاحی	مخضرم امام من الائمۃ صلی خلف عمر و دخل علی ابی بکر رض	سنہ ۹۰ و ہو الصحیح

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۶	ابو مکین نوح بن ربیعہ معلی الانصارؒ	ابن معین و ابو داود نے ان کی توثیق کی ہے	
۴۷	حضرت ابو موسیٰ اشعری عبد اللہ بن قیسؓ	حبشہ کی طرف ہجرت کی زبید کی عامل ہوے صحابی جلیل القدر ہین	سنہ ۴۲ھ
۴۸	ابو قلابہ عبد اللہ بن زید جرمی رضی اللہ عنہ	احد الائمہ فقہا ذوی الالباب سے ہین ثقہ کثیر الحدیث تابعی ہین	سنہ ۱۰۴ یا ۱۰۶ یا ۱۰۷ در شام
۴۹	ابان بن ابی عیاش فیروز رحمہ اللہ تعالیٰ	امام احمد و فلاس و ابن معین نے کہا متروک ہین سنن میں النسی ایک حدیث ہے	در حدود سنہ ۱۴۰
۵۰	ابن الماجشون عبد الملک بن عبد العزیزؒ	فقیہ فصیح مدار علیہ فتوی تھے	سنہ ۲۱۲ھ
۵۱	حضرت ابو بکر صدیق عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ	افضل الناس مطلقا بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ رسول اللہ صلعم	سنہ ۱۳ بعمر ۶۳ سال
۵۲	ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما	یعقوب بن ابی شیبہ نے کہا ثقہ ہین	سنہ ۹۶ بعمر ۷۵ سال
۵۳	ابو مخلد مہاجر ابن مخلد ابو مخلد رحمہ اللہ تعالیٰ	مقبول من السادسۃ کذا فی التقریب	
۵۴	ابو مجلز لاحق بن حمید	کذا فی الخلاصۃ	
۵۵	حضرت ابو ایوب انصاری خالد بن زیدؓ	بدر و عقبہ میں حاضر ہوے صحابی جلیل القدر ہین	سنہ ۵۲ در ارض روم
۵۶	ابن لبیبہ محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ	ابن حبان نے انکی توثیق کی لیس حدیثہ بشئی	
۵۷	احمد بن سعید بن صخر دارمی ابو جعفر سرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ	فقیہ حافظ احد الائمہ	سنہ ۲۵۳ از خط حسین القبانی
۵۸	ابن ابی نجیح عبد اللہ بن ابی نجیح ثقفی رح	طاوس و مجاہد سے راوی ہین امام احمد نے توثیق کی ہے	سنہ ۱۳۱ھ
۵۹	ابو محمد[1] ابن نجار بدری شامی مسعود بن اوس	بدر میں حاضر ہوے ابن اسحق نے اہل بدر میں انکا ذکر نہین کیا	
۶۰	ابن سیرین محمد انصاری بصریؒ	امام وقت کبار تابعین سے ہین بغایت متورع تھے	سنہ ۱۱۰ھ
۶۱	ابو عبید حُیَیّ یا حی صاحب سلیمان بن عبد الملک	امام احمد و ابو زرعہ و یعقوب بن سفیان نے انکی توثیق کی	
۶۲	ابو بصرہ غفاری حُمیل یا جَمیل رضی اللہ عنہ	فتح مصر میں حاضر ہوے اور انکا گہر بمصر ہے اور اوسی کی مقبرہ میں مدفون ہوے	
۶۳	ابن المسیب سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	راس علماء التابعین و فردہم و فاضلہم و فقیہم ولادت سنہ ۱۵ھ	سنہ ۹۳ یا سنہ ۹۴
۶۴	حضرت ابو امامہ صُدَیّ بن عجلان رضی اللہ عنہ	صحابی مشہور خرد و بزرگ جسپر گذرتی سلام کرتے	سنہ ۸۱ در حمص
۶۵	ابن سعد محمد ابو عبد اللہ کاتب واقدی	صاحب الطبقات واحد الحفاظ الکبار الثقات المتحرین	سنہ ۲۳۰ در بغداد
۶۶	ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم غسانی حمصی	انکا نام بکیر یا عبد السلام ہے حافظ ابو عبد اللہ نے انکو ضعیف کہا ہے	سنہ ۱۵۶ھ
۶۷	ابراہیم بن سعد بن ابراہیم ابو اسحق مدنی	امام احمد و یحییٰ بن معین و ابو حاتم و عجلی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۱۸۳ یا ۱۸۴ بعمر ۷۳ یا ۷۵ سال
۶۸	امیہ بن عبد اللہ مکی رحمہ اللہ تعالیٰ	حضرت ابن عمر سے راوی ہین عجلی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۸۴ یا ۸۷
۶۹	ابن عیینہ سفیان ابو محمد الاعور الکوفی رح	امام شافعی نے فرمایا اگر مالک و ابن عیینہ نہوتے تو علم حجاز کا جاتا رہتا	سنہ ۱۹۸ مولد سنہ ۱۰۷

[1] یہ صحابی ہین ان کا ذکر سہواً ہو گیا شرح الصدور میں جو شخص اس نام سے مذکور ہین وہ تابعی ہین منجملہ اصحاب [illegible] ہین فلیعلم ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۷۰	حضرت ابو رافع ابراہیم یا اسلم یا ثابت رضؓ	مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد و خندق مین حاضر ہوئے	در ابتداء خلافت حضرت عثمانؓ
۷۱	حضرت اسماء بنت الصدیق رضی اللہ عنہما	مہاجرہ جلیلہ ہین انکی عمر سو برس کی ہوئی ایک دانت نہین گرا عقل مین تغیر ہوئی	سنہ ۷۳ھ در مکہ معظمہ
۷۲	ابو الزبیر محمد بن مسلم مکی رحمۃ اللہ تعالی	احد الائمہ ثقہ یدلس عن جابر و ابن عباس و عائشہ رضؓ	سنہ ۱۲۸ھ
۷۳	ابو سفیان طلحہ بن نافع قرشی مکی رحمہ اللہ تعالی	قال احمد والنسائی لیس باس وقال ابن معین لا شئ وذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۷۴	ابو عبد الرحمن مقری عبد اللہ بن یزید رحؒ	امام احمد و ابن معین نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۲۱۳ھ
۷۵	ابو عمر ضریر حفص بن عمر رحمہ اللہ تعالی	صدوق عالم ہین نابینا پیدا ہوئے کبار عاشرہ سے ہین	سنہ ۲۰ھ
۷۶	حضرت ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح رضؓ	منجملہ عشرہ مبشرہ ہین بدر مین حاضر ہوئے رضی اللہ تعالی عنہ	سنہ ۱۸ھ در طاعون عمواس
۷۷	حضرت ام حرام بنت ملحان انصاریہ رضی اللہ عنہا	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی زیارت کرتے انکے پاس قیلولہ فرماتے	سنہ ۲۷ھ قبر در قبرص
۷۸	ابو سفیان بن حرب بن امیہ اموی رضی اللہ عنہ	مسلمین فتح سے ہین حنین مین حاضر ہوئے	سنہ ۳۲ھ یا ۳۴
۷۹	حضرت ابو برزہ نضلہ بن عبید رضی اللہ عنہ	فتح مکہ مین حاضر ہوئے انسے ۴۶ حدیثین مروی ہین	سنہ ۶۴ھ در بصرہ
۸۰	اسود بن سریع تمیمی منقری ابو عبد اللہ صحابی رضؓ	شاعر فصیح محسن لسن تھے انسے ۸ حدیثین مروی ہین	سنہ ۴۲ھ
۸۱	حضرت ابی بن کعب انصاری سید القراء رضؓ	منجملہ جامعین قرآن شریف ہین انکی مناقب بہت ہین	سنہ ۱۹ یا ۲۲ یا ۳۰ یا ۳۲
۸۲	ایاس بن بکیر بن عبد یالیل رضی اللہ عنہ	بدر و احد و خندق اور کل مشاہد مین ہمراہ حضرتؐ کے حاضر ہوئے	سنہ ۳۴ھ
۸۳	احنف بن قیس تمیمی رضی اللہ عنہ	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے واسطے دعا کی اور آپکو نہین دیکھا	سنہ ۶۷ھ
۸۴	ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی رضی اللہ عنہ	ابن عمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برۃ بنت عبد المطلب واخوہ من الرضاعۃ	بعد از رجوع بدر وفات پائی
۸۵	حضرت ابراہیم بن ادہم بن منصور رضی اللہ عنہ	احد الزہاد الاعلام نسائی نے کہا ثقہ مامون احد الزہاد	سنہ ۱۶۲ یا ۱۶۱ھ
۸۶	ابو کاہل احمسی قیس بن عائذ یا عبد اللہ بن مالک رضؓ	صحابی ہین ایک حدیث انسے مروی ہے اسمعیل بن خالد انسے راوی ہین	
۸۷	ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا	انسے کئی حدیثین مروی ہین مسلم دو کے ساتھ منفرد ہین جابر بن عبد اللہ رضؓ انسے راوی ہین	
۸۸	ابان بن عبد اللہ بن ابی حازم بجلی رضی اللہ عنہ	یحیی نے کہا ثقہ ثقہ امام احمد نے کہا صدوق صالح	در خلافت ابو جعفر منصور
۸۹	ابو اسحق فزاری ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ	حافظ احد الاعلام ابو حاتم نے کہا ثقہ مامون امام ہین	سنہ ۱۸۶ یا ۱۸۸ یا ۱۸۵
۹۰	اہبان بن صیفی غفاری بضم ہمزہ رضی اللہ عنہ	صحابی ہین انسے ایک حدیث مروی ہے زہدم وغیرہ انسے راوی ہین	
۹۱	ابو مطیع معاویہ بن یحیی دمشقی رضی اللہ عنہ	ابو زرعہ نے توثیق دار قطنی نے تضعیف کی ہے ۱۲	
۹۲	اسمعیل بن ابی خالد بجلی احمسی کوفی رضؓ	احد الاعلام عجلی نے انکو ثقہ کہا ہے	سنہ ۱۴۶ھ
۹۳	ازہر بن مروان الرقاشی رحمہ اللہ تعالی	ابن حبان نے انکو مستقیم الحدیث کہا ہے	سنہ ۲۴۳ھ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۹۴	ابو التیاح یزید بن حمید ضبعی رحمہ اللہ تعالی	احد الائمہ امام احمد نے ثقہ ثبت کہا ہے ابن معین وغیرہ نے توثیق کی ہے	سنہ ۱۲۸
۹۵	ابو جبری ہجیمی سلیم بن جابر یا جابر بن سلیم رح	صحابی ہیں ان سے ایک حدیث مروی ہے	
۹۶	حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فاختہ یا ہند رض	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں فتح کے دن مسلمان ہوئیں	
۹۷	اخنس بن خلیفہ ضبی رحمہ اللہ تعالی	تقریب میں مستور من الثالثہ کہا ہے	
۹۸	ابان بن تغلب ربعی کوفی قاری احد الائمہ رح	امام احمد ویحیی وابو حاتم نے توثیق کی ہے	سنہ ۱۴۱
۹۹	اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہ مولی عثمان رض	امام بخاری نے کہا ترکوہ امام احمد نے کہا لا یکتب حدیثہ ولا تحل الروایۃ عنہ	سنہ ۱۴۴ علی الصحیح
۱۰۰	حضرت اویس بن عامر قرنی رضی اللہ عنہ	سید التابعین صفین میں ہمراہ حضرت علی رض کے حاضر ہوئے	
۱۰۱	ابراہیم بن میسرہ طائفی مکی حافظ رحمہ اللہ تعالی	امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے	قریب سنہ ۱۳۲ قالہ البخاری
۱۰۲	ابو بکر بن عیاش الاسدی مقری احد الاعلام	امام احمد نے کہا ثقہ ربما غلط ابن معین نے توثیق کی ہے	سنہ ۱۹۳
۱۰۳	ابو الزاہریہ حدیر بن کریب حضرمی رحمہ اللہ تعالی	ابن معین ونسائی وعجلی وغیرہم نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۱۰۰ یا ۱۲۹
۱۰۴	ابن الاجلح عبد اللہ کندی ابو محمد الکوفی رح	ابو حاتم نے کہا لا باس بہ	
۱۰۵	اصمعی عبد الملک بن قریب ابو سعید بصری رح	احد الاعلام ابن معین نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۲۱۳ در بصرہ
۱۰۶	ابراہیم بن المنذر اسدی حزامی مدنی رح	احد کبار العلماء المحدثین ابن معین ونسائی وغیرہ نے توثیق کی ہے	سنہ ۲۳۶
۱۰۷	ابن عائشہ عبید اللہ بن محمد تیمی رحمہ اللہ تعالی	ابو حاتم نے انکو ثقہ کہا ہے ابو زرعہ نے لیس بالقوی کہا	سنہ ۲۲۸
۱۰۸	ایاس بن دغفل الحرانی البصری رحمہ اللہ تعالی	امام احمد نے فرمایا ثقہ ثقہ	
۱۰۹	ابو الربیع زہرانی سلیمان بن داود عتکی بصری رح	حافظ نزیل بغداد ابن معین وابو حاتم نے انکی توثیق کی	سنہ ۲۳۴ بماہ رمضان
۱۱۰	ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رحمہ اللہ تعالی	ابن سعد نے کہا ثقہ قلیل الحدیث وکان امام اہل المدینۃ فی القراءۃ	سنہ ۱۲۷
۱۱۱	اشعث بن عبد اللہ بن جابر الحدانی رح	نسائی نے انکی توثیق کی	
۱۱۲	اوس بن ابی اوس ثقفی رضی اللہ عنہ	صحابی ہیں دمشق میں ساکن ہوئے ان سے دو حدیثیں مروی ہیں	
۱۱۳	اوس بن ابی اوس حذیفہ ثقفی رضی اللہ عنہ	صحابی ہیں ان سے احادیث مروی ہیں	
۱۱۴	ابو الہیاج اسدی حیان بن حصین رح	ثقہ ہیں ابن حبان نے انکی توثیق کی ہے	
۱۱۵	ابن طاوس عبد اللہ یمانی رحمہ اللہ تعالی	ابو حاتم ونسائی نے ثقہ کہا ہے	سنہ ۱۳۲
۱۱۶	ابو الحجاج ثمالی عبد بن عبد یا عبد اللہ بن عبد	صحابی ہیں حدیث کلام قبر انسے مروی ہے	
۱۱۷	ابو غطفان مری سعد بن طریف حجازی	ابن حبان نے انکی توثیق کی	

۱۰۵ امام احمد نے بسبب خلق قرآن کے انکی مذمت فرمائی ہے ۱۲

فصل بیان مین اون راویون کی جن کا حال نہین ملا یا بسبب تشابہ نام کی تمیز نہو سکا

۱۱۸	ابن عبد ربہ رحمہ اللہ تعالی		
۱۱۹	ابو عبید اللہ نباجی رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۰	ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۱	ابو اعور سلمی رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۲	ابو عطیہ مذبوح رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۳	ابن عطیہ رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۴	ابو الخصیب بشیر رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۵	ابو معشر رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۶	ابو ب رحمہ اللہ تعالی	اس نام کی ایک خلق کثیر ہی کوئی نسبت ہوتی تو حال لکہا جاتا	
۱۲۷	ابو غفلہ رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۸	ابو الجلد رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۹	ابراہیم غنوی رحمہ اللہ تعالی		
۱۳۰	احمد بن نصر رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ مین اس نام کی کئی آدمی ہین اسلیے بسبب نہونیکی تمیز مشکل ہے	
۱۳۱	ابن عیاش رحمہ اللہ تعالی	ایضاً	
۱۳۲	ابن میناء رحمہ اللہ تعالی	یہ کنیت چار شخص کی ہی حکم و زیاد و سعید و عباس	
۱۳۳	ابو الدرداء ہاشم بن محمد رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ مین اس نام کی بغیر کنیت کی ایک شخص ہین ہاشم بن محمد ثقفی	
۱۳۴	ابو عمرو بصری رحمہ اللہ تعالی		
۱۳۵	ابو المنہال رحمہ اللہ تعالی	یہ تین شخص کی کنیت ہی واللہ اعلم یہ کون ہین	

حرف الباء الموحدة

۱۳۶	بلال بن سعد بن تمیم الاشعری القاص رضی اللہ عنہ	ابن سعد نے انکی توثیق کی ہی یہ بڑی عابد فاضل تہی	حدود سنہ ۱۲۰
۱۳۷	حضرت بریدہ بن الحصیب صحابی رضی اللہ عنہ	مدینے مین سکونت کی پہر بصرے مین پہر مرو مین	سنہ ۶۲ یا ۶۳
۱۳۸	بکر بن عبد اللہ المزنی البصری احد الاعلام رض	از مغیرہ و ابن عباس و غیرہ ثقہ ثبت مامون حجہ فقیہ تہی	سنہ ۱۰۶ یا ۱۰۸
۱۳۹	حضرت براء بن عازب اوسی انصاری رض	احد و حدیبیہ مین حاضر ہوی	سنہ ۷۱ یا ۷۲
۱۴۰	حضرت بشیر بن کاہل معاوی یا حارثی	انکا شمار مدنیین مین ہی انکی فرزند ایوب حدیث قبر کی راوی ہین	

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۴۱	بقیہ بن الولید الحمصی احد الاعلام رحمہ اللہ تعالیٰ	نسائی نے کہا اذا قال حدثنا واخبرنا فہو ثقۃ	سنہ ۱۹۷
۱۴۲	حضرت بشر حافی ابن حارث رضی اللہ عنہ	زاہد عابد تھے وہ پچاس برس لوگ انکی ہمراہ رہے کبھی کسی کی غیبت نہ سنی	سنہ ۲۲۷ بعمر ۷۵ سال
۱۴۳	بشر بن منصور سلیمی ابو محمد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	زاہد قانت ابو زرعہ نے ثقہ مامون امام احمد نے ثقۃ ثقۃ کہا	سنہ ۱۸۰
۱۴۴	بشر بن مفضل رقاشی بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عابد احد الحفاظ الاعلام قال الامام احمد الیہ المنتہی فی التثبت بالبصرۃ	سنہ ۱۸۷
۱۴۵	بکر بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ	میزان مین اس نام کی صرف دو شخص ذکر کئی ہین ایک بکر بن محمد البصری منکر الحدیث دوسرے بکر بن محمد بن فرقد غیر قوی واللہ اعلم انمین کون ہین	
	حرف التاء المثناۃ الفوقیۃ		
۱۴۶	حضرت تمیم داری ابن اوس راوی خبر جساسہ	سال نہم مین اسلام لای بیت المقدس مین سکونت کی قرآن جمع کیا ایک	رکعت مین ختم کرتے سنہ ۴۰
	حرف الثاء المثلثۃ		
۱۴۷	حضرت ثوبان بن بجدد ویقال ابن جحدر مولی النبی صلعم	حضر وسفر مین آپکی ملازمت کی پہر شام مین نازل ہوئی	سنہ ۵۴ یا ۴۴ در حمص
۱۴۸	ثابت بنانی ابن اسلم بصری احد الاعلام	ہر روز وشب مین ختم کرتے صائم الدہر تھے نسائی وامام احمد وعجلی نے انکی توثیق کی	سنہ ۱۲۷ یا ۱۲۳ بعمر ۸۶
۱۴۹	ثور بن یزید کلاعی حمصی احد الحفاظ الاثبات العلماء	ابن معین نے کہا ما رایت شامیا اوثق منہ قال احمد کان یری القدر تکلم فیہ	سنہ ۱۵۳
۱۵۰	ثابت بن قیس بن شماس انصاری خطیب	من کبار الصحابۃ وصح فی البخاری ومسلم انہ من اہل الجنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۱۲ روز یمامہ
	حرف الجیم		
۱۵۱	حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	صحابی مشہور عقبہ مین حاضر ہوئی اور ۱۹ غزوے کیے ۱۵۴۰ احادیث انسے مروی ہین	سنہ ۷۴ در مدینہ بعمر ۹۴
۱۵۲	جعفر بن زیاد الکوفی الاحمر رحمہ اللہ تعالیٰ	ابو داود نے کہا ثقہ شیعی ابو زرعہ نے کہا صدوق نسائی نے کہا لیس بہ باس	سنہ ۱۶۵
۱۵۳	جابر بن نوح حمانی کوفی امام مسجد بنی حمان	ابن معین نے لیس بشئ حافظ نے ضعیف من التاسعۃ ابن حبان نے لا یحتج بہ کہا	سنہ ۲۰۳
۱۵۴	حضرت جعفر الصادق ابو عبد اللہ بن محمد الباقر رضی اللہ عنہما	احد الائمۃ الاثنی عشر کان من سادات اہل البیت ولقب بالصادق لصدق مقالتہ	سنہ ۱۴۸ در مدینہ طیبہ
۱۵۵	جعفر بن زبیر حنفی یا باہلی دمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ	تقریب مین کہا متروک الحدیث وکان صالحا فی نفسہ من السابعۃ	بعد سنہ ۱۴۰
۱۵۶	جعفر بن برقان کلابی رحمہ اللہ تعالیٰ	ابو احمد نے کہا ثقۃ ابن معین نے کہا لیس فی الزہری بذاک	سنہ ۱۵۴ قالہ احمد
۱۵۷	حضرت جابر بن عتیک انصاری رضی اللہ عنہ	صحابی جلیل انکی حضور بدر مین اختلاف ہے انسے ایک حدیث مروی ہے	
۱۵۸	جعفر بن سلیمان ضبعی بصری زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ	امام احمد وابن معین نے انکی توثیق کی ابن عدی نے کہا ثقہ فیہ تشیع	سنہ ۱۷۸
۱۵۹	حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی یا دم ذی الخلصہ	سال دہم مین اسلام لائی انکی واسطے حضور صلعم نے اپنا کپڑا بچھایا	سنہ ۵۱ یا ۵۴
۱۶۰	حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ	انسے ۴۳ حدیثین مروی ہین حسن وابن سیرین وابو مجلز انسے راوی ہین	بعد سنہ ۶۰

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
	حرف الحاء المهملة		
۱۶۱	حضرت حسن بن ابی الحسن یسار البصری مولی ام سلمہ	الامام احد الائمۃ الہدی والسنۃ رمی بالقدر ولا یصح عالم جامع رفیع ثقہ مامون	سنہ ۱۱۰
۱۶۲	حبیب بن الشہید الازدی البصری عن الحسن وعطاء	امام احمد نے کہا ثقہ مامون ہیں ـ لیس بہ باس تمیز ...	سنہ ۱۴۵
۱۶۳	حکم بن عمرو غفاری الحکم بن الاقرع بھی کہتے ہیں	صحابی ہیں انکی احادیث مروی ہیں بخاری نے ایک حدیث کی ساتھ منفرد ہیں	سنہ ۴۵ یا ۵۵ [illegible]
۱۶۴	حبیب بن ابی فضلان او ابن ابی فضالہ مکی بصری	سلام بن مسکین زیاد بن ابی مسلم ان سے راوی ہیں ابن معین نے کہا مشہور	[illegible]
۱۶۵	حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام ابو عبد اللہ	سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وریحانتہ انکی حدیثیں ۸ ہیں حدیثیں ائمۃ [illegible]	ولادت سنہ ۴ وفات سنہ ۶۱ بعمر ۵۶ بکربلا
۱۶۶	حضرت حذیفہ بن الیمان حسیل عبسی کوفی	صحابی جلیل واقف حوادث فتن ما کان ویکون الی یوم القیامۃ	سنہ ۳۶
۱۶۷	حبان بن ابی جبلہ بکسر حاء المہملہ قرشی مولاہم المصری	عمرو بن عاص عبد اللہ بن عمرو سے راوی ہیں اور انسے عبد اللہ بن زحر	سنہ ۱۲۲ درافریقیہ
۱۶۸	حسن بن عمارہ بجلی مولاہم ابو محمد کوفی قاضی بغداد	دار قطنی نے متروک کہا ابن المدینی نے متہم بوضع کہا	سنہ ۱۵۳
۱۶۹	حکم بن عتیبہ کندی مولاہم ابو محمد او ابو عبد اللہ کوفی	احد الاعلام عجلی نے کہا ثقہ ثبت من فقہاء اصحاب ابراہیم صاحب سنت و اتباع	سنہ ۱۱۵
۱۷۰	حارث بن خزرج ابی الحارث رحمہ اللہ تعالی	اسد الغابہ میں کہا خزرج ابو الحارث مجہول فی حدیثہ نظر روی عنہ ابنہ الحارث	
۱۷۱	حکم بن عبد المطلب بن عبد اللہ بن حنطب رحمہ اللہ تعالی	عن ابیہ قال الدار قطنی یعتبر بہ وقال ابو محمد بن حزم لا یعرف حالہ قالہ المیزان	
۱۷۲	حکم بن ابان عدنی ابو عیسی عدہ راوی از طاوس وغیرہ	ثقہ صاحب سنت کان اذا ہدأت العیون وقف فی البحر الی کبتیہ یذکر اللہ تعالی حتی یصبح	سنہ ۱۵۴ یا ۱۵۵
۱۷۳	حجاج بن یوسف الثقفی الامیر الظالم المبیر	قال النسائی لیس بثقۃ ولا مامون	سنہ ۹۵
۱۷۴	حسن بن صالح بن صالح بن مسلم بن حیان لقبہ حی بن شفی	فقیہ کوفی احد الاعلام ابن معین نسائی نے ثقہ کہا ابو حاتم نے بھی توثیق کی	سنہ ۱۶۹
۱۷۵	حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام	اپنے والد ماجد اور عبد اللہ بن جعفر سے راوی ہیں صدیقہ حضرت امیر کی اولاد	سنہ ۹۷
۱۷۶	حرملہ بن عمران بن قراد التجیبی ابو حفص المصری الحاجب	یہ یزید بن ابی حبیب اور ابن وہب ابو صالح انسے راوی ہیں	سنہ ۱۶۰
۱۷۷	حکم بن عمیر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاد	فی احادیث منکرۃ لا صحبۃ لہ قال ابو حاتم ضعیف قالہ فی المیزان	
۱۷۸	حماد بن سلمہ البصری احد الاعلام قال القطان اذا	رایت الرجل یقع فی حماد فاتہمہ علی الاسلام قال حماد طلب العلم لغیر اللہ مکر بہ	سنہ ۱۶۷
۱۷۹	حریز بن عثمان الرحبی آخرہ زاء معجمہ رحمہ اللہ تعالی	امام احمد نے ثقہ ثقہ ابو الیمان ذو بن علی وغیرہ نے متہم بنصب کیا	سنہ ۱۶۳
۱۸۰	حوثرہ بن محمد منقری ابو الازہر البصری الوراق	قطان و ابن مہدی سے راوی ہیں ابن حبان نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۲۵۶
۱۸۱	حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب ابو محمد المدنی علیہم السلام	سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وریحانتہ انکی تیرہ حدیثیں ہیں ولادت سنہ ۳	سنہ ۴۹ یا ۵۰ یا بعد
۱۸۲	حمید الطویل بن ابی حمید مختلف فی اسم ابیہ البصری	قال شعبہ لم یسمع حمید من انس الا اربعۃ وعشرین حدیثا قال ابو خراش صدوق ثقہ	سنہ ۱۴۲
۱۸۳	حارث بن اسد المحاسبی ابو عبد اللہ البغدادی الزاہد	المشہور صاحب التصانیف فی الرد علی المعتزلۃ والرافضۃ وغیرہم ولہ الکلام فی التصوف	سنہ ۲۴۳

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۸۴	حبیب بن سالم کاتب النعمان بن بشیر و مولاہ	وعنہ بشیر بن ثابت ومحمد بن المنتشر قال ابو حاتم ثقة	
۱۸۵	حفص بن بغیل مصغر بغل معجمة	الہمدانی المرہبی الکوفی عن زائدة وعنہ ابوکریب کذا فی الخلاصة	
۱۸۶	حبیش بن مبشر بن احمد بن محمد الثقفی ابو عبد اللہ	الطوسی الفقیہ نزیل بغداد وثقہ الدارقطنی وذکرہ ابن حبان فی الثقات	سنہ ۲۵۸
۱۸۷	حجاج بن دینار الواسطی رحمہ اللہ تعالی	امام احمد وابن معین نے کہا لیس باس ابوزرعہ نے کہا صالح صدوق مستقیم الحدیث لہ	
۱۸۸	حبان بن اسود رحمہ اللہ تعالی		
۱۸۹	حمید رحمہ اللہ تعالی	اس نام کی ایک جماعت ہے معلوم نہین یہ اوسمین سے کون ہین	
۱۹۰	حمید بن عیوف رحمہ اللہ تعالی		
۱۹۱	حصین خلاصہ میں اس نام کے ۵ شخص ذکر کیے ہین اور حبیبان نام یون لکھا ہے حصین غیر منسوب ہوا ابن منصور واللہ اعلم		
۱۹۲	حمید بن میمونہ رحمہ اللہ تعالی		
۱۹۳	حویرث بن رباب رحمہ اللہ تعالی		
۱۹۴	حارث غنوی رحمہ اللہ تعالی		

حرف الخاء المعجمة

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۹۵	حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ	بدر میں حاضر ہوے منجملہ اونکے ہین جو راہ خدا مین عذاب کیے گئے	سنہ ۳۷ درکوفہ منصرفا من صفین
۱۹۶	خالد بن معدان کلاعی از فقہاء و اعیان تابعین	فرمایا مینے ستر صحابہ کو پایا دن مین ستر ہزار تسبیح کہتے تھے	سنہ ۱۰۳ یا ۴ یا ۸
۱۹۷	خلف بن حوشب الکوفی الاعور العابد	عن مجاہد وعطاء قال النسائی لیس بہ باس	سنہ ۱۵۰ تا کہ سن الا ہو کی
۱۹۸	حضرت خالد بن الولید مخزومی ابو سلیمان سیف اللہ	صفر سنہ ۸ کو مسلمان ہوے اور غزوہ موتہ میں حاضر ہوے اور آپکے ہاتھ پر فتح ہوئی	سنہ ۲۱ در حمص یا مدینہ
۱۹۹	حضرت خدیجہ بنت خویلد ام المؤمنین رضی اللہ عنہا	زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول امرأة تزوجہا واول خلق اللہ اسلاما	۳ سال قبل از ہجرت
۲۰۰	خالد بن عرفطہ قضاعی صحابی رضی اللہ عنہ	انسے ایک حدیث مروی ہے ابو اسحق سبیعی انسے راوی ہین	سنہ ۶۱
۲۰۱	خزیمہ بن ثابت انصاری ذو الشہادتین رض	بدر و احد مین حاضر ہوے ہمراہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کے صفین مین قتل ہوے	سنہ ۳۷
۲۰۲	خیثمہ بن ابی خیثمہ عبد الرحمن بصری عن انس	ابن حبان نے انکی توثیق کی اور ابن معین نے لیس بشیٔ کہا	
۲۰۳	خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ جعفی کوفی رح	عن ابیہ وعلی وعائشة وابی ہریرة ابن معین وعجلی نے انکی توثیق کی	سنہ ۸۰
۲۰۴	خیثمہ بن عبد الرحمن اطرابلسی رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ مین کہا ابن قران النسائی حافظ امام	
۲۰۵	خالدہ بنت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہا	انکا ذکر خلاصہ و اسد الغابہ وغیرہ مین نہین ہے ہان خالدہ بنت انس الساعدیہ کا لہ	
۲۰۶	خنساء بنت معاویہ انکا ذکر خلاصہ و اسد الغابہ وغیرہ مین نہین ہے ہان خنساء بنت عمرو بن الشرید کا ذکر ہے اسد الغابہ مین لہ		

لہ لا باس بہ وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ وقال الترمذی ثقة مقارب الحدیث ۱۲

لہ دوسری خزیمہ بن جزء صحابی ہین لہ حدیث عنہما وعنہ اخوہ خالد ۱۲

لہ انکا ذکر خلاصہ مین نہین لفظ ہے خالدہ بنت انس الساعدیہ صحابیہ روی حدیثہا ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اسمی اور اسد الغابہ مین یون ہے خالدة بنت انس الانصاریة الساعدیة ام بنی حزم لہ محمد بن عمارہ عن ابی بکر بن محمد ان خالدة بنت انس ام بنی حارثة اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعرضت علیہ رقی فامرہا بہا اخرجہا الثلاثة انتہی

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حالات	سنہ وفات
	کہا کہ ہشام بن کلبی نی کہا کہ صخر و معاویہ و خنساء اور خنساء کا نام تماضر ہی عمرو بن الشرید کی اولاد ہین انتہی اس صورت مین خنساء اخت معاویہ ہوئین یہ بی بی شاعرہ تہین حضرت کو انکی شعر پسند خاطر عاطر ہوتی		
		حرف الدال المہملہ	
۲۰۷	داود بن ابی ہند القشیری مولاہم ابو بکر البصری	احد الاعلام عن ابن المسیب امام احمد و عجلی و ابو حاتم و نسائی نی انکی توثیق کی ہے	سنہ ۱۳۹ یا ۴۰
۲۰۸	داود بن صنیغ ابو عبد الرحمن شامی رح	ابو بکر خطیب نے کہا ضعیف دارقطنی نی کہا منکر الحدیث باقی رہے	سنہ ۱۴۳ تک
۲۰۹	داود بن نصیر بضم النون الطائی ابو سلیمان	العالم الربانی احد الاعلام الکوفی الزاہد ابن معین نی توثیق کی	سنہ ۱۶۰ یا ۶۵
		حرف الذال المعجمہ فارغ حرف الراء المہملہ	
۲۱۰	رجاء بن حیوة الکندی الفلسطینی احد الاعلام	عن معاویہ وغیرہ ابن سعد نی ثقہ فاضل کثیر العلم کہا ہی	سنہ ۱۱۲
۲۱۱	ربیع بن انس الکندی او الحنفی البصری عن انس	و الحسن و ارسل عن ام سلمۃ ابو حاتم نی صدوق عجلی نی ثقہ صدوق کہا ہے	سنہ ۱۳۹ یا ۴۰
۲۱۲	راشد بن سعد مقرائی احد العلماء عن ثوبان و غیرہ	ابن معین و ابو حاتم و ابن سعد نی انکی توثیق کی ہی	سنہ ۱۰۸
۲۱۳	ربیع بن بدر عن الحسن قال العقیلی قدری عنہ آدم	و لا سند عندہ انتہی من المیزان و ربہ براء مہملہ بغیر ضبط لکھا ہی	
۲۱۴	ربعی بن حراش بکسر المہملہ العبسی بالموحدہ ابو مریم الکوفی مخضرم	عن عمر و علی فرد حدیث قال العجلی من خیار الناس لم یکذب کذبۃ قط	سنہ ۱۰۰ یا ۱۰۴
۲۱۵	حضرت رافع بن خدیج الاوسی صحابی احد و ما بعد	احد مین حاضر ہوئی انسے ۷۸ حدیثین مروی ہین	سنہ ۷۴
۲۱۶	ربیع بن سلیمان مولاہم ابو محمد المصری مؤذن	الفسطاط و صاحب الامام الشافعی راوی الام وثقہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالی	سنہ ۲۷۰
۲۱۷	ربیع بن خثیم الثوری ابو یزید الکوفی مخضرم	عن ابن مسعود قال لہ ابن مسعود لو راک النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لاحبک	سنہ ۶۴
۲۱۸	ربیع بن ابی شداد رحمہ اللہ تعالی	انکا تقریب و خلاصہ و میزان مین نہین ذکر کیا	
		حرف الزای المعجمہ	
۲۱۹	زرعہ بن عبد اللہ الانصاری البیاضی عن المعتمر	التیمی قال فی التہذیب ذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۲۲۰	زید عن عائشہ زید السلمی عن ابی جعفر	محمد بن علی مجہول ان کذا فی میزان الاعتدال واللہ اعلم	
۲۲۱	زہری محمد بن مسلم ابو بکر المدنی احد الائمۃ الاعلام	و عالم الحجاز و الشام عن ابن عمر وغیرہ قال ما استودعت قلبی شیئا فنسیتہ	سنہ ۱۲۴
۲۲۲	زہیر بن محمد التمیمی ابو المنذر الخراسانی نزیل الشام	و الحجاز عن زید بن اسلم وغیرہ قال البخاری للشامیین عنہ مناکیر و ہو ثقہ لیس بہ باس	سنہ ۱۱۲
۲۲۳	زید بن اسلم العدوی مولاہم المدنی احد الاعلام	عن ابیہ و ابن عمر وثقہ احمد و یعقوب بن شیبہ و ابو حاتم والنسائی	سنہ ۱۳۶ ماہ ذیحجہ
۲۲۴	زاذان الکندی مولاہم ابو عمر البزار الکوفی	شہد الجابیۃ عن علی وغیرہ وثقہ ابن معین	سنہ ۸۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۲۵	زبیر بن بکار ابو عبد اللہ المدنی قاضیہا صاحب	کتاب النسب عن ابن عیینۃ وثقہ الدارقطنی والخطیب	سنہ ۲۵۶
۲۲۶	زیاد النمیری یعنی زیاد بن عبد اللہ عن انس	ضعفہ ابن معین وعنہ سہل بن ابی صالح لہ عندہ فرد حدیث	
۲۲۷	حضرت زید بن ثابت النجاری المدنی کاتب الوحی	واحد بجبار الانصار بیعت رضوان میں حاضر ہوئی حضرت یہ قراءت کی قرآن جمع کیا	سنہ ۴۵ یا ۴۸ یا ۵۱
۲۲۸	زر بن حبیش ابو مریم الکوفی مخضرم عن عمر وعثمان	وعلی والعباس وعنہ ابراہیم النخعی ابن معین نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۹۲
۲۲۹	حضرت امام زین العابدین علی ابن الحسین بن علی	الہاشمی المدنی علیہم السلام عن جدہ مرسلا وعن ابیہ عائشہ وصفیہ وغیرہم	سنہ ۹۲ وقیل غیر ذلک
۲۳۰	زید بن خارجہ الخزرجی قال ابن عبد البر ہو الذی	تکلم بعد الموت قال ابن مندہ شہد بدر الہ حدیث وعنہ موسیٰ بن طلحۃ مات	فی خلافۃ عثمان رض
۲۳۱	زکریا بن عدی التیمی مولاہم ابو یحییٰ الکوفی الحافظ	اخو یوسف عن شریک وحماد بن زید قال ابن خراش ثقۃ جلیل ورع	سنہ ۲۱۱ یا ۲۱۲
۲۳۲	زرارہ بن اوفی الحرشی البصری قاضیہا عن	عمران بن حصین ابن سعد ونسائی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۹۳
۲۳۳	حضرت زید بن ارقم الخزرجی شہد الخندق وغزا	سبع عشرۃ غزوۃ ونزل الکوفۃ وکان من خواص علی رضی اللہ عنہ	سنہ ۶۶ یا سنہ ۶۸
		حرف السین المہملۃ	
۲۳۴	حضرت سعد بن ابی وقاص الزہری المدنی	شہد بدرا والمشاہد وہو احد العشرۃ وآخرہم موتا واول من رمی فی سبیل اللہ	سنہ ۵۵ یا ۵۶ یا ۵۷ در عقیق
۲۳۵	سعید بن جبیر الوالبی مولاہم الکوفی الفقیہ احد الاعلام	عن ابن عباس وغیرہ لالکائی نے ثقۃ امام حجۃ کہا ہے	سنہ ۹۵ قتلہ الحجاج
۲۳۶	سفیان بن سعید الثوری ابو عبد اللہ الکوفی	احد الائمۃ الاعلام قال العجلی کان لا یسمع شیئا الا حفظہ	سنہ ۱۶۱ در بصرہ مولد سنہ ۹۷
۲۳۷	سعید بن عبد العزیز بن ابی یحییٰ التنوخی ابو محمد	الدمشقی الفقیہ عن مکحول ونافع ابن معین وابو حاتم ونسائی نے توثیق کی	سنہ ۱۶۷
۲۳۸	سدی اسمٰعیل بن عبد الرحمن مولیٰ قریش	ابو محمد الکوفی رمی بالتشیع عن انس قال ابن عدی صدوق مستقیم الحدیث	سنہ ۱۲۷
۲۳۹	سدی الصغیر محمد بن مروان عن محمد بن السائب	الکلبی صاحب التفسیر وعنہ الاصمعی وغیرہ قال جزرۃ یضع کذا فی الخلاصۃ ۵۲	
۲۴۰	حضرت سہل بن سعد الانصاری ابو العباس مدنی	النبی ۱۸۸ احادیثیں مروی ہیں وعنہ الزہری وابو حازم	سنہ ۹۱ بعمر ۱۰۰ سال وہ آخر من مات بالمدینۃ
۲۴۱	سمیط بن عمیر قال ابن ماکولا السدوسی البصری	ابو عبد اللہ صدوق من الثالثۃ کذا فی التقریب	
۲۴۲	سلم بن عطیۃ الفقیمی بالفاء والقاف مصغر الکوفی	لین الحدیث من السادسۃ عن عطاء وطاؤس ذکرہ ابن حبان فی الثقات وفی الضعفاء	
۲۴۳	حضرت سلمان الفارسی ابو عبد اللہ ابن الاسلام رضی اللہ عنہ	اسلم مقدم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ وشہد الخندق قیل انہ ادرک وصی عیسیٰ	سنہ ۳۵ بعمر ۲۵۰ سال
۲۴۴	حضرت سعد بن معاذ الاوسی ابو عمرو سید قومہ	شہد بدرا واحدا وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہتز العرش لموت سعد بن معاذ رض	استشہد زمن الخندق
۲۴۵	سعید بن ابی سعید المقبری ابو سعید المدنی	ارسل عن ام سلمۃ وعن ابیہ ابی ہریرۃ قال ابن خراش ثقۃ جلیل	سنہ ۱۲۳ یا ۱۲۵
۲۴۶	سہل بن عمار النیسابوری عن یزید بن ہارون وغیرہ	متہم کذبہ الحاکم کذا فی میزان الاعتدال	
۲۴۷	حضرت سعید بن زید العدوی احد العشرۃ المشہود لہم	بالجنۃ والمہاجرین الاولین شہد المشاہد کلہا بعد بدر وذکرہ البخاری فیمن شہد بدرا	سنہ ۵۱
۲۴۸	سوید بن سعید الہروی ابو محمد عن حفص بن میسرۃ	وغیرہ قال احمد ارجوان یکون صدوقا وقال ابو حاتم صدوق مدلس	سنہ ۲۴۰

نسبۃ الی سدۃ الکوفۃ لکان یبیع المقانع ۱۲ سعد قال فی التہذیب قال ابو حاتم ذاہب الحدیث متروک ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۴۹	سوید بن مقرن المزنی نزیل الکوفۃ لہ ستۃ احادیث	انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ ابنہ معاویۃ وغیرہ قال فی التہذیب صحابی	
۲۵۰	سمرۃ بن جندب الفزاری نزیل البصرۃ قال ابن عبد البر کان	من الحفاظ المکثرین قال ابن سیرین کان عظیم الامانۃ صدوق الحدیث	سنہ ۵۸ھ یا ۵۹ھ در بصرہ
۲۵۱	سلمۃ بن قیس الاشجعی صحابی رضی اللہ عنہ نزل الکوفۃ	لہ سبعۃ احادیث وعندہم فرد حدیث وعنہ ہلال بن یساف وابو اسحٰق	
۲۵۲	سوار بن مصعب الہمدانی الکوفی ابو عبد اللہ الاعمی المؤذن	عن عطیۃ العوفی وغیرہ قال البخاری منکر الحدیث وقال النسائی وغیرہ متروک	سنۃ بضع وسبعین ومائۃ
۲۵۳	سری بن مخلد رحمہ اللہ تعالیٰ	قال فی المیزان لا اعرفہ قال الازدی ضعیف جدا	
۲۵۴	سراقۃ بن مالک بن جعشم المدلجی ابو سفیان نزیل قدید	اسلم یوم الفتح لہ تسعۃ عشر حدیثا انفرد لہ البخاری بحدیث رضی اللہ عنہ	سنہ ۲۴
۲۵۵	سلیمان بن صرد الخزاعی ابو مطرف الکوفی صحابی	شہد صفین مع علی رضی اللہ عنہ ثم خرج یطلب بدم الحسین رضی اللہ عنہ فقتل بعین الوردۃ	من الجزیرۃ سنہ ۶۵
۲۵۶	سلیمان بن طرخان التیمی ابو المعتمر البصری احد	سادۃ التابعین علما وعملا عن انس وغیرہ قال ابن سعد ثقۃ کثیر الحدیث	سنہ ۱۴۳ بعمر ۹۹ سال
۲۵۷	سلمۃ بن شبیب النیسابوری ابو عبد اللہ الحافظ	عن ابی اسامۃ ویزید بن ہارون قال ابو حاتم صدوق	سنہ ۲۴۷
۲۵۸	سعید بن سوید ذکرہ ابن عدی مختصرا وقال خ	لا یتابع فی حدیثہ کذا فی المیزان	
۲۵۹	سلمیٰ مولاۃ بکر بن وائل عن عائشۃ وام سلمۃ	وعنہا رزین الجہنی کذا فی الخلاصۃ	
۲۶۰	سلمۃ بن کہیل الحضرمی ابو یحییٰ الکوفی رأی ابن عمر	قال ابن المدینی لہ نحو مائتین وخمسین حدیثا وثقہ احمد والعجلی زاد وفیہ تشیع قلیل	سنہ ۱۲۱ بعمر ۷۶ سال
۲۶۱	سلمۃ بن سعید البصری عن ابن جریج وعنہ محمد بن عثمان	الثقفی وغیرہ وثقہ ابن حبان کذا فی خلاصہ	
۲۶۲	سوید بن عمرو الکلبی ابو الولید کوفی عابد عن حماد بن	سلمۃ وداود الطائی وعنہ احمد بن حنبل وثقہ ابن معین والنسائی والعجلی	
۲۶۳	سری بن یحییٰ الشیبانی ابو الہیثم البصری عن ثابت	وعمرو بن دینار وعنہ حماد ابن زید وابن وہب وثقہ النسائی	سنہ ۱۶۷
۲۶۴	سہیل بن ابی حزم مہران القطعی بضم القاف وفتح الطاء	ابو بکر البصری قال احمد روی عن ثابت البنانی مناکیر ۔ پتہ بھرا (؟)	
۲۶۵	سعید بن سالم القداح ابو عثمان الخراسانی ثم المکی عن	ابن جریج وعنہ الشافعی قال ابن معین لیس بہ باس وقیل صدوق وقیل لیس بذاک	
۲۶۶	سلیمان بن یحیٰ بمہملتین مصغر المدنی ابو ایوب عن	ابن المسیب وثقہ ابن سعد والنسائی قال فی التہذیب توفی فی خلافۃ المنصور	
۲۶۷	حضرت سعد بن عبادۃ الخزرجی سیدہم وصاحب رایۃ الانصار	فی المشاہد کلہا ووقع فی مسلم انہ شہد بدرا تخلف عن بیعۃ ابی بکر وخرج من المدینۃ ولم یرجع الیہا حتی قتل	
۲۶۸	سعد بن طریف الحنظلی الاسکاف الکوفی عن ابی الکل	وعنہ الرحمن بن علیۃ ضعفہ احمد وغیرہ	
۲۶۹	سفیان بن وہب الخولانی ابو ایمن وفد علی النبی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضر حجۃ الوداع وشہد فتح مصر وافریقیۃ وسکن المغرب	
۲۷۰	سلیمان بن مہیر یا بہیر رحمہ اللہ	من رواۃ الامام مالک رحمہ اللہ	
۲۷۱	سلام بن اسلم یا سلیم رحمہ اللہ تعالیٰ	تقریب خلاصہ میزان میں سلام بن اسلم کا ذکر نہیں ہے ہاں سلام بن سلیم بتشدید لام دو شخص اس نام کی مذکور ہیں ایک سلام بن سلیم تمیمی سعدی دوسرے سلام بن سلیم الحنفی مولاہم ابو الاحوص الکوفی الحافظ	

ھا الحن بحوران من عمل دمشق سنہ ۱۵ھ یا سنہ ۱۴ھ یا سنہ ۱۶ھ وقیل غیر ذلک ۱۲

نمبر	نام راوی مع ولدیت	حال	سنه وفات
	حرف الشين المعجمة		
٢٧٢	شداد ابن اوس بن ثابت الانصاری النجاری ابو یعلی المدنی ابن اخی حسان بن ثابت رضی الله عنه له خمسون حدیثا انفرد له البخاری بحدیث		سنه ۵۸ در بیت المقدس
٢٧٣	شعبی عامر بن شراحیل الحمیری ابو عمرو الکوفی الامام العلم ولد لست سنین خلت من خلافة عمر روی عنه وعن علی وابن مسعود ولم یسمع منهم		سنه ۱۰۳
٢٧٤	شهر بن حوشب مولی اسماء بنت یزید بن السکن ابو سعید الشامی وثقه احمد وابن معین وقال ابن معین ثبت وقال النسائی لیس بالقوی		سنه ۱۱۱
٢٧٥	شمر بن عطیة الاسدی الکاهلی الکوفی عن ابی وائل وشهر بن حوشب ثقه النسائی وقال ابو داود کان عثمانیا جدا		
٢٧٦	شریح بن عبید بن شریح الحضرمی الحمصی ثقة من الثالثة وکان یرسل کثیرا مات بعد المائة کذا فی التقریب		
٢٧٧	شبابة بن سوار الفزاری ابو عمرو المدائنی قیل اسمه مروان الحافظ عن حریز بن عثمان وثقه ابن معین وغیره وقال احمد کان مرجئا		سنه ۲۰۶
٢٧٨	شریک بن عبد الله النخعی ابو عبد الله الکوفی قاضیها وقاضی الاهواز قال ابن معین ثقة یغلط وقال العجلی ثقة وقال النسائی لیس بالقوی		سنه ۱۴۰
٢٧٩	شعبة بن الحجاج ابو بسطام الحافظ احد ائمة الاسلام الواسطی نزیل البصرة عن معاویة بن قرة وغیره قال احمد شعبة امة وحده		سنه ۱۶۰
٢٨٠	حضرت شقیق بن ابراهیم بن علی رضی الله عنه من کبار الزهاد وجاءت النکارة فی احادیثه من جهة الرواة عنه لا الحکم علیه بالضعف کذا فی المیزان		سنه ۱۹۴
	حرف الصاد المهملة		
٢٨١	صفوان بن سلیم الزهری مولاهم ابو عبد الله المدنی	عن ابن عمر وغیره قال احمد ثقة من خیار عباد الله الصالحین یستشفی بحدیثه وینزل القطر من السماء بذکره	سنه ۱۳۲
٢٨٢	صالح بن صالح بن مسلم بن حی وهو حیان الهمدانی	الکوفی عن الشعبی وغیره وثقه احمد وابن معین والنسائی والعجلی	
٢٨٣	حضرت صعب بن جثامة اللیثی الحجازی له احادیث	اتفقا علی حدیث بن انفرد البخاری باخر وعنه ابن عباس فقط عداده فی اهل المدینة و غیره	
٢٨٤	حضرت صفوان بن امیة الجمحی القرشی ابو وهب	من مسلمة الفتح وکان من المؤلفة قلوبهم انفرد له مسلم بحدیث وعنه ابنه امیة وطاوس	سنه ۴۱
٢٨٥	صدقة بن خالد الاموی مولاهم ابو العباس	الدمشقی عن یزید بن ابی مریم قال احمد ثقة ثقة	سنه ۱۸۰ بعمر ۷۲ سال
٢٨٦	صفیه بنت شیبه بن عثمان العبدریة عن النبی صلی الله	علیه وآله وسلم وعن عائشة قال البرقانی لیست بصحابیة ووثقها ابن حبان	
٢٨٧	صالح بن بشیر المری ابو بشر البصری القاص الواعظ	احد قدماء الصوفیة والزهاد الصالحین عن قتادة وثابت ضعفه ابن المدینی	سنه ۱۷۲
٢٨٨	صفوان بن عمرو السکسکی ابو عمرو الحمصی عن عبد الله	بن بسر قال عمرو بن علی ثبت وقال ابو حاتم ثقة	سنه ۱۵۵
٢٨٩	صالح بن عبد القدوس ابو الفضل الازدی صاحب	الفلسفة والزندقة قال النسائی لیس بثقة قال الذهبی لا اعرف له روایة قتله المهدی	
٢٩٠	صدقة بن یزید الخراسانی ثم الشامی نزل الرملة عن	حماد بن ابی سلیمان ضعفه احمد وقال ابو حاتم صالح وقال ابو زرعة الدمشقی ثقة	
٢٩١	حضرت صفیه بنت حیی بن اخطب الاسرائیلیة	ام المؤمنین رضی الله عنها من بنات هارون علیه السلام خلاصه میں اس نام کی اور کسی کی بیان ذکر کی ہیں والله اعلم اتنا ہی کیوں مراد ہیں	سنه ۵۰ فی امارة معاویة رض
	حرف الضاد المعجمة		

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۹۲	ضحاک بن مزاحم الہلالی مولاہم الخراسانی ابوالقاسم عن	ابی ہریرۃ وغیرہ وثقہ احمد وابن معین وابو زرعۃ قال ابن حبان فی بلخ روی نظر	سنہ ۱۰۵
۲۹۳	ضحاک بن حمزہ الاملوکی الواسطی عن انس مرسلا قال ابن معین	لیس بشی وقال النسائی لیس بثقۃ واما ابن حبان فوثقہ ــ رستبذیہ بیداوم	
۲۹۴	ضمرۃ بن حبیب الزبیدی بالضم ابو عتبۃ الحمصی عن ابی امامۃ	وغیرہ وثقہ ابن معین	
۲۹۵	ضمرۃ بن حبیب المقدسی راوی حدیث خضر علیہ السلام	ضعیف ہیں	
۲۹۶	ضحاک بن سفیان الکلابی ابو سعید الی نجد صحابی لہ اربعۃ	احادیث وعندہم حدیثیۃ فی تورث امراۃ اشیم الضبابی یعنی من دیۃ زوجہا	
۲۹۷	ضحاک بن عثمان بن الضحاک بن عثمان بن عبد اللہ بن خالد عن	عن جدہ ومالک وعنہ ابراہیم بن المنذر وثقہ مصعب الزبیری	

حرف الطاء المہملۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۹۸	حضرت طلحۃ بن عبید اللہ ابو محمد المدنی احد العشرۃ والستۃ	الشوری واحد الثمانیۃ الذین سبقوا الی الاسلام وضرب لہ النبی صلعم السہم	یوم بدر سنہ ۳۶ روز جمل
۲۹۹	طاوس بن کیسان قیل اسمہ ذکوان الامام العلم عن ابی	ہریرۃ وعائشۃ وغیرہما حج اربعین حجۃ وکان مستجاب الدعوۃ وثقہ ابن معین	وغیرہ سنہ ۱۰۶ یوم الترویۃ
۳۰۰	طارق بن عبد اللہ المحاربی صحابی لہ احادیث وعنہ	ربعی بن حراش وجامع بن شداد	
۳۰۱	طعمۃ بن غیلان الجعفی الکوفی عن الشعبی وعنہ	السفیانان قال ابو حاتم شیخ وذکرہ ابن حبان فی الثقات	

حرف الظاء المعجمۃ فارغ

۱۱۴ حرف العین المہملۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۰۲	حضرت عباس بن عبد المطلب عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اظہر اسلامہ یوم الفتح وکان فیما قبل یکتم ایمانہ باذنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	سنہ ۳۲ یا ۳۴ بعمر ۸۸
۳۰۳	حضرت عبادۃ بن الصامت الانصاری ابو الولید شہد العقبتین	وبدرا وہو احد النقباء وکان من جمع القرآن علی عہد النبی صلعم	سنہ ۳۴ در رملہ
۳۰۴	حضرت عوف بن مالک الاشجعی الغطفانی کانت معہ رایۃ	اشجع یوم الفتح قال الواقدی شہد خیبر مات	سنہ ۷۳
۳۰۵	حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب ابو الحسن الہاشمی کرم اللہ وجہہ	آپ سے ۵۸۶ حدیثیں مروی ہیں مرتضیٰ وامیرشاہ جیحا ضرمومی	سنہ ۴۰ شب جمعہ رمضان کو شہید ہوئے
۳۰۶	حضرت عبد اللہ بن مسعود ابو عبد الرحمن الکوفی احد السابقین	الاولین وصاحب النعلین شہد بدرا والمشاہد روی ۸۴۸ حدیثیا	سنہ ۳۲ در مدینہ طیبہ
۳۰۷	حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب ابو حفص المدنی احد فقہاء الصحابۃ	ثانی الخلفاء الراشدین والعشرۃ المشہود لہم بالجنۃ ۵۳۹ حدیث	آخر سنہ ۲۳ میں شہید ہوئے
۳۰۸	عمرو بن عبسۃ ابو نجیح صحابی مشہور لہ ۴۸ حدیث	قال ابو سعید یقولون انہ رابع او خامس فی الاسلام	
۳۰۹	عمرو بن میمون بن مہران الرقی ابو عبد اللہ عن ابیہ	وسلیمان بن یسار وثقہ ابن معین	سنہ ۱۴۵ قالہ الواقدی
۳۱۰	عمرو بن میمون الاودی ابو یحیی الکوفی عن عمر ومعاذ	روی اسرائیل عن ابی اسحاق حج مائۃ حجۃ وعمرۃ وثقہ ابن معین	سنہ ۷۴ قالہ ابو نعیم
۳۱۱	عروۃ بن رویم اللخمی ابو القاسم الدمشقی المقری	عن ثوبان وجابر مرسلا وثقہ النسائی	سنہ ۱۳۲ یا ۳۵
۳۱۲	حضرت عرباض بن ساریۃ السلمی ابو نجیح من اہل الصفۃ	سکن حمص لہ احادیث وعنہ جبیر بن نفیر وخالد بن معدان	سنہ ۷۵
۳۱۳	حضرت عمر بن عبد العزیز الاموی ابو حفص الحافظ امیر	المومنین عن انس وغیرہ قال میمون بن مہران کانت العلماء عند عمر تلامذۃ	سنہ ۱۰۱

سنہ ۱۷ اور اول سنہ ۲۴ میں مدفون عمر ۶۳ سال رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۱۴	حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص السہمی ابو محمد کان	یلومہ اباہ علی القتال فی بادوب تودوہ ویقول مالی ولصفین مالی ولقتال المسلمین	سنہ ۶۵ یا ۶۸
۳۱۵	حضرت عائشہ بنت امیر المومنین ابی بکر الصدیق	ام المومنین ام عبداللہ الفقیہۃ الربانیۃ حبیبۃ النبی صلعم کانت تصوم الدہر مرویات ۲۲	سنہ ۵۸ مدفون در بقیع
۳۱۶	عبدالرحمن بن یزید بن جابر الازدی الدمشقی	الدارانی عن ابیہ واخیہ القاسم بن عبدالرحمن قال ابن ابی داود ثقۃ مامون وقال یحییٰ بن معین ثقۃ	سنہ ۱۵۳
۳۱۷	عبداللہ بن ابی زکریا الخزاعی ابو یحییٰ الشامی الفقیہ	عن ابی الدرداء وسلمان مرسلا قال ابو زرعۃ الدمشقی لم یلق احدا من الصحابۃ قال ابن سعد ثقۃ	سنہ ۱۱۷
۳۱۸	عطاء بن ابی مسلم الخراسانی المہلب ابن ابی صفرۃ ابو ایوب	الخراسانی نزیل الشام احد الاعلام عن ابی الدرداء وغیرہ مرسلا وکان یحییٰ اللیل وثقہ ابن معین وابو حاتم	سنہ ۱۳۵ بعمر ۸۵ سال
۳۱۹	حضرت عمار بن یاسر ابو الیقظان مولیٰ بنی مخزوم	صحابی جلیل شہد بدرا والمشاہد کان احد السابقین الاولین مرویات ۲ قتل بصفین مع علی رض	
۳۲۰	عون بن عبداللہ الہذلی ابو عبداللہ الکوفی الزاہد	عن ابیہ وعائشۃ وثقہ احمد وابن معین وسماہ ابن سعد بالاخبار قال الامام البخاری مات	بعد سنہ ۱۲۰
۳۲۱	عقبۃ بن مسلم التجیبی ابو محمد المصری امام الجامع عن	عبداللہ بن عمر وعقبۃ بن عامر وعنہ حیوۃ بن شریح وحرملۃ بن عمران وثقہ العجلی	قریب سنہ ۱۲۰
۳۲۲	عکرمۃ البربری مولیٰ ابن عباس عن عبداللہ احد الائمۃ	الاعلام قال العجلی ثقۃ بری مما یرمیہ الناس وثقہ احمد وابن معین وابو حاتم والنسائی	سنہ ۱۰۵
۳۲۳	عبید بن عمیر بن قتادۃ اللیثی ابو عاصم المکی القاص	مخضرم عن ابی وعمر قال ثابت اول من قص عبید بن عمیر وثقہ ابو زرعۃ	سنہ ۶۴
۳۲۴	عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی ابو ہاشم المکی	عن ابیہ وابن عمر وثقہ ابو حاتم	سنہ ۱۱۳
۳۲۵	عطاء بن یسار الہلالی ابو محمد المدنی احد الاعلام	عن مولاتہ میمونۃ وابن مسعود وغیرہ وعنہ ابو جعفر الباقر وغیرہ قال النسائی ثقۃ	سنہ ۹۴ یا سنہ ۱۰۳
۳۲۶	عبداللہ بن عیسیٰ الانصاری ابو محمد الکوفی عن	جدہ فی البخاری ومسلم قال الحربی لم یسمع وثقہ ابن معین والنسائی قال ابن المدینی ہو عندی منکر	سنہ ۱۳۰
۳۲۷	عبداللہ بن عیسیٰ مصری ابو خلف الخزاز عن یونس بن	عبید وعنہ ابو بکر بن ابی الاسود وعقبۃ بن مکرم قال النسائی لیس بثقۃ	
۳۲۸	عثمان بن محمد بن المغیرۃ بن الاخنس بن شریق الثقفی	الحجازی عن الاعرج وثقہ ابن معین قال ابن المدینی روی عن ابن المسیب مناکیر	
۳۲۹	حضرت عقبہ بن عامر الجہنی مرویات ۵۵ حدیث	اختط البصرۃ وولی المصر لمعاویۃ وحضر معہ بصفین وولی غزو البحر وکان فصیحا شاعرا مفوہا	سنہ ۵۸
۳۳۰	عمرو بن الحمق الخزاعی صحابی ہاجر بعد الحدیبیۃ	وکان ممن سار الی عثمان ثم انضم الی علی وشہد معہ الجمل وصفین والنہروان وقتلہ عبدالرحمن [illegible]	
۳۳۱	علقمۃ بن قیس النخعی ابو شبل الکوفی احد الاعلام مخضرم	عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کان یقرأ فی خمس مات ۶۲ یا ۶۱	بعمر ۹۰ سال
۳۳۲	عمر بن حبیب المکی ثم الیمنی عن عطاء وعنہ ابن عیینۃ	وثقہ ابن معین	
۳۳۳	عمر بن حبیب العدوی مولاہم البصری قاضیہا	عن یحییٰ بن سعید وسلیمان التیمی وعنہ محمد بن الصباح کذبہ ابن معین قیل مات	سنہ ۲۰۹
۳۳۴	حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ الاسلمی ابو ابراہیم	صحابی ابن صحابی شہد بیعۃ الرضوان مرویات ۹۵ حدیث قال عمرو بن علی ہو آخر من مات بالکوفۃ من الصحابۃ	سنہ ۸۶ یا ۸۷
۳۳۵	عبدالرحمن بن ابی الشعثاء المحاربی عن ابراہیم	التیمی وعنہ بیان بن بشر فقط فرد حدیث کذا فی الخلاصۃ	
۳۳۶	حضرت عدی بن حاتم الطائی الجواد ابن الجواد	وفد فی شعبان سنہ ۹ مرویات ۶۶ حدیث شہد مع علی رضی اللہ عنہ حروبہ	سنہ ۶۸ بعمر ۱۲۰ سال
۳۳۷	حضرت عثمان بن عفان الاموی ابو عمرو المکنیٰ ذوالنورین	وامیر المومنین مجہز جیش العسرۃ واحد العشرۃ واحد الستۃ ہاجر الہجرتین مرویات ۱۴۶ احادیث	۱۸ ذی الحجہ روز جمعہ سنہ ۳۵

ابن عثمان الثقفی سنہ ۵ھ وبعث برکم ... معاویہ ... اول ... اسلامی فی الاسلام ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۳۸	عبد العزیز بن رفیع الاسدی ابو عبد اللہ المکی عن	ابن عباس وثقہ احمد وابن معین قال علی بن عبد اللہ لہ نحو ستین حدیثا	سنہ ۱۳۰
۳۳۹	عبد الرحمن بن زید بن اسلم المدنی عن ابیہ	وعنہ وکیع وابن وہب ضعفہ احمد وابن المدینی والنسائی وغیرہم	سنہ ۱۸۲
۳۴۰	عبد الملک بن عمیر القرشی اللخمی ابو عمر الکوفی القبطی	عن جریر وغیرہ قال العجلی ثقہ قال النسائی لیس بہ باس وقال ابن معین اختلط	سنہ ۱۳۶ وقد جاوز المائۃ
۳۴۱	عبد الملک بن مروان بن الحکم الاموی ابو الولید المدنی	ثم الدمشقی عن ابیہ وابی ہریرۃ قال ابن سعد کان ناسکا قبل الخلافۃ قال الذہبی لی لہ اسوۃ العدالۃ	۸۶
۳۴۲	حضرت عبد الرحمن بن عوف الزہری ابو محمد المدنی	شہد بدرا والمشاہد لہ ۶۵ حدیث وہو احد العشرۃ واحد المہاجرین واحد الستۃ	سنہ ۳۲ بایسیم مدفون در بقیع
۳۴۳	علی بن صالح بن صالح بن حی الہمدانی ابو محمد الکوفی عن	سلمۃ بن کہیل وثقہ احمد وابن معین قال ابن المدینی لہ نحو ثمانین حدیثا	سنہ ۱۵۱
۳۴۴	عبد الرحمن بن غنم الاشعری زعم یحیی بن بکیر ان	لہ صحبۃ وقال ابن یونس قدم فی السفینۃ وذکرہ العجلی فی کبار التابعین عن عمر وعثمان	سنہ ۷۸
۳۴۵	عبد الرحمن بن مہدی الازدی مولاہم ابو سعید البصری	اللؤلؤی الحافظ الامام العلم عن عمر بن ذر ومالک قال ابو حاتم امام ثقہ اثبت من القطان	سنہ ۱۹۸ در بصرہ عمر ۶۳ سال
۳۴۶	عبد الرحمن بن ابی لیلی الانصاری الاوسی ابو عیسی	الکوفی عن عمر ومعاذ ادرک مائۃ وعشرین من الصحابۃ الانصاریین ثقہ ابن معین	سنہ ۸۳
۳۴۷	عمرو بن دینار الجمحی مولاہم ابو محمد المکی الاثرم احد	الاعلام عن العبادلۃ قال ابن المدینی لہ خمسمائۃ حدیث قال مسعر کان ثقہ ثقہ ثقہ	سنہ ۱۱۵
۳۴۸	عمرو بن مہاجر بن ابی مسلم الانصاری مولاہم ابو عبید	الدمشقی عن ابیہ کان علی شرطۃ عمر بن عبد العزیز وثقہ ابن معین	سنہ ۱۳۹
۳۴۹	عمرو بن العاص السہمی ابو محمد الامیر لہ ۳۹ حدیثا اسلم	عند النجاشی وقدم مہاجرا فی صفر سنہ ثمان فامرہ صلعم علی جیش ذات السلاسل	سنہ ۴۳ ودفن بالمقطم
۳۵۰	عمرو بن مرۃ الہمدانی المرادی الجملی ابو عبد اللہ الاعمی	الکوفی احد الاعلام عن عبد اللہ بن ابی اوفی وثقہ ابن معین وقال ابو حاتم ثقہ یری الارجاء	سنہ ۱۱۶
۳۵۱	عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد الازدی ابو عبد الحمید	المکی عن ابن جریج فاکثر وعنہ الحمیدی والشافعی قال احمد ویحیی ثقہ یغلو فی الارجاء	سنہ ۸۶
۳۵۲	عبد العزیز بن ابی رواد العتکی مولی المہلب عن عکرمۃ	وسالم وثقہ ابن معین وابو حاتم وقال ابن عدی فی بعض احادیثہ ما لا یتابع علیہ	سنہ ۱۵۹
۳۵۳	عمر بن شبۃ بن عبیدۃ النمیری ابو زید البصری الحافظ	الاخباری الادیب عن ابی نعیم وغیرہ وثقہ الدارقطنی	سنہ ۲۶۲
۳۵۴	عبد اللہ بن الشخیر بن عوف الحرشی صحابی بصری لہ	احادیث انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ بنوہ مطرف وہانی ویزید	
۳۵۵	عمر بن ذر بن عبد اللہ المرہبی ابو ذر الکوفی عن ابیہ وسعید	بن جبیر قال ابن المدینی لہ نحو ۳۰ حدیثا وقال العجلی کان ثقہ بلیغا وقال ابو داود وکان راسا	سنہ ۱۵۳
۳۵۶	حضرت عبد اللہ بن رواحۃ الانصاری الخزرجی وہو عقبی	بدری نقیب امیر شہید لہ احادیث انفرد لہ البخاری بحدیث موقوف استشہد بموتۃ	
۳۵۷	علاء بن عبد الکریم الیامی ابو عون الکوفی عن مرۃ الطیب	ومجاہد وثقہ ابن معین وابو حاتم قال الذہبی توفی فی حدود	سنہ ۱۵۰
۳۵۸	عروۃ بن الزبیر بن العوام الاسدی ابو عبد اللہ المدنی	احد الفقہاء السبعۃ واحد العلماء التابعین عن ابیہ وامہ وخالتہ عائشۃ قال ابن سعد ثقہ	سنہ ۹۲ یا ۹۳ یا ۹۴
۳۵۹	عنترۃ بن عبد الرحمن الشیبانی عن علی وابن عمر وعنہ	ابنہ ہارون وثقہ ابن حبان	
۳۶۰	حضرت عیاض بن حمار التمیمی المجاشعی صحابی سکن البصرۃ	وعاش الی حدود الخمسین لہ ۳۰ حدیثا انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ الحسن ومطرف بن الشخیر	
۳۶۱	عبد اللہ بن ابی قیس النصری بالنون ابو الاسود الحمصی	عن ابی ذر وعنہ محمد بن زیاد ومعاویۃ بن صالح وثقہ النسائی	

کثیر الحدیث فقیہ عالم ثبت مامون وقال العجلی لم یدخل نفسہ فی شیء من الفتن ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۶۲	عکرمہ بن خالد بن العاص بن ہشام المخزومی المکی	عن ابن عباس و ابن عمر و ابی ہریرۃ وعنہ قتادۃ و ایوب و ابن اسحق وثقہ ابن معین	مات بعد عطاء رحمہ
۳۶۳	عاصم[سلہ] بن بہدلہ وہی امہ قیل ابو قالہ ابن ابی	داؤد الاسدی مولاہم ابو بکر الکوفی احد القراء السبعۃ عن ابی وائل وثقہ احمد وغیرہ	سنہ ۱۲۹
۳۶۴	عبد اللہ بن غالب الحدانی البصری العابد عن	ابی سعید وعنہ قتادۃ ومالک لہ عندہما فرد حدیث	قتل فی الجماجم
۳۶۵	عبد اللہ بن ہشام بن زہرۃ القرشی دعا لہ النبی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومسح علی راسہ عنہ حفیدہ ابو عقیل زہرۃ بن معبد لہ فی البخاری ۳ حدیث	
۳۶۶	عبد اللہ بن ہاشم بن حیان العبدی الطوسی عن	ابن عیینۃ وثقہ صالح بن محمد الاوسی	سنہ ۲۵۵ یا ۵۹
۳۶۷	عمارۃ بن عمیر التیمی الکوفی عن علقمۃ وعنہ حبیب بن	ابی ثابت وثقہ النسائی قال ابن المدینی لہ نحو ۸۰ حدیثا	توفی فی خلافۃ سلیمان
۳۶۸	عمرو بن شرحبیل الہمدانی ابو میسرۃ الکوفی احد الفضلاء	عن عمر وعلی وعنہ ابو وائل والقاسم بن مخیمرۃ مات قدیما	
۳۶۹	عوام بن حوشب الشیبانی الربعی ابو الحارث الواسطی	احد الاعلام عن مجاہد و ابراہیم النخعی وعنہ شعبۃ وثقہ ابو حاتم وقال العجلی ثقۃ	سنہ ۱۴۰
۳۷۰	عبد الرحمن بن سمرۃ بن حبیب بن عبد شمس العبشمی	اسلم یوم الفتح وافتتح سجستان و کابل ورویٰ ۱۴ احادیثا وعنہ الحسن البصری وغیرہ	سنہ ۵۰
۳۷۱	عطیہ بن سعد بن جنادۃ العوفی ابو الحسن الکوفی عن	ابی ہریرۃ وغیرہ ضعفہ الثوری وہشیم وابن عدی وحسن لہ الترمذی احادیث	سنہ ۱۱۱
۳۷۲	عبد اللہ بن یامین الطائفی عن ابی ہریرۃ	وعنہ سعید بن السائب	
۳۷۳	عبادۃ بن نسی الکندی ابو عمرو الاردنی قاضی	طبریۃ عن ابی الدرداء وغیرہ وثقہ ابن معین والنسائی	سنہ ۱۱۸
۳۷۴	عدیسۃ بنت اہبان بن صیفی عن ابیہا وعنہا عبد اللہ	بن عبید	
۳۷۵	عبد اللہ بن الزبیر بن العوام الاسدی ابو خبیب المکی ثم	المدنی اول مولود فی الاسلام وفارس قریش لہ ۳۳ حدیثا وبویع بعد موت یزید	قتل بمکۃ سنہ ۷۳
۳۷۶	عطاف بن خالد بن عبد اللہ بن العاص المخزومی	ابو صفوان المدنی عن نافع وزید بن اسلم قال ابن عدی لم ار بحدیثہ باسا	
۳۷۷	عبد الواحد بن زیاد العبدی مولاہم ابو بشر البصری	احد الاعلام عن لیث بن ابی سلیم قال ابن معین ثقۃ وفی روایۃ لیس بشیء	سنہ ۱۷۶
۳۷۸	عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر الحضرمی ابو حمید	الشامی عن ابیہ وانس وثقہ ابو زرعۃ والنسائی وابن سعد قال وبعضہم یستنکر حدیثہ	سنہ ۱۱۸
۳۷۹	عمیر بن ہانی العنسی بالنون ابو الولید الدارانی الدمشقی	عن ابی ہریرۃ وغیرہ وثقہ العجلی قال ابو داود قتل صبرا بداریا ایام یزید بن الولید	سنہ ۱۲۷
۳۸۰	عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ الماجشون التیمی	مولاہم المدنی الفقیہ احد الاعلام عن ابیہ والزہری وثقہ ابن سعد وابن حبان	سنہ ۱۶۶
۳۸۱	عاصم بن العجاج الجحدری البصری ابو المجشر المقری وہو	عاصم بن ابی الصباح قرا علی یحیی بن یعمر ونصر بن عاصم اخذ عنہ سلام ابو المنذر[سلہ]	
۳۸۲	عبد الرحمن بن کعب بن مالک الانصاری عن ابیہ	واخیہ وعنہ الزہری وغیرہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات توفی فی خلافۃ سلیمان بن عبد الملک	
۳۸۳	عبد الرحمن بن زیاد بن انعم بضم المہملۃ الشعبانی	ابو ایوب قاضی افریقیۃ عن ابیہ وعنہ ابن المبارک وثقہ یحیی القطان قال احمد حدیثہ منکر	سنہ ۱۵۶
۳۸۴	عامر بن عبد اللہ بن لحی بضم اللام الہوزنی ابو الیمان	الحمصی عن ابیہ وعنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان	
۳۸۵	عمرو بن امیۃ بن خویلد الضمری احد الابطال لہ ۲۰	حدیثا اسلم بعد احد ومات بالشام فی خلافۃ معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ	

سلہ الموده ... بن ابی النجود

سلہ جماعۃ قراءۃ شاذۃ فیہا ما ینکر انتہی من المیزان

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۸۶	عبداللہ بن سلمۃ بکسر اللام المرادی الکوفی عن عمر	وعلی وغیرہما قال البخاری لایتابع فی حدیثہ ووثقہ العجلی	
۳۸۷	عمرو بن قیس الملائی ابوعبداللہ الکوفی عن عکرمۃ	وغیرہ وعنہ اسمٰعیل بن ابی خالد مع تقدمہ والثوری وثقہ ابوحاتم والنسائی	
۳۸۸	علی بن سعید بن ابان الاموی الکوفی عن الاعمش	وعمرو بن قیس الملائی وثقہ ابن معین وابوحاتم	قیل سنہ ۲
۳۸۹	عثمان بن عبداللہ بن اوس بن ابی اوس الثقفی الطائفی	عن جدہ والمغیرۃ بن شعبۃ وثقہ ابن حبان	
۳۹۰	عمرو بن اوس بن ابی اوس الثقفی الطائفی عن ابیہ	وعبداللہ بن عمرو بن العاص وعنہ النعمان بن سالم وعمرو بن دینار وثقہ ابن حبان	سنہ ۷۵
۳۹۱	عبدالاعلی بن عدی البہرانی الحمصی عن ثوبان وابن عمر	وعنہ اخوہ عبدالرحمٰن وابنہ محمد موثق وثقہ ابوداود وابن حبان	سنہ ۱۰۴
۳۹۲	عتبۃ بن ضمرۃ بن حبیب الزبیدی بالضم الحمصی عن ابیہ	وعمہ المہاجر وقال ابوحاتم شیخ قال فی التہذیب صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۳۹۳	عبدالملک بن یعلی اللیثی البصری القاضی عن عمران	بن حصین وعنہ ایوب وحمید وثقہ ابن حبان وقال مات سنہ مائۃ	۱۰۰
۳۹۴	عتبۃ بن ابی حکیم الہمدانی او الشیبانی ابوالعباس الطبرانی	عن طلحۃ بن نافع والزہری قال النسائی ضعیف قال ابن عدی ارجوانہ لاباس بہ	سنہ ۱۴۰
۳۹۵	عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز الاموی ابومحمد المدنی	عن مجاہد ومکحول وثقہ ابن معین وابوداود وقال ابونعیم قدم الکوفۃ سنہ ۱۴۷	
۳۹۶	عبدالوہاب بن عبدالحکم بن نافع الوراق ابوالحسن	البغدادی صاحب احمد والمشائخ قال احمد قل من یری مثلہ وثقہ النسائی والدارقطنی	سنہ ۲۵۱
۳۹۷	عمرو بن جریر قال فی التقریب صوابہ ابوزرعۃ	بن عمرو بن جریر	
۳۹۸	عبدالرحمٰن بن صعصعۃ الانصاری المازنی عن ابی سعید	یحییٰ القطان ومالک وثقہ ابوحاتم والنسائی مات فی خلافۃ ابی جعفر	
۳۹۹	عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحٰق السبیعی ابوعمرو الکوفی	احد الاعلام عن ابیہ واخیہ اسرائیل وثقہ ابوحاتم وقال ابن المدینی بخ بخ ثقۃ الخ	سنہ ۱۹۱ یا ۱۸۷
۴۰۰	عبداللہ بن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ابوسہل قاضی	مرو عن ابیہ وابن مسعود وثقہ ابن معین ابوحاتم قال ابن حبان مات	سنہ ۱۱۵
۴۰۱	عبدالرحمٰن بن القاسم بن خالد بن جنادۃ العتقی ابو	عبداللہ المصری الفقیہ صاحب مالک ثقۃ من کبار العاشرۃ مات	سنہ ۱۹۱
۴۰۲	عبیداللہ بن ابی جعفر الکنانی مولاہم ابوبکر المصری	الفقیہ احد الاعلام عن ابی سلمۃ والشعبی وثقہ ابوحاتم قال ابن سعد ہو فقیہ	سنہ ۱۳۶
۴۰۳	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی ابوزیاد بایع	تحت الشجرۃ ونزل البصرۃ لہ ۴۳ حدیثا وقال الحسن کان من نقباء الصحابۃ رض	سنہ ۵۷ یا ۶۰
۴۰۴	عفان بن مسلم بن عبداللہ الانصاری مولی	عروۃ بن ثابت ابوعثمان البصری الصفار احد الائمۃ الاعلام عن ہشام الدستوائی وشعبۃ وغیرہما وعنہ البخاری واحمد واسحٰق وغیرہم قال العجلی ثقۃ ثبت ولم یجب فی المحنۃ وقال ابوحاتم امام ثقۃ متقن متین وقال ابن عدی عفان اوثق من ان یقال فیہ شئ خلط سنہ تسع عشرۃ ومات سنہ عشرین ومائتین قالہ البخاری وابوداود ومطین	
۴۰۵	علیم کندی رحمہ اللہ تعالیٰ	عبدالاعلیٰ تیمی	
۴۰۶	عبد ربہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ		
۴۰۷	عبیدہ بن مہاجر رحمہ اللہ تعالیٰ		

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۰۸	عوانہ بن حکم رحمہ اللہ تعالی		
۴۰۹	عبداللہ بن انیس الانصاری صحابی	روی عنہ ابنہ عیسی قالہ ابن المدینی وخلیفۃ	
۴۱۰	عبداللہ بن انیس الجہنی ابو یحیی حلیف	الانصار شہد العقبۃ الثانیۃ واحدا قال ابن یونس توفی بالشام سنۃ ۸۰	
۴۱۱	عبداللہ بن انیس رحمہ اللہ تعالی	الخزاعی عن بریدۃ وعنہ اسمعیل بن سلیمان وثقہ ابن حبان	
۴۱۲	عبید بن مرزوق رحمہ اللہ تعالی		
۴۱۳	عبداللہ بن نافع المزنی رحمہ اللہ تعالی		
۴۱۴	عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ میں اس نام کے تین شخص مذکور ہیں بسبب عدم ذکر نسبت کی تعیین دشوار ہے	
۴۱۵	عقبہ بن ابی شبیب[1] انکا ذکر خلاصہ میں بایں لفظ لکھا ہے عقبہ بن بیت	میں نہیں ہے شاید شبیب تصحیف بیت ہو عقبہ بن بیت کا حال خلاصہ مصغر بیت اولہ موحدۃ الراسبی البصری عن ابی الجوزاء الربعی وعنہ شعبۃ وحماد بن زید وثقہ ابن معین انتہی	
	حرف الغین المعجمۃ		
۴۱۶	غضیف[2] بن الحارث بن تیم السکونی ابو اسماء	الحمصی عن عمر وبلال وعنہ مکحول وعبادۃ بن نسی وثقہ العجلی وابن سعد مات	فی زمن مروان
	حرف الفاء		
۴۱۷	حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیدۃ نساء المؤمنین لہا ۱۸ حدیثا اتفقا علی حدیث	سنہ ۱۱ھ
۴۱۸	فرقد بن یعقوب السبخی بفتح المہملۃ والموحدۃ	وکسر المعجمۃ بعدہا البصری ابو یعقوب الزاہد عن انس تکلم فیہ القطان وغیرہ وقال احمد[3]	سنہ ۱۳۱ھ
۴۱۹	فضل بن عطیۃ المروزی عن سالم وعنہ ابنہ	محمد وہشیم وثقہ اسحق الحنظلی وابن معین وابو داود وقال عمرو بن علی ضعیف الحدیث	
۴۲۰	فضالۃ بن دینار عن ثابت البنانی وعنہ عباس	بن ہارون قال العقیلی منکر الحدیث کذا فی المیزان	
۴۲۱	فضل بن سہل الاعرج ابو العباس البغدادی	الحافظ عن ابی احمد الزبیری ویزید بن ہارون وعفان وعنہ م د ت س ووثقہ	سنہ ۲۵۵ھ
۴۲۲	حضرت فضالہ بن عبید الانصاری الاوسی ابو محمد	شہد احدا وبیعۃ الرضوان وولی قضاء دمشق لہ ۵۰ حدیثا انفرد لہ مسلم بحدیثین	سنہ ۵۳ھ
۴۲۳	فضل بن الموفق الثقفی بضم المیم وفتح التثناۃ	الشدیدۃ وکسر الہمزۃ الثقفی ابو الجہم الکوفی عن فطر بن خلیفۃ ضعفہ ابو حاتم	
۴۲۴	حضرت فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر	التمیمی الیربوعی ابو علی الخراسانی الزاہد شیخ الحرم واحد ائمۃ الہدی والسنۃ عن منصور والاعمش قال ابن سعد کان ثقۃ نبیلا فاضلا عابدا ورعا کثیر الحدیث	سنہ ۱۸۷ھ بمکۃ المکرمۃ بعمر ۸۰ سال
	حرف القاف		
۴۲۵	قیس بن ابی حازم البجلی الاحمسی ابو عبداللہ الکوفی	احد کبار التابعین واعیانہم مخضرم عن ابی بکر وعمر وثقہ ابن معین ویعقوب بن شیبۃ	سنہ ۹۸ھ

[1] مصغر قال فی القاموس والصواب بالطاء وذکرہ فیہا انتہی والنسبۃ الیہ غطیفی وفی التہذیب غضیف ویقال غطیف ۱۲

[2] رجل صالح وقال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقۃ وقال البخاری فی حدیثہ مناکیر ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۲۶	قاسم بن عبد الرحمن معلی بنی ربیعہ ابو عبد الرحمن	الدمشقی قیل لم یسمع من احد من الصحابۃ سوی ابی امامۃ وثقہ ابن معین والعجلی	سنہ ۱۱۲
۴۲۷	قاسم بن مخیمرہ بضم اولہ وفتح المعجمۃ بعد ہا تحتانیہ ساکنۃ	ثم میم مفتوحۃ الہمدانی ابو عروۃ احد الاعلام عن ابی سعید قال ابن معین ثقۃ	سنہ ۱۰۰
۴۲۸	قبیصۃ بن ذویب عن ابیہ وابی ہریرۃ وعنہ الزہری	ورجاء بن حیوۃ وغیرہ وثقہ ابن حبان قال عمر بن علی مات	سنہ ۸۶
۴۲۹	قرۃ بن خالد السدوسی ابو خالد البصری عن الحسن	وابن سیرین وعنہ شعبۃ والقطان لہ نحو ... احدیث وثقہ احمد وابن معین	سنہ ۱۵۴
۴۳۰	حضرت قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر	منقر التمیمی المنقری وفد سنۃ تسع وکان حلیما عاقلا جوادا وعنہ ابنہ الحکم وغیرہ	
۴۳۱	قیس بن ثابت بن قیس بن شماس الانصاری	عن ابیہ وعنہ ابنہ عبد اللہ وفی التہذیب والکاشف عبد الخبیر	
۴۳۲	قاسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود الہذلی	ابو عبد الرحمن قاضی الکوفۃ عن ابیہ وجابر بن سمرۃ وثقہ ابن معین	سنہ ۱۱۱
۴۳۳	قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق التیمی ابو محمد المدنی	احد الفقہاء السبعۃ واحد الاعلام عن عائشۃ قال ابن سعد کان ثقۃ عالما الخ	سنہ ۱۰۶
۴۳۴	قتادہ بن دعامۃ السدوسی ابو الخطاب البصری	الاکمہ احد الائمۃ الاعلام حافظ مدلس روی عن انس قال ابن سیرین ہو احفظ الناس انکی سوا خلاصہ میں تین شخص اور اس نام کے مذکور ہیں	

حرف الکاف

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۳۵	کعب بن ماتع الحمیری ابو اسحق الحبر من مسلمۃ	اہل الکتاب عن عمر وصہیب وعنہ ابو ہریرۃ وابن عباس ومعاویۃ وجماعۃ من التابعین	سنہ ۳۲ بحمص
۴۳۶	کلبی محمد بن السائب بن بشر بن عمرو الکلبی ابو النضر	الکوفی عن ابی صالح باذام والشعبی وغیرہما وعنہ ابن المبارک وابن فضیل ویزید بن ...	سنہ ۱۴۶
۴۳۷	کثیر بن ہشام بن ہلال الکلابی الرقی عن جعفر بن	برقان وشعبۃ وعنہ احمد واسحق وعباس بن محمد وابن معین ووثقہ مات	سنہ ۲۰۷
۴۳۸	کعب بن مالک بن ابی بن کعب بن عمرو بن القین بن کعب	الانصاری السلمی ابو عبد اللہ المدنی الشاعر احد الثلاثۃ شہد العقبۃ لہ ... حدیثا رضی اللہ عنہ	سنہ ۵۱
۴۳۹	کثیر بن الصلت بن معد یکرب الکندی ابو عبد اللہ	المدنی عن ابی بکر وعمر کان اسمہ قلیلا فسماہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر قال العجلی ثقۃ تابعی	

حرف اللام

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۴۰	لیث بن ابی رقیۃ مصغر الثقفی مولاہم الشامی	عن عمر بن عبد العزیز وعنہ منصور بن المعتمر وثقہ ابن حبان قال فی التقریب کاتب ...	
۴۴۱	لیث بن سعد بن عبد الرحمن الفہمی مولاہم الامام عالم	مصر وفقیہہا ورئیسہا عن سعید المقبری وعطاء ونافع وثقہ احمد وابن معین والناس	سنہ ۱۷۵
۴۴۲	لقمان حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تقریب وخلاصہ	ومیزان میں انکا ذکر نہیں ہے ان تینوں کتابوں میں اس نام کا صرف ایک شخص ہیں یعنی لقمان بن عامر الوصابی ابو عامر الحمصی عن ابی امامۃ قال ابو حاتم یکتب حدیثہ	

حرف المیم

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۴۳	مجاہد بن جبر المقری المفسر احد الاعلام الاثبات عن ابن	عباس وقرأ علیہ وعن ام سلمۃ قال یحیی القطان مرسلات مجاہد ... وجمعت الامۃ علی امامۃ مجاہد	والاحتجاج بہ
۴۴۴	مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر العامری الحرشی ابو	عبد اللہ البصری احد سادۃ التابعین عن ابیہ وعثمان وغیرہ قال ابن سعد ثقۃ لہ فضل الخ	سنہ ۹۵

[illegible]

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۴۵	مرۃ بن شراحیل الہمدانی ابو اسمعیل الکوفی العابد	مرۃ الطیب مرۃ الخیر عن ابی بکر و عمر وثقہ ابن معین قال ابن سعد توفی	بعد الجماجم
۴۴۶	مکحول الشامی عتیق اہل دمشق عالمہم ثقہ غیر	واحد وقال ابن سعد ضعفہ جماعۃ روی عن واثلہ وابی امامۃ وعدۃ	سنہ ۱۱۳
۴۴۷	محمود بن لبید الانصاری الاشہلی ابو نعیم	اورد فی الصحابۃ لا یصح لہ سماع من النبی صلعم عن عمر و عثمان وثقہ ابن سعد	سنہ ۹۶
۴۴۸	مالک بن مغول ابو عبداللہ احد علماء الکوفۃ عن	ابن بریدۃ والشعبی و عطاء وثقہ احمد وابن معین والنسائی و ابو حاتم	سنہ ۱۵۹
۴۴۹	محارب بن دثار السدوسی ابو مطرف الکوفی القاضی	عن ابن عمر و جابر و طائفۃ وعنہ الاعمش وغیرہ قال ابو زرعۃ ثقۃ مامون توفی	ایام القسری
۴۵۰	محمد بن عبدالعزیز التیمی شیخ حدث عن عفان	وغیرہ ضعفہ الدارقطنی وقال عثمان الدارمی ثقۃ کذا فی المیزان	
۴۵۱	مسروق بن الاجدع الہمدانی ابو عائشۃ الکوفی	الامام القدوۃ عن ابی بکر و عمر قال ابن معین ثقۃ لا یسأل عن مثلہ	سنہ ۶۳
۴۵۲	مالک بن دینار السامی الناجی مولاہم ابو یحیی البصری الزاہد	الواعظ احد الاعلام عن انس وثقہ النسائی قال ابن المدینی لہ ۴۰ حدیثا	سنہ ۱۳۰
۴۵۳	حضرت معاذ بن جبل الانصاری الخزرجی ابو	عبدالرحمن المدنی اسلم وہو ابن ثمان عشرۃ سنۃ شہد بدرا والمشاہد لہ ۱۵۷ احادیث	سنہ ۱۸ در طاعون عمواس
۴۵۴	محمد بن المنکدر القرشی التیمی ابو عبداللہ المدنی احد الائمۃ	الاعلام عن جابر قال الحمیدی ابن المنکدر حافظ وثقہ ابن معین و ابو حاتم	سنہ ۱۳۰
۴۵۵	محمد بن جحادۃ الاودی الکوفی عن انس و ابی حازم	والشعبی و عطاء و طائفۃ وثقہ ابو حاتم والنسائی مات	سنہ ۱۳۱
۴۵۶	محمد بن کعب القرظی المدنی ثم الکوفی احد العلماء	عن ابی الدرداء مرسلا و عن فضالۃ و عائشۃ قال ابن سعد کان ثقۃ و عالما کثیر الحدیث	سنہ ۱۱۹ یا ۲۰
۴۵۷	میمون بن مہران الرقی عن ابی ہریرۃ وابن عباس و ابن عمر وثقہ النسائی و العجلی [illegible]	[illegible]	سنہ ۱۱۷
۴۵۸	حضرت معقل بن یسار المزنی ابو علی بایع	تحت الشجرۃ لہ ۳۴ حدیثا اتفقا علی حدیث و انفرد البخاری باخر و مسلم بحدیثین مات	خلافۃ معاویۃ
۴۵۹	محمد بن الحسن بن احمد ابو بکر الجوہری الواعظ المتہم	قال یحیی بن مندہ کان بادرہ فی الصلوۃ خلف تاکہ والا سائغہ انتہی من المیزان	
۴۶۰	میمونۃ بنت سعد رضی اللہ عنہا عن مولاہا رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعنہا ایوب بن خالد بن صفوان وغیرہ کذا فی الخلاصۃ	
۴۶۱	مورق بضم اولہ وکسر الراء المہملۃ ابن مشمرج بفتح الاول	کما حج العجلی عن عمر وابی ذر وثقہ النسائی وقال ابن سعد ثقۃ مات فی ولایۃ	عمر بن ہبیرۃ
۴۶۲	حضرت مسور بن مخرمۃ الزہری لہ ۲۲ حدیثا	وعنہ علی بن الحسین و عروۃ اصابہ حجر المنجنیق وہو یصلی فی الحجر فی محاصرۃ ابن الزبیر	فحملت خمسۃ ایام ومات
۴۶۳	محمد بن واسع بن جابر الازدی ابو بکر البصری	الزاہد احد الاعلام عن انس نحو احدیثا و فی مسلم فرد حدیث وثقہ العجلی والدارقطنی	سنہ ۱۲۷ یا ۲۳
۴۶۴	حضرت معاویۃ بن ابی سفیان الاموی ابو عبدالرحمن	اسلم زمن الفتح لہ ۱۳۰ حدیثا اتفقا علی ربعۃ انفرد البخاری باربعۃ و مسلم بخمسۃ	سنہ ۶۰ ماہ رجب
۴۶۵	حضرت مقدام بن معدیکرب الکندی صحابی	لہ حدیثا انفرد لہ البخاری بحدیث وعنہ ابنہ یحیی والشعبی قال ابن سعد مات	سنہ ۸۷
۴۶۶	مبارک بن فضالۃ ابو فضالۃ البصری عن	بکر المزنی وابن المنکدر قال ابو زرعۃ ثقۃ اذا قال حدثنا وقال ابو داؤد ثبت اذا قال حدثنا	سنہ ۱۶۴
۴۶۷	مرحوم بن عبدالعزیز العطار ابو محمد البصری	عن ابیہ و ابی عمران الجونی وعنہ ابن المدینی وخلیفۃ وثقہ النسائی مات	سنہ ۱۸۸
۴۶۸	حضرت مطر بن عکامس بضم اولہ وفتح الکاف	السلمی من بنی سلیم بن منصور صحابی وعنہ ابو اسحق فقط قال عثمان الدارمی لہ	

۱۵ سال ابن معین
لقی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال
لا اعلم ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۶۹	مسلمہ بن عبدالملک بن مروان الاموی ابو سعید الامیر	اخو الخلفاء وقائد الجیوش وذو المواقف المشہورۃ عن عمر بن عبدالعزیز قال خلیفۃ	مات سنہ ۱۲۰
۴۷۰	محمد بن امیر المومنین علی بن ابی طالب الہاشمی ابو محمد	الامام المعروف بابن الحنفیۃ عن ابیہ وعثمان وغیرہما وعنہ بنوہ ابراہیم وغیرہ	سنہ ۸۰
۴۷۱	معاذہ بنت عبداللہ العدویۃ ام الصہباء البصریۃ العابدۃ	عن علی وعائشۃ وعنہا ابو قلابۃ قال ابن معین ثقۃ حجۃ قال ابن الجوزی	توفیت سنہ ۸۳
۴۷۲	مغیرہ بن حبیب عن مالک بن دینار قال الازدی	منکر الحدیث کذا فی میزان الاعتدال	
۴۷۳	حضرت میمونہ بنت الحارث العامریۃ الہلالیۃ ام المومنین	لہا ۷۶ حدیثا قال الزہری ہی التی وہبت نفسہا قال المزی توفیت بسرف	سنہ ۵۱ قالہ خلیفہ
۴۷۴	مفضل بن یونس الجعفی ابو یونس الکوفی عن الاوزاعی	وعنہ ابن مہدی وثقہ ابو حاتم وابن معین والمفضل بن یونس الکنانی تقدم للاوزاعی	
۴۷۵	محمد بن یوسف الفریابی ابو عبداللہ الحافظ نزیل قیساریۃ	عن فطر بن خلیفہ وابراہیم بن ابی عبلۃ وثقہ ابو حاتم والنسائی وروی عنہ البخاری	سنہ ۲۱۲
۴۷۶	معافی بن عمران الازدی الفہمی ابو مسعود الموصلی	احد الاعلام عن ثور بن یزید وثقہ ابن معین وابو حاتم وقال الثوری یاقوتۃ العلماء	سنہ [illegible]
۴۷۷	منہال بن عمرو الاسدی مولاہم الکوفی عن ابن الحنفیۃ	وزر بن حبیش قال احمد ترکہ شعبۃ ووثقہ ابن معین والنسائی والعجلی لہ عند البخاری حدیثان	
۴۷۸	مالک بن انس الاصبحی ابو عبداللہ المدنی احد اعلام	الاسلام وامام الہجرۃ عن نافع والمقبری قال الشافعی مالک حجۃ اللہ تعالیٰ علی خلقہ	سنہ ۱۷۹
۴۷۹	موسیٰ بن عقبۃ الاسدی مولاہم المدنی عن ام خالد بنت	خالد وعروۃ قال مالک علیکم بمغازی ابن عقبۃ فانہ ثقہ وہی اصح المغازی وثقہ احمد	سنہ ۱۴۱
۴۸۰	مالک بن ربیعۃ ابو اسید الساعدی الخزرجی البدری	صحابی جلیل لہ ۲۸ حدیثا اتفقا علی حدیث وانفرد البخاری بحدیثین ومسلم باخر	سنہ ۶۰
۴۸۱	محمد بن زیاد الالہانی ابو سفیان الحمصی عن ابی امامۃ	وعبداللہ بن بسر وغیرہما وعنہ ابنہ ابراہیم وثقہ احمد والنسائی	
۴۸۲	میمون ابن سیاہ ابو بصیر عن ابی عثمان النہدی وعنہ	الفضل بن عمیرہ وثقہ ابو داؤد وقال ابن معین لیس بہ باس	
۴۸۳	محمد بن عبدالرحمن بن الحارث المخزومی رضی اللہ عنہ	اخو ابی بکر عن عائشۃ وعنہ الزہری وثقہ النسائی	
۴۸۴	منکدر بن محمد بن المنکدر التیمی المدنی عن ابن تہنا	وعنہ ابن وہب وقتیبہ وثقہ احمد وقال النسائی ضعیف لیس بالقوی وحسن الترمذی حدیثہ	
۴۸۵	محمد بن یزید الکلاعی الشامی ثم الواسطی عن اسمٰعیل	بن ابی خالد وابن اسحق وعنہ اسحق وابن معین واحمد وقال ثبت	سنہ ۱۸۸
۴۸۶	محمد بن عوف بن سفیان الطائی الحمصی الحافظ عن ابی	عاصم قال ابن عدی ہو عالم الشام وقال ابو حاتم صدوق	سنہ ۲۷۲
۴۸۷	محمد بن مصفی الحمصی بن بہلول القرشی ابو عبداللہ الحافظ	عن ابن عیینۃ ومحمد بن حمیر قال ابو حاتم صدوق مات بمنیٰ	سنہ ۲۴۶
۴۸۸	محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس الذہلی	ابو عبداللہ النیسابوری الحافظ احد الاعلام الکبار عن ابن مہدی وقال	سنہ ۲۵۸
۴۸۹	محمد بن سلام بن وارد ابو عبداللہ الحافظ عن عمرو بن	ابی سلمۃ والفریابی وابی عبدالرحمن المقری وخلق وعنہ س ووثقہ	سنہ ۲۷۰
۴۹۰	مقوقس صاحب اسکندریۃ اہدی الی النبی فتح المسلمون مصر فی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ ولیہا امثال	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرہ ابن مندہ وابو نعیم ولا دخل لہ فی الصحابۃ فانہ لم یسلم ولم ہذا ولا وجہ لذکرہ قال ابن ماکولا اسم المقوقس جریج یعنی بجیمین ولاہما مضمومۃ کذا فی	یزل نصرانیا ومنہ اسد الغابۃ
۴۹۱	محمد بن زیاد خلاصہ میں اس نام کے کئی شخص ہیں		

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۹۲	محمد بن زیاد بن عبید اللہ الزیادی البصری	یروی عن حماد بن زید وثقہ ابن حبان وقال ربما اخطا توفی فی حدود	سنہ ۲۵۰ھ
۴۹۳	محمد بن زیاد الجمحی مولاہم ابو الحارث المدنی	ثم البصری عن ابی ہریرۃ وثقہ احمد وابن معین والنسائی	
۴۹۴	محمد بن زیاد الالہانی ابو سفیان الحمصی	عن ابی امامۃ وثقہ احمد والنسائی	
۴۹۵	محمد بن زیاد الیشکری الکوفی او الجزری	الطحان الاعور الفافا المیمونی قال احمد والفلاس کذاب (تمییز) محمد بن زیاد الکوفی الطحان عن الاعمش روی عنہ اہل الکوفۃ ومحمد بن زیاد بن مروان البخاری قال ابن حبان فی الثقات لیس ہو الیشکری الجزری	
۴۹۶	مجمع تیمی خلاصہ میں اس نام کی چار شخص	مذکور ہیں مگر ان میں سے کوئی تیمی نہیں ہے	
۴۹۷	معمر رحمہ اللہ تعالی ابن راشد الازدی	مولی مولاہم عبد السلام بن عبد القدوس ابو عروۃ البصری ثم الیمانی احد الاعلام عن الزہری وہمام بن منبہ وقتادۃ وخلق وعنہ ایوب من شیوخہ والثوری من اقرانہ وابن المبارک وخلق قال العجلی ثقہ صالح وقال النسائی ثقہ مامون وضعفہ ابن معین فی ثابت توفی سنہ ۱۵۳ھ ان کے سوا خلاصہ میں اور کوئی شخص اس نام ونشان کی مذکور ہیں	
۴۹۸	میسرہ بن حبیب النہدی ابو حازم الکوفی	عن عدی بن ثابت وعنہ شعبۃ واسرائیل وثقہ ابن معین	
۴۹۹	میسرہ بن عمار وقیل تمام الاشجعی عن ابی حازم	وابی عثمان النہدی وعنہ الثوری وزائدۃ وثقہ ابو زرعۃ	
۵۰۰	میسرہ بن یعقوب الطہوی ابو جمیلۃ صاحب رایۃ	علی عنہ وعن عثمان وعنہ ابنہ عبد اللہ وعطاء بن السائب وثقہ ابن حبان	
۵۰۱	میسرہ الکندی مولاہم ابو صالح عن علی وعنہ	ہلال بن خباب وثقہ ابن حبان	
۵۰۲	محمد بن عبد اللہ بن سیاف	رحمہ اللہ تعالی	
۵۰۳	مقاتل بن سلیمان الازدی ابو الحسن الخراسانی	المفسر عن الضحاک ومجاہد قال الامام الشافعی الناس عیال علیہ فی التفسیر قال ابن المبارک ما احسن تفسیرہ لو کان ثقہ وقال الحربی لم یسمع من مجاہد شیئا ولم یسمع من الضحاک مات الضحاک قبل ان یولد مقاتل باربع سنین وقال ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی شبہ وکذبہ وکیع والنسائی وغیرہما قال ابن حبان کان یاخذ عن الیہود علم الکتاب وکان شبہا کذب قیل مات ۱۵۰ھ	
۵۰۴	مقاتل بن بشیر العجلی الکوفی عن شریح بن ہانی	وثقہ ابن حبان	
۵۰۵	مقاتل بن حیان البکری مولاہم النبطی ابو بسطام	البلخی الخزاز عن مجاہد وعروۃ وثقہ ابن معین وعنہ ابراہیم بن ادہم رض	

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۵۰۶	میمون مرادی اس نسبت کی کوئی شخص	تقریب خلاصہ میزان میں نہیں ہیں مگر ایک آدمی باین عبارت لکھی ہیں	
	میمون بن موسی ویقال ابن عبدالرحمن بن	صفوان بن قدامۃ المری بفتحتین وبزۃ ابو موسی البصری صدوق مدلس	
		من السابعۃ کذا فی التقریب	
۵۰۷	مغیرہ بن خلف میزان میں اس قدر ذکر کیا ہے	کہ مغیرہ بن خلف عن ابیہ مجہول انتہی	
۵۰۸	محمد بن قیس رحمہ اللہ تعالی خلاصہ میں اس	نام کی چھ مذکور ہیں اگر اصل کتاب میں کوئی نسبت ہوتی تو حال لکھا جاتا	
۵۰۹	معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالی خلاصہ میں اس	نام کی دو شخص مذکور ہیں ایک معاویہ بن صالح بن حدیر بضم المہملۃ الاولی الحضرمی	
	ابو عبدالرحمن الحمصی احد الاعلام وقاضی الاندلس عن	مکحول وربیعۃ بن یزید وثقہ احمد وابن معین قال ابو صالح الفراء مات سنۃ ۱۵۸	
	دوسرے معاویہ بن صالح بن الوزیر ابو الازہر ابو عبداللہ	الدمشقی الحافظ عن ابی مسہر وعنہ س وقال لا باس بہ توفی سنۃ ۲۶۳	
۵۱۰	محمد بن عبداللہ الاسدی خلاصہ میں اس نام و	نسبت کی چار شخص مذکور ہیں ایک محمد بن عبداللہ بن جحش الاسدی صحابی	
	دوسری محمد بن عبداللہ بن حرب الاسدی تیسری	محمد بن عبداللہ بن الزبیر بن عمر بن درہم الاسدی چوتھے محمد بن عبداللہ	
		بن عبدالاعلی الاسدی واللہ اعلم یہ انہیں سی کون ہیں	
۵۱۱	محمد بن عبدالرحمن بن علاء بن اللجلاج	انکا ذکر تقریب وخلاصہ ومیزان میں نہیں ہی ہاں میزان میں	
	عبدالرحمن کو باین عبارت لکھا ہی کہ عبدالرحمن	بن العلاء بن اللجلاج شامی عن ابیہ روی عنہ موسی بن مبشر بن اسمعیل الحلبی انتہی	
۵۱۲	محمد تیمی یا تیمی اس نام و نسبت کی خلاصہ وغیرہ میں	کئی شخص ہیں مگر اصل کتاب میں چونکہ باپ کا نام نہیں ہے اسلیے تعیین دشوار ہے	
۵۱۳	محمد بن صبیح انکا ذکر تقریب وخلاصہ میں نہیں ہے	مگر میزان میں اس نام کی چار شخص ذکر کیے ہیں ایک محمد بن صبیح بن السماک	
	الواعظ عن ہشام بن عروۃ وطبقتہ وعنہ احمد وابن نمیر	وطائفۃ قال ابن نمیر صدوق لیس حدیثہ بالشی دوسری محمد بن الصبیح السعدی	
	عن الحسن البصری مجہول تیسرے محمد بن صبیح السعدی	ابو عبداللہ البغدادی عن مجاشع بن عمرو وعنہ محمد بن النضر مناکیر	
	قالہ ابن مندہ چوتھے محمد بن صبیح عن عمر بن	ایوب الموصلی قال الدارقطنی ضعیف الحدیث	
۵۱۴	محمد بن ابان خلاصہ میں اس نام کی تین شخص ذکر	کیے ہیں ایک محمد بن ابان بن عمران السلمی او القرشی الواسطی الطحان	
	وثقہ ابن حبان مات سنۃ ۲۳۹ دوسری محمد بن ابان	بن وزیر البلخی حمدویہ الحافظ مستملی وکیع وثقہ النسائی عہ تیسری محمد بن	عہ مات سنۃ ۲۴۴ ۱۲
		ابان بن علی بن ابان شیخ لآدم بن عبدالمومن الرازی	
۵۱۵	مرثد بن حوشب رحمہ اللہ تعالی		
۵۱۶	محمد بن شرحبیل بن حسنہ شرحبیل بن عبداللہ	بن المطاع الکندی المعروف بابن حسنہ ہاجر الی الحبشۃ وکان من	
	امراء الاجناد فی فتح الشام لہ حدیث وعنہ جعفر بن	ربیعۃ وابو عبدالرحمن الاشعری مات سنۃ ۱۸ محمد بن شرحبیل عن قیس بن سعد	

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
	بن عبادہ قال وکیع عن ابن ابی لیلی عن	محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ عنہ وعیسی بن یونس عن ابن ابی	
	لیلی عن عمرو بن شرحبیل وفیہ قول آخر محمد بن	شرحبیل عن محمد بن اسعد وعنہ مصعب بن محمد الصواب مصعب بن محمد بن	
	شرحبیل محمد بن ثابت بن شرحبیل العبدری	ابو مصعب عن ابی ہریرۃ وابن عمر وعنہ ابناہ مصعب وابراہیم وثقہ ابن حبان	
	حرف النون		
۵۱۷	نضر بن معبد ابو مخذم عن محمد بن سیرین وابی قلابۃ	روی عباس عن ابن معین لیس بشی وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ وقال النسائی لیس بثقۃ	
۵۱۸	نزال بن سبرۃ بموحدۃ ساکنۃ العامری الہلالی	عن ابی بکر وعثمان رضی اللہ عنہما وعنہ الشعبی والضحاک وثقہ العجلی عہ	
۵۱۹	نافع العدوی مولاہم ابو عبد اللہ المدنی احد الاعلام	عن مولاہ ابن عمر وابی لبابۃ قال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن	
		ابن عمر قال حماد بن زید مات سنہ ۱۲۰	
۵۲۰	حضرت نواس سلہ بن سمعان بفتح اولہ او بکسرہ الکلابی	صحابی لہ احادیث انفرد لہ مسلم بثلاثۃ وعنہ جبیر بن نفیر وابو ادریس الخولانی	
۵۲۱	نعمان بن المنذر الغسانی او اللخمی ابو الوزیر الدمشقی	عن مجاہد وعطاء وثقہ دحیم وابو زرعہ وزاد ابوداود دیا بالقدر وقال النسائی لیس	بذاک القوی سنہ ۱۳۲ قالہ ابن سعد
۵۲۲	نجیب بن عبید رحمہ اللہ تعالی	الکا ذکر تقریب وخلاصہ ومیزان میں نہیں ملا	
	حرف الواو		
۵۲۳	وضین بن عطاء الخزاعی الدمشقی عن خالد	بن معدان وثقہ احمد وابن معین ودحیم وقال مات سنہ ۱۴۹ ضعفہ ابن سعد والجوزجانی	وابن قانع
۵۲۴	حضرت واثلہ بن الاسقع بقاف نعبد المہملہ اللیثی من	اہل الصفۃ شہد تبوک لہ ۷۶ حدیثا قال ابن معین توفی	سنہ ۸۳
۵۲۵	وہب بن منبہ بن کامل الابناوی الصنعانی	ابو عبد اللہ الاخباری عن ابن عباس وجابر وابی سعید وثقہ النسائی قتل توفی	ابن عمر سنہ ۱۱۰
۵۲۶	وہیب بن ابی الورد القرشی ابو عثمان المکی الزاہد	عن عطاء فقیل مرسلا وثقہ ابن معین والنسائی قال ابن حبان مات	سنہ ۱۵۳
۵۲۷	واقدی محمد بن عمر بن واقد الاسلمی مولاہم ابو	عبد اللہ المدنی احد الاعلام وقاضی العراق عن ابن عجلان وابن جریج ومالک سہ	سنہ ۲۰۷
۵۲۸	وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی ابو سفیان الکوفی	الحافظ احد الائمۃ الاعلام عن ہشام بن عروۃ وجعفر بن برقان وعنہ احمد	سنہ ۱۹۶
۵۲۹	ولید بن عمرو بن ساج تقریب وخلاصہ میزان	میں الکا ذکر نہیں ملا ان میزان میں ایک شخص کا یہ عبارت مذکور ہے الولید	
	بن عمرو بن ساج الحرانی یضعّف لہ ابن ابی	حاتم وسال اباہ فقال لا یحتج بہ ضعفہ ابن معین والنسائی وقال ابن عدی	
		مع ضعفہ یکتب حدیثہ	
	حرف الہاء		
۵۳۰	ہیثم بن مالک الطائی ابو محمد الشامی عن	النعمان بن بشیر وعنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان کذا فی الخلاصۃ	
۵۳۱	ہلال بن یساف بفتح التحتانیۃ والسین المہملۃ	الاشجعی مولاہم ابو الحسن الکوفی عن البراء وعمران بن حصین وثقہ ابن معین والعجلی	

عہ قال فی اسد الغابہ ذکروہ فیمن رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا نعلم لہ روایۃ الا عن علی وابن مسعود وہو معدود فی کبار التابعین وفضلائہم روی عنہ الشعبی وغیرہ ۱۲

سلہ بتشدید الواو وفتح النون قبلہا ۱۲ تقریب

سہ مختلف فیہ قال البخاری متروک وقال احمد ہو کذاب وقال ابن معین ضعیف وقال ابراہیم الحربی الواقدی امین الناس علی اہل الاسلام قال الخطیب کان جوادا کریما مشہورا بالسخاء ووثقہ مصعب الزبیری والمسیبی وغیرہما ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
٥٣٢	ہذیل بذال معجمہ ابن حکم الازدی ابو المنذر البصری	عن الحکم بن ابان وعنہ معلی بن اسد قال البخاری منکر الحدیث	
٥٣٣	ہانی مولی عثمان رضی اللہ عنہ البربری ابو سعید	الدمشقی عن مولاہ عثمان قال النسائی لیس بہ باس لہ حدیثان	
٥٣٤	ہشام بن عروۃ بن الزبیر بن العوام الاسدی	ابو المنذر احد الاعلام عن ابیہ وغیرہ قال ابن المدینی لہ نحو ٤٠٠ حدیث وقال ابن سعد ثقۃ حجۃ وقال ابو حاتم امام قال ابو نعیم توفی سنہ ١٤٥ یا ١٤٦ او تکلم فیہ مالک وغیرہ	
٥٣٥	ہشام بن عمار السلمی ابو الولید الدمشقی المقری الحافظ	الخطیب عن مالک وعنہ خ د س ق ویحیی بن معین ووثقہ وکذا وثقہ العجلی	سنہ ٢٤٥ قالہ البخاری
		حرف الیاء التحتیہ	
٥٣٦	یزید بن ابان الرقاشی ابو عمرو البصری الزاہد	عن ابیہ وانس تکلم فیہ شعبۃ وقال الفلاس لیس بالقوی ضعفہ ابن معین[1]	
٥٣٧	یزید بن شجرۃ الرہاوی ورہا قبیلۃ من مذحج روی	عنہ مجاہد بن جبیر حدیثہ فی فضل الجہاد ذکرہ فی اسد الغابۃ وہو صحابی	سنہ ٥٥ قتل شہیدا او سنہ ٥٨
٥٣٨	یزید بن ہارون السلمی ابو خالد الواسطی احد الاعلام	الحفاظ المشاہیر عن سلیمان التیمی قال احمد کان حافظا متقنا وقال العجلی ثقۃ ثبت	سنہ ٢٠٦
٥٣٩	یزید بن ابی زیاد الہاشمی عن مولاہ عبد اللہ بن الحارث	بن نوفل وکان من ائمۃ الشیعۃ الکبار وقال ابن عدی یکتب حدیثہ[2]	سنہ ١٣٧
٥٤٠	یعلی بن سیابۃ وابن مرۃ الثقفی ابو المرازم بضم المیم وکسر الزای بعد الالف صحابی یعرف بابن سیابۃ بکسر المہملۃ وفتح التحتانیۃ شہد[3]		
٥٤١	یوسف بن عمرو بن یزید الفارسی المصری عن ابن	لہیعۃ واللیث والشافعی والحرث بن مسکین قال ابن یونس توفی سنۃ	٢٠٥ وکان جلا فاضلا
٥٤٢	یحیی بن حمزۃ بن واقد الحضرمی ابو عبد الرحمن قاضی	دمشق عن ابیہ وثقہ ابن معین ودحیم ورماہ بالقدر قال ابن سہر مات	سنہ ١٨٣
٥٤٣	یونس بن ابی الفرات الاسکاف البصری عن الحسن	وعمر بن عبد العزیز وعنہ ہشام الدستوائی ومحمد بن بکر وثقہ ابو داؤد لہ عندہم فرد حدیث	
٥٤٤	یحیی بن معین بن عون الغطفانی ابو زکریا البغدادی	الحافظ الامام العلم عن ابن عیینۃ وغیرہ قال احمد کل حدیث لا یعرفہ یحیی فلیس بحدیث	سنہ ٢٣٣
٥٤٥	یونس بن میسرۃ بن حلبس بفتح المہملۃ بینہما لام ساکنۃ	وآخرہ مہملۃ الحمیری الدمشقی الزاہد عن معاویۃ وغیرہ وثقہ الدارقطنی قتلتہ المسودۃ	سنہ ١٣٢ بدمشق
٥٤٦	یزید بن عبد اللہ بن الشخیر العامری ابو العلاء البصری	عن عائشۃ وابی ہریرۃ وثقہ النسائی قیل مات سنہ ١٠٨	او سنہ ١١١
٥٤٧	یوسف بن یحیی القرشی ابو یحیی البویطی المصری الفقیہ	صاحب الشافعی وخلیفتہ فی حلقتہ عن ابن وہب کان صالحا متعبدا زاہدا	سنہ ٢٣١
٥٤٨	یزید بن نعامۃ الضبی ابو مودود عن انس وعنہ سلام	بن مسکین قال ابو حاتم صالح الحدیث — [illegible]	
٥٤٩	یعقوب بن سفیان بن جوان بفتح الجیم والواو	المثقلۃ آخرہ نون الفارسی ابو یوسف الفسوی الحافظ عن ابی عاصم قال ابن حبان کان	سنہ ٢٧٧ [illegible]
٥٥٠	یوسف بن ماہک بفتح الہاء الفارسی المکی عن حکیم	بن حزام وثقہ النسائی قال الہیثم بن عدی مات	سنہ ١١٠
٥٥١	یحیی بن اکثم ابو محمد الخراسانی ثم البغدادی القاضی	عن جریر بن عبد الحمید تکلم فیہ ابن معین وابو حاتم واسحق وعظمہ احمد	سنہ ٢٤٣
٥٥٢	یزید بن زیاد او ابن ابی زیاد المدنی	عن محمد بن کعب وعنہ مالک وثقہ النسائی	
٥٥٣	یزید بن زیاد او ابن ابی زیاد الدمشقی	عن الزہری وعیسی بن قائد وعنہ مروان بن معاویۃ وابو نعیم قال البخاری منکر الحدیث	

[1] وارا حاديث منکرات عن انس وغیرہ، وانحرف والتکلم[illegible]
[2] وقال ابو زرعۃ لین الحدیث
[3] الحدیبیۃ وخیبر والفتح وعنہ ابناہ عبد اللہ وعثمان
[4] یعنی بنی العباس

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۵۵۴	یحیی بن خالد انکا ذکر تقریب وخلاصہ بن القاسم بخبر باطل مجہول من شیخہ بقیۃ ویحیی	مین نہین ملا مگر میزان مین یون لکھا ہی کہ یحیی بن خالد عن روح ابن ابی خالد شیخ لابن ابی فدیک کذلک	
۵۵۵	یوسف بن یعقوب الحنفی تقریب وخلاصہ مذکور مین مگر اون کی	و میزان مین انکا ذکر نہین ہے اور لوگ اس نام و نشان کے نسبت حنفی نہین ہے	
۵۵۶	یحیی بن راشد خلاصہ مین اس نام کی عن ابن عمر وثقہ ابو زرعۃ دوسری یحیی بن دمیشر یحیی بن راشد البصری مستملی ابی عاصم	تین شخص ہین ایک یحیی بن راشد اللیثی ابو ہشام الدمشقی الطویل راشد المازنی ابو سعید البراء البصری عن حمید ضعفہ ابو حاتم تیسری وعنہ عبد اللہ بن محمد الجعفی	

۵۵۷ **ذکر خیر بقیہ ائمہ اثنی عشر علیہم السلام جن کا نام مبارک طی الفراسخ مین آیا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین**

۱ **حضرت امام محمد باقر علیہم السلام** ابو جعفر محمد بن زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین الملقب بالباقر احد الائمۃ الاثنی عشر وہو والد جعفر الصادق علیہ السلام وکان الباقر عالما سیدا کبیرا وانما قیل الباقر لانہ تبقر فی العلم ای توسع والتبقر التوسع مولدہ بالمدینۃ یوم الثلاثاء ثالث صفر سبع وخمسین للہجرۃ وکان عمرہ یوم قتل جدہ الحسین رضی اللہ عنہ ثلاث سنین وامہ ام عبد اللہ بنت الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و توفی فی شہر ربیع الاول سنۃ ثلاث عشرۃ ومائۃ وقیل فی الثالث والعشرین من صفر سنۃ اربع عشرۃ وقیل سبع عشرۃ وقیل ثمان عشرۃ بالحمیمۃ ونقل الی المدینۃ ودفن بالبقیع فی القبر الذی فیہ ابوہ وعم ابیہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہم فی القبۃ التی فیہا قبر العباس رضی اللہ تعالی عنہ

۲ **حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام** ابو عبد اللہ جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین احد الائمۃ الاثنی عشر وکان من سادات اہل البیت ولقب بالصادق لصدق مقالتہ وفضلہ اشہر من ان یذکر ولہ کلام فی صنعۃ الکیمیا والزجر والفال وکان تلمیذہ ابو موسی جابر بن حیان الصوفی الطرطوسی قد الف کتابا یشتمل علی الف ورقۃ تتضمن رسائل جعفر الصادق وہی خمس مائۃ رسالۃ وکانت ولادتہ سنۃ ثمانین للہجرۃ وہی سنۃ سیل الجحاف و قیل بل ولد یوم الثلاثاء قبل طلوع الشمس ثامن شہر رمضان سنۃ ثلاث وثمانین وتوفی فی شوال سنۃ ثمان واربعین ومائۃ بالمدینۃ ودفن بالبقیع فی قبر فیہ ابوہ محمد الباقر وجدہ علی زین العابدین وعم جدہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہم اجمعین فللہ درہ من قبر ما اکرمہ واشرفہ وامہ ام فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم اجمعین وحکی کشاجم فی کتاب المصائد والمطارد ان الامام جعفر المذکور سال ابا حنیفۃ رضی اللہ عنہما فقال ما تقول فی محرم کسر رباعیۃ ظبی فقال یا ابن رسول اللہ لا اعلم ما فیہ فقال لانت تتداہی ولا تعلم ان الظبی لا یکون لہ رباعیۃ وہو ثنی ابدا ۔

تعداد	اسمای ائمہ اثنی عشر و حال
۳	حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ابو الحسن موسی الکاظم بن جعفر الصادق ابن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم احد الائمۃ الاثنی عشر رضی اللہ عنہم قال الخطیب فی تاریخ بغداد کان یدعی العبد الصالح من عبادتہ واجتہادہ **حکایت** روی انہ دخل مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسجد سجدۃ فی اول اللیل و سمع وہو یقول فی سجودہ عظم الذنب عندی فلیحسن العفو من عندک یا اہل التقوی ویا اہل المغفرۃ فجعل یرددہا حتی اصبح وکان سخیا کریما وکان یبلغہ عن الرجل انہ یوذیہ فیبعث الیہ صرۃ فیہا الف دینار وکان یصر الصرر ثلث مائۃ دینار واربع مائۃ دینار و مائتی دینار ثم یقسمہا بالمدینۃ وکان یسکن المدینۃ فاقدمہ المہدی بغداد وحبسہ فرای فی النوم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وہو یقول فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم وله اخبار ونوادر کثیرۃ وکانت ولادتہ یوم الثلاثاء قبل طلوع الفجر سنۃ تسع وعشرین ومائۃ وقال الخطیب سنۃ ثمان وعشرین بالمدینۃ وتوفی لخمس بقین من رجب سنۃ ثلاث وثمانین ومائۃ وقیل سنۃ ست وثمانین ببغداد وقیل انہ توفی مسموما وقال الخطیب توفی فی الحبس ودفن فی مقابر الشونیزیۃ خارج القبۃ وقبرہ ہناک مشہور یزار وعلیہ مشہد عظیم فیہ قنادیل الذہب والفضۃ وانواع الآلات والفرش ما لا یحد وہو فی الجانب الغربی رضی اللہ تعالی عنہ آمین
۴	حضرت امام علی رضا علیہ السلام ابو الحسن علی الرضا بن موسی الکاظم وکان المامون قد زوجہ ابنتہ ام حبیب فی سنۃ ۲۰۲ وجعلہ ولی عہدہ وضرب اسمہ علی الدینار والدرہم وکان السبب فی ذلک انہ استحضر اولاد العباس الرجال منہم والنساء وہو بمدینۃ مرو وکان عددہم ۳۳ الفا ما بین الکبار والصغار واستدعی علیا المذکور فانزلہ احسن منزلۃ وجمع خواص الاولیاء واخبرہم انہ نظر فی اولاد العباس واولاد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فلم یجد فی وقتہ احدا افضل ولا احق بالامر من علی الرضا فبایعہ وامر بازالۃ السواد من اللباس والاعلام ونمی الخبر الی من بالعراق من اولاد العباس فعلموا ان فی ذلک خروج الامر عنہم فخلعوا المامون وبایعوا ابراہیم بن المہدی وہو عم المامون وذلک یوم الخمیس لخمس خلون من المحرم سنۃ اثنتین وقیل سنۃ ثلاث ومائتین والشرح فی ذلک طویل والقصۃ مشہورۃ وکانت ولادۃ علی الرضا یوم الجمعۃ فی بعض شہور سنۃ ثلاث وخمسین ومائۃ بالمدینۃ وقیل بل لسابع شوال وقیل ثامنہ وقیل سادسہ سنۃ احدی وخمسین ومائۃ وتوفی فی آخر یوم من صفر سنۃ اثنتین ومائتین وقیل بل توفی خامس ذی الحجۃ وقیل ثالث عشر ذی القعدۃ سنۃ ثلاث ومائتین بمدینۃ طوس وصلی علیہ المامون ودفنہ ملاصق قبر ابیہ الرشید وکان سبب موتہ انہ اکل عنبا فاکثر منہ وقیل بل کان مسموما فاعتل منہ ومات رضی اللہ عنہ ومدحہ ابو نواس الشاعر رحمہ اللہ تعالی
۵	حضرت امام محمد الجواد یعنی امام محمد تقی علیہ السلام ابو جعفر محمد بن علی الرضا بن موسی الکاظم المعروف بالجواد قدم الی بغداد وافدا علی المعتصم ومعہ امراتہ ام الفضل بنت المامون فتوفی بہا وحملت امراتہ الی قصر عمہا المعتصم فجعلت مع الحرم وکان یروی مسندا عن آبائہ الی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ انہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الیمن فقال لی

تعداد	اسمای ائمۂ اثنی عشر
	وهو یوصینی یا علی ما خاب من استخار ولا ندم من استشار یا علی علیک بالدلجة فان الارض تطوی باللیل ما لا تطوی بالنهار یا علی اغد بسم الله فان الله بارک لامتی فی بکورها وکان یقول من استفاد اخا فی الله فقد استفاد بیتا فی الجنة وله حکایات واخبار کثیرة وکانت ولادته یوم الثلثاء خامس شهر رمضان وقیل منتصفه سنة خمس وتسعین ومائة توفی یوم الثلثاء لخمس خلون من ذی الحجة سنة عشرین ومائتین وقیل تسع عشرة ومائتین ببغداد ودفن عند جده موسی بن جعفر فی مقابر قریش وصلی علیه الواثق بن المعتصم رضی الله عنهم اجمعین
۶	**حضرت امام علی ہادی یعنی امام علی نقی علیہ السلام** ابو الحسن علی الہادی بن محمد الجواد ویعرف بالعسکری کانت ولادته یوم الاحد ثالث عشر رجب وقیل یوم عرفة سنة اربع وقیل ثلاث عشرة ومائتین ولما کثرت السعایة فی حقه عند المتوکل احضره من المدینة وکان مولده بها واقره بسر من رأی وهی تدعی بالعسکر لان المعتصم لما بناها انتقل الیها بعسکره فقیل لها العسکر ولهذا قیل لابی الحسن المذکور العسکری لانه منسوب الیها واقام بها عشرین سنة وتسعة اشهر وتوفی بها یوم الاثنین لخمس بقین من جمادی الآخرة وقیل لاربع بقین منها وقیل فی رابعها وقیل فی ثالث رجب سنة اربع وخمسین ومائتین ودفن فی داره رضی الله تعالی عنه
۷	**حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام** ابو محمد الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی الرضا بن جعفر الصادق رضی الله عنهم اجمعین وهو والد المنتظر صاحب السرداب ویعرف بالعسکری وابوه علی یعرف ایضا بهذه النسبة وکانت ولادة الحسن المذکور یوم الخمیس فی بعض شهور سنة احدی وثلاثین ومائتین وقیل سادس شهر ربیع الاول وقیل الآخر سنة ۲۳۲ وتوفی یوم الجمعة وقیل الاربعاء لثمان لیال خلون من شهر ربیع الاول وقیل جمادی الاولی سنة ۲۶۰ بسر من رأی ودفن بجنب قبر ابیه رضی الله تعالی عنهما
۸	**حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام** ابو القاسم محمد بن الحسن العسکری بن علی الهادی بن محمد الجواد ثانی عشر الائمة الاثنی عشر علی اعتقاد الامامیة المعروف بالحجة وهو الذی تزعم الشیعة انه المنتظر والقائم والمهدی وهو صاحب السرداب عندهم واقاویلهم فیه کثیرة وهم ینتظرون ظهوره فی آخر الزمان من السرداب بسر من رأی کانت ولادته یوم الجمعة منتصف شعبان سنة ۲۵۵ ولما توفی ابوه کان عمره خمس سنین واسم امه خمط وقیل نرجس والشیعة یقولون انه دخل السرداب فی دار ابیه وامه تنظر الیه فلم یعد الیها وذلک فی سنة ۲۶۵ وعمره یومئذ تسع سنین وذکر ابن الازرق فی تاریخ میافارقین ان الحجة المذکور ولد تاسع شهر ربیع الاول سنة ۲۵۸ وقیل فی ثامن شعبان سنة ۲۵۶ وهو الاصح وانه لما دخل السرداب کان عمره اربع سنین وقیل خمس سنین وقیل انه دخل السرداب سنة ۲۷۵ وعمره سبع عشرة سنة والله اعلم ای ذلک کان رضی الله عنه ف هذا کله تلخیص ما ساقته حدائق الزهور فی جمال شرح الصدور وقد الف بعض الاکابر رسالة فی مناقب الائمة الاثنی عشر رضی الله عنهم وآثارهم وکراماتهم

وقد وقعت بحمد الله سبحانه فی غایة الاستحسان وجمعت کل شاردة تتعلق بجمیل مزایاهم وشریف سجایاهم ولکنها
باللسان الهندی فاحببت ان اذکر جملا من ذکرهم بالعربی فی هذه الرسالة لیکون ذکرهم جامعا بین اللسانین وسیفر
الصبح لذی عینین وهذا الذی ذکرت انما هو قطرة من البحر الخضم وذرة من البحر الاعظم وما اردت بذلک الا التبرک بلهج
ذکرهم والرجاء لشفاعة جدهم صلی الله علیه وآله وسلم وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب **ف** امام سیوطی رضی الله عنہ
نی فضائل اہل بیت علیہم السلام میں ایک چہل حدیث جمع فرمائی ہے رسالہ فضائل ائمہ اثنی عشر میں مطبوع ہو چکی ہے
شیخ حسن عدوی حمزاوی رحمہ اللہ نے کتاب مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار میں فضائل اہل بیت علیہم السلام کے
بہت کچھ لکھی ہیں یہ کتاب نہایت نفیس ہے مرنے سے لیکر تا دخول جنت و نار سب حال لکھا ہے مصر میں طبع ہو چکی
ہے انکے سوا علماے ربانیین نے قدیما و حدیثا بامید شفاعت کتب بے شمار فضائل اہل بیت علیہم السلام میں تالیف فرمائی
ہیں اہل بیت علیہم السلام کی محبت ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے اللھم احینا علی حبھم
وامتنا علی حبھم وبارک لنا فی حبھم وانفعنا بھم فی الحیوة الدنیا والاخرة امین یا ارحم الراحمین **ف**
ابو نواس رحمہ اللہ تعالی نے چند شعر نفیس مدح اہل بیت علیہم السلام میں لکھی ہیں وہ یہ ہیں **ع** مطھرون نقیات جیوبھم
تجری الصلوة علیھم اینما ذکروا ÷ من لم یکن علویا حین تنسبه ÷ فما له فی قدیم الدھر مفتخر ÷ الله لما برا خلقا
فاتقنه ÷ صفاکم واصطفاکم ایھا البشر ÷ فانتم الملأ الاعلی وعندکم ÷ علم الکتاب وما جاءت به السور ÷
یہ چند شعر بزبان اردو میں خاکسار نے منشی عزیز اللہ خان ہوپالی سلمہ اللہ تعالی سے فرمایش کی کہ ہر شعر میں مدح ایک امام
کی ہو چنانچہ اونہوں نے اسی شرط پر چند شعر نظم کر دیے جزاہ اللہ خیرا و وقاہ بؤسا وضیرا **ع** بشیر و نذیر و نبی امین ÷
کہ روشن ہوا جس سے دین متین ÷ وہ بنت نبی حضرت فاطمہ ÷ شرافت کا جسپر ہوا خاتمہ ÷ علی بادشہ ہے لقب بوتراب ÷ کہ ہے شہر علم نبی کا وہ باب
وہ مقبول خالق جناب حسن ÷ جگر بند احمد سعید زمن ÷ شہید معظم حسین علی ÷ دل و جان زہرا و سبط نبی ÷ وہ زین العبا سرور
عابدین ÷ امام الہدی سید ساجدین ÷ امام رضا باقر نیک نام ÷ خدا اوس سے راضی رہے تا قیام ÷ ملاوح صدق و
صفای کمال ÷ امام زمن جعفر خوش خصال ÷ ضیای طریقت جمیل الشیم ÷ امام الوری موسی ذو الکرم ÷ علی رضا وہ امام سعید ÷
گل بوستان عطای مزید ÷ امام محمد تقی ذو الحیا ÷ خدا اوس سے خوش اور رسول خدا ÷ امام علی ہادی ذو المنن ÷
لقب ہے نقی بادشاہ زمن ÷ امام حسن عسکری جمیل ÷ محب خدا پیشوای سبیل ÷ ہدایت کا جسپر ہوا اختتام ÷ وہ یعنی کہ
مہدی علیہ السلام ÷ وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ الاکرمین آمین آمین -

ذکر خیر حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا

۱ ابنة ابی محمد الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین یہ ہمراہ اپنے خاوند اسحق بن جعفر الصادق
علیہما السلام کے مصر میں تشریف لائیں کسی نے کہا اپنے والد حسن کے ساتھ آئیں اور قبر حسن رضی اللہ عنہ کی مصر میں ہے لکن

اسمای ائمہ مذاہب متبوعہ رض	تعداد

تھے مشہور ہے یہ ابوجعفر منصور کی طرف سے مدینہ منورہ کے حاکم تھے پانچ برس تک حاکم رہے پھر منصور اونپر خفا ہوا اونکو
معزول کردیا اور سارا مال و متاع اونکا چھین لیا اور بغداد مین قید کردیا منصور کی مرنے تک وہ قید مین رہے مہدی
والی ہوا تو اوس نے اون کو قید سے رہا کیا اور جو چیز جو اونکی لی گئی تھی وہ اون کو واپس دی اور وہ مہدی کی ہمراہ رہے
یہان تک کہ جب مہدی نے حج کیا تو اوس کی جملہ وجماعت مین تھے جب حاجر تک پہونچے تو وہان انتقال کیا یہ واقعہ ۱۶۹ھ
مین ہوا اور اون کی عمر ۸۵ سال کی تھی علی بن مہدی نے اونپر نماز پڑہی حاجر مدینے سے پانچ میل پر ہے بعض نے کہا کہ
اونکا انتقال بغداد مین ہوا مقبرۂ خیزران مین دفن ہوئے صحیح یہ ہے کہ حاجر مین وفات پائی ہکذا قالہ الخطیب فی تاریخہ
واللہ اعلم سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا صالح تقی بی بیون مین سے تہین مروی ہے کہ جب امام شافعی رضی اللہ عنہ مصر مین
داخل ہوئے تو اون کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے اور اون سے حدیث شریف سنی مصر والون کو انکی حق مین اعتقاد
عظیم ہے اور وہ اب تک باقی ہے جیسا کہ تہا جس وقت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اون کا جنازہ سیدہ کے
پاس لایا گیا اونہون نے اپنی گہر مین اوسپر نماز پڑہی اور وہ اوسی جگہ تہین جہان آج اونکا مشہد مبارک ہے اور وہ وہین
رہین یہان تک کہ ماہ رمضان ۲۰۸ھ مین وفات پائی جس وقت اونکا انتقال ہو گیا تو اون کی خاوند مؤتمن اسحق بن جعفر
الصادق علیہ السلام نے قصد کیا کہ اون کو اوٹہا کر مدینہ منورہ کو لیجائین تاکہ وہان دفن کردین مصریون نے اون سے
درخواست کی کہ اونکو انہین کی نزدیک باقی رہنے دیجئے پس وہ اوسی موضع مین مدفون ہوئین جو اب درمیان قاہرہ
و مصر کے معروف و مشہور ہے نزدیک مشاہد کی یہ موضع اوس وقت معروف بدرب السباع تہا وہ درب خراب و ویران ہو گیا
وہان سواے مشہد کے اور کچھ باقی نہین ہے وقبرہا معروف باجابۃ الدعوۃ عندہ و ہو مجرب رضی اللہ عنہا کذا فی ابن خلکان
امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین تحریر فرمایا ہے کہ مین نے بہی انکی مشہد کی زیارت کی ہے انکا کچھہ ذکر محاسن المحسنین
مین بہی ہے تبرکا بیان بہی کردیا تاکہ نزول برکات وخیرات ہو مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار مین لکہا ہے کہ انکی انتقال
کی بعد انکی خاوند نے ارادہ کیا کہ انکو مدینہ منورہ مین لیجائین اور بقیع مین دفن کرین اہل مصر نے اون سے درخواست کی کہ
انکو نزدیک اون کی قبر کا چہوڑ دین اور بہت سا مال اونکو دیا وہ راضی نہوئے پھر اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکہا آپ نے اون سے فرمایا ہے ابو اسحق تو معارضہ مت کر اہل مصر سے حق مین نفیسہ کے کیونکہ رحمت اونپر نازل ہوتی ہے بسبب
اوس کی برکت کے پس وہ اون کی دونون بچون کو لیکر نکلے اور مدینہ منورہ کی طرف سفر کیا امام ابن حجر رحمہ اللہ
نے قریب ۱۵۰ کی اون کی کرامتین ذکر کی ہین یہ مضمون امام زرقانی رحمہ اللہ نے شرح مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہے۔

ذکر خیر ائمہ مذاہب متبوعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

۱ **حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ** النعمان بن ثابت الفارسی ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام اہل العراق
وفقیہ الامۃ عن عطاء ونافع والاعرج وطائفۃ وعنہ ابنہ حماد وزفر وابو یوسف ومحمد وجماعۃ وثقہ ابن معین وقال ابن المبارک
مارأیت فی الفقہ مثل ابی حنیفۃ وقال مکی ابوحنیفۃ اعلم اہل زمانہ وقال القطان لانکذب اللہ ماسمعنا احسن من رأی ابی حنیفۃ

اسمای ائمہ مذاہب متبوعہ رضی اللہ عنہم	تعداد
قال ابن المبارک ما رایت اورع منہ مات سنۃ خمسین ومائۃ انتہی من الخلاصۃ قال الشیخ محمد طاہر الفتنی رضی اللہ عنہ فی مجمع البحار ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت بن زوطا بن ماہ الامام الکوفی مولی تیم اللہ بن ثعلبۃ وہو من رہط حمزۃ الزیات وکان خزازا یبیع الخز وکان جدہ من اہل کابل او بابل ملوکا لبنی تیم فاعتقہ وقال اسمعیل بن حماد بن ابی حنیفۃ نحن من ابناء فارس من الاحرار ما وقع علینا رق وولد جدی سنۃ ثمانین ذہب ثابت الی علی رضی اللہ عنہ وہو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ ومات ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ علی الاصح وکان فی ایامہ اربعۃ صحابۃ انس وعبد اللہ بن ابی اوفی وسہل بن سعد وابو الطفیل ولم یلتق احدا منہم ولا اخذ منہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ وروی عنہم ولا یثبت عند اہل النقل نقلہ المنصور من الکوفۃ الی بغداد فاقام بہا الی ان مات وکان اکرہہ ابن ہبیرۃ ایام مروان علی القضاء بالکوفۃ فابی فضربہ مائۃ سوط فی عشرۃ ایام ثم خلی سبیلہ واکرہہ منصور علیہ بعد اشخاصہ الی العراق فابی وحلف وحلف منصور فحبسہ ومات فی السجن وقیل افتدی نفسہ وقد نسب الیہ من خلق القرآن والقدر والارجاء یجل قدرہ عنہ ویدل علیہ ما یسر اللہ لہ من الذکر المنتشر فی الآفاق فلو لم یکن للہ سر فیہ لما جمع شطر الاسلام علی تقلیدہ وتوفی ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ ولہ سبعون سنۃ ش اخرج لہ الترمذی والنسائی انتہی امام یافعی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام کا ترجمہ بسیط مرآۃ الجنان مین تحریر فرمایا ہے خاکسار نے حدائق الزہور مین بتمامہا نقل کیا ہے یہان بقدر ضرورت لکھا گیا	
حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ مرزا محمد معتمد خان بدخشی رحمہ اللہ نے تراجم الحفاظ تلخیص انساب سمعانی مین ذکر کیا ہے کہ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن بحیر بن معاویۃ وام سعد حبتہ بنت مالک من بنی عمرو بن عوف صاحب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہما من اہل الکوفۃ سمع ابا اسحق الشیبانی وسلیمان التیمی ویحیی بن سعید الانصاری وسلیمان الاعمش وہشام بن عروۃ وعبید اللہ بن عمر العمری وحنظلہ بن سفیان وعطاء بن السائب ومحمد بن اسحق بن یسار وحجاج بن ارطاۃ واللیث بن سعد وغیرہم روی عنہ محمد بن الحسن الشیبانی وبشر بن الولید الکندی وعلی بن الجعد واحمد بن حنبل ویحیی بن معین وعمرو بن محمد الناقد واحمد بن منیع فی آخرین وکان قد سکن بغداد وولاہ الہادی موسی بن المہدی القضاء بہا ثم ہارون الرشید من بعدہ وہو اول من دعی بقاضی القضاۃ فی الاسلام ولم یختلف یحیی بن معین واحمد بن حنبل وعلی بن المدینی فی ثقتہ فی النقل ولم یتقدمہ احد فی زمانہ وکان النہایۃ فی العلم والحکم والریاسۃ والقدر واول من وضع الکتب فی اصول الفقہ علی مذہب الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ واملی المسائل ونشرہا وبث علم الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ فی اقطار الارض ولد سنۃ ثلاث عشرۃ ومائۃ ومات فی شہر ربیع الاول سنۃ اثنتین وثمانین ومائۃ ببغداد قال المرزا محمد البدخشی رحمہ اللہ ذکرہ الذہبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ رضی اللہ تعالی عنہ	۲
حضرت امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ ذکر البدخشی فی تذکرۃ الحفاظ ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی صاحب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وتلمیذہ اصلہ من دمشق من اہل قریۃ یقال لہا حرستا قدم ابوہ العراق فولد لہ محمد بواسط ونشأ بالکوفۃ وتلمذ لابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وسمع العلم والحدیث عن مسعر بن کدام وسفیان الثوری وعمرو بن دینار ومالک بن مغول ومالک بن انس وابی عمرو الاوزاعی وزمعۃ بن صالح وبکیر بن عامر وابی یوسف القاضی وسکن بغداد وحدث بہا وتوفی بالری روی عنہ محمد بن ادریس	۳

اسمای ائمہ مذاہب متبوعہ	تعداد

الشافعی وابو سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی وہشام بن عبد اللہ الرازی وابو عبید القاسم بن سلام واسمعیل بن توبۃ وعلی بن مسلم الطوسی وابو حفص الکبیر والطحاوی وخلف بن ایوب وکان الرشید ولاہ القضا الی قضاء الرقہ فصنف کتابا یسمی بالرقیات ثم عزلہ وقدم بغداد فلما خرج ہارون الی الری الخرجۃ الاولی امرہ فخرج معہ فمات بالری سنۃ تسع وثمانین ومائۃ وہو ابن ثمان وخمسین سنۃ وحکی عنہ انہ قال مات ابی وترک ثلاثین الف درہم فانفقت خمسۃ عشر الفا علی النحو والشعر وخمسۃ عشر علی الحدیث والفقہ وروی انہ کان یجلس فی مسجد الکوفۃ وہو ابن عشرین سنۃ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی ما رایت سمینا اخف من محمد بن الحسن وما رایت افصح منہ کان اذا راتیہ یقرء کان القرآن نزل بلغتہ وکان الشافعی یقول ما رایت اعقل من محمد بن الحسن وروی عن احمد بن حنبل قال اذا کان فی المسئلۃ قول ثلاثۃ لم یسمع مخالفتہم فقلت من ہم قال ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد بن الحسن فابو حنیفۃ ابصر الناس بالقیاس وابو یوسف ابصر الناس بالآثار ومحمد ابصر الناس بالعربیۃ ومات معہ ابو الحسن علی بن حمزۃ الکسائی فی یوم واحد فقال الرشید دفنت الیوم اللغۃ والفقہ **حکایت** رای محمویہ رضی اللہ عنہ وکان یعد من الابدال فی المنام محمد بن الحسن فقال لہ یا ابا عبد اللہ الی ما صرت قال قال لی انی لم اجعلک وعاء للعلم وانا ارید اعذبک قلت فما فعل ابو یوسف قال فوقی قال قلت فما فعل ابو حنیفۃ قال فوق ابی یوسف بطبقات انتہی ملخصا۔

۴ حضرت امام زفر رضی اللہ عنہ زفر بن الہذیل بن قیس بن سلم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذویب بن عمرو العنبری احد الفقہاء من اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وکان من اعرفہم بالاقیسۃ قدم اصبہان علی خیاۃ الکوثر بن الہذیل بقریۃ برزان روی عن اسمعیل بن ابی خالد وہو من بنی العنبر توفی سنۃ ثمان وخمسین ومائۃ بالبصرۃ والبرزانی نسبۃ الی برزان بضم الباء الموحدۃ وفتح الزای وفی آخرہا النون وہی قریۃ من اصبہان ویروی عن حجاج بن ارطاۃ روی عنہ ابو نعیم وحسان بن ابراہیم واکثم بن محمد وغیرہم قال ابو نعیم الفضل بن دکین وذکر زفر بن الہذیل فقال کان ثقۃ مامونا وقع الی البصرۃ فی میراث اخیہ فتشبث بہ اہل البصرۃ فلم یدعوہ یخرج من عندہم قال یحیی بن معین زفر بن الہذیل صاحب الرای ثقۃ مامون قال الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فی لسان المیزان ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان متقنا حافظا وقال ابن خلکان کان قد جمع بین العلم والعبادۃ وکان من اصحاب الحدیث ثم غلب علیہ الرای وہو قیاس اصحاب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وکان ابوہ الہذیل علی اصبہان ومولدہ سنۃ عشر ومائۃ وتوفی فی شعبان سنۃ ثمان وخمسین ومائۃ رحمہ اللہ تعالی وزفر بضم الزای وفتح الفاء وبعدہا راء وہذیل بضم الہاء وفتح الذال المعجمۃ وسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وبعدہا لام کذا فی تراجم الحفاظ۔

۵ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید المطلبی ابو عبد اللہ الشافعی الامام العلم عن مالک وابراہیم بن سعد وابن عیینۃ ومحمد بن علی بن شافع وخلق وعنہ ابو بکر الحمیدی واحمد بن حنبل والبویطی وابو ثور وحرملۃ وطائفۃ حفظ القرآن وہو ابن سبع سنین والموطا وہو ابن عشر سنین قال الربیع کان الشافعی یختم القرآن ستین مرۃ

...ہ کذا فی تراجم الحفاظ ...لیکن اگر طحاوی ہی مراد ...صاحب معانی الآثار ...ین تو وہ کی شاگردی ...درست نہین ہو سکی ...کیونکہ انکی ولادت ...۲۳۹ مین ہوئی ...اور اگر وہ اور ...طحاوی ہین تو تحقیق ...ضا لقہ نہین ہے ۱۲

اسمای ائمہ مذاہب متبوعہ	تعداد
فی صلوۃ رمضان وقال بحر بن نصر کنا اذا اردنا ان نبکی قلنا بعضنا لبعض قوموا بنا الی ہذا الفتی المطلبی یقرء القرآن فاذا اتیناہ استفتح القرآن حتی یتساقط الناس بین یدیہ ویکثر عجیجہم بالبکاء من حسن صوتہ وقال ابن مہدی کان الشافعی شابا مفہما وقال احمد ستۃ ادعو لہم سحرا احدہم الشافعی وقال ان الشافعی للناس کالشمس للعالم وکالعافیۃ للناس وقال ابو عبید ما رایت اعقل من الشافعی وقال قتیبۃ الشافعی امام ولد سنۃ خمسین ومائۃ وتوفی فی آخر یوم من رجب سنۃ اربع ومائتین رضی اللہ تعالی عنہ کذا فی الخلاصۃ وقد ترجم للامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ ترجمۃ حافلۃ فی مرآۃ الجنان وقال فی غصون البیان قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال لی یا غلام ممن انت فقلت من رہطک یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنوت منہ فاخذ من ریقہ المبارک ففتحت فمی فامر من ریقہ علی لسانی وفمی وشفتی وقال امض بارک اللہ فیک قال ورایت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی النوم ایضا فسلم علی وصافحنی وخلع خاتمہ وجعلہ فی اصبعی وکان لی عم ففسرہا فقال اما مصافحتک لعلی فہو امان من العذاب واما خلعہ خاتمہ وجعلہ فی اصبعک فسیبلغ اسمک ما بلغ اسم علی فی المشرق والمغرب انتہی وقد ترجم لہ رضی اللہ عنہ الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ فی رسالۃ مستقلۃ سماہا توالی التاسیس بمعالی ابن ادریس وطبع بحمد اللہ سبحانہ آخر الخلاصۃ وکذلک السلف العلماء الاثبات والفضلاء الثقات کتبا حافلۃ فی تراجم حضرات الائمۃ الاربعۃ وبث مناقبہم ونشر فضائلہم رضی اللہ تعالی عنہم کیف وہم ارکان الدین القویم وہداۃ الامۃ الی الصراط المستقیم وحسنات الاسلام وبرکات اللیالی والایام	
حضرت امام مالک وحضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہما انکا ترجمہ روض ممطور مین لکھا گیا ہے اسی لیے یہان فروگذاشت کیا **فائدہ** قال فی الریاض المستطابۃ وقد نقل ابن الجوزی وغیرہ ان الائمۃ المتبوعین فی المذاہب بایع کل واحد منہم لامام من ائمۃ اہل البیت فبایع ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لابراہیم بن عبد اللہ بن الحسن علیہم السلام وبایع مالک لاخیہ محمد وبایع الشافعی لاخیہما یحیی فحین غلبوا علیہم رجعوا الی طاعۃ الآخرین وسلموا وبایعوا۔	٦
فصل بیان مین متفرقات کی	
ابو دلف عجلی القاسم بن عیسی ذکر ابن خلکان فی وفیات الاعیان ترجمۃ الطویلۃ وہو احد قواد المامون ثم المعتصم من بعدہ و کان کریما سریا جوادا ممدحا شجاعا فاتکا ذا وقائع مشہورۃ وصنائع ماثورۃ اخذ عنہ الادباء والفضلاء ولہ صنعۃ فی الغناء ولہ من الکتب کتاب البزاۃ والصید وکتاب السلاح وکتاب النزہ وکتاب سیاسۃ الملوک وغیر ذلک مدحہ الشعراء ومدائحہ کثیرۃ وحکی انہ قال لو یا من لم یکن مغالیا فی التشیع فہو ولد زنی فقال لہ ولدہ انی لست علی مذہبک فقال لہ ابوہ لما وطئت امک وعلقت بک ما کنت بعد استبرأتہا فہذا من ذاک واللہ اعلم وکانت وفاتہ سنۃ ست وعشرین وقیل خمس وعشرین ومائتین ببغداد رحمہ اللہ تعالی ودلف بضم الدال المہملۃ وفتح اللام وبعدہا فاء وہو اسم علم لا ینصرف لاجتماع العلیۃ والعدل فانہ معدول عن دالف **ابو نصر بن ماکولا رحمہ اللہ تعالی** الامیر سعد الملک ابو نصر علی بن ہبۃ اللہ بن علی بن جعفر بن علکان بن محمد بن دلف بن ابی دلف القاسم بن عیسی بن ادریس بن	١

معقل بن عمیر العجلی المعروف بابن ماکولا اصلہ من جرباذقان من نواحی اصبہان ووزر ابوہ ابو القاسم ہبۃ اللہ للامام القائم
بامر اللہ وتولی عمہ ابو عبد اللہ الحسین بن علی قضاء بغداد سمع الحدیث الکثیر وصنف المصنفات النافعۃ واخذ عن مشائخ العراق و
خراسان والشام وغیر ذلک کان ابو نصر من اجل الفضلاء المشہورین تتبع الالفاظ المشتبہۃ فی الاسماء الاعلام وجمع منہا شیئا کثیرا وکان
الخطیب ابو بکر صاحب تاریخ بغداد قد اخذ کتاب ابی الحسن الدارقطنی المسمی المختلف والمؤتلف وکتاب الحافظ عبد الغنی بن سعید الذی
فی مشتبہۃ النسبۃ وجمع بینہما وزاد علیہما وجعلہ کتابا مستقلا سماہ المؤتنف تکملۃ المختلف وجاء الامیر ابو نصر المذکور وزاد علی ہذہ التکملۃ
وضم الیہا الاسماء التی وقعت لہ وجعلہ ایضا کتابا مستقلا وسماہ الاکمال وہو فی غایۃ الافادۃ فی رفع الالتباس والضبط والتقیید وعلیہ
اعتماد المحدثین وارباب ہذا الشان فانہ لم یوضع مثلہ ولقد احسن فیہ غایۃ الاحسان ثم جاء ابن نقطۃ وذیلہ وما قصر فیہ ایضا وما یحتاج
الامیر المذکور مع ہذا الکتاب الی فضیلۃ اخری وفیہ دلالۃ علی کثرۃ اطلاعہ وضبطہ واتقانہ ومن الشعر المنسوب الیہ ع قوض خیامک عن
ارض تہان بہا * وجانب الذل ان الذل یجتنب * وارحل اذا کان فی الاوطان منقصۃ * فالمندل الرطب فی اوطانہ حطب *
وکانت ولادتہ فی عکبرا فی خامس شعبان سنۃ ۴۲۱ھ وقتلہ غلمانہ بجرجان سنۃ نیف وسبعین واربع مائۃ وقیل غیر ذلک وماکولا بفتح المیم و
بعد الالف کاف مضمومۃ وبعدہا واو ساکنۃ ثم لام الف قال ابن خلکان ولا اعرف معناہ ولا ادری سبب تسمیتہ بالامیر ہل کان
امیرا بنفسہ ام لانہ من اولاد ابی دلف العجلی السمرقندی رحمہ اللہ تعالی قال فی مجمع البحار شیخ السمرقندی الامام الحنفی ابو اللیث
تفقہ علی ابی جعفر الہندوانی مات سنۃ ثلاث وسبعین وثلث مائۃ قس بن ساعدہ بضم قاف یذکر حدیثہ کثیرا وہو ممن آمن
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل المبعث وبشر بہ وکان من حکماء العرب وفصحائہم قیل انہ عمر سبع مائۃ سنۃ وکان یلبس المسوح ومن خطبہ مالی
اری الناس یذہبون ولا یرجعون ارضوا بالمقام ہنالک فاقاموا ام ترکوا فناموا اقسم قس قسما صدقا ان للہ دینا ہو خیر من دینکم
ونبیا قد آن اوانہ واظلکم زمانہ طوبی لمن آمن بہ فصدقہ ولما سمعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممن رآہ قال رحم اللہ قسا انہ یبعث
یوم القیامۃ امۃ واحدۃ انتہی من مجمع البحار۔

فصل

حضرت خیر نساج رضی اللہ عنہ خیر ابو الحسن النساج الصوفی آپ کی عمر دراز ہوئی آپ کا پیشہ بُنّی کا نہ تھا وجہ تسمیہ
خیر نساج کی صرف یہ بات ہوئی کہ خود آپ نے ذکر کیا کہ میں نے اللہ سے عہد کیا کہ رطب یعنی پکی ہوئی کھجور کبھی نہ کھاؤنگا سو میرے
نفس نے مجھپر غلبہ کیا تو میں نے آدھ رطل لیا جب میں نے ایک کھجور کھائی تو ناگاہ ایک آدمی نے میری طرف نظر کی اور کہا اے
خیر تو مجھسے بھاگا اور اوسکا ایک غلام خیر نام تھا اوسکی شباہت وصورت مجھپر واقع ہوگئی لوگ جمع ہوگئے اور کہا یہ تیرا غلام خیر ہے
پس میں متحیر رہا اور جان لیا کہ کس سبب سے پکڑا گیا اور اپنی جنایت پہچان لی اوسنے مجھے پکڑ لیا اور اپنی دکان کی طرف لے گیا
جسمیں اوسکا غلام بنا کرتا تھا اور مجھسے کہا اے میرے غلام تو مجھسے بھاگتا ہے پس اوسکی ساتھ کئی ماہ رہا اوسکی واسطے بنا کرتا تھا
میں ایک رات نماز صبح کی طرف کھڑا ہوا اور میں نے اپنی سجدے میں کہا الٰہی لا اعود الی ما فعلت یعنی میرے معبود میں نے جو کیا

پہر لوٹا پس مجہسی شبہہ جاتا رہا اور جس صورت پر مین تہا اوسی صورت پر ہوگیا پہر مین چہوڑ دیا گیا اور یہ نام مجہپر ثابت
رہا اور اوس آدمی نی انسے کہا کہ نہ تو میرا غلام ہی اور نہ تیرا نام خیر ہی پس یہ چلدیی اور کہا کہ مین اوس نام کو نہین بدلتا
جو ایک مرد مسلمان نی رکہا اور فرمایا کرتی تہی کہ نہین ہی کوئی نسب زیادہ تر شریف اوس شخص کی نسب سے جسکو اللہ نے
اپنی ہاتہہ سی بنایا پہر اوسکی عصمت نکی اور نہ زیادہ تر عالم اوس شخص سی جسکو اللہ نی سارے سما تعلیم فرمائی پس اوسکو نفع دیا
وقت جاری ہونی قضا کی اوسپر آپ کو زہ پشت ہوگئی تہی اور جب سنتی یعنی اذان تو آپ کی پشت سیدہی ہو جاتی اور
قوت رجوع کر آتی ایک سو بیس برس کی عمر پائی سنہ ۳۲۲ مین انتقال کیا آپکی بعض اصحاب نی آپکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ تعالی
نی آپ کی ساتہہ کیا کیا فرمایا لا تسألنی عن هذا ولكن استرحت من دنیاکم المضرة یعنی تو مجہسے اسکا مت پوچہہ ولیکن
تمہاری دنیای مضرہ سی مین نی راحت پائی رضی اللہ عنہ کذا فی ابن خلکان

۲ **حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ** طیفور بن عیسی بن آدم بن عیسی بن علی البسطامی الزاہد المشہور آپ کی دادا مجوسی
تہی پہر مسلمان ہوگئے آپ کی دو بہائی بہی زاہد عابد تہی آدم اور علی آپ ان سی اجل و بزرگتر تہے کسی نی پوچہا کہ یہ معرفت
آپ نی کس چیز سی پائی فرمایا ببطن جائع وبدن عار یعنی شکم گرسنہ و بدن برہنہ سی وقیل لابی یزید یا اشد ما لقیتہ فی سبیل اللہ
فقال لا یمکن وصفہ فقیل لہ ما اہون مالقیت نفسک منک فقال اما ہذا فنعم دعوتہا الی شیء من الطاعات فلم تجبنی طوعا فمنعتہا
الماء سنۃ وکان یقول ان نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یرتفع فی الہواء فلا تغتروا بہ حتی تنظروا کیف تجدونہ عند الامر والنہی
وحفظ الحدود واداء الشریعۃ ولہ مقالات کثیرۃ ومجاہدات مشہورۃ وکرامات ظاہرۃ وکانت وفاتہ سنۃ احدی وتسعین وقیل
اربع وستین ومائتین رضی اللہ عنہ ونفعنا بہ طیفور بفتح الطاء المہملۃ وسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وضم الفاء وبعد الواو الساکنۃ
راء والبسطامی بفتح الباء الموحدۃ وسکون السین المہملۃ وفتح الطاء المہملۃ وبعد الالف میم ہذہ النسبۃ الی بسطام وہی بلدۃ مشہورۃ من اعمال
قومس یقال انہا اول بلاد خراسان من جہۃ العراق انتہی من ابن خلکان

۳ **حضرت حافظ شیرازی رضی اللہ عنہ** شمس الدین محمد قال فی کشف الظنون المتوفی سنہ ۷۹۲ اثنتین وتسعین وسبع مائۃ
ذکر مرتب دیوان حافظ فی دیباجتہ ان مولانا حافظ لم یرتب دیوانہ لکثرۃ اشتغالہ بتحشیۃ الکشاف والمطالع ودرسہما فرتب بعدہ
باشارۃ قوام الدین عبد اللہ وہو دیوان معروف متداول بین اہل الفرس ویتفاءل بہ وکثیرا ما جاء بیت منہ مطابق بحسب حال
المتفاءل ولہذا یقال لہ لسان الغیب وقد الف فی تصدیق ہذا المدعی محمد بن الشیخ محمد الہروی المتوفی سنہ رسالۃ مختصرۃ واورد
اخبار المتعلقۃ بالتفاءل بہ ووقوع مطابقا لمقتضی حال المتفاءل وافرط فی مدح الشیخ المذکور وللکفوی المولی حسین المتوفی
بعد سنہ ۹۰۸ رسالۃ ترکیۃ فی تفاءلات دیوان حافظ مشحونۃ بالحکایات الغریبۃ وقد شرحہ مصطفی بن شعبان المتخلص بسروری المتوفی
سنہ ۹۶۹ شارح کیا اولہ الحمد للہ الذی حفظ الذکر الخ وہو شرح علی لسان التصوف وشرحہ المولی شمعی بالترکی المتوفی سنہ ۱۰۰۰ وتتبع فی
کل قافیۃ وبحر ہا شاعر من شعراء الروم یقال لہ فضلی المتوفی سنہ ۹۷۰ وکذا نظم کتابا فی نظیر وقافیتہ ابو الفضل محمد بن ادریس الدفتری

المتوفی سنہ ٩٨٢ وشرح المولی سودی البسنوی المتوفی فی حدود سنہ ١٠٠٠ بالترکی شرحا مفصلا ولشرح السودی مختصر انتہی

یقول کاتب ہذہ الاسطر عفا اللہ عنہ انی کشفت دیوان الحافظ رحمہ اللہ تعالی لبعض اعز الاحباب تفاولا فی السابع عشر من شوال سنہ ١٣٠١ الہجریۃ بعد صلوۃ الظہر فجاء ہذا البیت ؎ دلا ز طعن حسودان مرنج و آمین باش ✢ کہ بد بخاطر امید وار ما نرسد فوقع ما اشار الیہ ثم رایت لبعض شانہ فی الخامس والعشرین من ذی القعدۃ سنہ ١٣٠٢ فاذا قد خرج ہذا البیت ؎

ز بر آمدم وکار برنمی آید ✢ ز خود برون شدم وکار برنمی آید ✢ فکان کما اشار الیہ الفال ووقع حسب ما قال سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم ۔

٤ **ابو نواس رحمہ اللہ تعالی** ابو علی الحسن بن ہانی بن عبد الاول المعروف بابی نواس الحکمی الشاعر المشہور ولد بالبصرۃ وقیل بالاہواز وروی ابن الخصیب صاحب دیوان الخراج بمصر سال ابو نواس عن نسبہ فقال اغنانی ادبی عن نسبی فامسک عنہ وقال اسمعیل بن نوبخت ما رایت قط اوسع علما من ابی نواس ولا احفظ منہ مع قلۃ کتبہ ولقد فتشنا منزلہ بعد موتہ فما وجدنا لہ الا قمطرا فیہ جزاز مشتمل علی غریب ونحو لا غیر وہو فی الطبقۃ الاولی من المولدین وشعرہ عشرۃ انواع وہو مجید فی العشرۃ وقد اعتنی بجمع شعرہ جماعۃ من الفضلاء منہم ابو بکر الصولی وعلی بن حمزۃ وابراہیم بن احمد بن محمد الطبری المعروف بتوزون فلہذا یوجد دیوانہ مختلفا ومع شہرۃ دیوانہ لا حاجۃ الی ذکر شیء منہ وما احسن ظن ابی نواس بربہ عز وجل حیث یقول ؎ تکثر ما استطعت من الخطایا ✢ فانک بالغ ربا غفورا ✢ ستبصر ان وردت علیہ عفوا ✢ وتلقی سیدا ملکا کبیرا ✢ تعض ندامۃ کفیک مما ترکت مخافۃ النار السرورا ✢ وہذا من احسن المعانی واغربہا واخبارہ کثیرۃ وذکرہ ابو بکر الخطیب فی تاریخ بغداد وقال ولد فی سنۃ خمس واربعین وقیل سنۃ ست وثلاثین ومائۃ وتوفی فی سنۃ خمس وقیل ست وقیل ثمان وتسعین ومائۃ ببغداد ودفن فی مقابر الشونیزی رحمہ اللہ تعالی وانما قیل لہ ابو نواس لذوابتین کانتا تنوسان علی عاتقیہ انتہی من ابن خلکان ملخصا ہذا ما تیسر لی ایرادہ فی ہذا المختصر والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الطاہرین واصحابہ الاکرمین الی یوم الدین آمین ۔

باخیر تمت

—— ۰) ❁ (۰ ——